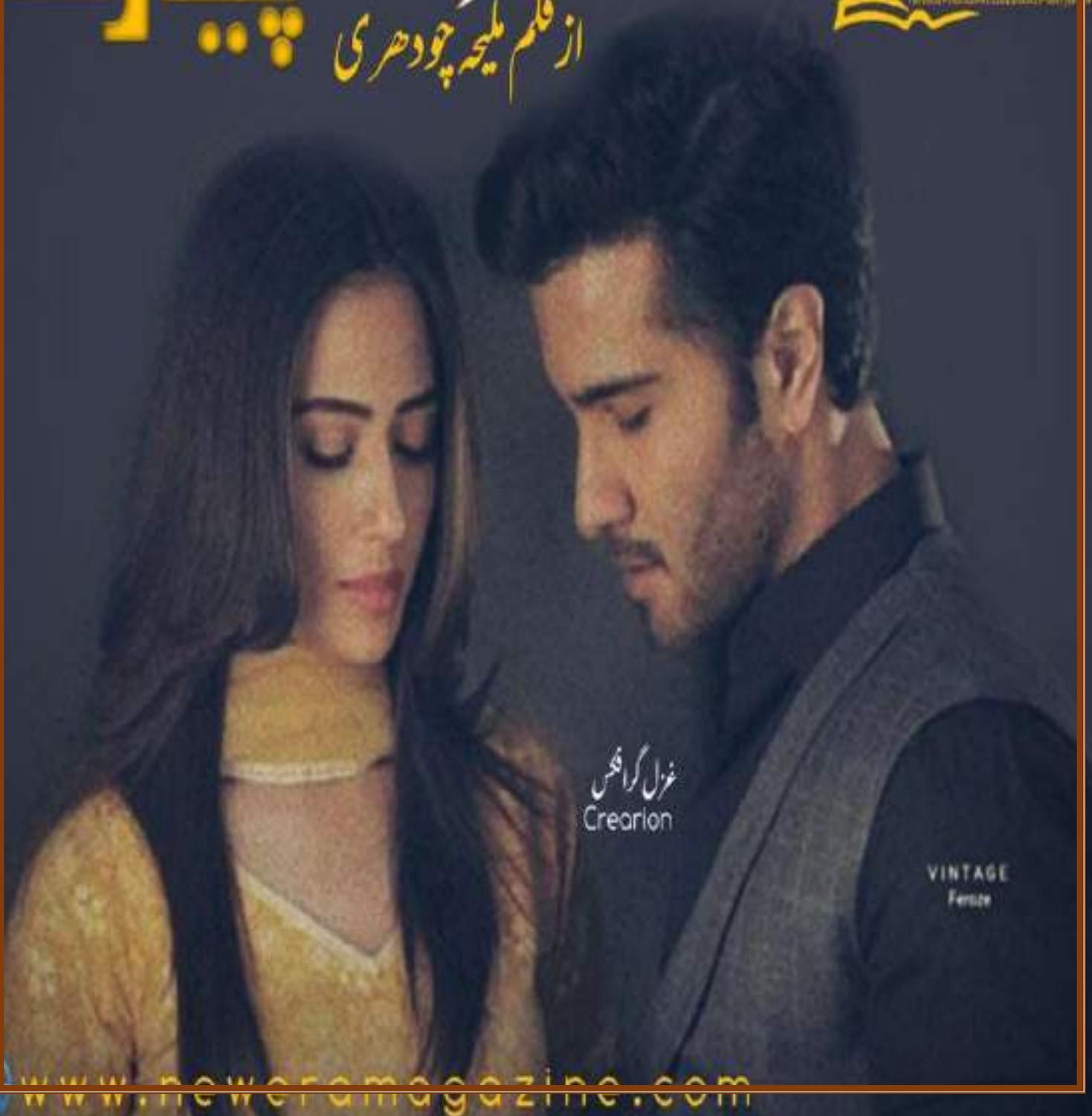


کبھی رو گزینہ لگانا سارکا



از قلم ملیحہ چودھری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

کبھی روگ نہ لگانا پیار کا

از ملیحہ چودھری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



کیا محبت اتنی آسانی سے مل جاتی ہیں؟

"یہ پھر آنکھوں دیکھا سب جھوٹ ہوتا ہے۔۔۔"

نہیں!

میرا دل نہیں مانتا۔۔۔

کی محبت اتنی آسانی سے مل جاتی ہے۔۔۔

کیونکہ محبت تو وہ احساس ہے۔۔۔

جو ہر قدم پر قربانی مانگتا ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت کا وہر لمحہ جو ہمیں خوشی کی طرف لے جاتا ہے۔۔۔

ہمیں ایسا لگتا ہے۔۔۔

جیسے ہم ہوائوں میں اڑ رہے ہو"

محبوب کا ساتھ ایک الگ ہی دنیا میں لے جاتا ہے۔۔۔ اس جہاں کی دھوکے بازی کی بے

رنگ دنیا بھی رنگین لگنے لگتی ہیں۔۔۔۔۔

"ایسا لگتا ہیں۔۔۔"

جیسے محبوب کے وجود کے ساتھ سے ساری دنیا ہم سے محبت کرنے لگی ہو۔۔۔۔۔

محبت تو وہ احساسِ امرت ہے !!!

جو ایک بار روح میں گھل جائے تو روح اُسکی اور خواہش کرنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں!!!!

یہ الگ بات ہے۔۔۔۔۔

کہ اللہ کسی کی قسمت اتنی مہربان کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

کہ اسے محبت میں قربانی نہیں دینی پڑتی۔۔۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

لیکن قسمت ہر کسی پر بھی مہربان نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

"اللہ اگر چاہے دے کر لے بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔"

اور لے کر ازا بھی سکتا ہے۔۔۔۔۔

"اللہ اپنے نیک بندوں کو زیادہ تر محبت میں آزمائش لیتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ کالی سیاہ رات میں لکھنے میں ایسے مگن تھی۔۔۔۔۔

کہ اگر اُسے پلک بھی جھپکائی تو اُسکے خواب ٹوٹ کر چکنا کو ہو جائینگے۔۔۔۔۔

ابھی وہ لکھ ہی رہی تھی۔۔۔۔

جب بہت تیز بجلی کے کڑکنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

اُس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

آسمان میں گھنے سیاہ بادل تیز طوفانی بارش اور بارش بھی ایسی کہ ابھی یہ بارش اس حویلی

کو اپنے ساتھ بہا کر لے جائیگی۔۔۔۔

تبھی اُسے تائی امی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"یا اللہ خیریت تائی امی جو رات کے تین بجے ایسے چلا رہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اپنی قلم ڈائری میں پھینکنے کے سے انداز میں رکھتی ہوئی نیچے کی طرف دوڑ لگادی

۔۔۔۔۔

وہ ابھی سیڑھیوں پر جاتی کہ اُسکی ٹکراتنی جوڑ سے ہوئی۔۔۔۔۔

مانو ٹکراتنہ ہو کر بڑا سا پتھر سر پر آ کر لگا ہو۔۔۔۔۔

وہ چیخنے والی ہی تھی۔۔۔۔۔

جب کسی نے جلدی سے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اُسکی چیخ کا گلا گھوٹا۔۔۔۔۔

اُس نے جو ٹکڑے لگنے کی وجہ سے آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔۔۔

اپنے لبوں پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے۔۔۔۔

اپنی آنکھیں جلدی سے کھولی جب تک سامنے والے نے اپنا ہاتھ اُسکے لبوں سے ہٹا لیا

تھا۔۔۔

آپ۔۔۔۔

اتنی تیز طوفانی بارش!!!!
 اب گھر کیسے جایا جائے گا۔۔۔ ایسی بارش میں تو کار بھی خراب ہو سکتی ہے۔۔ "وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا۔۔۔ جب پیچھے سے پکارا MS سر اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ یس! سر اُسکی سیکرٹری یا سمین بولی "سر آپ کا ڈرائیور باہر ویت کر رہا ہے... اوک! آپ اُن سے بولی کی میں فائونٹ میں آرہا ہوں۔۔ اوک سر! یا سمین وہاں سے چلی گئی وہ اپنے میکپ روم سے موبائل لینے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب وہ میکپ روم میں گیا تو اُسکے موبائل کی رنگٹن کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔ اُس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ٹوٹنٹی مسڈ کیل گھر سے تھی۔۔۔ ایک بار پھر اُسکا موبائل وا بھرت ہوا اُس نے یس کا بٹن پر یس

ارے منہوس ماری تجھے میرا ہی بیٹا ملا تھا اپنی ادائے دکھانے کو۔۔۔۔۔ "ایک تو
 مہارانی وکٹورین کی طرح تجھے اٹھانے آؤ۔۔۔ اور پھر تیرے نخرے بھی دیکھو، تجھے
 سمجھ نہیں آتی کی باہر بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔۔
 "چھت سے کپڑے بھی اتار لو، پر نہیں تجھے سمجھ بھی کیسے آئیگی" تو جو ٹھہری مہارانی
 وکٹورین "!!!!!!"

مہارانی کے کہا مجاز ملتے ہیں "بھئی مہارانی کے تو آرڈر چلتے ہیں۔۔۔
 اور اوپر سے اپنی اداؤں سے میرے بیٹے کو فسانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔۔
 تائی امی نفرت بھرے غصے سے بولی۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Art

یہ کیا بول رہی ہے امی آپ؟

شہزین یہ سنکر بولا نہیں امی!

"کیا نہیں امی، تو چپ کر مجھے پتہ ہے بیٹا یہ تجھے پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔۔

جا بیٹا تو ریسٹ کر میں اسکو دیکھتی ہوں' یہ بول کر تائی امی اُسکی چوٹی پکڑ کر کھینچتی ہوئی

لے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی تائی امی نے اسکورینگ کی طرف دھکا دیا مائٹھا کی طرف سے ٹکرا کر سیڑھیوں سے
گرتی ہوئی ڈرائنگ روم میں جا گری۔۔۔۔۔

اللہ!.....

"مائٹھا کی چیخ پوری حویلی میں گونجنے لگی، مائٹھا کی چیخ کو سنکر سب اپنے اپنے کمروں سے
باہر نکلے۔۔۔۔۔

شہزین جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا مائٹھا کی چیخ کو سنکر دوڑتا ہوا جینے پر پہنچا۔۔۔۔۔

"دادو جو ابھی تہجد پڑھ کر لیٹی تھی، وہ بھی مایو کی چیخ سنکر اپنی چھڑی کو پکڑتی ہوئی باہر
آئی۔۔۔۔۔

"یا اللہ خیر، اتنی رات کو کیا تماشہ کھڑا کر دیا۔۔۔۔۔" دادو پریشان سی ہو کر خود سے
بڑبڑاتے ہوئے اپنے خواب گاہ سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

کیا ہوا شہزین بیٹا؟

دادو جو شہزین کو دیکھ کر حیرت سے پوچھنے والی تھی۔۔۔۔۔

"انکی نگاہ سیڑھیوں پر مائٹھا کے نڈھال وجود پر گئی۔۔۔۔۔

"دادو نے جو رسے چیخ ماری،

شہزین دادو کی طرف دیکھ کر بولا دادو آپ فکر مت کریئے کچھ نہیں ہوگا مایو کو میں ابھی
اسکو ہسپتال لے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

ملک صاحب جو کی شہزین کے بابا تھے وہ بو لے بیٹا میں بھی چل رہا ہوں تمہارے
ساتھ۔۔۔۔۔

چلو بیٹا ملک صاحب ایک نظر صائمہ بیگم (مانشا کی تائی امی) کی طرف دیکھ کے چل
دیئے۔۔۔۔۔

ابھی شہزین مانشا کو اپنی باہوں میں اٹھائی گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|

جب دادو نے پیچھے سے آواز دی۔

شہزین ن ن ن ن ن.....

بیٹا میں بھی چلو نگی دادو بولی۔۔۔

نہیں دادو آپ کی طبیعت پہلے سے خراب ہے مجید اور بگڑ جائیگی!

نہیں بیٹا!

"اماں شہزین صحیح بول رہا ہے۔۔

آپ یہیں رہ کر مایو کے لیے دعا کریں۔۔۔۔۔

آج اُسکی نائٹ ڈیوٹی تھی شاہزیب پاکٹ سے موبائل نکلتے ہووے بولا بھائی
ریلیکس۔۔

میں ابھی سرفان کو کال کرتا ہوں شاید اُسکی نائٹ ڈیوٹی ہو۔۔۔
سرفان جو ابھی کسی مریض کو دیکھ کر اپنے روم میں جا رہا تھا شور سن کر نیچے چلا آیا۔۔۔
اور شاہزیب کو دیکھ کر بولا۔

شاہو۔۔۔

شاہزیب نے اپنے نام کی پکار سنتے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا۔

شاہو تم م م م م.....

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

سرفان شاہزیب کو دیکھ کر بولا۔

شاہزیب سرفان کو دیکھ کر بولا اچھا ہوا تم یہیں پر ہو۔

میں تو تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔

کیوں؟

سب ٹھیک تو ہے۔

نہیں یا رکچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟

وہ اکیلی۔۔

میری کا زن سیڑھیوں سے گر گئی ہے۔۔

سرفان بولا۔۔



کہاں ہے؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپریشن روم میں۔

اوک!

میں ابھی دیکھتا ہوں۔۔۔

ڈاکٹر سرفان یہ بول کر آپریشن روم میں چلے گئے۔۔۔ "ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کی

دادو کی کال آنے لگی۔۔

شہزین نے شاہزیب سے پوچھا کس کی کال ہے۔۔۔ بھائی!!!

اس سر آگے کوئی گاڑی ہے۔۔۔

اوک!!!

دیکھ کر چلاو۔۔۔

منہال اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اوک سر!!!

ایک بار پھر وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔۔۔

"جب کار گھر کے سامنے رکی۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بلال بولا "۔۔۔"

س سر گھر آ گیا ہے۔۔

اوک!

"تم گاڑی لوک کر کے کھانا کھا کر چلے جانا MS ڈرائیور سے بولا۔۔

"جی صاحب!!"

ڈرائیور ڈرتے ہوئے بولا۔۔

منہال نے ڈرائیور سے بول کر اندر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔۔

"وہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔"

پل میں غصہ کرنے والا پل میں سب سے محبت کرنے والا۔۔۔۔۔

جب اسے غصہ آتا۔۔۔۔۔

پھر وہ کسی کی بھی نہیں سنتا۔۔۔۔۔

صرف ایک شخص کے علاوہ اور وہ تھی۔۔۔۔۔

اُسکی جان سے پیاری کج جیسی بہن مدیحہ۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال مدیحہ سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔

اتنی محبت کی شاید کوئی اپنی سگی بہن سے بھی محبت نہیں کرتا ہو!

"اور اگر وہ کسی سے محبت کرتا۔۔۔۔۔"

تو اپنے جان بھی اُسکے خاطر قربان کر دیتا۔۔۔۔۔

"وہ سلمان شاہ اور عائشہ سلمان شاہ کا اکلوتا جان سے پیارا بیٹا! چھ فٹ سات انچ لمبا

قد، چوڑی چھاتی، گول چہرہ پتلی کھڑی ناک آنکھیں ایسی کی

جسکے بھی طرف وہ نظر اٹھا کر دیکھتا تو اسکو اپنی نظروں کے حصار میں زکڑ لیتا۔۔۔۔

منہال سلمان شاہ نیلی آنکھوں والا مغرور شہزادہ۔۔۔۔۔

اُسکے پیچھے لڑکیاں تو لڑکیاں بلکہ لڑکے بھی اُسکی پرسنالٹی پر رشک کرتے تھے۔۔۔

منہال سلمان شاہ جیسے سب (MS) کے نام سے جانتے تھے۔

"سب اُسکی خوبصورتی کے آسیر تھے۔۔۔۔۔"

وہ تھا ہی اتنا خوبصورت۔۔۔۔۔

جہاں پر سے وہ گزرتا سب کا دل اپنی مٹھی میں لیکر گزرتا۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

اور سب سے زیادہ منہال کی خوبصورتی اُسکے رُوب اُسکی اکڑ اور اُسکے سنجیدہ مزاج سے

چھلکتی تھی۔۔۔۔۔

مسز سلمان شاہ تو اس پر گھر سے نکلنے سے پہلے ہمیشہ آ یا تیل قرش اُس پر پھونک کر بھیجتی

تھی۔۔۔ بچپن میں جب وہ چھوٹا تھا۔۔۔۔۔

تب اُسکی آنکھوں کو سب سے زیادہ نظر لگتی تھی۔۔۔۔۔

اور منہال کافی کافی دونوں تک بیمار رہتا تھا۔۔۔۔۔

سلمان شاہ اور عائشہ سلمان شاہ کی اپنے دونوں بچوں میں گویا جان بستی تھی۔۔۔

منہال نے جب ڈرائنگ روم میں قدم رکھا۔۔۔۔

تو سامنے اُسکی ماما (عائشہ بیگم) اُسکا انتظار کرتی کرتی وہیں صوفے پر سو گئی تھی۔۔

جب منہال اپنی ماما تک گیا تب تک عائشہ بیگم آٹھ چکی تھی۔۔۔

شاید منہال کے آواز کرنے سے انکی نیند ڈسٹرب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

السلام و علیکم ماما !!!

و علیکم السلام ماما کی جان !!!

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

عائشہ بیگم منہال کی سلام کا جواب دیتی ہوئی بولی۔۔۔

بیٹا اپنے اتنی دیر کیوں لگا دی؟

عائشہ بیگم پریشان ہوتی ہوئی بولی۔۔۔

ماما آپ کو تو پتہ ہی ہے ہندوستان کی سڑکوں پر کتنا ٹریفک ہوتا ہے۔۔۔

اور ویسے بھی آج تو بارش بھی ایسی تھی۔۔۔

اللہ ہی بچائے۔۔۔

بس اس لئے ٹائم لگ گیا۔۔۔۔۔

منہال اپنی ماما سے نظریں چراتا ہوا بولا۔۔۔

منہال!!!

اب آپ اپنی ماما سے چھپاؤ گے۔۔

ہاں.....

کیا بات ہے بیٹا؟؟؟

ماما کچھ بھی نہیں!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال اپنی چوری پکڑے جانے پر گڑ بڑاتا ہوا بولا۔۔

اور جیسے میں مان جاؤنگی۔۔

ہیں نہ!!!

بیٹا میں آپکی ماما ہوں آپکو آپسے زیادہ جانتی ہوں۔۔۔

سمجھے۔۔

اس لیے بیٹا آپکی ماما کا دل کہتا ہے۔۔۔

اور وہ بھی اپنی ماما کے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے بنی ہوئی۔۔۔۔۔

منہال اپنی ماما کے ہاتھوں کا بوسا لیتے ہوئے بات کو ٹالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"منہال!!!

آپ بتا رہے ہیں۔۔۔

یا نہیں

نہیں تو میں آپ سے شدید قسم والی ناراض ہو جاؤنگی۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم منہال کو ایموشنل دھمکی دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا!

بھئی یہ تو شدید قسم کی دھمکی ہے۔۔۔۔۔

لگتا ہے۔۔۔۔۔

اب تو بتانا ہے پڑے گا۔۔۔۔۔

منہال عائشہ بیگم کو چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

بٹ ماما آپکو وعدہ کرنا پڑیگا۔۔۔۔۔

آپ پریشان بلکل بھی نہیں ہوگی۔۔۔۔

منہال ایکدم سنجیدہ ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی ہٹیلی کو عائشہ بیگم کے سامنے کرتے
ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بتاؤ!!!

عائشہ بیگم ناراضی کو ایک طرف کرتی ہوئی منہال کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ماما پہلے وعدہ منہال عائشہ بیگم کو ہتھیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اوک وعدہ عائشہ بیگم وعدہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہیں!!

ایکچلی ماما جب میں گھر پر آ رہا تھا تو راستے میں ایک سیڈنٹ ہوتے ہوئے بچا بس اتنی سی

بات ہے۔۔۔

منہال آپ کو یہ اتنی سے بات لگتی ہے۔۔۔

عائشہ بیگم حیرت اور پریشانی سے ملے جلے تاثرات لیے بولی۔۔۔

ماما اپنے وعدہ کیا ہے۔۔۔

آپکا وعدہ گڈھے میں گیا۔۔۔۔

آپ یہ بتائے کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔۔

عائشہ بیگم منہال کا چہرہ کو چھو کر روتی ہوئی بولی۔۔۔۔

منہال اپنی ماما کے آنسو اپنے پوروں سے پوچھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ریلیکس ماما!!!!

آئی ایم فائن!!!!

دیکھیے میں آپکے سامنے اللہ کے کرم سے بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ بالکل چپ ہو جائے۔۔۔۔

عائشہ بیگم اپنے آنسو پوچھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

بیٹا!!!!

اپنا خیال رکھا کرے۔۔۔۔

آپکو اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

اپنی ماما کو پریشان دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

ماما آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔

آپ تو میری جان ہے۔۔۔۔

منہال عائشہ بیگم کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جھوٹ مت بولے۔۔۔

منہال اگر میں آپ کو مجھ سے یا اپنی ماما سے ذرا سی بھی محبت ہوتی۔۔۔۔

تو آپ اپنا بہت خیال رکھتے۔۔۔۔

لیکن نہیں!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو کہا سمجھ آتا ہے۔۔۔۔

عائشہ بیگم شدید غصے میں منہال کو ڈانٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اوک اوک میری پیاری ماما!!!

مجھے اب سمجھ آ گیا۔۔۔۔

اب آگے سے اپنا بہت خیال رکھو نگا۔۔۔۔

منہال اپنے کان پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بھئی مجھے اب کافی بھی ملے گی یہ نہیں۔۔۔۔

سچ میں ماما سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

منہال اپنے سر کو سہلاتے ہوئے بولا۔۔

ٹھیک ہے !!

"آپ جائے روم میں ابھی آپ کے لئے سردرد کی ٹیبلیٹ اور کافی لیکر آتی

ہوں۔۔۔۔

عائشہ بیگم منہال کو روم میں جانے کے لیے بولتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

اوک ماما!!!

منہال یہ بولتے ہوئے اپنے روم کی طرف چل دیا۔۔۔۔

"جب اُس نے اپنے روم کا دروازہ کھولا تو۔۔۔۔

اپنے روم کو ویسا ہی پایا جیسا وہ چھوڑ کر کچھ دن پہلے گیا تھا۔۔۔۔

اُس کا روم اتنا خوبصورت تھا۔۔۔۔

کی وہاں رہنے والے کی شخصیت کا اُس کے روم سے پتہ چلتا تھا۔۔۔۔

اتنا بڑا روم انٹری گیٹ کے سامنے والا گلاس ونڈورائٹ ہینڈ پر شاہی بیڈ "بیڈ کے سامنے
ایک بڑی سی LCD بیڈ کے دونوں سائڈ ڈرا اور جس پر لیپ رکھے تھے۔۔۔۔
گلاس والا لیفٹ ہینڈ سائڈ رائٹنگ ٹیبل جس پر ایک سائڈ بڑا نفیس لیپ رکا تھا۔۔۔۔
اُسکا پورا روم ایسا لگتا تھا۔۔۔۔

جیسے امریکین روم ہو۔۔۔۔

اُسکے روم سے سمندری کنارہ کالے سیاہ آسمان میں کھلتا ہوا چمکدار چاند۔۔۔۔

اتنا خوبصورت لگتا تھا۔۔۔۔

ک دیکھنے والے کی آنکھیں چندھیا جائے۔۔۔۔

یہ خوبصوت نظارہ دیکھنے کے بعد کوئی بھی اُسکے روم سے جانے کا خواہش مند نہ

ہو۔۔۔۔۔

منہال ایک نظر اپنے روم میں دوڑا کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا اب اُسکے ہاتھ میں کچھ کپڑے تھے۔۔۔۔

شاید وہ شاور لینے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔

منہال ابھی ہاتھ روم میں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔

جب اُسکا موبائل پر میسیج رنگ ٹون بجی۔۔۔

اُس نے اپنے موبائل کو نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔

شاہر لینے کے لئے ہاتھ روم میں چلا گیا۔۔۔

وہ کچھ دیر بعد جب شاہر لے کر نکلا تو سامنے اُسکی موم اُسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

موم آپ!!

ہاں بیٹا!!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نے کافی کے لئے بولا تھا۔۔۔

نہ میں کافی اور پین کلر دونوں لیکر آئی ہوں۔۔۔

اب آپ جلدی سے یہ لے لیجئے۔۔۔

آپ کو سکون ملے گا۔۔۔

عائشہ بیگم منہال کی طرف کافی کی ٹرے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اوک موم!!!

اب آپ بھی سو جائے بہت ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔

منہال عائشہ بیگم کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا!!

منہال کی ماما گڈ نائٹ بولتی ہوئی روم سے چلی گئی۔۔

منہال نے اپنی ماما کے جانے کے بعد کافی اور ٹیبلٹ لیکر بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس پر نیند کی دیوی مہربان ہو گئی۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزیب جب واپس آیا تو شہزین پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔۔

کیا ہوا؟

حویلی میں سب ٹھیک تو ہے۔۔۔

تو کیوں نہیں بول رہا ہے۔۔۔

شاہو!!

دادو ٹھیک تو ہے!!

امی نے کوئی ڈراما کریٹ تو نہیں کیا؟؟؟

شہزین ایک ہی سانس میں فقر منڈی سے بولتا چلا گیا۔۔۔

شہزین سانس لینے کے لیے ایک پل کو ٹھہرا۔۔۔

اور پھر بولا۔۔۔

تو مجھے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی!!

میں آپ کو ایسے اس لیے دیکھ رہا ہوں۔۔۔

کو ننکی مجھے حیرت ہو رہی ہے آپ پر۔۔۔

جو شہزین ملک شاہ ماٹھانامی بلا کو دیکھ نہ بھی گوارا نہیں کرتا۔۔۔

وہی شہزین ملک شاہ!!!

آج اس ہی بلا کے لیے اتنا فکر مند کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟

"شاہزیب شہزین کے نام پر جو ردیکر،
شہزین کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بھائی!!!

اس سے پہلے آپ پھر سے پوچھے۔

اسلئے آپکی اطلاع کے لیے۔

حویلی میں سب ٹھیک ہے!!

بس دادوہا اسپتال آنے کی زد کر رہی تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزیب نے شہزین کو بتایا۔

ٹھیک ہے۔

اور میں اس بلا کے لیے پریشان نہیں ہوں۔

بس مجھے یہ چتنا کھائے جا رہی ہے۔

اگر اُسے کچھ ہو گیا نہ۔

دادو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گی امی کو حویلی سے باہر نکلنے میں۔

اور بابا۔۔

باباجان تو...۔۔

شہزین کو اس تو کے بعد سوچنے میں ہی جان لیوا الگ رہا تھا۔۔۔۔۔

شہزین ایک لمبی سانس اپنے اندر اتارتے ہووے وہی پر بیٹھ گیا۔۔۔

ورنہ میری بلا سے وہ مرے یہ جیسے۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

شہزین شاہزیب کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس بھائی!!

میں جانتا ہوں۔۔۔

آپ کیا سوچ رہے ہیں؟؟؟

جو آپ سوچ رہے ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔۔

بس آپ اچھا سوچیے۔۔۔

انشاء اللہ سب ٹھیک ہی ہوگا۔۔۔

شاہزیب شہزین کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

تبھی آپریشن روم کا دروازہ کھولا اور نرس بہار آئی شہزین جلدی سے نرس کے پاس
گایا۔۔۔

سسٹراب کیسی ہے وہ !

سرا بھی کچھ نہیں کہہ سکتے آپکو کچھ دیر انتظار کرنا ہوگا۔۔۔

نرس وہاں سے چلی گئی شہزین سکتے کی حالات میں وہی پردھے نے سے کی انداز میں بیٹھ

گیا۔۔۔ بھائی آپ فکر مت کریں اللہ سب ٹھیک کریگا۔۔۔

ہاں !!
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

شاہزیب تو ٹھیک بول رہا ہے۔۔۔

انشاء اللہ سب ٹھیک ہی ہوگا !!!

لیکن شاہزیب مجھے ڈر ہے اگر مایو کو کچھ ہو گیا تو بابا موم کو نہیں چھوڑنے والے۔۔۔

نہیں بھائی ایسا کچھ نہیں ہوگا !!!

شہزین نے ایک لمبی سانس کھینچی اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔

فجر کی اذان کی آواز سے اُسکی آنکھیں کھلی۔۔۔ سائڈ لیمپ جلا کر ٹائم دیکھا۔۔۔

پھر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

وہ وضو کر کے آیا۔۔۔

نماز ادا کی فر gym چلا گیا۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE gym

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے وہ واپس گھر آ رہا تھا۔۔۔

"تجھی اُسکا موبائل ویبریٹ ہوا۔۔۔"

اُس نے ڈرائیو کرتے ہوئے دیش بورڈ پے نگاہ ڈالی جہاں پر اُسکا موبائل رکھا تھا۔۔۔

اُس نے دیکھا اُسکی سیکرٹری یا سمین تھی۔۔۔

منہال نے جلدی سے کل پک کی۔۔۔

Yes!

گڈ مارنگ سر...

منہال اپنی بھاری مغرور آواز میں بولا۔

مارنگ !!

سر آج آپکی نائٹ شوٹنگ ہے۔۔

وہائٹ ???

منہال دھاڑتے ہووے بولا۔

لیکن کیو؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

س سر ڈائریکٹر سر کی وائف ہسپتال میں ہے۔۔۔

انکا کل ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔۔

اس لیے۔۔

oh.....

اچھ !!!

سرنائٹ میں ہے۔۔۔

یا سمین ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔

جب منہال اُسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کون سے ہسپتال میں ہے؟؟؟؟

سر میں ابھی آپکو ہسپتال ایڈریس سینڈ کرتی ہوں۔۔۔

اوک!!

منہال نے یہ بول کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

کچھ دیر میں منہال کو ہسپتال ایڈریس یا سمین نے سینڈ کر دیا تھا۔۔۔

منہال کو ہسپتال ایڈریس ملنے کے بعد اُسے

گاڑی یا سمین کے بتائے ہوئے ہسپتال کی طرف موڈی۔۔۔۔

شاہ حویلی میں آج بالکل سناٹا تھا۔۔۔

وہ شاہ حویلی جس میں ہمیشہ سورج کی پہلی کرن پر حویلی کی دیواریں شور شرابے سے
گوںج اٹھی تھی۔۔۔

آج اسی حویلی میں سناٹا تھا۔۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔۔۔۔

سابقے چہرے پر صرف ایک چٹنا تھی۔۔۔۔

وہ کی مایو ٹھیک بھی ہو جائیگی یہ نہیں؟؟

اور اگر؟؟

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsan | Article | Books | Poetry | Interview

اس اگر کے بعد کسی کے بھی پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

اُن ہی میں سے دو شخص ایسے تھے۔۔۔۔

جورات سے ہی مائٹا کے لیے بار بار اپنے رب کے آگے سجدے کر رہے تھے۔۔

اُن میں سے ایک تو

شہزین اور شاہزیب کا چھوٹا بھائی عالیان ملک احسان تھا۔۔۔

جو آج کل اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کرنے کے لیے لندن گیا ہوا تھا۔۔۔۔

دوسرا اُسکی داد و جو ماضی کو یاد کرتے بار بار بارگاہِ عالی کے سامنے اپنی جھولی پھیلائے
بیٹھی تھی۔۔۔۔

----- ماضی

احسان شاہ کی شادی انکی چچا زاد ر کسانہ سے ہوئی تھی۔۔

احسان شاہ اور انکی زوجہ ر کسانا بیگم کے چار بیٹے تھے۔۔۔۔

سلمان شاہ، حسن شاہ، ملک شاہ اور کمال شاہ۔۔۔۔۔

احسان شاہ کا بابا داد اکا جمایا ہوا بزنس تھا۔۔۔۔۔ جو انہیں وراثت میں ملا تھا۔۔۔۔

احسان شاہ چاہتے تھے کہ انکے بیٹوں میں سے کوئی بزنس سے ہٹ کر بھی کچھ بنے

اسلئے احسان شاہ نے اپنے سب سے بڑے بیٹے سلمان شاہ جب میٹرک میں تھے۔۔۔۔

تو احسان شاہ نے اپنے بیٹے سلمان پر ڈاکٹر بننے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔۔

لیکن سلمان شاہ کا انٹریسٹ بزنس میں تھا وہ چاہتے تھے کہ وہ ایک کامیاب بزنس میں بنے۔۔۔

جو کہ احسان شاہ کو ناگوار گزرتا۔۔۔

احسان شاہ اور سلمان شاہ ہر روز ان ہی ٹاپک پر لڑ پڑتے پھر کئی کئی دن تک بولنا بند رہتا۔۔۔

ایک دن تو حد ہی ہو گئی۔۔۔

جب سلمان شاہ لسٹ پیپر دیکر گھر لوٹے۔۔۔

سامنے صوفے پر احسان شاہ بیٹھے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔

بابا اس وقت یہاں پر؟؟

سلمان شاہ خود سے بڑبڑاتا ہوا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں آیا۔۔۔

سلمان شاہ نے اپنے بابا کو حیرت سے دیکھتے ہوئے سلام کی۔۔۔

السلام وعلیکم باباجان!!

بابا آپ آج آفس نہیں گے کیا؟؟؟

سلمان شاہ وہی صوفے پر بیٹھتے ہووے بولے۔۔۔

وعلیکم السلام !!

احسان شاہ سلمان کی سلام کا جواب اسے دیکھتے ہووے دیا۔۔

کیوں؟؟؟

تمہیں اچھا نہیں لگا مجھے یہاں دیکھ کر؟؟؟

احسان شاہ نے تلخی سے پوچھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بابا میرا مطلب تھا۔۔

سلمان شاہ بھی بول ہی رہے تھے۔۔۔۔

جب احسان شاہ سلمان شاہ کی بات نیچ میں ہی کاٹتے ہووے بولے۔۔

تمہارا جو بھی مطلب تھا۔۔

اُسے چھوڑوں۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ آج تمہارا لسٹ ایگزام تھا نہ۔۔۔

ہاں بابا!!!

لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

سلمان نے اپنے بابا سے پوچھا۔۔۔

کیوں میں نہیں پوچھ سکتا؟؟؟

احسان شاہ سلمان کی بولنے سے غصے سے بھڑک ہی تو اٹھے۔۔۔

نہیں بابا!!!

سلمان شاہ نے اپنی دلائل دینے کے لیے لب ہی کھولے تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب احسان شاہ بولے کیا سوچا ہے آگے کا؟؟؟

سلمان شاہ جان کر بھی انجان بنتے ہوئے بولے کس بارے میں بابا؟؟؟

تم اتنے بھی نادان نہیں ہو۔۔۔۔

ماشاء اللہ سے!!

پندرہ کے ہو جاؤ گے۔۔۔۔

جو تم میری بات کو نہیں سمجھ سکتے۔۔۔

میں جانتا ہوں تم جان کر بھی انجان بن رہے ہو۔۔

اسلئے شرافت سے بتاؤ۔۔۔

بابا میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا رہا ہوں مجھے نہیں بننا ڈاکٹر۔۔۔۔

میں بزنس میں انٹریسٹ ہوں۔۔۔

میں اپنا خود کا الگ سے بزنس بناؤنگا۔۔۔۔

جب میں اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کر کے ڈگری حاصل کر لوں گا۔۔۔

اور میری اسٹڈی کمپلیٹ ہونے میں ابھی بہت سال باقی ہے۔۔۔

ویسے بھی میں نے ابھی صرف میٹرک کے ہی تو پیپر دیے ہیں۔۔۔

پھر اتنی جلدی کس بات کی۔۔۔

بابا!!!

"آپ بار بار ایک ہی ٹاپک کو کیوں لیکر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

سلمان شاہ دانت کیچھپاتے ہووے بولا۔۔۔۔

تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔

احسان شاہ نے ایک بار پھر غصے میں پوچھا۔۔۔

جی بابا !

سلمان شاہ نے گردن کو جھکاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

اب جب تم اپنا فیصلہ سنا ہی چکے ہو تو میرا بھی فیصلہ سُن لو تم۔۔۔

سلمان احسان شاہ۔۔۔

احسان شاہ اُسکے نام پر زور دیتے ہوئے بولے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا فیصلہ یہ ہے۔۔۔۔

احسان شاہ نے بولتے ہوئے ایک بار اپنے جان سے پیارے بیٹے کی طرف

دیکھا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔

پھر کچھ سوچتے ہوئے حویلی کے سب سے وفادار نوکر سے بولے۔۔۔۔

جاؤ فیصلہ سے پہلے پوری حویلی کے مکینوں کو یہاں پر بولا کر لاؤ۔۔۔۔

جی صاحب نو کر جلدی سے بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اس بیچ دونوں باپ بیٹوں کے درمیان اگر کچھ موجود تھا تو وہ تھی خاموشی۔۔۔۔

ایک ایسی خاموشی جو طوفان آنے سے پہلے ہوتی ہے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب لوگ ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔۔۔۔

رکسانا بیگم کو دونوں باپ بیٹوں کو دیکھتے ہی سارا ماجرا سمجھانے لگا تھا۔۔۔

احسان صاحب۔۔۔

آپنے یوں ایک ساتھ گھر کے مکینوں کو اکٹھا کیوں کیا ہے۔۔۔

رکسانا بیگم نے سمجھ آنے کے بعد بھی احسان شاہ سے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

رکسانا بیگم۔۔۔

احسان شاہ بولے۔۔۔

آج ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔

امید ہے۔۔۔

آپ ہمارے فیصلے کے خلاف نہیں جائیگی۔۔۔

ک کون سا فیصلہ۔۔

اہ احسان صاحب۔۔

رکسانا بیگم حکلاتے ہووے بولی۔۔

رکسانا بیگم۔۔

آج ہم یانی احسان سکندر شاہ یہ فیصلہ سناتے ہیں۔۔۔

آج سے ہمارا اور ہماری فیملی کے کیسی بھی شخص سے سلمان احسان شاہ کا کوئی رشتہ

نہیں ہے۔۔

حویلی میں ایک بار پھر فیصلہ سنانے کے بعد خاموشی چھا گئی۔۔

بابا!!

سلمان شاہ سکتے سی کی حالت میں بولے۔۔

کیا؟؟؟

رکسانا بیگم کو صورتحال سمجھ آتے ہی چلاتے ہووے بولی۔۔

احسان شاہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

آپ کو پتہ بھی ہیں۔۔۔

آپ کیا بول رہے ہیں؟؟

آپ مجھ سے میری جان کیسے مانگ سکتے ہیں۔۔۔

نہیں!!

میں آپ کے فیصلے کو نہیں مان سکتی۔۔۔

میں اپنے بیٹے کو خود سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔

سنہ اپنے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکسانا بیگم روتی ہوئی سلمان شاہ کے نزدیک جاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

رکسانا بیگم م م م م!!!!

جہاں پر ہے وہی پر رک جائے۔۔۔

ورنہ آپ جانتی ہے۔۔۔

جو آج ہوگا اُسکی زمے دار خود آپ ہوگی۔۔۔

احسان شاہ شعلے برساتی آنکھوں سے دیکھتے ہووے غصے سے دھاڑے۔۔۔

رکسانا بیگم جو سلمان شاہ (اپنے بیٹے) کے پاس جا رہی تھی وہ وہیں رک گئی۔۔۔

اور روتے ہوئے بولی احسان صاحب آپ اچھا نہیں کر رہے ہیں۔۔۔۔

اپنے بلکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔

ایک ماں کو اُسکے بیٹے سے دور کر کے۔۔۔

میں کیسے جیونگی سلمان کے بنا۔۔۔

سلمان اپنے بابا کے سنائے ہوئے فیصلے پر حیران تھا۔۔

کہ جو باپ اپنے بیٹے پر کھروچ بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔۔

وہ آج اپنے جان سے پیارے بیٹے سے رستہ توڑنے کی بات کر رہا ہے۔۔۔

سلمان اپنی جان سے پیاری ماں کو روتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی خون کے آنسو روتے

ہوئے بولا۔۔۔

بابا پلینز!!!

ایسا مت بولنے۔۔

آپ تو اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

پھر آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔

بابا!!

اگر آپ سب نے مجھ سے رستہ توڑ دیا تو۔۔۔

م میں کیسے رہونگا آپ سب کے بنا۔۔۔

بابا!!

ایک بار پھر سے سوچ لیجئے نہ۔۔۔

سلمان شاہ اپنے بابا کے پاس جاتے ہوئے بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا!!

کیا آپ بھی اپنے بیٹے کے بنا رہ لینگے۔۔۔۔۔

سلمان اپنے بابا کا ہاتھ پکڑنے ہی والا تھا۔

جب احسان شاہ بولے۔۔۔

بس!!!

مجھے ہاتھ بھی مت لگانا۔۔۔

اب ہمارا آپ سے کوئی رستہ نہیں ہے۔۔۔۔

اور یہ دلائل اب مت دو۔۔۔۔

یہ تو آپ کو فیصلہ سنانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔۔

احسان شاہ سلمان سے چہرہ موڑتے ہووے بولے۔۔۔

احسان صاحب یوں پتھر دل مت بنیے۔۔۔۔

رکسانا بیگم روتی ہوئی بولی۔۔۔۔

رکسانا بیگم !!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے سمجھانے سے بہتر ہے۔۔۔۔

آپ اپنے اس نالائق بیٹے سے بولنے کی یہ اپنا ٹھکانہ اور کہیں ڈھونڈے۔۔۔

اب یہ نالائق میں اس حویلی میں نہ دیکھوں۔۔۔۔

اور ہاں اب مجھے کوئی بھی ڈسٹر ب نہ کرے۔۔۔۔

احسان صاحب یہ بول کر اپنے روم میں چلے گئے۔۔۔۔۔

سلمان جو اپنے بابا کے فیصلے پر رورہا تھا۔۔۔۔

انکی آخری بات پر گردن اٹھا کر اپنے بابا کی طرف دیکھا اور پھر اپنی ماں کی
طرف۔۔۔۔

!!!اما

میں کہا جاؤنگا؟

آپ سمجھائے نہ بابا کو۔۔۔

!!!اما

کیا خواب دیکھنا جرم ہے؟؟

اور بابا بھی تو ایک بزنس مین ہے۔۔۔

تو وہ مجھے کیوں نہیں بننے دیتے۔۔۔۔

اما سمجھائے نہ بابا کو۔۔۔۔

سلمان نے روتے ہوئے اپنی ماں کے ہاتھ کو پکڑا۔۔۔

بیٹا میں کیسے سمجھاؤں تمہارے بابا کو۔۔۔۔

اب میں بھی کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارے بابا نے دھمکی ہی ایسی دی ہے۔۔۔۔

ایسا کرو تم کچھ دن کے لیے اپنے کسی دوست کے پاس چلے جاؤ۔۔۔

میں تمہارے بابا کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔

نہیں ماما بھی سمجھائے۔۔۔

اگر میں نے اس حویلی کی دہلیز پار کر دی نہ پھر میں کبھی لوٹ کر نہیں آؤنگا۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہو سلمان۔۔۔

کوئی ایسے بھی بولتا ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکسانا بیگم روتی ہوئی بولی۔۔۔

اور کیسے بولوں ماما۔۔۔

آپ ہی بتائیے۔۔۔۔

آپ۔۔۔

اب بابا سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔

اور میں یہاں سے جانے کے بعد پھر کبھی لوٹ کر نہیں آ سکتا۔۔۔

اس لیے آپ میرے لیے بابا سے اپنا رستہ خراب مت کیجئے اور ویسے بھی بابا اور آپ
سب نے مجھ سے رستہ تو توڑ ہی دیا ہے۔۔۔

اور میں پاگل پھر بھی آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔۔۔

بس آپ اور آپ سے جڑے ہر رشتے خوش رہے۔۔۔

!!!

میں جا رہا ہوں۔۔۔

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

سلمان شاہ روتے ہوئے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

اور پیچھے رکسانا بیگم کی نظروں نے سلمان کا بہت دور تک پیچھا کیا۔۔۔

حال۔۔۔

دادوووو۔۔۔

رکسانا بیگم اپنے نام کی پکار سنکر ماضی سے باہر آئی۔۔۔

دادو کو اپنے روم سے باہر ایک بار پھر اپنے نام کی پکار سنائی دی۔۔۔

دادوووو۔۔۔

ڈھڑ ڈھڑ.....

ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی دروازے کو جو ر جور سے پیٹتے ہوئے انہیں ہی پکار رہا تھا۔۔۔

کون ہے۔۔۔

دادو جائے نماز پر بیٹھی ہوئی وہی سے چلائی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادو میں نور!!!

باہر حسن شاہ کی ایک لوٹی بیٹی نور تھی۔۔۔

آرہی ہوں۔۔۔

دادو جائے نماز کی تہہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔

دادو نے جائے نماز کی تہہ کر کے وہیں صوفے پر رکھ دی اور پھر دروازہ کھولا۔۔۔

دروازے کے کھولتے ہی نور جھپاک سے دادو کے گلے لگتی ہوئی بولی۔۔۔

السلام و علیکم دادو!!!

دادو اُسکے ماتھے پر بوسا دیتی ہوئی بولی۔۔۔

و علیکم السلام!!!

آؤ بچہ یہی پر کھڑی رہو گی کیا۔۔۔

ہاں۔۔

دادو چلے۔۔۔



نور دادو کو پکڑتی ہوئی بیڈ تک لائی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور سب کیسے ہے؟؟

دادو اللہ کے شکر سے۔۔۔

سب بلکل تھیک ہے!!!

دادو مانثا کہا ہے؟؟؟

نور نے چاروں طرف نظر دوڑائی پھر دادو سے پوچھا۔۔۔

مانثا کے ذکر پر دادو زار و قطار رونے لگی۔۔۔

دادو کو ایسے روتے ہووے دیکھ کر نور بھوکھلاتی ہوئی بولی۔۔۔

دادو آپ ایسے کیوں رورہی ہیں؟؟

سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔

دادو اللہ کے واسطے کچھ تو بولنے۔۔۔

اچھا پہلے آپ پانی پی لے۔۔۔

نور پانی کا گلاس سائڈ سے اٹھا کر دادو کے لبوں پر لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

دادو نے تھوڑا سا پانی پیا اور گلاس سائڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور!!!

وہ ماٹنا کل رات سے ہسپتال میں ہے۔۔۔

کیا؟؟؟

نور چلاتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن کیوں؟؟؟؟

دادو نے نور کے پوچھنے پر اسے ب تک کی رات ہونے والے حادثے کو نور کے گوش
گزار کر دی۔۔۔۔

نور کو مائشا کی چوٹ کے بارے میں جان کر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

نور اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی بولی۔۔۔

دادو کون ہے مائشا کے پاس اب ہسپتال میں؟؟

نور نے آنسوؤں کا گولا اپنے اندر اتارتے ہوئے دادو سے پوچھا۔۔۔۔

شہزین اور شاہزیب۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
دادو نے اپنے آنسو پوچھتے ہوئے نور کو بتایا۔۔۔

اچھا!!!

دادو آپ فقر مت کریں اللہ سب ٹھیک کر دیگا۔۔

انشاء اللہ مائشا جلد ہی بلکل تھیک ہو جائیگی۔۔۔

نور دل سے دعا کرتی ہوئی بولی۔۔۔

دادو حویلی سے اُن دونوں کے علاوہ کوئی نہیں گیا، مائشا کی عیادت کو؟؟؟

نور نے ایک بار پھر داد سے سوال کیا۔۔۔۔

نہیں!!!

داد نے ایک لفظی جواب دیا۔۔۔

اچھا دادو آپ ریسٹ کریئے۔۔۔

میں آپ کے پیر دبا دیتی ہوں۔۔۔۔

دادو بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔

نور دادو کے پیر دبانے لگی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی کچھ ہی پل گزرے تھے۔۔۔۔

جب نور بولی دادو آپ کو ہسپتال کا ایڈریس وغیرہ پتہ ہے کیا؟؟؟

نہیں!!!

دادو کچھ سوچتے ہوئے بولی نور تم ایسا کرو شہزین کو فون ملاؤ۔۔۔

لیکن دادو میرے پاس شہزین کا نمبر نہیں ہے۔۔۔

بلکہ اس حویلی کے کیسی بھی شخص کا نمبر ہی نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔

بس عالیان کے علاوہ۔۔۔۔

نور مایوس ہو کر بولی

اچھا!!!

تو پھر تم ایسا کرو عالیان کو ہی فون ملاؤ۔۔۔۔

میں اُسکی بتا دو مائشا کے بارے میں۔۔۔

یہاں تو کوئی ملا کر ہی نہیں دیتا فون۔۔۔۔



دادو نے نور کو کہا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوک دادو میں ابھی ملاتی ہوں۔۔۔

نور نے ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن اُسے کہیں پر بھی اپنا فون نہیں دکھائی دیا۔۔۔۔

دادو آپ ریسٹ کریئے۔۔۔۔

میں ابھی ڈرائنگ روم سے اپنا فون لے کر آتی ہوں۔۔۔

نور دادو کو ریسٹ کرنے کر بول کر روم سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

جب تک نور اپنا فون لے کر آئی۔۔۔۔

دادو بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

دادو یہ لیجئے۔۔۔

میل گئی کال

نور نے دادو کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولی۔۔۔

دادو نے فون لے کر کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو!!!

دادو روتی ہوئی بولی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف سے سلام کی گئی۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا!!!

دادو نے روتے ہوئے کچھ دیر میں عالیان کی سلام کا جواب دیا۔۔۔

عالیان!!

وہ ماٹھا دادو نے روتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر عالیان کو ساری بات بتادی۔۔۔

دوسری طرف سے کیا پوچھا گیا۔۔۔

کہ دادو بولی چوبیس گھنٹے ہو گئے۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ پوچھا گیا تھا۔۔۔

جس پر دادو بولی۔۔۔

پیٹا!!!

یہاں پر کوئی بھی نہیں تھا؟

ملک، شہزین شازیب تو ہسپتال میں ہے۔۔۔

دوسری طرف سے نہ جانے کیا بول کر فون کات دی گئی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیان ملک شاہ!!!!!!

جو اپنے بڑے بھائیوں سے بالکل مختلف مزاج میں بھی اور سختیت میں بھی۔۔۔

چھ فٹ چار انچ لمبا قد خوبصورت سے آنکھیں کھڑی ناک والا شرارتی سا شہزادہ۔۔۔

اُسے جو بھی ملتا سب کو اپنے ہی رنگ میں ملا لیتا۔۔۔۔

صرف تین شخص کے علاوہ۔۔۔

دونوں اُسکے بڑے بھائی۔۔

جنسے اُسکی کبھی بنی ہی نہیں۔۔۔

اور تیسری اُسکی ماما جو ہمیشہ اُسے مانشا سے الگ رہنے کے لیکچر دیتی رہتی۔۔۔

وہ جب بھی سال کی ہالیڈے میں اپنا ٹائم سپنڈ کرنے انڈیا آتا۔۔

مانشا کے لیے ڈھیر سارے گفٹ لاتا۔۔

مانشا اُسے منا بھی کرتی۔۔

تو اُسکو یہ بول کر ٹال دیتا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماپو تم مجھے اس گھر میں سب سے زیادہ پیاری ہو۔۔۔

میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔۔

میں تمہیں دیکھنے کے لیے ہالیڈے کا کتنا بے صبری سے انتظار کرتا ہوں۔۔۔

یہ بس میں ہی جانتا ہوں۔۔۔

عالیان ملک شاہ آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک لیے ہونٹوں پر مسکراہٹ سمجھائے

ہمیشہ مانشا کو یہیں بولتا۔۔۔

اور میں بھی۔۔۔۔

مانشا بھی خوش ہوتے ہوئے بولتی۔۔۔۔

آپکو پتہ ہے۔۔۔۔

مانشا جب میں تمہیں ہنستا ہوا دیکھتا ہوں نہ مجھے تمہیں دیکھ کر بہت سکون ملتا ہے۔۔۔

عالیان مانشا کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے ہمیشہ بولتا۔۔۔

اور تم ہستی ہوئی خوبصورت بھی بہت لگتی ہو۔۔۔

ہمیشہ ہستی راہ کرو۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیان مانشا سا تھ بتائے ہووے چھوٹے چھوٹے حسیں پلوں کی یاد کر رہا تھا۔۔۔

جب اُسے اُسکے موبائل کی رنگ ٹون نے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

کون ہے؟؟

عالیان کو اپنے یادوں میں دخل انداز رہا بھی پسند نہیں آئی۔۔

اسلئے وہ اپنی رائیٹنگ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے بیزاری سے بڑبڑایا۔۔۔۔

سامنے نور کلنگ لکھا ہوا دیکھ کر عالیان کے ہونٹوں پر سے ایک پل میں ساری بیزاری
اُڑن چھو ہو گئی۔۔

نور ضرور حویلی میں ہو گی۔۔۔

اسلئے ہی تو فون کیا ہے۔۔۔

ضرور مانتا یا پھر داد نے فون کرنے کو کہا؟

عالیان خود سے بڑبڑاتے ہووے نور کی کال اٹینڈ کی۔۔۔

السلام وعلیکم!!

دادو

عالیان چمکتے ہوئے بولا!!!

دوسری طرف سے رونے کی آواز سن کر وہ پریشانی سے کھڑے ہوتے ہووے بولا۔۔

دادو آپ رو کیوں رہی ہے؟؟؟

کیا ہوا؟؟؟

کچھ تو بولے۔۔۔۔

دادو پلرز ز۔۔۔۔۔

میرادل بہت گھبرارہا ہے۔۔۔۔

دوسری طرف سے نہ جانے کیا بولا گیا۔۔

عالیان کے ہاتھ سے موبائل گرتے ہوئے بچا۔۔

دادو۔۔۔۔



یہ یہ آپ کیا بول رہی ہے؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کب اور کیسے لگی مایو کو چوٹ؟؟؟

عالیان ملک شاہ جو کسی بھی حالات میں کبھی نہیں گھبراتا تھا۔۔۔

آج وہی عالیان شاہ ایک چھوٹی سی لڑکی کی چوٹ کا سنکر رونے لگا۔۔

وہ روتا بھی کیوں نہ؟؟

آخر وہ بھی انسان تھا!!

اور پھر تھی بھی تو وہ چھوٹی سی لڑکی اُسکی محبت۔۔۔

عالیان کچھ وقفے بعد خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔

دوسری طرف داد نے ایسا کیا کہا تھا؟

اور آپ مجھے اب بتا رہی ہے۔۔۔۔

عالیان کو مایو کی چوٹ کا چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد پتہ چلنے پر غصہ ہی تو اس

گیا۔۔۔۔۔۔۔

عالیان اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

داد آپ فقرمت کرے۔۔

ہماری مایو کو کچھ نہیں ہوگا۔۔

اور میں بھی ابھی پہلی فلائٹ سے آنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

عالیان نے یہ بول کر کال کاٹ کر لیٹوپ کھول کر آن لائن انڈیا کی ٹکٹ کرانے کی

کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

لیکن افسوس۔۔۔

دس منٹ دماغ خفانے کے بعد بھی۔۔۔۔

انڈیا کی کوئی بھی ایمر جنسی ٹکٹ نہیں ملی تھی؟؟

یا اللہ!!!.....

عالیان نے آنکھوں میں آنسو لیے چلاتے ہوئے اللہ کو یاد کیا۔۔۔

اور یہ سچ بھی ہے۔۔۔۔

جب انسان کے پاس کوئی راستہ نہیں بچتا۔۔۔

تو اُسے صرف ایک یاد آتا ہے۔۔۔

اور وہ ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارے جہاں کا مالک ہر چیز پر قادر صرف ایک ہی ہے۔۔۔

اور وہ ہے۔۔۔

اللہ!!!

اللہ کو یاد کر لو۔۔۔

تم اسکو ایک بار یاد کرو گے۔۔۔

وہ تمہیں دس دفاع یاد کریگا۔۔۔

بے شک وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔۔۔

وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔۔۔

عالیان ملک شاہ کو اللہ کا نام لیتے ہی ایک سکون سا پورے وجود میں ٹھہرتا ہوا محسوس

ہوا۔۔۔

اُس نے جلدی سے اپنے آنسو پوچھے اور نور کے فون پر کال ملائی۔۔۔۔

کچھ وقفے میں دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی۔۔۔



ہیلو!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام وعلیکم!!!

نور میں عالیان بول رہا ہوں۔۔۔

دوسری طرف سے سلام کا جواب ملنے کے بعد عالیان بولا۔۔۔

نور داد کو فون دو۔۔۔۔

دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا۔۔۔

عالیان بولا۔۔

اچھا!!!

تو تم دادو کو بتا دینا کی میری ٹکٹ نہیں ہوئی۔۔۔

لیکن میں جلد ہی آنے کی کوشش ضرور کرونگا۔۔۔

اور ہاں۔۔۔

نور مجھے وقفے وقفے پر مایو کے بارے میں بتاتی رہنا۔۔۔

دوسری طرف سے جواب ملنے کے بعد عالیان بولا دادو کا خیال رکھنا۔۔۔

اللہ حافظ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بول کر عالیان نے کال کات دی اور وجوہ کرنے کے لیے ہاتھ روم میں چلا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ وجوہ کر کے ہاتھ روم سے نکلا۔۔۔

دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے لیے جائے نماز بچھائی۔۔۔

نماز کی نیت باندھ کر بارگاہ الہی کے آگے سجدے کرنے کے لیے جھک گیا۔۔۔

بے شک اللہ ہی ہے۔۔۔

جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔۔۔

نور دادو کی بات عالیان سے کرانے کے بعد اپنے بابا پر کال ملانے کے لیے دادو کے روم کے ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔

وہ کچھ سوچتی ہوئی بابا کو کال ملانے لگی

لیکن دوسری طرف سے کوئی کال اٹینڈ ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

نور اپنے بابا کے موبائل پر بار بار کال ملاتی رہی۔۔۔

لیکن کوئی بھی اٹھانے کی زحمت نہیں کر رہا تھا۔۔۔

نور خود سے بڑ بڑاتی ہوئی بولی۔۔۔

بابا پلیز کال اٹھائے نہ۔۔۔

نور کو کال ملاتے ہوئے دس منٹ ہو گئے۔۔۔

لیکن سب بے سود۔۔۔

وہ ابھی دوبارہ کال ملانے لگی تھی۔۔۔

جب اس کے موبائل پر عالیان کی کال آنے لگی۔۔۔

عالیان بھائی !!!

نور نے بڑبڑاتے ہووے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

ہیلو!!!

وعلیکم السلام!!!

نور نے عالیان کی سلام کا جواب دیا۔۔۔۔

دوسری سائنڈ سے سناؤ وہ دادو کا پوچھ رہا تھا۔۔

جس پر نور نے ٹیس پر سے روم کے اندر جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

دادو ابھی نماز پڑھ رہی ہے۔۔۔

آپ مجھے بتا دیجئے۔۔۔

میں دادو کو بتا دوں گی۔۔۔

نور عالیان سے بولی۔۔۔

جب عالیان نے نور کو بتا دیا۔۔۔

تو نور بولی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں بتا دنگی۔۔۔

اوک !!!

میں مایو کے ہسپتال سے آنے تک حویلی میں ہی ہوں۔۔۔

میں وقفے وقفے پر آپ سے رابطہ کرتی رہو گی۔۔۔

نور نے عالیان سے اللہ حافظ بولتے ہوئے فون کان سے ہٹایا۔۔۔

اور دادو کو عالیان کی کال کا بتانے کے لیے روم میں چلی گئی۔۔۔۔



ایک بار فر آپریشن روم کا دروازہ کھلا۔۔۔۔

ابکی بار روم سے نکلنے والے شخص ڈاکٹر سیرفان تھے۔۔۔۔

شاہزیب دروازے کے کھلتے ہی ایک دم کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

شہزین جو کیسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔

شاہزیب کو یوں کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔۔۔

پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

یوں ایک دم کھڑے ہونے کی وجہ؟؟

شہزین شاہین سے بولا۔۔۔

بھائی وہ...



NEW ERA MAGAZINE
شاہزیب ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ڈاکٹر صرفان آپریشن روم سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔

شاہزیب بات کو بیچ میں چھوڑتے ہوئے صرفان کی طرف لپکا

شیری!!

یار اب کیسی ہے مایو؟؟؟

شاہزیب پریشان ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

ڈاکٹر صرفان بولے۔۔۔

شاہو!!

ابھی تمہاری کجن کی حالت بہت کریٹیکل ہے۔۔۔

ہم نے سوچا تھا۔۔۔

چوبیس گھنٹے میں تمہاری کجن کو ہوس آجائے گا۔۔۔

لیکن نہیں!!!

ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

لیکن اسے ہوس کیوں نہیں آرہا ہے؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہزین نے صرف ان سے پریشان ہوتے ہووے پوچھا۔۔۔

بھائی اُسکے سر میں بہت گہری چوٹ لگی ہے۔۔۔

ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

لیکن ہماری ہر کوشش بے سود جا رہی ہے۔۔۔

اب انکے پاس صرف چار گھنٹے باقی ہے۔۔۔

اگر ان چار گھنٹوں میں ہوس آتا ہے۔۔۔

تو ٹھیک !!!

نہیں تو پھر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔

ابھی تو فلحال انکو بلڈ کی شدید ضرورت ہے۔۔۔

کیونکہ۔۔۔

انکا بلڈ کافی بہ گیا ہے۔۔۔

ہسپتال بلڈ بینک میں تو انکے بلڈ گروپ سے ملتا ہوا بلڈ موجود نہیں ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہو !!

اب تمہیں ہی باہر سے انتظام کرنا ہوگا۔۔۔۔

رپورٹس تو تمہیں مل ہی گئی ہوگی۔۔۔

صرف ان شاہزیب کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں !!

رپورٹ تو مل گئی ہے۔۔۔

اس سے پہلے شاہزیب کچھ جواب دیتا۔۔

شاہزیب نے صرف ان کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

شیری!!!

کب تک چاہئے رپورٹس؟؟؟.

شاہزیب صرف ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھا۔

دو گھنٹے میں۔۔۔



ٹھیک ہے!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کرتا ہوں انتظام بلڈ کا۔۔۔۔

اوکے!!!!

جلد سے جلد کرنا

ڈاکٹر صرف ان یہ بول کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔ شاہزیب۔۔۔

بھائی!!

اب کیا ہوگا؟؟؟..

صرف دو گھنٹے ہے۔۔۔۔۔

ہمارے پاس۔۔۔

بابا بھی گھر پر چلے گئے ہے۔۔۔۔۔

شاہزیب پریشان ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟

شہزین چلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

لیکن کیوں؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزیب جو پریشان سے کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔۔۔

اپنے بڑے بھائی کو اس طرح چلاتے ہووے دیکھا جو کی اُسکی شخصیت کے برخلاف تھا

۔۔۔

حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

بھائی آپ ایسے کیوں چلائے؟؟؟

شہزین بولا میں اسلئے چلایا ہوں۔۔۔۔۔

کی بابا اپنی پیاری سی بھٹیزی کو ایسے اس حال میں کیسے چھوڑ کر جاسکتے ہیں؟؟؟؟

بھائی !!!

بابا چھوڑ کر نہیں گئے ہیں۔۔۔

بلکہ ان کو میں نے بھیجا ہے۔۔۔

کیونکہ

بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔

انکا سگر کافی بڑھ گیا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلئے میں انکا سگر ٹیسٹ کروا کرواپس بھیج دیا ہے۔۔۔

شاہزیب نے اپنے بڑے بھی شہزین کو بتایا۔۔۔

شہزین نے اچھا بول کر بات ہی ختم کر دی۔۔

تم پریشان میں ہو۔۔۔

ہانتظام ہو جائے گا۔۔۔۔

شہزین شاہین کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی تم نے ہے کہ تھا

بھائی پریشان مت ہو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اور اب تم ہی پریشان ہو۔۔۔

شہزین کچھ دیر پہلے کی بات جو شاہزیب نے شہزین کو کہیں تھی اُسکی دوہراتے ہوئے

بول۔۔۔

ہاں بھائی!!

آپ ٹھیک بول رہے ہیں۔۔۔

وہیے تو بھائی ہمیں اس منسوس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

لیکن ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکے لیے بلڈ کا انتظام کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

شاہزیب منسوس پر جو ردیتے ہوئے نفرت سے بولا۔۔۔۔۔۔۔ ہاں تم ٹھیک بول رہے

ہو۔۔۔

شہزین نے شاہزیب کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

نہیں تو ماما کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

شہزین بولا۔۔۔

چھوڑوان باتوں کو۔۔

شہزین جھنجھلائے ہوئے انداز میں بولا۔۔۔

میں کرتا ہوں کسی سے بات۔۔

شہزین اپنی پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے کسی کا نمبر ملنے لگا۔۔۔

ابھی وہ نمبر ملا ہی رہا تھا جب شاہزیب نے شہزین سے پوچھا۔

بھائی!!!!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس منہوس کا بلڈ گروپ کیا ہے؟؟؟؟

O negetive

شہزین نے فون کان سے لگاتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!

بھائی۔۔۔

میں کرتا ہوں کسی بلڈ بینک سے رابطہ

شاہزیب یہ بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

ان دونوں کی گفتگو کسی تیسرے شخص نے بھی بہت غور سے سنی تھی

اور ان کی بات سننے کے بعد اسے اُن کی سوچ پر بہت افسوس ہوا۔۔۔۔۔

یہ دنیا کیسے کیسے بے رحم لوگوں سے بھری پڑی ہیں۔۔۔۔۔

وہ شخص بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔



منہال جب یا سمین (منہال کی سیکرٹری) کے بتائے ہوئے ہاسپٹل گیا۔

وہاں جا کر اُس نے ہسپتال کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی۔۔۔۔۔

پھر چہرے پر ماسک لگا یا سر پر کیپ پہنا اور گلاسز لگا کر گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

اور اپنے قدم ہسپتال کے اندر بڑھا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ ہسپتال کے اندر جا ہی راہ تھا۔۔۔۔۔

جب اُسکی نظر ہسپتال کے نام پلیٹ پر پڑی۔۔۔

اُس نے جب ہسپتال نام پڑھا تو حیران رہ گیا۔۔۔

(JRSH)

جہانگیر راجپوت سر جن ہسپتال

یہ تو جہانگیر (صرفان کے بابا) انکل کا ہسپتال ہے۔۔۔

منہال خود سے بڑبڑاتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔۔۔



منہال نے ہسپتال کے اندر جا کر ایسا سمین کو فون لگایا۔۔۔

کچھ دیر بعد یا سمین نے کال پک کر لی تھی۔۔۔

ہیلو!!!

منہال اپنی بھری مغرور آواز میں بولا۔۔۔

یا سمین روم نمبر کیا ہے؟؟؟

دوسری طرف سے یا سمین بولی۔۔

Sir

روم نمبر 261 سیکنڈ فلور ہے۔۔۔

اوک !!

منہال نے یہ بول کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔۔

اور روم نمبر 261 کی طرف چل دیا۔۔۔

وہ روم کو ڈھونڈتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

جب اسے کسی کی آپس میں بات کرتے ہوئے آواز آئی۔۔۔

وہ انکی باتیں ان سنی کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگا۔۔۔

لیکن اُس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

کہ وہ انکی باتیں نظر انداز کریں۔۔۔۔

اُس نے اپنے دل کی سنتے ہوئے وہیں پر کھڑا ہو کر انکی باتیں سننے لگا۔۔۔۔

جو باتیں اُس نے سنی۔۔۔

اُن باتوں کو سن کر اسے بہت افسوس ہوا۔۔۔

وہ سوچنے لگا کی دنیا اتنے بھی بے رحم ہوتی ہے۔۔۔

منہال یہ سوچ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

منہال نے پہلے ڈائریکٹر کی وائف کی خیریت دریافت کی۔۔۔

پھر وہ صرفان سے ملنے اُس کے روم کی طرف چل دیا۔۔۔

صرفان منہال کا بچپن کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔

جب وہ ڈاکٹرن کے روم میں گیا۔۔۔ تو صرفان کسی سے بات کر رہے تھے۔۔۔

جس سے صرفان بات کر رہے تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُسکی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔۔۔ صرفان نے جب منہال کو دیکھا تو خوشی اور

محبت سے اسک آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔

صرفان شاہزیب کی ذات کو ایک دم فراموش کرتے ہوئے منہال کی پاس گیا۔۔۔

O ho....

آج تو بڑے بڑے لوگ اس غریب خانے میں آئے ہیں۔۔۔

بھئی!!!

ہمیں تو مٹھائی شیدھائی باٹنی چاہئے۔۔۔

صرفان منہال کو چھیڑتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ہو گیا!!

منہال ایک دم سنجیدہ انداز اپناتے ہوئے بولا۔۔۔

صرفان ڈھیٹ پن کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا نہیں!!!

تو پھر تم شروع کرو۔۔۔۔۔

اور میں جارہا ہوں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال صرفان کو دھمکی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں یہ صحیح ہے۔۔۔۔۔

تم سے تھوڑا سا بھی مذاق کرو تو تم دھمکی اور اتر آتے ہو۔۔۔۔۔

صرفان منہ پھلاتا ہوا بولا۔۔۔

منہال کو اس کے ایسے منہ پھلانے پر بہت ہنسی آئی جسے بروقت وہ روک گیا تھا۔۔۔

اور اپنے وہی سنجیدہ اور سڑوسا انداز اپناتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ہاں!!

تو تم کرتے ہی کیوں ہو ایسے مذاق؟؟؟

جس پر مجھے تمہیں دھمکی دینی پڑے۔۔۔

تو تم مجھ سے اتنے دنوں میں ملتے ہی کیوں ہو۔۔

صرفان نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

ہاں تو!!

تم کون سا میری محبوبہ ہو؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہاں اُسکے گلے لگتے ہووے لفظ بہ لفظ چباتے ہووے بولا۔۔۔

نہیں میں تمہاری محبوبہ تو نہیں!!!

لیکن ہاں میں تمہاری بیوی کا سوتن ضرور بن جاؤنگا۔۔

صرفان نے بھی اس کے سوال کا جواب اسی کے انداز میں دیا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے میں اس قدر مگن تھے۔۔۔

جب اُن دونوں کو کسی کے ہسنے کی آواز آئی۔۔

منہال نے اپنی نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

صرفان نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا۔

پھر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر شرم سے نظریں جھکی۔۔۔

جب صرفان اپنی خفت مٹاتے ہوئے اپنے سر میں ہاتھ مارا۔

Oh شٹ

میں نے تم دونوں کا تو آپس میں تعارف تو کرایا ہی نہیں۔۔۔۔

منہال یہ شاہزیب میرا دوست۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور

شاہزیب یہ میرا کجن پلس میری جان سے پیارا دوست MS

صرفان ان دونوں کا آپس میں تعارف کراتے ہوئے بولا۔۔۔

بھئی مجھے یہیں پر کھڑا رکھو گے کیا۔۔۔

مجھے اندر بلانے کا کوئی ارادہ ہے بھی یا نہیں۔۔۔

منہال ہی پیارے طریقے سے پیارا سانج کرتے ہوئے بولا۔۔

ہاں آؤ اندر۔۔۔

صرف ان نے منہاں کو اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

شاہزیب جو بہت ہی غور سے ان دونوں کی نوک جھونک انجوائے کر رہا تھا اور ساتھ

ساتھ یہ بھی سوچ رہا تھا۔۔۔

آخر میں نے انکو کہا دیکھا ہے۔۔۔

فریاد آنے پر بولا۔۔۔

آپ تو منہاں سلمان شاہ ہے نہ۔۔۔

جو فلم انڈسٹری کے کنگ ہے۔۔۔

اور آپکو سب پیار سے۔۔۔۔

MS

بھی کہتے ہیں۔۔۔۔

ہیں نہ !!

آئی ایم رائٹ۔

شاہزیب نے اپنی بات کی تائید چاہی۔۔۔

جی !!

بلکل۔۔۔

میں ہی ہوں ...

منہال شاہزیب کے ایسے پوچھنے پر بلکل بھی حیران نہیں ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ یہ اسکے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال ایک لفظی جواب دیکر خاموش ہو گیا۔۔۔

اس خاموشی کو توڑتے ہووے صرفان بولا۔۔

کیا لوگے؟؟

چائے یہ کافی۔

کچھ بھی نہیں !!

بس یہاں پر کچھ کام تھا۔۔۔

سوچا تجھے بھی ایک ملاقات کر لوں۔۔

بہت دین ہو گئے تھے تجھے سے ملاقات ہوئے۔۔۔

منہال صرفان سے بولا۔۔۔۔

اچھا اب چھوڑوان باتوں کو اب آہی گئے ہو تو کچھ لینا بھی پڑے گا۔۔۔

صرفان منہال کو داٹنے سے کے انداز میں بولا۔۔

ٹھیک ہے تم کافی منگالو۔۔۔

منہال ہار مانتے ہووے بولا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس درمیان شاہزیب بالکل خاموش تھا۔۔۔

اچھا صرفان میں چلتا ہوں۔۔

مجھے بلڈ کا بھی انتظام کرنا ہے۔۔۔۔

شاہزیب نے صرفان سے کھڑے ہوتے ہووے کہا۔۔۔

اور روم سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

اب بتاؤ تمہیں مجھ سے کیا کام تھا؟؟؟.

صرفان نے شاہزیب کے جانے کے بعد منہال کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھ

مجھے کیا کام ہوگا؟؟

تجھے سے۔۔۔

منہال انجان بننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

چل کسی اور کہ پاگل بنا۔۔۔

مجھے نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمجھے۔۔۔

ہاں یار میں بھی کسے پاگل بنا رہ ہوں۔۔۔

جو پہلے سے ہی پاگل ہے۔۔۔

منہال نے ایک بار پھر اُسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا۔۔۔

میں تجھے کہاں سے پاگل لگتا ہوں۔۔۔

صرفان نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

بھئی مجھے تو تم پورے کے پورے پاگل لگتے ہو۔۔

اچھا!!

چل جب تو اس پاگل کے پاس آہی گیا ہے تو اب بتا بھی دے کہ۔۔۔

کیا کام تھا مجھ سے تمہیں؟؟

اب تو تم نے بھی ایکسیپیٹ کر لیا ہے کی تم پاگل ہو!



منہال نے پھر سے بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہاں میں نے کر لیا ہے ایکسیپیٹ۔۔

اب بتاؤ تم۔۔۔

صرفان جیسے چڈھی گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں

منہال نے جیسے صرفان پر احسان کرتے ہووے بولا۔۔

ہاں بتاؤ۔

صرفان بولا۔۔۔

ہاں تو صرفان

مجھے تم سے یہ پوچھنا تھا کی یہ جو لڑکا ابھی باہر گیا ہے۔۔۔

کیا نام بتایا تھا تم نے۔۔

ہاں یاد آیا۔۔۔

شاہزیب یہ جو شاہزیب ہے انکی کوئی رشتے دار یہاں پرائیڈمٹ ہے کیا؟؟؟

منہال یہ بول کر چھپ ہو گیا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں

اُسکی کجن ہے۔۔

لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟؟

صرفان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

میں اس لیے پوچھ رہا ہوں۔۔۔

کیونکہ میں نے شاہزیب اور اُسکے بھائی کو کچھ بات کرتے ہوئے سنا تھا۔۔

ان لوگوں کو بلڈ کی شدید ضرورت ہے۔۔

ہاں ہے۔۔

پر منہال مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔

آخر تم پوچھنا کیا چاہ رہے ہو۔۔۔

صرف ان کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

اس لیے اُسے منہال سے پوچھا۔۔

میں تم سے اس لیے پوچھ رہا ہوں کیونکہ جو میں نے سنا ہے وہ سچ ہے یہ نہیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال نے صرف ان سے کہا۔۔

صرف ان بولا

ہاں سچ ہے کی اُنہیں بلڈ کی شدید ضرورت ہے۔۔۔

لیکن مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں آیا کہ تم پوچھ کیوں رہے ہو؟؟؟

صرف ان جھنجھلاہٹ سے بولا۔۔۔

کیونکہ میں بلڈ دینا چاہتا ہوں۔۔۔

منہال کو غصہ ہی تو آ گیا۔۔۔۔

صرفان کو سمجھاتے ہووے۔۔۔

تو یہ بولوں نہ تم۔۔۔

اتنا سسپینس پھیلانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

صرفان منہال کو غصے میں دیکھ کر تھوڑا نرم ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تو میں بھی تو تمہیں یہی سمجھا رہا تھا۔۔۔

لیکن تم نے میری پوری بات تو سنی نہیں۔۔۔

اور بار بار ایک ہی بات کو دہرائے جا رہے تھے۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔

منہال صرفان کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

جس طریقے سے منہال نے صرفان کی نقل اتاری تھی نہ اُسے دیکھ کر صرفان کی ہنسی

چھوٹ گئی۔۔۔۔

ہی ہی.....

کیا دانت نکال رہے ہو؟؟؟

اپنا منہ بند کرو۔۔۔۔

اور میرا بلڈ اسکی لڑکی کو دینے کا انتظام کرو سمجھے۔۔۔۔

منہال صرف ان کو دپٹتے ہووے بولا۔۔۔۔

ہاں تو تم کرتے ہی ایسا کام ہو۔۔۔

صرف ان!.....

منہال اسکو گھورتے ہووے بولا۔۔۔۔

اچھا اب نہیں کرتا ٹھیک ہے۔۔۔۔

تم یہ بتاؤ۔۔۔۔

تم کیوں دینا چاہتے ہو اپنا بلڈ؟؟؟

صرف ان نے منہال کو جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہووے پوچھا۔۔۔۔

بھئی انسانیت کے ناطے۔۔۔

منہال بیزاری سے بولا۔۔۔۔



اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

میں کرتا ہوں۔۔۔

صرفان منہال سے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

صرفان مجھے کچھ اور باتیں تمہیں بتانی ہے۔۔۔

منہال کچھ سوچتے ہووے بولا۔۔۔



ہاں بتاؤ!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دراصل میں ابھی جب آرہا تھا۔۔۔

تو میں نے شاہزیب اور اُسکے بھائی کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی تھی۔۔۔

جو میں تمہیں بتانا چاہ رہا تھا۔۔۔

منہال نے شاہزیب اور اُسکے بھائی کے درمیان ہونے والی گفتگو لفظ بہ لفظ صرفاں کے

گوش گزار کر دی۔۔۔

صرفان اس بیچ کچھ بھی نہیں بولا خاموشی سے

منہال کی ساری بات سنی۔۔۔۔

منہال مجھے یقین نہیں آتا کی یہ لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔

لیکن کیا کریں ہوم لوگوں کی سوچ تو نہیں بدل سکتے ہیں۔۔

سیرفان افسوس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

صرفان میں جانتا ہوں ہم لوگوں کی سوچ نہیں بدل سکتے لیکن ہم اس لڑکی کی مدد تو کر سکتے ہیں۔۔۔

اب فلحال میں اسکو بلڈے کر اُسکی جان بچانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اور یہ تو ہمارا فرض ہے کسی کو اگر ہماری ضرورت ہے تو ہمیں اُسکی ہیلپ کرنی چاہیے

۔۔۔۔۔

منہال نے بول کر صرفان کو دیکھا۔۔۔۔

ہاں تم ٹھیک بول رہے منہال!!!

صرفان نے منہال کی بات پر ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے صرفان پتہ نہیں پر مجھے ایسا لگتا ہی جیسے اس لڑکی کے ساتھ کچھ تو غلط ہوا

ہے۔۔۔۔۔

جو یہ لوگ چھپا رہے ہیں۔۔۔

اور جیسے یہ لوگ بول رہے تھے نہ کی ماما کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔

I am sure

کچھ تو بات ہے۔۔۔

منہال چھوڑوان باتوں کو تم کہا ان جھنجھٹ میں پڑ گئے ہو۔۔۔

صرفاں نے منہال کو کہا۔۔۔

ٹھیک ہے تم اپنے کچھ ٹیسٹ کرالو۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تمہارا بلڈ مائشاکے بلڈ سے میچ کر گیا تو میں اُسکو تمہارا بلڈ دے دوں گا۔۔۔۔۔

صرفاں منہال سے بولا۔۔

اوک!!!

کون سے روم میں جانا ہے ٹیسٹ کرانے

منہال نے صرفاں سے پوچھا۔۔۔۔

تم کیوں جاؤ گے۔۔۔

یہ تمہارا بھائی کس لیے بیٹھا ہے۔۔۔

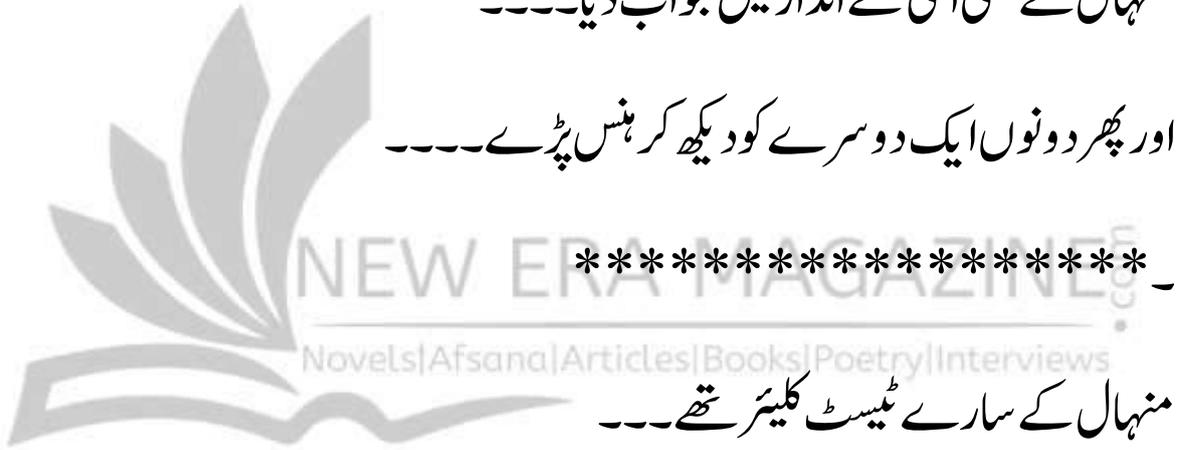
صرف ان اپنے کالر کھڑے کرتے ہووے شرارت سے بولا۔۔۔

ارے ہاں!!!

میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میں JRS ہسپتال کے اونیر کے سامنے بیٹھا ہوں۔۔۔

منہال نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔



منہال کے سارے ٹیسٹ کلیئر تھے۔۔۔

وہ جب بلڈ دینے کے لیے اس روم میں گیا جس میں ماٹشا تھی۔۔۔

تو اُسکے دل نے اس لڑکی کو دیکھنے کی تمنا کی۔۔۔ جو منہال نے دپٹے ہوئے شانٹ

کروانے کی ناکام سے کوشش کی۔۔۔

لیکن ہائے رے یہ دل۔۔۔

کبھی کسی کی سنی بھی ہیں۔۔۔

منہال نے اس لڑکی کو دیکھنے کے لیے اس کی طرف اپنا چہرا کیا ہی تھا۔۔ جب اسکو
صرفان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

- منہال یہاں آ جاؤ۔۔۔

صرفان نے آواز لگاتے ہووے منہال کو بلا یا۔۔۔

منہال مانشا کو دیکھنے کا ارادہ کینسل کرتے ہوئے صرفان کے پاس جا کر اُسکے بتائے ہوئی
جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

صرفان نے منہال سے پوچھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Dobrye
Are you ready

Yes

I am ready

منہال سے صرفان نے کہا۔۔۔

Ok

اب میں تمہارا بلڈ لینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

صرفان ایسے بول رہا تھا۔۔

جیسے وہ اُسکا بلڈ نہیں بلکہ اُسکا قتل کر رہا ہو۔۔۔

صرفان تم تو ایسے ڈرا رہے ہو جیسے تم میرا قتل کرنے والے ہو۔۔۔

منہال لفظ بہ لفظ چباتے ہووے بولا۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

ہاں۔۔۔

تو تمہارے لیے سرنج ایک خنجر سے کم تھوڑی ہے۔۔۔

صرفان نے منہال سے کہا۔۔۔

اب تم میری انسلٹ کر رہے ہو۔۔۔۔

منہال لفظ بہ لفظ چباتے ہووے بولا۔۔۔۔

لوسن لو۔۔۔

صرفان بڑی بی اماں کی طرح بولا۔۔۔۔

اس میں انسلٹ کی کون سی بات ہے۔۔۔۔

جو تمہارا سچ ہے۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بول رہا ہوں میں۔۔۔۔

اور یہ سب کو پتہ ہے لڑکے سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔۔۔۔

بس بس یہ نوٹنکی کل کے لیے بھی بچا کے رکھ لو۔۔۔۔

آج ہی ختم مت کر دینا۔۔۔۔

منہال چیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کل کے لیے تو تم ایسے بول رہے ہو۔۔۔۔ جیسے تم مجھ سے روز ملتے ہو۔۔۔۔

صرفان لڑکیوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر منہال کو گھورتے ہووے بولا۔۔۔۔

منہال سنجیدہ انداز اپناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

صرفان تم بہت سے ڈاکٹر کو جانتے ہو گے۔۔۔۔

ہاں!!

صرفان بھی اُسکی طرح سنجیدہ ہوتے ہووے بولا۔۔۔۔

تو تمہاری نظر میں ایسا کوئی ڈاکٹر ہیں جو زیادہ بولنے والوں کا علاج کرتا ہو۔۔۔۔

کیوں؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟؟؟

بھئی مجھے تمہارا علاج کروانا ہے۔۔۔۔

منہال اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

یانی میں تمہاری نظر میں زیادہ بولتا ہوں۔۔۔۔

صرفان منہال کو گھورتے ہووے بولا۔۔۔۔

ہاں!!!

منہاں نے بھی معصومیت سے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔۔

تو کون سا کم ہو۔۔۔۔

کم سے کم میں کسی کا دل تو حلقہ کر دیتا ہوں اپنے زیادہ بولنے سے۔۔۔

لیکن تم تو۔۔۔۔

ہمیشہ اپنے اس کم بولنے والے منہ کو لیکر دوسروں کو ٹینشن ہی دیتے ہو۔۔۔۔

صرف ان یہ سوچے بغیر بولے جا رہا تھا۔۔۔۔

کہ تمہارے یہ بول منہاں کا درد تازہ بھی کر رہے ہیں یہ نہیں۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بس اپنی ہی ہانکے جا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن جب اُسے منہاں کا چہرہ دیکھا جو ایک انجانے درد سے جھو جھو رہا تھا۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر اُس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔

Sorry

یار میرا مطلب تمہارا دل دکھانا نہیں تھا۔۔۔۔

صرف ان پریشان ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں !!!

منہال اپنے درد کو چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا تم لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔

صرف ان یہ بول کر اسکو اکیلا چھوڑ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

تاکہ منہال اپنا درد کم کر سکے۔۔۔۔۔



ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جاؤ۔۔۔۔۔

منہال بولتا ہوا لیٹ گیا اور چہرہ اس طرف کر لیا جہاں سے مائشکا چہرہ آدھا دکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

دھوپ جیسا آدھا چمکتا چہرہ اکھڑی ناک اور ناک میں پہنا ہوا چھوٹا سا نوز پین سب سے

بڑھ کر اُسکے چہرے کا نور شاید وہ اس حالت میں بھی حجاب میں تھی۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر منہال کے دل کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔۔

یا اللہ تیری رحمت ---

تو نے ---

اس لڑکی کا آدھا چہرہ اکتنا خوب صورت بنایا ہے ---

تو پورا چہرہ اکتنا خوب صورت بنایا ہوگا ---

منہال نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ کو یاد کیا ---

منہال کے دل نے پھر سے اس لڑکی کو دیکھنے کی ضد باندھ لی ---

جو منہال نے پہلے ہی بڑی مشکل سے دبائی تھی ---

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر یہ مجھے ہو کیا رہا ہے ---

منہال نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچا ---

میرا دل بار بار اس لڑکی کو دیکھنے کی خواہش کیوں کر رہا ہے ???

جس کو میں جانتا بھی نہیں ہوں ---

منہال خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولا ---

نہیں!

میں اس طرف بلکل بھی نہیں دیکھوں گا۔۔۔

منہال نے اپنے دل کو سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

لیکن یہ بھی ناکام رہا اور اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہوئے شیشے کے اس پار مانشا کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسکو پتہ ہی نہیں چلا چار گھنٹے کب اور کیسے گزر گئے۔۔۔

منہال نے اپنی نظر نہ چاہتے ہوئے بھی مانشا پر سے ہٹا کر کلانی میں پہنی ہوئی قیمتی واچ میں ٹائم دیکھا تو صبح کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے۔۔۔

یہ کیا مجھے اس روم میں چار گھنٹے ہو گئے منہال حیران ہوتے ہوئے خود سے بڑبڑا یا۔۔۔۔

اتنی دیر میں صرفان بھی آ گیا تھا۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہے خود سے۔۔۔

صرفان نے منہال سے اُسکی بلڈ بیگ سے جوڑی سر تیج کو ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔

بس میں یہ سوچ رہا تھا کب تک ہتے گی یہ سر تیج۔۔۔۔

منہال بات کو بدلتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اچھااا.....

صرفان اچھا کو چیختے ہوئے بولا۔۔

ہاں نہ !!

منہال نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔۔

صرفان منہال کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اب تم مجھے دیکھتے ہی رہو گے یہ یہ سر تیج کو بھی حتاؤ گے۔۔۔۔

مجھے شوٹنگ پر بھی جانا ہے۔۔۔۔

منہال صرفان کا دھیان خود سے ہٹانے کے لیے صرفان سے بولا۔۔۔۔۔

ہاں

ہٹا تو رہا ہوں۔۔۔۔

کیا اب بچے کی جان لوگے۔۔۔۔

صرف ان منہاں کو چھیڑتے ہووے بولا۔۔۔۔

تم جیسے بچے اس پورے ورلڈ میں پیدا ہوئے گئے نہ تو یہ الگ ہی ترقی کریگا۔۔۔۔

منہاں دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں دیکھ لو تم صرف ان نے خود کی تعریف سنتے ہووے فخر سے کالر کھڑے کرتے

ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہاں بولا ہاں دیکھ تو رہا ہوں۔۔۔۔

اب ہٹ سامنے سے۔۔۔۔

مجھے گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔

ورنہ وہ گھر پر تمہاری پھپھو ہے وہ بھی تیری طرح تفتیش شروع کر دیگی۔۔۔۔

منہاں صرف ان کو ایک سائڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے کرتی ہیں۔۔۔۔

پھپھوں۔۔۔۔

صرفان بولا۔۔۔۔۔

تم سب تھیک ہو۔۔۔

بس میں ہی ہوں اس دنیا میں غلط۔۔۔۔

منہال غصے میں بولا۔۔۔۔۔

اچھا شانت اب میں تم سے کوئی بھی ایسی بات نہیں کرونگا۔۔۔۔

پکہ صرفان منہال کو شانت کراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

چل اب جلدی سے یہ جو س پی لے اور یہ کچھ بسکٹ ہے انکو کھالے فرچلے جانا صرفان

منہال کو ایک شاپر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

ویسے بھی آج صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

منہال نے بڑ بڑاتے ہوئے شاپر پکڑ لیا۔۔۔۔۔

اور اس میں سے جو س اور بسکٹ نکال کر صرفان کو دیے اور جو س خود پینے لگا۔۔۔۔

جب منہال نے جو س ختم کر لیا تو صرفان سے بولا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔

بہت ٹائم ہو گیا۔۔۔

مجھے شوٹنگ پر بھی جانا ہے۔۔۔

اوک تم جاؤ اپنا دھیان رکھنا۔۔۔

صرفان منہال کے گلے لگتے ہووے بولا۔۔۔

اور تم بھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال نے صرفان سے کہا اور روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

دادو جائے نماز پر بیٹھ کر دعا میں جا رہا تھا۔۔۔ یا اللہ میری بیچی کی آزمائش کو

ختم کر دے۔۔۔

میرے مولا وہ ننھی سی جان ہے۔۔۔

وہ ابھی اس دنیا کے جالموں کو نہیں جانتی۔۔۔۔

اے میرے اللہ تیرے علاوہ اُسکا کوئی نہیں ہیں۔۔ اللہ اُسنے اتنی سی عمر میں بہت دکھ دیکھے ہے۔۔۔۔ اور تیرے علاوہ اُسکے دکھوں کو کم کرنے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

اے اللہ آج وہ موت اور زندگی کے درمیان میں ہے۔۔۔۔

میرے اللہ اُسکا کوئی سہارا اس دنیا میں بنا دے۔۔۔۔

دادو نے آمین بولتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

اور جائے نماز کو تہہ کر کے وہیں صوفے پر رکھ دی۔۔۔۔

اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

دادو نے مائشہ کی طبیعت پوچھنے کے لیے شاہزیب کو فون ملا یا۔۔۔۔

جو کچھ دیر بعد اٹھا لیا گیا۔۔۔۔

ہیلو شاہزیب بیٹا

دادو شاہزیب کی سلام کا جواب دیتی ہوئی بے صبری سے بولی۔۔۔۔

بیٹا مایوب کیسی ہے۔۔۔۔

دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا۔۔۔

کہ دادو کی زبان سے بے اختیار الداتیرا شکر ہے۔۔۔

بے شک تو بڑا رحیم ہے نکلا۔۔۔

بیٹا بلڈ کہا سے ملا۔۔۔

دوسری طرف شاہزیب نے کیا کہا تھا۔۔۔۔

دادو بولی چل ٹھیک ہے میں رکھتی ہوں فون۔۔۔۔

مجھے شکرانے کے نوافل پڑھنے ہے۔۔۔

دادو نے یہ بول کر فون کاٹ دیا۔۔۔

اور نوافل پڑھنے کے لیے جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

دادو نوافل پڑھ کر بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اور ایک بار پھر تلخ ماضی میں کھو گئی۔۔۔

ماضی

سلمان شاہ اپنا کچھ ضروری سامان لے کر نیچے ڈرائنگ روم میں اپنی ماما کے پاس گیا

جوا بھی بھی ایسے ہی کھڑی تھی جیسے وہ کچھ دیر پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

ماما میں جا رہا ہوں۔۔

سلمان شاہ نے اپنے ماما کے ہاتھوں کا بوسا لیتے ہوئے بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا مت جاؤ۔۔۔

تمہارے بابا بھی غصے میں ہے اس لیے وہ بول رہے ہیں۔۔۔

رکسانا بیگم روتے ہوئے منہال سے کہا۔۔

نہیں ماما۔۔۔

یہ آپ بھی جانتی ہے اور میں بھی۔۔۔۔۔

کہ بابا کبھی کوئی بات ایسے ہی نہیں کہتے۔۔۔۔۔

اور میں بھی انکا بیٹا ہوں۔۔

اس لیے آپ مجھے جانے دے۔۔

سلمان ن ن.....

رکسانا بیگم چلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم سنتے کیوں نہیں ہو؟؟؟؟

میں آپکے بنا کیسے جیونگی۔۔۔۔۔



بیٹا اپنی ماما کی بات مان جاؤ نہ۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکسانا بیگم سلمان کا چہرہ اپنا ہاتھ کے پیالوں میں لیتی ہوئی بے بس سی بولی۔۔

ایک پل کے لیے سلمان شاہ کادل کرا چھوڑ اپنی ضد اور لگ جا اپنی جان سے پیاری ماما کے گلے۔۔۔

لیکن پھر وہی انادر میان میں آگئی۔۔۔

سلمان نے اپنے دل پر پتھر دھکھ کر اپنی ماما سے بولا۔۔۔۔

ماما بابا اور میرے چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھنا۔۔

اللہ حافظ

سلمان یہ بولتا ہوا بنا پیچھے دیکھے حویلی سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔

سلمان ن ن ن

اور رکسانا بیگم روتے ہوئے سلمان کا نام پکارتے ہوئے وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

پاس کھڑے ننھے ننھے سے بھائی ماما کے پاس روتے ہوئے آئے اور اپنی ماما سے

بولے۔۔۔

ماما بھیا کہا گے ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور

آپ کیوں رورہی ہے؟؟؟؟؟

رکسانا بیگم نے روتے ہوئے اپنے تینوں بیٹوں کو اپنی باہوں میں بھرتی ہوئی بولی۔۔۔

چلا گیا تم سب کا بھیا

وہ ہم سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

اور یہ سب تمہارے بابا کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

میں کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔

رکسانا بیگم زار و قطار رونے لگی۔۔۔۔

دور اپنے روم کے دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے احسان شاہ نے بھی اپنی روتی ہوئی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا۔۔۔۔

انکوا بھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ انکا لڈلا یہ گھر چھوڑ کر جاسکتا ہے۔۔۔۔

احسان شاہ نے تو دھمکیاں لیے سے تھی کہ وہ گھر چھوڑنے کے ڈر سے ڈاکٹر بننے کے لئے تیار ہو جائے گا لیکن آج سلمان نس گھر چھوڑ کر یہ ثابت کر دیا کی وہ بھی احسان شاہ کا ہی بیٹا ہے۔۔۔۔

وہ یہ سوچتے ہوئے بیڈ پر جا کر نڈھال سے ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

داد و ماضی سے نکلتی ہوئی۔۔۔۔

خود سے بڑ بڑائی۔۔۔۔

احسان صاحب آپ نے ایک ماں کو اُسکے بیٹے سے دور کر کے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے داد و زار و قطار رونے لگی۔۔۔۔

مایو کو بلڈ دے دیا گیا تھا۔۔۔۔

آپریشن بھی سکسفل رہا تھا۔۔۔۔

شہزین اور شاہزیب دونوں آپریشن روم سے باہر کھڑے ڈاکٹر کا بے صبری سے انتظار

کر رہے تھے۔۔۔۔ جب شاہزیب کو دادو کی کل آئی۔۔۔۔

شاہزیب نے دادو کی کال پک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

السلام و علیکم دادو!!

جب دوسری طرف سے دادو نے شاہزیب کی سلام کا جواب دے کر کچھ پوچھا تو

شاہزیب بولا۔۔۔۔

دادو! انشا کو بلڈ دے دیا ہے۔۔۔۔

اور آپریشن بھی سکسفل رہا ہے۔۔۔۔۔

دادو نے دوسری طرف سے نہ جانے کیا پوچھا۔۔۔

کی شاہزیب بولا۔۔۔۔۔

دادو یہ تو پتہ نہیں بلڈ دینے والا کون ہے؟؟؟؟

لیکن جو بھی تھا اُسے ڈاکٹرز کو منا کیا ہے کیسی کو بتانے کو۔۔۔

ٹھیک ہے دادو میں آپکو اطلاع دیتا رہوں گا۔۔۔

اللہ حافظ شاہزیب نے بول کر موبائل کو پاکے ت میں رکھا۔۔۔

اور شہزین کی طرف متوجہ ہوتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی

آخر ہے کون یہ شخص؟؟؟؟

جس نے مایو کو بلڈ دیا ہے۔۔۔۔

اور پھر اپنا نام بھی چھپانا چاہتا ہیں۔۔۔۔

پتہ نہیں شاہزیب!!!

لیکن جو بھی ہیں۔۔۔

ہماری ایک ٹینشن تو ختم کر دی اس شخص نے شہزین نے ایک لمبی سانس کھینچتے ہووے
شاہزیب سے کہا۔۔۔۔

ہاں بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

سچ میں بھائی جب سے صرفان نے بلڈ کا انتظام کرنے کو بولا تھا۔۔۔۔

تب سے میرے تو دماغ کی نس ہی پھٹنے کو ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اتنی ٹینشن ہو رہی تھی کہ مجھے پین کلر لینی پڑی تھی۔۔۔۔

شاہزیب شہزین کی ہاں میں ہاں ملاتے ہووے بولا۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔۔

شہزین نے بھی شاہزیب کی بات کی تائید کی۔۔۔۔۔

وہ دونوں ابھی بات ہی کر رہے تھے جب آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور روم سے باہر

نکلنے والا شخص صرفان تھا۔۔۔۔۔

جب شاہزیب نے صرفان کو دیکھا تو اُسکے پاس جا کر جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

شیری یار اب کیسی ہے مایو؟؟؟؟

She is out of dangerous now...

And

she is fine...

صرفان نے شاہزیب کے کندھے کو تھپکی دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جسے سنکر شہزین کی سانس میں سانس آئی۔۔۔۔

شہزین بولا۔۔۔

ہم کب تک مل سکتے ہیں مایوسے؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی!!!

ابھی ہم اسکوپرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔

پھر آپ لوگ اُسے مل سکتے ہیں۔۔۔

صرفان نے شہزین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوک!!

شہزین ایک لفظی جواب دے کر چپ جو گیا۔۔۔

اچھا بھائی میں چلتا ہوں۔۔۔

مجھے اور بھی کچھ مریضوں کو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ صرف ان شہزین سے بولا۔۔۔

اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

منہال جب سے ہسپتال سے واپس گھر آیا تھا۔۔

منہال کو عجیب سے بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

جو اُسے بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں بے چینی سے کبھی ادھر تو کبھی اُدھر چکر پر چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی اس بے چینی کو کوئی بھی نام نہیں دے پارہا تھا۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟

آخر مجھے سمجھ کیونہیں آرہی ہے اس بے چینی کی وجہ۔۔

منہال بیڈ پر بیٹھتے ہووے خود سے بڑ بڑایا۔۔۔۔۔

شاید تھکان کی وجہ سے ہو رہی ہے یہ بے چینی۔۔۔۔۔

منہال خود سے اندازہ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں کچھ دیر سو جاتا ہوں شاید یہ بے چینی ختم ہو جائے۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔۔۔۔

منہال پھر سے بڑبڑاتے ہوئے بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔۔۔۔

اور سونے کے لیے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

پر یہ کیا ہمارے منہال صاحب کی آنکھوں کے سامنے اس من موہنی لڑکی کا آدھا

خوبصورت سا چہرہ لہرانے لگا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ کیا ہے؟؟؟؟

منہال جھنجھلاہٹ سے بڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

اب اس کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے کیوں لہرا رہا ہے؟؟؟؟؟

السلامیہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

شائد میں اس لڑکی کے بارے میں زیادہ ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔

ہوں

لگتا ہے اب مجھے بالکل بھی نیند نہیں آنے والی۔۔۔۔

منہال ایک لمبی سانس کھینچتے ہووے سائڈ ڈر اور سے سلپنگ ٹیبلٹ نکالی اور ٹیبلٹ پر سے پانی لیا اور میڈیسن لیکر پھر سے بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔۔۔۔

دھیرے دھیرے اسکو نیند آنے لگی۔۔۔۔

ٹھنڈی دسمبر کی شام دورانق پر سورج کی لال کرنے سورج غروب ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکو ابھی سوئے ہووے دوہی گھنٹے ہووے تھے۔۔۔۔ جب اسکو اپنے موبائل کے چنگھاڑنے کی آواز سنائی دی۔

بپ.. پپ پپ.....

بپ.....

جو سائڈ الارم تھا۔۔۔

جو اُسنے سونے سے پہلے لگایا تھا۔۔۔

اُسنے بوجھل نیند کی آنکھوں سے سائڈ سے موبائل اٹھا کر الارم کو بند کیا آنکھوں مسلتے ہوئے ٹائم دیکھا جو شام کے ساڑھے چھ بج نے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔

میں دو گھنٹے سویا ہوں۔۔۔۔۔

منہال خود سے بڑ بڑاتے ہووے شاور لینے با تھرُوم چلا گیا۔۔۔۔۔

جب وہ شاور لیے کر با تھرُوم سے نکلا تو کوئی اُسکے روم کا دروازہ ایسے نوک کر رہا تھا جیسے

ابھی دروازے کو نوک کرنے والا شخص دروازے کو توڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔۔۔

دھڑا دھڑا.....

دھڑ دھڑ.....

وہ اچھے سے جانتا تھا کی کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ۔۔۔۔۔

اُسکا کوئی بھی نوکراُسکے روم کا دروازہ ایسے نوک کرنی کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔

وہ پھر بھی انجان بنتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کو سیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

مقصد صرف آنے والے کو پریشان کرنے تھا۔۔۔۔۔

بھائی ی ی ی.....

دروازہ کھولے۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تو میں آپکے روم کا دروازہ ہی تو ڈنگی۔۔۔۔۔۔

مدیحہ کے اس طرح چلانے پر منہال کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ نے احاطہ کیا

تھا۔۔۔۔۔۔

منہال اپنے بالوں کو سیٹ کرتے ہووے اندر سے ہی چلایا۔۔۔۔۔۔

رک جاؤ آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔

باہر سے مدیحہ کی غصے سے چلانے کی آواز آئی کتنی سینچری کے لیے رُکنا ہے

بھائی؟؟؟؟؟؟

آپ کھول رہے دروازہ یہ نہیں۔۔۔۔۔۔

مدیحہ غصے میں پھر سے بھڑکتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔

منہال مدیحہ کو اور مجید پریشان کرنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہووے دروازہ کھول

دیا۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ کیا؟؟؟؟

دروازے کے کھلتے ہی مدیحہ اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے منہال کو گھور گھور کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

اے اے نکچھڑھی مجھے ایسے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہی ہے؟؟؟
مجھے پتہ ہے میں بہت خوبصورت ہوں۔۔۔

اور ایک زمانے سے اس خوبصورت بندے پر بہت سی لڑکیاں جان دینے کو تیار بھی ہے۔۔۔۔

لیکن مجھے تمہارا گھور نہ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔
بھائی پہلے تو آپ مجھے نکچھڑھی کہنا بند کیجئے۔۔۔

مدیحہ منہال کو وارننگ دیتے ہوئی بولی۔۔۔۔۔

اور لگتا ہے بھائی آپ کو اپنی جان بلکل بھی پیاری نہیں ہے۔۔۔۔۔

مدیحہ منہال کے دروازہ کے درمیان ہی کھڑی ہو کر چلائی۔۔۔۔۔

ارے ارے لڑکی نہ کوئی سلام نہ کوئی دعا۔۔۔۔۔

اور آرہی ہو گڈھے پر سوار ہو کر۔۔۔۔۔۔۔

منہال نے جان بوجھ کر گھوڑے کی جگہ گڈھے کو لگاتے ہوئے مدیحہ کو منسہی غصے سے
ڈانٹتے ہوئے گڈھے لفظ زوردے کر بولا۔۔۔۔۔

بھائی ی ی ی!!!

میں نہیں گڈھے پر سوار ہوئی ہوں۔۔۔

بلکہ آپ رہتے ہے ہمیشہ گوری لے پر سوار۔۔۔۔۔

مدیحہ نے بھی حساب برابر کیا۔۔۔

بس بس رہنے دو نکچڑھی۔۔۔

مجھے تو یہاں کہیں پر بھی گوریلا نہیں دکھ رہا ہے؟؟؟؟

منہال ادھر ادھر جھانکنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

بھائی ی ی ی.....

آپنے مجھے پھر سے نکچڑھی بولا۔۔۔۔۔

ہاں تو تمہاری ناک پر ہمیشہ غصہ ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔

تو تمہیں نکچھڑھی ہی بولو زگانہ۔۔۔

بھائی!!!

سچ میں اگر ماما اور بابا کا خیال نہ ہوتا تو.....

پکا آج آپکا قتل میرے ہی ہاتوں سے ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

اور مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی مدیحہ منہ پھلاتے ہوئے چپ چاپ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

جب منہال نے مدیحہ کو ایسے دیکھا تو کان پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کیونکہ

وہ چھوٹی سی لڑکی۔۔۔۔۔

موٹی موٹی کالی کٹیلی آنکھیں بھرے بھرے گال گلابی پنکھڑی جیسے لب گیسوارنگ

اور شولڈر تک آتے بال جسکو اُس نے ہائی پونی میں مقید کر رکھے تھے۔۔۔۔۔

یہ چھوٹی سی لڑکی اور اُسکے ماما بابا یہی تو اُسکے اپنے اُسکی قل کائنات تھے۔۔۔۔۔

جو اُسکے لیے بہت معائنے رکھتے تھے۔۔۔۔۔

وہ ان اپنوں کے پاس آکر کچھ پلوں کے لیے اپنا ہر گم ہر درد جو وہ راتوں کو جگ کر گزارتا

تھا وہ بھول جاتا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ ان سے دور ہوتا پھر سے اپنے اذیت سے گزرے وہ پانچ سال جو اس نے
انگڑوں پر کٹی وہ راتیں یاد آنے لگتی۔۔۔۔۔
اُس نے اپنے درد کو یاد کرتے ہوئے قرب سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔
اور خود کو سنبھالتے ہوئے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجھائے مدیجہ کے گالوں کو کھینچتے
ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا سوری۔۔۔

اب نہیں بولو نگا۔۔۔۔۔

ارے میری پیاری سی چھوٹی سی منی سی بہن۔۔۔۔۔

اتنا غصہ کس بات کے لیے؟؟؟؟

سچ میں مجھے تو شدید قسم والا درگ رہا ہے۔۔۔۔۔

بھائی رہنے دے۔۔۔۔۔

یہ جھوٹی ایکٹنگ میرے سامنے نہیں چلے گی۔۔۔۔۔

سمجھے۔۔۔۔۔

آپکو پھر سے وہ جیسا چوڑیل یاد آنے لگی نہ۔۔۔۔۔

مدیحہ ایک پل کے لیے اپنی ناراضگی کو بھول کر منہال کی چوری کو پکڑتے ہوئے

چوڑیل پر جو ردے کر بولی۔۔۔۔

منہال نے جب اس شخص کا نام سنا تو قرب سے آنکھیں بند کر لی اور آنسوؤں کو اپنے

اندرد دھکیلتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

مدیحہ پلیز میرے سامنے اُس کا نام بھی مت لو۔۔۔۔۔

بھائی پھر آپ اسکو بھول کیوں نہیں جاتے؟؟؟؟ مدیحہ اپنے جان سے پیارے بھائی کو

دیکھتی ہوئی بے بسی سے بولی۔۔۔۔۔

مدیحہ میں بھولنا چاہتا ہوں لیکن بھول نہیں پاتا۔۔۔۔۔

اب تو مجھے اپنے آپ سے بھی نفرت سی ہونے لگی ہے۔۔۔۔۔

منہال نے صرف اپنے دل میں ہی سوچا لیکن بولا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

منہال خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

مدیحہ چھوڑوان باتوں کو اور تم مجھے یہ بتاؤ

تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟؟؟

مدیحہ اپنے بھائی کا یوں بات کو بدل جانے پر کچھ بھی نہیں

بولی-----

اور اپنی ناراضگی کو برقرار رکھتے ہوئے چہرہ موڈ کر کھڑی ہو گئی-----

ٹھیک ہے!!!

مت بتاؤ میں جا رہا ہوں پھر-----

منہال جانتا تھا لیکن پھر بھی انجان بنتے ہووے بولا---

اور ہاں!!!

لندن سے جو واپس میں تمہارے لیے لایا تھا وہ اب میں اپنی سیکرٹری یا سمین کو دے

دونگا---

سوچیے گا بھی مت ورنہ

کیا ورنہ؟؟؟

بھئی تم تو مجھ سے ناراض ہونہ-----

اور جب تم ناراض ہو۔۔۔ تو میں وہ واپس اپنی دوسری بہن کو دے دوں گا تو کیا ہو

جائے گا؟؟؟

منہال بہن لفظ پر جو ردیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بھائی ی ی ی ی !!!

مدیحہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

آپ جانتے ہے کی میرے علاوہ آپکی بہن اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔

اور اسکو اچھے سے یاد رکھیے گا سمجھے۔۔۔۔

مدیحہ منہال کو وارننگ دیتے ہووے بولی۔۔۔۔

اوک اوک !!!

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

میں یاد رکھونگا آگے سے۔۔۔۔

منہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

بھئی اب تو بتادو کیوں ناراض ہو مجھ سے؟؟؟؟

منہال مدیحہ کو ایک بار پھر منانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

بھائی آپ سچ میں ہی نہیں جانتے کی میں آپ سے ناراض کیوں ہوں؟؟؟؟

مدیحہ نے بھویں اُچکاتے ہوئے منہال سے پوچھا۔۔۔

منہال نے معصومیت سے کندھے اچکاتے ہووے گردن نہ میں ہلادی۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں بتاتی ہوں۔۔۔

کہ۔۔۔

میں آپ سے ناراض کیوں ہوں؟؟؟

مدیحہ منہال کو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

میں آپ سے اس لیے ناراض ہوں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ آپ مجھ سے کتنے دین بعد مل رہے ہیں۔۔۔

اور وہ بھی میں خود آپ کے روم میں چل کر تشریف لائی ہوں۔۔۔

لیکن اپنے میرے روم تک آنے کی کوئی زحمت نہیں کی۔۔۔

مدیحہ منہال سے منہ پھولاتے ہووے بولی۔۔۔

اچھا۔۔۔

تم اس لیے ناراض تھی۔۔۔

میں نے سوچا پتہ نہیں مجھ سے تمہارا کون سا کوھی نور کا ہیرا گم ہو گیا۔۔۔۔

منہال مدیحہ کو چھٹرتے ہووے بولا۔۔۔۔

بھائی آپ جانتے ہیں آپ میرے لیے کوھی نور کے ہیرے سے بھی زیادہ قیمتی

ہے۔۔۔

اچھاااا.....

منہال اچھا کوھی چھتتے ہووے بولا۔۔۔۔

تو پھر تم اس کو ہی نور کے ہیرے کو کیوں معاف نہیں کر دیتی۔۔۔

سوری اب آگے سے پکلا ایسا کبھی نہیں کرونگا۔۔۔۔

منہال کانوں کو پکڑتے ہووے مدیحہ سے سوری کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی!!!

کیا یاد کرو گے آپ۔۔۔

جاؤ میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔

مدیحہ نے احسان کرتے ہووے منہال سے کہا۔۔۔

اب لاؤ میری واج۔۔۔۔

وہ تو میں نے تمہارے روم رکھ دی تھی۔۔۔

کیا؟؟؟

اور آپ بتا سکتے ہیں اپنے واج کب رکھی؟؟؟؟

مدیحہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

وہ تو میں نے کل رات ہی رکھ دی تھی۔۔۔۔

منہال نے معصومیت سے مدیحہ کو بتایا۔۔۔۔

یعنی بھائی میری ناراضگی بے وجہ تھی۔۔۔۔

مدیحہ کو اپنی ناراض ہونے پر افسوس کرتے ہووے بولی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں گڑیا۔۔۔۔

کیا ہوا یہ تو تمہارا مجھ پر حق ہے۔۔۔۔

اگر تم مجھ سے ناراض نہیں ہوگی مجھ پر غصہ نہیں کروگی یا پھر مجھ پر اپنے بہن ہونے کا

حق نہیں جتاؤگی تو کس سے جتاؤگی۔۔۔۔

منہال نے مدیحہ کو پیار سے سمجھایا۔۔۔۔۔

بھائی

میں آپ کو ایسے ہی نہیں کہتی

مدیحہ منہال کے گلے میں با نہیں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔

کیا؟؟؟؟

منہال جانتا تھا کہ اب اسکی پیاری بہن کیا بولنے والی ہیں؟؟؟؟

لیکن پھر بھی انجان بنتے ہووے پیار سے مدیحہ کا سر سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مدیحہ بولی۔۔۔۔۔

You are the best brother of the whole world....

منہال مدیحہ کو پیار سے ہٹاتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

بس بس !!!

بھئی مجھ سے اتنی تعریف ہضم نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

بھائی !!!

آپ ہمیشہ یہی کرتے ہے۔۔۔

مدیحہ گبارے کی طرح منہ پھولاتے ہووے بولی۔۔۔

منہال نے مدیحہ کو ایسے منہ پھولاتے ہوئے دیکھا تو اپنی ہنسی کو قابو میں کرتے ہووے

بولی۔۔۔

ارے میری بھولی بھالی بہن میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی!!!

میں اب تو ماں رہی ہوں لیکن آگے سے کبھی نہیں مانو گی سمجھے۔۔۔۔

مدیحہ منہال کو دھمکی دیتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہاں لسٹ اب آگے سے نہیں کرونگا۔۔۔۔

منہال جلدی سے بولا۔۔۔

کہیں پھر سے منہ نہ پھلا لے۔۔۔۔

مجھا گاڑیاں ماما کہا ہیں؟؟؟؟

منہال کچھ دیر چپ رہنے کے بعد مدیحہ سے پوچھا۔۔۔

بھائی ماما تو شاپنگ پر گئی ہے۔۔۔۔

آپ کہاں پر کارہے ہیں؟؟؟؟؟

مدیحہ منہال کو ایسے تیار دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

ہاں گاڑیاں شوٹنگ پر جا رہا ہوں نائٹ ہے نہ اس لیے۔۔۔

آپ ماما سے بتا دینا وہ میرا انتظار نہ کریں۔۔۔

منہال مدیحہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بولا۔۔۔

اوک بھائی میں ماما کو بتا دنگی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ اپنا بہت بہت خیال رکھنا۔۔۔۔۔

مدیحہ نے منہال کو اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے بولی۔۔۔

اوک آپ بھی اپنا اور ماما کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

منہال یہ بول کر اپنے روم سے نکلتا ہوا باہر گیراج میں آ گیا جہاں پر اُس کا ڈرائیور اُس کا

بہت دیر سے ویت کر رہا تھا۔۔۔۔

منہال ابھی اپنی بڑی سی گاڑی کے پاس گیا ہی تھا۔۔۔

جب اُسکا موبائل وا بٹریٹ ہوا اُسنے اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا جہاں پر
صرفان کنگ لکھا ہوا جگمگاتا تھا۔۔۔۔

منہال نے کل اٹینڈ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

السلام و علیکم!!!!

دوسری طرف سے صرفان چہکتے ہوئے بولا

و علیکم السلام میرے بھائی!!!!

اب کیسے ہو؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کیوں مجھے کیا ہوا؟؟؟؟

منہال نے حیرانی سے صرفان سے پوچھا۔۔۔۔۔

بھائی بلڈ دیا تھانہ تو اس لیے پوچھ لیا۔۔۔۔۔

صرفان دوسری طرف سے معصومیت سے بولا۔۔۔۔

ہاں!!!

میں تو بالکل تھیک ہوں!!!

لیکن تم یہ بتاؤ اب وہ لڑکی کیسی ہے؟؟؟؟
 میرا مطلب اب اُسکی طبیعت کیسی ہے؟؟؟؟
 منہال نے صرف ان سے اس لڑکی کی طبیعت کا پوچھا۔۔۔

MS

یار وہ اب بالکل تھیک ہے۔۔۔

اُسکا آپریشن بھی سکسیسفل رہا ہے۔۔۔

بس ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسکو پراسٹیوٹ روم میں منتقل کیا ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا!!!

منہال ایک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گیا۔۔۔

جس خاموشی کو صرف ان توڑتے ہووے بولا۔۔۔

منہال آج تیرے پاس وقت ہے۔۔۔

کیوں؟؟؟؟

منہال نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یار بہت دن ہو گئے ہم دونوں کو آؤٹنگ پر گئے ہوئے۔۔۔

اور میرا دل تیرے ساتھ آؤٹنگ پر جانے کو کر رہا ہے۔۔۔

اس لیے ہی میں نے تجھ پر فون کیا ہے۔۔۔۔

صرفان نے منہال سے کہا۔۔۔

نہیں ابھی تو میں شوٹنگ پر جانے کو تیار کھڑا ہوں۔

بلکہ ابھی کار میں بیٹھنے ہی والا تھا۔۔۔۔

لیکن شیریں تجھے تو پتہ ہی ہیں میرا شیڈیول کا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے بالکل بھی ٹائم نہیں مل رہا ہے۔۔۔۔

میں چاہئے کر بھی ٹائم نہیں نکال پارہا ہوں۔۔۔

ابھی مدیحہ کی بھی مجھ سے یہی شکایت تھی۔۔۔۔

اُسکو بھی ابھی میں منا کر آ رہا ہوں۔۔۔۔

اور اب تیری کال۔۔۔

منہال نے سبسی سے صرفان کو کہا۔۔۔۔

صرفان بولا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

پھر کبھی چلے گے۔۔۔

تو جا اپنی شوٹنگ پر تجھے لیٹ ہو رہا ہو گا نہ۔۔۔۔

نہیں ابھی لیٹ تو نہیں ہو رہا ہوں۔۔۔

شوٹنگ تو گیارہ بجے شروع ہو گی۔۔۔۔

منہال نے صرفان کو بتایا۔۔۔۔

منہال کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیری تو ایک کام کر آج میرے ساتھ شوٹنگ پر چل وہیں پر بیک میں ہم دونوں ٹائم

سپیڈ بھی کر لینگے۔۔۔

اوہ بھائی!!!

یہ مشورے اپنے پاس ہی رکھ مجھے کوئی شوق نہیں ہے رات کو اُلو کی طرح جاگنے کا۔۔

بس تو ہی بن اُلو سمجھا۔۔۔

صرفان نے منہال سے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں تو تیرا اوٹنگ بنانے کا انتظام کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اب جب تجھے پسند نہیں آ رہا ہے تو رہنے دے۔۔۔۔۔

اچھا چل کل بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

میں اب جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

منہال نے صرف ان سے بولتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔۔

اور اپنی گاڑی کے پاس جا کر ڈرائیور سے بولا۔۔۔۔۔

بلال آج میں اکیلا ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نہیں جاؤ گے میرے ساتھ۔۔۔۔۔

اس لیے تم جاؤ۔۔۔۔۔

O ok sir...

بلال نے منہال کو ڈرتے ہوئے اوک بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

منہال کار کا گیٹ کھولا اُس میں بیٹھ کر شوٹنگ کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

ماضی-----

سلمان شاہ (سلو) گھر چھوڑ کر آتو گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اُسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا کی وہ کہا پر جائے۔۔۔۔۔

وہ بس اسٹینڈ پر بیٹھا ہوا آنے والے مسافروں کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اُسکی یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اُسکو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ کہاں پر جائے؟؟؟؟؟

کس سے ہیلپ مانگے؟؟؟؟؟

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب اسے دو لڑکے جو اُسکی ہی ہم عمر تھے انکو بات کرتے ہوئے

سنا وہ لڑکے آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سلمان انکی بات سننے کے لئے انکے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور غور سے انکی باتوں کو سن
نے لگا۔۔۔۔۔

جو لڑکالیفٹ ہند سائڈ چیئر کے پاس کھڑا تھا اُسے دوسرے لڑکے سے کہا۔۔۔۔۔

روحان میرے بھائی تو ٹینشن مت لے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

اللہ پر یقین رکھ اللہ کبھی اپنے نیک بندوں کو مایوس نہیں کرتا۔۔۔۔۔

جس لڑکے کا نام روحان تھا وہ بولا۔۔۔۔۔

ہاں شفان تو ٹھیک بول رہا ہے مجھے اللہ پر بہت یقین ہے وہ کبھی مجھے مایوس نہیں ہونے
دے گا۔۔۔۔۔

لیکن شفان مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اس بار فیل ہو گیا تو بابا کو کیا جواب دوں گا۔۔۔۔۔

بابا تو ویسے ہی مجھ سے خفا رہتے ہیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا روحان کچھ بھی نہیں۔۔۔

کیسے بھی ماں باپ ہو لیکن وہ اپنے بچوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

شفان نے روحان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چل ٹھیک ہے میرے بھائی سچ میں تو نے میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔۔۔۔۔

روحان نے جانے کی اجازت مانگتے ہووے شفان سے بولا۔۔۔۔۔

شفان نے روحان سے گلے ملتے ہووے کہا۔۔۔۔۔

روحان زندگی میں اگر تجھے کبھی بھی کہیں پر بھی ضرورت پڑے تو بے جھجک ہو کر مجھے

آواز دینا تیرا یہ دوست ہمیشہ تیرے ساتھ دیگا۔۔۔۔۔

اوک اللہ حافظ۔۔۔۔۔

وہ دونوں چلے گئے تھے لیکن سلمان شاہ کو راستہ بتا گئے تھے۔۔۔۔۔

سلمان شاہ کو وہ دن یاد آنے لگا۔۔۔

جب اُسکے اسکول میں سپورٹس کی وجہ سے مخالف ٹیم سے لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ہوایہ تھا۔۔

اسکول میں سپورٹس ڈے منایا جا رہا تھا دوسرے اسکول کے بچے بھی انکے اسکول میں

کمپنیشن میں حصہ لے کر آئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

سلمان شاہ بھی کبڈی کھیل کے ایک ٹیم کا کیپٹن تھا۔۔۔۔۔

جب وہ لوگ کبڈی کھیلنے کے لیے تیار ہو رہے تھے جب مخالف ٹیم بھی تیار ہونے کے لیے سپورٹس روم میں آئی۔۔۔۔۔

اور آتے ہی ان لوگوں نے سلمان شاہ کی ٹیم کو لوزر کہہ کر پکارنے لگے۔۔۔۔۔
سلمان شاہ کو غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔

سلمان نے غصے میں آکر وہاں پر رکھا واٹر جگ کو ہاتھ مار کر زمین پر گرا دیا۔۔۔۔۔
جو مخالف ٹیم تھی جگ کو ایسے زمین پر دیکھ کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

سلمان شاہ غصے میں آکر مخالف ٹیم کے کیپٹن سے جا کر وارننگ دیتے ہوئے بولا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئندہ اگر تم میں سے کسی بھی شخص نے بنا ہار جیت ہووے کبھی کسی کو بھی لوزر کہانا تو
مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

سلمان شاہ کا وارننگ کا ایسا انداز تھا کی وہ سامنے والے کو ابھی زمین میں گاڑ
دیگا۔۔۔۔۔

ایک پل کے لیے تو مخالف ٹیم کے کیپٹن کو بھی ڈر سے لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔
لیکن وہ اپنے ڈر پر الد ہی قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

نہیں تو کیا کر لے گا ہاں ؟؟؟؟

مجھے مارے گا۔۔

ارے

تو مجھے اپنے بُرا ہونے کی دھمکی دے رہا ہے۔۔۔۔

تو مجھے نہیں جانتا ہے۔۔۔

میں کس کی اولاد ہوں ؟؟؟؟

سلمان شاہ اُسکی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوائے۔۔۔۔

تو جس کسی کی بھی اولاد ہے۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اپنے بارے میں سننے گئے یہ الفاظ ہم میں سے کوئی بھی

شخص برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

سمجھے۔۔۔۔۔

اور احسان انکل کو کال کر کے ہسپتال جلدی آنے کو کہا۔۔۔۔

اور جا کر سلمان کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔

سلمان کے سر میں زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی۔۔۔۔

معمولی سی چوٹ تھی۔۔۔۔

سلمان کو ڈاکٹر نے نیند کی دوائی دے کر سلا یا ہوا تھا جہا نگیر سلمان کے پاس سے اٹھ کر

ڈاکٹر سے ملنے ہی جا رہا تھا جب اُس نے احسان انکل کو پریشان سے اپنی ہی طرف آتے

ہوئے دیکھا۔۔۔۔

جہا نگیر جلدی سے احسان انکل کے پاس جا کر انکو سلام کی۔۔۔۔

السلام و علیکم انکل....

و علیکم السلام بیٹا!!!!

احسان انکل نے پریشان ہوتے ہوئے جہا نگیر کی سلام کا جواب دیتے ہوئے جہا نگیر

سے پوچھا۔۔۔۔

بیٹا سلمان کہا ہیں؟؟؟؟؟

انکل آئے میرے ساتھ۔۔۔۔

جہانگیر نے احسان صاحب کو سلمان کے پاس چھوڑ کر ڈاکٹرز سے دوائی کا پرچہ لینے چلا گیا۔۔۔۔

جب تک وہ دوائی کا پرچہ لیے کر دوائی لینے سٹوری پر گیا اور وہاں سے دوائی لے کر واپس آیا اسکو یہ کام نبتانے میں قریب ایک گھنٹے سے زیادہ وقت لگ گیا تھا۔۔۔۔
جب وہ واپس آیا تو سلمان نیند سے بیدار ہو چکا تھا۔۔۔۔

جہانگیر نے سلمان کو ایک نظر دیکھ کر غصے سے منہ بھلاتے ہوئے دوائی کا شاپر ایک طرف رکھ کر واپس روم سے باہر جانے لگا۔۔۔۔
جب اُسے سلمان نے آواز دی۔۔۔۔

جاہو!!

کہا جا رہے ہو؟؟؟؟

جہانگیر بنا پیچھے مڑے بولا۔۔۔۔

تم سے مطلب۔۔۔۔

میں کہیں پر بھی جاؤ؟؟؟؟

مجھ سے مطلب نہیں ہوگا تو کس سے ہوگا؟؟؟؟

سلمان نے بھی اسکو اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

اور جھانگیر کی یہی تک بس تھی۔۔۔

جھانگیر سلمان کے پاس آکر اُسکے گلے لگتے ہوئے روتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

میں نے تجھے کتنی بار منا کیا ہے کی تو کسی سے بھی پنگے مت لیا کر لیکن تو میری نہیں سنتا

۔۔۔

دیکھ لیانہ تو نے نتیجہ۔۔۔۔

اگر تجھے کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا؟؟؟؟؟

جھانگیر سلمان سے الگ ہوتے ہوئے سلمان کو ایک مقہر سید کرتے ہوئے

بولا۔۔۔۔۔

آآآآ۔۔۔۔

سلمان کراہتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اوائے بھائی ابھی تی تو میری فقر میں زمین آسمان ایک کرنے کو تیار تھا اب تو ہی اپنے ان

ظالم ہاتوں سے مارنے کو تیار ہو۔۔۔۔۔

اور کیا کرو؟؟؟

جب تو کیسی کی نہیں سنتا تو تیرا یہ روز مرہ کا ڈراما ہی بند کر دیا دیتا ہوں۔۔۔۔۔

جہاں گھر غصے میں سلمان کو گھورتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

آئندہ اگر تو نے بنا میری اجازت کے کسی پتے تک کو بھی ہلایا تو اپنا حشر دیکھ نہ

سمجھا۔۔۔۔۔

جہاں گھر سلمان لو وار ننگ دیتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

اچھا میرے بھائی بس رہنے دے۔۔۔۔۔

میں بالکل تھیک ہوں۔۔۔۔۔

نہیں سلمان تجھ کو مجھ سے وعدہ کر نہ ہوگا۔۔۔۔۔

کہ تو کبھی بھی کوئی بھی کام بنا میری اجازت کے نہیں کروگے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے !!!

لو کیا میں نے تجھ سے وعدہ۔۔۔۔۔

سلمان جاگیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ہاں اب تھیک ہے۔۔۔۔۔

جہانگیر کو کچھ یاد آتے ہوئے پھر سے بولا۔۔۔

سلمان تجھے مجھ سے ایک اور وعدہ کرنے ہوگا۔۔۔۔

جہانگیر سلمان کرہاتوں کو پکڑتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

کون سا وعدہ؟؟؟؟

تجھے مجھ سے یہ وعدہ کرنا ہوگا۔۔۔۔

اگر تو کہیں پر بھی چاہے کیسا بھی مشکل وقت ہو تو مجھ سے ہمیشہ اپنی دوستی اور یہ جو ہم

دونوں کی محبت ہے اسکو برقرار رکھے گا۔۔۔۔

اور ہاں اگر تجھے کبھی ایسا لگے کی تو اب اکیلا ہیں تو اپنے بھائی کے پاس آسکتا ہے۔۔۔۔۔

میں تیرے ساتھ ہمیشہ سے تھا۔۔۔۔

ہمیشہ سے ہوں۔۔۔۔۔

اور ہمیشہ ہی رہونگا۔۔۔۔۔

جہانگیر تو ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے؟؟؟؟

اس میں بھی کوئی وعدہ لینے والی بات ہے؟؟؟؟

ہماری محبت کسے بانٹی؟؟؟

ہم دونوں بھائی تو اس محبت کی سانجہ دار ہیں۔۔۔۔

اور اگر میں کبھی پریشانی میں ہوتا ہوں تو تو ہی تو ہی تو ہیں۔۔۔۔

جو میرا ہمیشہ ساتھ دیتا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر تو ایسے کیوں بول رہا ہے؟؟؟؟

سلمان نے جہانگیر سے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں بس میں تو ایسے ہی بول رہا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہانگیر بات کو بدلتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

بھئی مجھے یہ بتاؤ۔۔۔۔۔

اس قید میں سے کب آزادی ملے گی۔۔۔۔

یا پھر۔۔۔۔۔

مجھے بھی 1947 کی طرح۔۔۔۔۔

آزادی کے لیے اوج اٹھانی پڑے گی۔۔۔۔

سلمان جہانگیر کا موڈ فریش کرنے کے لیے چٹکلا چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں کیونہیں بھی ابھی ہم تمہیں آزادی دلاتے ہیں۔۔۔۔

جہانگیر نے بھی اُسکی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیا۔۔۔۔

پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا لگا کر ہنس پڑے۔۔۔۔۔

سلمان شاہ کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گالوں پر اپنا نشان چھوڑ گئے۔۔۔۔

اُس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر جہانگیر کو کال

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملائی۔۔۔۔

جو کچھ وقفہ بعد اٹھا کی گئی۔۔۔۔

السلام وعلکم سلمان نے جہانگیر کو سلام کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

جہانگیر نے بھی سلمان کی سلام کا جواب دیتے ہوئے فقر مندی سے سلمان سے پوچھا

۔۔۔۔۔

سلمان خیریت۔۔۔۔

سلمان نے جب جہانگیر کو اپنے لیے فقر دیکھی تو اُس کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔۔

اور لڑکھڑاتی آواز میں روتے فقط اتنا ہی بولا۔۔۔۔

جہانگیر!!!!

سلمان میرے بھائی تو کیوں رو رہا ہے؟؟؟؟

انکل نے کچھ کہا ہے کیا؟؟؟؟؟

اچھا ٹھیک ہے تو یہ بتا تو کہاں پر ہے؟؟؟؟؟

میں ابھی آتا ہوں تیرے پاس!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔

جہانگیر پریشان ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

م میں باند رہ بس اسٹینڈ پر ہوں!!!!

ٹھیک ہے!!!

تو وہیں پر رہنا۔۔۔۔

میں ابھی پانچ منٹ میں تیرے پاس آتا ہوں۔۔۔۔

جہانگیر آئی

نے اتنا بول کر کال کاٹ دی۔۔۔۔

اور اپنی ہیوی بانک لیکر سلمان کے پاس بلکل صحیح پانچ منٹ میں موجود تھا۔۔۔۔۔

سلمان نے جب جہانگیر کو دیکھا تو اُس کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

اور جہانگیر کے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگا۔۔۔۔

جہانگیر جو سلمان کو اس حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسکو ایسے اپنے گلے لگ کر اور زیادہ پریشان ہوتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمان میرے بھائی!!!!

ت تو ایسے کیوں رورہا ہے۔۔۔۔۔

اچھا!!!!

ت تو ایک کام کر چل میرے ساتھ میرے بابا کے دوسرے اپارٹمنٹ میں۔۔۔

وہاں جا کر کرتے ہیں بات۔۔۔۔۔

چل بیٹھ بانک پر۔۔

جہانگیر نے سلمان کو بولتے ہوئے اس سے اُسکا سامان لے کر بانگ پر باندھا اور اُسکو اپنے ساتھ لے کر اپنے بابا کے اپارٹمنٹ چلا آیا۔۔۔۔

جہانگیر نے پہلے سلمان کو پانی پلایا۔۔۔۔

پھر اُسکو کچھ کھیلا کر اُسکے دودھ میں نیند کی ٹیبلیٹ ملکر اُسکو پلا کر باہر چلا آیا۔۔۔۔

جہانگیر کے دماغ میں الگ الگ سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔۔

لیکن اُسکو سلمان کی حالت ایسی نہیں لگی کی وہ اُسے کچھ پوچھ سکے۔۔۔۔

اس لیے ہی تو اُس نے اُسکے دودھ میں نیند کی ٹیبلیٹ ملائی تھی تاکہ وہ پرسکون ہو کر سو جائے۔۔۔۔

جہانگیر سلمان کو اپنے بابا کے اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر کچھ دیر کے لیے اپنے گھر آ گیا تھا۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

مانشا کو ہوس آ گیا تھا۔۔۔۔

اسے دوسرے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

شہزین اور شاہزیب دونوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔ انھوں نے اللہ کا شکر اسلئے نہیں ادا کیا۔۔۔

کہ مانٹا کو ہوس آیا تھا۔۔۔

بلکہ اس لیے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

کہ اُن کی ماما بچ گئی تھی۔۔۔



بھائی!!!

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

کہ اب ہمیں مانٹا کو گھر لے جانے کے لیے ڈاکٹر سے بات کر لینی چاہئے۔۔۔۔۔۔۔

کب تک ہم اسکو ہسپتال میں رکھینگے۔۔۔۔۔

اسکے لیے اتنا ہی کافی ہے کی اُسکی جان بچا دی۔۔۔۔

تین دن ہو گئے ہے۔۔۔۔۔

اسکو ہسپتال میں لاکھوں خرچ ہو گیا ہے۔۔۔

اس مہارانی پر۔۔۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔۔

کہ آخر یہ کیا ثابت کرنا چاہتی ہے؟؟؟؟

کہ ہم اس پر بہت ظلم کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ تو اچھا ہوا کی یہ ہسپتال صرف ان کے بابا کا ہے۔۔۔۔

جو ہمیں کچھ نہیں کہا گیا۔۔۔۔۔

نہیں تو سب سے پہلے مریض کو ایڈمٹ کرنے سے پہلے اس کیس میں پولیس انکوری
ہوتی ہے۔۔۔۔۔

شاہزیب نے اپنی دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے ہر لفظ کو چبا چبا کر بولا۔۔۔۔۔

تم تھیک بول رہے ہو!!!!!!

شاہزیب اس لڑکی نے تو ہمارے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔۔۔

جب سے اس مہارانی کو چچا جان ہمارے حوالے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ کو

پیارے ہووے ہے۔۔۔۔۔

جو اس لڑکی نے کوئی بھی کام ڈھنگ سے کیا ہو۔۔۔۔۔

شہزین کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

جاؤ شاہزیب صرف ان سے بات کرو۔۔۔۔۔

وہ ماٹھا کو کب تک ڈسچارج کرینگے؟؟؟؟

اس مہارانی کے لیے۔۔۔۔۔

اب مجید مجھ میں یہاں روکنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔۔۔

اور ان تین دنوں میں ہمارے بزنس کو بہت لاس ہوا ہے۔۔۔۔۔

اب مجید میں اور لاس فورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ سمجھ رہے ہونہ میری بات۔۔۔۔۔

شہزین نے شاہزیب کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

او کے بھائی!!!!

میں ابھی بات کرتا ہوں جا کر۔۔۔۔۔

شاہزیب یہ بول کر صرف ان سے بات کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔

منہال کار میں بیٹا ٹریفک کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

۱

سکو وہاں پر کھڑے ہوئے پانچ منٹ سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تھا۔۔۔

پر یہ ٹریفک کھلنے کا ہی نام لے رہا تھا۔۔۔

منہال کار اسٹیئرنگ پر ہاتھ جمائے ادھر ادھر نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔

تبھی اُسے سامنے سے دو کیل آتے ہوئے دکھائی دیے۔۔۔

شاید وہ یونیورسٹی سٹوڈینٹ تھے۔۔۔

منہال نے خود سے ہی اندازہ لگایا۔۔۔

وہ دونوں۔ شاید کسی بات پر جاننا رہے تھے۔۔۔۔

منہال کو الٹے دونوں میں اپنا ہی عقس نظر آنے لگا۔۔۔

جیسے وہ اور جیا ہے وہ بھی تو بالکل ایسے ہی کرتے تھے یونیورسٹی سی آتے ہووے۔۔۔

کبھی کبھی تو وہ دونوں اپنی کار کو کہیں پارکنگ میں۔ کھڑی کر کے پیدل ہی شیر سپاٹے
 کرنے نکال جاتے تھے منہال کو اپنا ماضی یاد آتے ہی بے اختیار دو موتی آنکھوں سے
 ٹوٹ کر گرے۔۔۔

وہ اپنے ماضی میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ کہ اُسے اپنے آس پاس ہونے والی کیسی بھی
 چیز کا علم نہیں رہا۔۔۔

تبھی کسی نے رائٹ ہینڈ سائڈ سے اُسکی کار مندر کی کھڑکی کا شیشہ نوک کیا۔۔۔



ٹک ٹک.....

ٹک ٹک ٹک

ایک نہیں دو نہیں بلکہ کئی بار نوک کیا۔۔۔۔۔

لیکن اُسے کچھ بھی نہیں سنائی دیا۔۔۔۔۔

سنہ تو تبت۔۔۔۔۔

جب اُسے اپنے آس پاس سے کار کے ہارن کی آواز اپنے چاروں طرف سے سنائی دینے

لگی۔۔۔۔۔

اس نے ایک دم اپنے ماضی سے بیدار ہوتے ہوئے

اپنے آس پاس نظر دوڑائی۔۔۔

یہ کیا؟؟؟؟؟

منہال نے خود سے پوچھا۔۔۔

شاید۔ وہ ابھی بھی صحیح سے اپنے ماضی سے باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سے کسی نے اُسکی کھڑکی نوک کی۔۔۔

ٹک ٹک.....

ٹک ٹک ٹک.....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال نے اپنے رائٹ ہینڈ سائڈ پر دیکھا۔۔۔

منہال نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا اور وہیں سے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟؟

ارے بھائی اتنی دیر سے ٹریفک کھولا ہوا ہے۔۔۔

اور آپ ہے کی بنا وجہ کے یہاں روڈ کے درمیان ٹریفک لگانے کھڑے ہو گئے
 ہے۔۔۔۔۔

وہ آدمی منہال کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

س سوری بھائی !!

میں ابھی ہٹاتا ہوں اپنی کار کو۔۔۔۔۔

آئی ایم ریالی ٹو سوری اگین۔۔۔۔۔

منہال نے شرمندگی سے اس آدمی کی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور اپنی کار آگے بڑھالی۔۔۔۔۔

ایک بار پھر وہ اپنے ماضی میں کھونے لگا تھا اسے رہ رہ کر اپنا ماضی آج بہت زیادہ پریشان
 کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے کار ایک سائڈ کھڑی کی اور اسٹیئرنگ سے ماتھا ٹیک کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

یا اللہ!!!!

میرا یہ درد تو کب ختم کریگا۔۔۔۔۔

اے میرے مولا کوئی تو ہوگا ایسا۔۔۔۔۔

جو میرے اس درد کو بانٹ سکے۔۔۔۔۔

میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔

منہال کے دل نے خود سے باتیں شروع کر دی تھی۔۔۔۔۔

منہال نے اسٹیئرنگ سے سزا اٹھایا۔۔۔۔۔

قرب سے اپنے آپ پر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

جیہا تم نے مجھے کسی بھی قابل نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔

مجھے اب اپنے آپ سے بھی نفرت ہونے لگی ہے۔۔۔۔۔

مجھے تم نے اس غلطی کی سزا سنائی جو میں نے کبھی کی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

منہال خود سے بڑبڑاتے ہوئے اپنے دل کو کشور وار ٹھہرانے لگا۔۔۔۔۔

تبھی دل نے آواز اٹھائی۔۔۔۔۔

منہال تم مجھے قصور وار کیسے ٹھہرا سکتے ہو؟؟؟

تمہارا ہی دماغ سوچتا تھا نہ اسکو دن رات۔۔۔۔۔

میں نے تو کبھی اُسے اپنے اندر بسایا ہی نہیں تھا۔۔۔۔

نہیں!!!

منہال دل سے بولا۔۔

اگر تم نے کبھی اسکو سوچا نہیں تھا تو اس میں اتنی چبھن کیسی؟؟؟؟

کیوں اتنا دکھ رہا ہے؟؟؟؟

منہال یہ اس لیے دکھ رہا ہے کیونکہ کبھی کبھی دماغ سے لیے ہر فیصلے غلط بھی ہوتے

ہے۔۔۔۔

جب کہیں پر طوفان آتا ہے تو وہ ایک ہی جگہ کو تھوڑی تحس نخس کرتا ہے۔۔۔۔۔

وہ تو اپنے آس پاس جوڑی ہر چیز کو برباد کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

ایسا ہی تمہارے ساتھ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ جو تمہاری زندگی میں طوفان آیا تھا۔۔۔۔۔

یہ بس تمہاری زندگی میں ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

بلکہ تم سے جڑے ہر اس شخص کی زندگی میں آیا تھا جو تم سے بے انتہا محبت کرتے
ہیں۔۔۔۔۔

اب تم اپنے بابا کو ہی دیکھ لو۔۔۔۔۔

ان پانچ سالوں میں تمہارے بابا تم سے کتنے بدگمان ہو کر رہ گئے ہے۔۔۔۔۔

اور اب تم مجھے قصور وار ٹھہرا رہے ہو۔۔۔۔۔

اور تم۔۔۔

تم نے تو کبھی میری سنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

میں تمہیں بار بار پکارتا رہا۔۔۔

نہیں منہال !!!

تم اس لڑکی کی باتوں میں مت آنا۔۔۔۔۔

یہ دھوکے باز ہے۔۔۔۔۔

لیکن تم نے ہر بار کی طرح اُس بار بھی اپنے دماغ کو مجھ پر ترجیح دی تھی۔۔۔۔۔

اب بھگتوں۔۔۔۔۔

منہال کے دل نے جیسے منہال کو آسنہ دکھایا تھا۔۔۔۔۔

منہال یہ تمہیں مجھ سے بدگمان کرنا چاہا رہا ہے۔۔۔۔۔

اب منہال کے دماغ نے بھی اپنی پیشکش رکھنی ضروری سمجھی۔۔۔۔۔

نہیں منہال ایسا کچھ بھی نہیں ہی میں تمہیں وہ بتا رہا ہوں جو سچ ہے۔۔۔۔۔

منہال کا دل بولا۔۔۔۔۔

نہیں منہال یہ تمہیں بہلا رہا ہے۔۔۔۔۔

منہال کا دماغ بولا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل اور دماغ کی آپس میں جنگ شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

منہال کا درد سر کرنے لگا پورا بدن پسینے پسینے ہونے لگا۔۔۔۔۔

منہال کے اندر گھٹن حد سے زیادہ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جب منہال کی برداشت سے باہر ہوا تو منہال چلا ٹھا۔۔۔۔۔

بس بس بس بس بس بس بس!.....

بس کرو۔۔۔۔۔

میں پہلے ہی بہت درد میں ہوں!

اب مزید مجھ میں درد سہنے کے ہمت نہیں ہے۔۔۔۔

منہال نے دوسرے اطراف میں گردن موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

منہال نے خود کوریلکس کرنے میں تھوڑا وقت لیا۔۔۔۔

پھر خود کوریلکس کرتے ہوئے گاڑی روڈ پر دوڑادی۔۔۔۔۔

ماضی سے نکلنے کے لیے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریڈیو اون کرنے کو ترجیح دی۔۔۔۔۔

منہال نے جیسے ہی ریڈیو اون کیا۔۔۔۔۔

مشہور (دامیہ فاروق) کی آواز میں۔۔۔۔

گانا۔۔۔۔۔

کبھی روگ نہ لگانا پیار کا۔۔۔۔۔۔۔۔

جل جائے گا دل کا سارا جہاں۔۔۔۔۔

لوگوں میں پچی ہے وفا کہاں۔۔۔۔۔

کیا بھروسہ کرنا جھوٹے یار کا۔۔۔۔۔

سنجھل سنجھل کے چلنا دکھ مت لینا۔۔۔۔۔

پیار نہ کرنا دل نہیں دینا۔۔۔۔۔

پیار، محبت، عشق، وفاسب جھوٹی باتیں ہیں۔۔۔۔۔

جہاں دن ہیں اُجڑے اُجڑے سونی سونی راتیں ہیں۔۔۔۔۔

کبھی روگ نہ لگانا پیار کا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جل جائے گادل کا سارا جہاں۔۔۔۔۔

دامیہ فاروق

اس سونگ جو سننے کے بعد اسے رہ رہ کر اُسکے ماضی اور کی یاد اور آنے لگی۔۔۔۔۔

اُسے جلدی سے ریڈیو بند کیا۔۔۔۔۔

اور کار کی اور سپیڈ بڑا کر اسٹوڈیو جلدی جانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ ہی دور چلا تھا۔۔۔۔۔

جب اُسکے موبائل کی رنگ ٹون بجی۔۔۔۔۔

ٹن ٹنائٹن.....

ٹن ٹنائٹن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسکا موبائل جو رجو رجو سے چللا کر چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

لیکن سامنے وال کو آج بلکل بھی رحم نہیں اہم رہا تھا۔۔۔۔۔

موبائل پھر سے بجنے لگا۔۔۔۔۔

ٹن ٹن ٹن ٹن۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کی بار منہال نے غصے سے موبائل کو اٹھایا۔۔۔۔۔

بٹن پر پریس کیا۔۔۔۔۔

اپنے غصے سے بھری بھاری مغرور آواز میں دھاڑتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ہیلو!!!!

دوسری طرف اُسکی سیکرٹری یا سمین تھی۔۔۔۔

اس نے منہال کی آواز سنتے ہی درر سے کام نے لگی۔۔۔۔

ہیں بھی کوئی یہ ایسے ہی دماغ کھپانے کے لیے فون ملاتے ہیں۔۔۔۔۔

منہال پھر سے عرصے میں دھاڑتے ہووے بولا۔۔۔

س س سر!!!

م مم میں یا سمین!!!

کیا م مم میں لگا رکھی ہیں؟؟؟؟؟

بولنا نہیں آتا کیا؟؟؟؟؟



منہال عرصے کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بولوں۔۔۔۔۔

کیوں فون کیا ہے؟؟؟؟؟

منہال اپنے عرصے کو قابو میں کرتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

سر آج کی شوٹنگ کینسل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ ڈائریکٹر نے کہا ہے۔۔۔۔۔

وہ بول رہے ہیں کہ شوٹنگ دو دن بعد شروع کی جائیگی۔۔۔۔۔

یا سمین نے ایک ہی سانس میں منہال کو ساری بات بتادی۔۔۔

کیا یا یا یا؟؟؟؟

اور تم اب بتا رہی ہو؟؟؟

منہال نے یا سمین کو ڈانٹتے ہووے کہا۔۔۔۔۔

س سر ڈائریکٹر سرنے ابھی بتایا ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!!

منہال نے کھٹاک سے فون کات دیا۔۔۔۔۔

اور فون کو غصے سے دلش بورڈ پر پٹک کے کار صرفان کے ہسپتال کی طرف موڑ

لی۔۔۔۔۔

منہال نے کار ہسپتال کے باہر جا کر کھڑی کی۔۔۔

اور صرفان کو کال ملائی۔۔۔۔۔

جی دوسری طرف سے ایک ہی بیل میں اٹھا کی گئی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

السلام علیکم !!!

منہال نے سلام کرتے ہوئے صرفان سے کہا۔۔۔

شیری باہر آؤ میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں!

دوسری طرف سے۔۔۔

صرفان نے منہال کی سلام کا جواب دیتے ہوئے پریشان سے بولا۔۔۔

کیوں؟؟

تم تو شوٹنگ پر گئے تھے نہ؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب ٹھیک تو ہے میرے بھائی۔۔۔

اور تو مجھے یوں اچانک باہر کیوں بولا رہا ہے؟؟؟؟

ہاں میں بالکل تھیک ہوں!!

اور آج کی شوٹنگ کینسل ہو گئی ہے۔۔۔

اس لیے سوچا۔۔۔

تمہاری فرمائش ہی پوری کر دوں!!

اچھا!!!

لیکن منہال مجھے ابھی دس منٹ لگے گے۔۔۔۔

تم ایسا کرو تم ہی اندر آ جاؤ۔۔۔۔

نہیں میں نہیں اہم سلکتا اندر۔۔۔۔

تجھے تو پتہ ہی ہے کی اگر میں بنا کیپ اور بنا ماسک کے باہر نکلا بھی تو میرے آس پاس کتنی عوام اکٹھا ہو جاتی ہے۔۔۔۔

جو مجھے بلکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔۔

اور ویسے بھی میں اس وقت یہ بھیڑ برداشت کر سکتا اس لیے تو ہی آ جا باہر۔۔۔۔

میں تیرا ہسپتال پارکنگ میں پیچھے کی طرف انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔

منہال نے صرف ان سے کہا

ٹھیک ہے!!!!

تو پانچ موٹی انتظار کر میں ابھی آیا۔۔۔۔

صرف ان نے منہال کی بات کو سمجھتے ہووے منہال سے بولا۔۔۔۔

اوک!!!

منہمال نے یہ بول کر فون کاٹ دیا۔۔۔۔

شاہزیب اور شہزین مایو کو لے جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔۔

جب سے مایو کو ہوس آیا تھا۔۔۔

جب سے ہی ان دونوں کی صرف ایک ہی ٹینشن تھی کہ میں کو یہ لوگ ڈسچارج

کریں گے۔۔۔۔۔

اس ہی مقصد سے شاہزیب صرف ان سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔

شاہزیب جب صرف ان کے آفس میں گیا تو صرف ان کسی سے فون پر بات کر رہا

تھا۔۔۔۔۔

صرف ان شاہزیب کو دیکھ کر اسے بیٹھنے اشارہ کرتے ہوئے پھر سے فون پر بات

کرنے لگا۔۔۔۔۔

جب صرف ان نے فون پر بات کر لی تو وہ شاہزیب کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

شاہزیب تم یہاں۔۔۔۔۔

صرفان نے شاہزیب سے پوچھا۔۔۔۔۔

صرفان مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔

شاہزیب نے صرفان کے چہرے کو تکتے ہووے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بولو شاہزیب !!!

صرفان نے شاہزیب کو بولنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔۔۔

صرفان میں کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کہ ہم مایو کو کب تک ہسپتال سے گھر لے جاسکتے ہیں ؟؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہزیب نے صرفان سے کہا۔۔۔۔۔

لیکن شاہزیب تم اپنی کجی کو اتنی جلدی گھر کیوں لے جانا چاہتے ہو ؟؟؟؟

جب کہ تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔۔

کہ آپریشن کے بعد مریض کو بہت سی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی تمہاری کجی کی حالت تو اور زیادہ کریٹیکل تھی۔۔۔۔۔

دو دن بعد ہوس آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے

صرفان نے تشویش سے شاہزیب کو دیکھتے ہووے پوچھا۔۔۔۔۔

شیری یار تمہاری بات بالکل درست ہیں۔۔۔۔۔

لیکن بھائی چاہتے ہے کی ہم مایو کا باقی کا ٹریٹمنٹ حویلی ہی میں کروائے۔۔

اور دادو بھی بہت پریشان ہے۔۔۔۔۔

اس لیے بھائی اسکو جلد سے جلد گھر لیے جانا چاہیے ہیں۔۔۔۔۔

شاہزیب نے مکروہ سی مسکینیت چہرے پر سجھا کے صرفان سے کہا۔۔۔۔۔

اگر کوئی بھی شخص اُسکی دیکھ لیتا تو کوئی یہ نہیں بول سکتا تھا کی یہ شخص ڈراما کر رہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!!

شاہزیب میں کر دیتا ہوں اسکو ڈسچارج۔۔۔۔۔

صرفان نے شاہزیب کی بات کو سمجھتے ہووے شاہزیب کو بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!!

کتنی دیر میں ہم گھر جاسکتے ہیں؟؟؟؟؟

شاہزیب نے پھر صرفان سے پوچھا۔۔۔۔

بس ابھی پانچ یہ دس منٹ میں تم جا سکتے ہو۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!

تھنک یوں صرفان شاہزیب یہ بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

صرفان نے بھی جلدی جلدی سے اپنا بچا ہوا کام سمیٹا پھر ٹیبل پر سے اپنا فون اوئے
والٹ اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

شاہزیب نے شہزین کو آکر گھر جانے کی اطلاع دے دی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں اتنے خوش کبھی نہیں ہوئے تھے۔۔

جتنے آج ہووے تھے۔۔۔۔

ہوتے بھی کیوں نہ؟؟؟؟

بھئی دونوں کی جان ایک عذاب سے جو چھوٹنے والی تھی۔۔۔۔

بھائی میں آج بہت خوش ہوں!!!!

شاہزیب خوش ہوتے ہوئے شہزین سے بولا۔۔۔۔۔

ہاں شاہزیب!!!

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔

شہزین نے شاہزیب کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بھائی مجھے اپنے خوش ہونے کی وجہ تو سمجھ آتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن آپ کی وجہ نہیں سمجھ آئی شاہزیب آنکھوں میں شرارت لیے شہزین سے مزاکیر

انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

اور پوچھتا بھی کیوں نہ کبھی کبھی ہی تو ایسے موقع حات آتے تھے۔۔۔۔۔

جب شہزین سے مذاق کرنے کا موقع ہاتھ لگتا تھا۔۔۔۔۔

شاہزیب!!!!

شہزین نے شاہزیب کو گھورتے ہوئے پکارا۔۔۔۔۔

اوک...

اوک۔۔۔۔۔!

بھائی اب نہیں پوچھتا۔۔۔۔۔

شاہزیب ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔

اب جاؤ اُس مہارانی کو لے کر جلدی سے پارکنگ میں آجانا۔۔۔۔۔

میں تمہیں پارکنگ ایریا میں ہی ملونگا۔۔۔۔۔

شہزین نے شاہزیب سے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

شاہزیب یہ بول کر وہاں سے مایو کو لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

عالیان شاہ کی ہر ممکن کوشش تھی کہ وہ کیسے بھی کر کے مایو کے پاس چلا جائے۔۔۔۔۔

لیکن افسوس!!!!

وہ بس ایسا سوچ ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

اور اسکے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

سوائے دعاؤں کے!!!!

ابھی وہ جائے نماز پر بیٹھا زار و قطار رو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ دعاؤں کے لیے اٹھائے اپنے رب کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

یارب!!!!۔۔

میں ایک کھلونا مٹی کا!۔۔

تیرے کن سے جو تخلیق ہوا!۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیرے کرم نے زری روح کیا مجھے!۔۔

تیرے حکم سے سانسیں چلتی ہیں!۔۔

تیرے ہی فضل سے ہستی قائم ہیں!!۔۔

تو ہی اوّل تو ہی آخر ہیں!!!۔۔

تو ہی ظاہر تو ہی باطن ہیں!۔۔

ایک اور کرم فرما میرے مولا!۔۔

میری زندگی کی باقی سانسیں ہے اُسے بھی اس کے نصیب میں لکھ دے! _

میرے مولا اسکو صحت یاب کر دے! _

اے اللہ تو نے آج تک مجھے میرے مانگنے سے پہلے آتا فرمایا ہیں!! _

یا اللہ!!!! _

آج یہ بکھاری تجھ سے اپنی جھولی پھیلا کر مانگتا ہے! _

اے میرے السلامیشتا کو بلکل ٹھیک کر دے! _

اُسے موت زندگی کی کشمکش سے باہر نکال کر اُسے زندگی عطا فرما دے!!!! _

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آمین! _

عالیان نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جائے نماز سے کھڑا ہو کر اپنے روم کی کھڑکی پر آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اُسے اپنے اللہ کے سامنے رور و کر دعائیں مانگنے سے ایک سکون سا اپنے وجود میں سرایت کرتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

لندن میں دسمبر کی تیخ بستی شاموں میں ٹھنڈ وجود کو چیر کر گزر رہی تھی۔۔۔۔۔

سورج اپنے ڈوبنے کی پوری پوری تیاری میں تھا آسمان بلکل لال اور نیلا پیلا ہو رہا
تھا۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے سورج بھی اُسکے اُداسی میں آدھے کا شریک ہے۔۔۔۔
آسمان میں اڑتے پرندے اپنے آشیانوں میں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔۔
اور وہ اس اُداس شام میں ٹھنڈائی چلتی ہو امیں
سویٹر سے بے نیاز صرف ایک ہی سوچ میں محو تھا۔۔۔۔



مانشاب کیسی ہوگی؟؟؟

اسکوا گر بلڈ کی ضرورت پڑ گئی تو؟؟

کہاں سے آئیگا بلڈ؟؟

پوری حویلی کے رہنے والے مکینوں میں سے صرف میرے ہی بلڈ سے اُسکا بلڈ میچ کرتا
ہے۔۔۔۔

وہ ٹھیک بھی ہو جائیگی یہ نہیں؟؟

وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

جس نے اس پوری کائنات کو بنایا ہے۔۔۔۔۔

اس ہی رب نے اس کائنات میں رہنے والے ہر ایک زی روح کا وعدہ بھی اس خلق ع
خدا نے ہی لیا ہے۔۔۔۔۔

وہ کبھی اپنے بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

نہ کبھی بھولتا ہے۔۔۔۔۔

یہ انسان کی ہی توفیرت میں شامل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جو ہمیشہ لے کر بھول جاتا



اپنے سے بڑا کسی کو نہیں سمجھتا!!!!

تبھی اُسکے موبائل پر میسج آیا۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں کی مجھدار سے نکلتا ہوا موبائل کے پاس گیا۔۔۔۔۔

اُس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو پانچ پنڈرہ پر نور کے میسجز تھے۔۔۔۔۔

عالیان نے میسجز اوپن کرتے ہوئے اُنہیں پڑھنا شروع کے دیا۔۔۔۔۔

السلام و علیکم عالیان۔۔۔۔۔

کیسے ہو؟؟

یہاں پر اب سب ٹھیک ہے۔۔۔

میں نے آپ کو کال کی تھی شاید آپ مشرف تھے۔۔

اس لیے میں نے آپ کو میسج کر کے بتا رہی ہوں۔۔

مایواب اللہ کے کرم سے بالکل ٹھیک ہے۔۔۔

آج وہ ڈسچارج ہو کر حویلی آرہی ہیں۔۔۔

آپ کی کزن

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور حسن شاہ

عالیان کو میسج پڑھ کر ایک سکون ہو گیا تھا۔۔

اُسکی دعا اُس سوہنے رب نے سُن لی تھی۔۔۔

بے شک تو بڑا رحیم ہیں!۔۔

عالیان نے آسمان کی طرف چہرا اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

اور نور کو میسج بھیج کر تیار ہونے اپنے روم میں چلا گیا۔۔

شہاہ حویلی۔۔۔۔۔

دادو دادو۔۔۔۔۔

نور چلاتی ہوئی دادو کے روم میں آئی۔۔

دادو جو عشا کی نماز کی تیاری میں تھی۔۔۔۔

نور کے ایسے چلانے پر بولی۔۔۔۔

کیا ہو انور بچہ؟؟؟؟

اتنی رات کو ایسے کیوں چلا رہی ہو؟؟؟

دادو میری پیاری دادو نور ر کسانا بیگم (دادو) کے گلے میں باہیں پھیلاتی ہوئی پیار سے

بولی۔۔۔۔

دادو ابھی اتنی رات نہیں ہوئی

ابھی تو صرف رات کے پونے گیارہ ہو رہے ہیں۔۔

اور میں اس لیے چلا رہی ہوں۔۔۔

کیونکہ!۔۔

دادو آج ماہو ہسپتال سے گھر آ رہی ہے۔۔۔۔۔

ابھی شاہزیب کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔

سچ!

دادو خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں دادو نور نے بھی دادو کے ہی انداز میں جواب دیا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادو خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

نور بچے ذرا میری جائے نماز دے نہ میں نوافل پڑھ لو۔۔۔۔۔

ہاں دادو میں ابھی لائی۔۔۔

نور جب دادو کی جائے نماز ورڈروب میں سے نکال رہی تھی اُسکے موبائل پر میسج ٹون

بجی۔۔۔۔۔

نور نے دادو کو جائے ناز دے کر دادو کے جڑے روم کے ٹیسرے پر آکر موبائل پر آنے والے میسج کو کھولا۔۔۔۔۔

جس میں عالیان شاہ جگ مگار ہا تھا۔۔۔۔۔

اُسے میسج کو اوپن کیا اور پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام نور!۔۔۔

الحمد للہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

اور اپنے جو وقت وقت پر مایو کی طبیعت کی اطلاع دی اُسکے لیے بھی تھنک یوں!۔۔۔

میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں اتار سکتا۔۔۔۔۔

جو آج تم نے مجھے خوشی دی ہے۔۔۔۔۔

یہ بتا کر کہ مایو اب بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ!۔۔۔۔۔

عالیان ملک شاہ۔۔۔۔۔

نور کے ہونٹوں پر میسج کو دیکھ کر مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا۔۔۔۔۔

نور حسن شاہ نے زندگی میں آج پہلی بار عالیان کو بھائی نہیں بولا اور نہیں لکھا تھا

لیکن وہ بھی ابھی کچھ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

کہ اُس نے عالیان کو کیوں بھائی نہیں بولا۔۔۔

نور حسن شاہ جو ماشاکی ہم عمر تھی۔۔۔۔ کٹھائی موٹی موٹی آنکھوں، کندھوں تک آتے

سنہری بال، چھوٹی سی ناک اور گول چہرہ گندنی سے رنگ والی خوش مزاج سی رہنے

والی شہزادی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

ہاں!

وہ اپنے بابا کی شہزادی ہی تو تھی۔۔۔۔

وہ اگر زیادہ بولتی نہیں تھی تو وہ مغرور بلکل بھی نہیں تھی!۔۔۔۔

نور ٹیسرس پر کھڑی ہو کر یہاں وہاں نظر دوڑائیں جا رہی تھی۔۔۔۔

ہونٹوں پر مسکراہٹ اب بھی موجود تھی۔۔۔۔

میں کیوں اتنی مسکرائے جا رہی ہو؟؟؟؟

نور نے اپنے دل سے سوال کیا۔۔۔۔

دل سے جواب ملا شاید تمہیں کوئی اچھا لگ آ گیا ہے!! _____

لیکن کون؟؟

نور نے حیران ہوتے ہوئے پھر سے سوال کیا دل سے۔۔۔۔

عالیان ملک شاہ!! _____

دل نے ایک دم خوش ہوتے ہوئے نور کے سوال کا جواب دیا۔۔۔۔

نور کی دھڑکن نے ترتیب ہونے لگی عالیان کے نام پر۔۔۔۔

لیکن آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا؟؟؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے دل سے سوال کیا۔۔۔۔

ہاں تو! _____

آج سے پہلے یہ جذبہ بھی تو تمہیں کبھی نہیں محسوس ہوا؟؟؟؟؟

دل نے جواب کے بجائے سوال ہی کیا نور سے۔۔۔۔

کون سا جذبہ؟؟؟؟؟

نور نے انجان بنتے ہوئے دل سے پوچھا۔۔۔

جو تمہارے ہونٹوں پر مسکان لایا ہیں۔۔۔

جو تمہاری زبان سے بھائی بولنے سے گریز کروا رہا ہے۔۔۔۔

جو تمہیں عالیان ملک شاہ کے نام پر یہ دل بے ترتیب ہو رہا ہے۔۔۔

یہ ہی تو وہ جذبہ ہے۔۔۔

دل نے نور کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

نہیں میں کیوں گریز کرونگی بھلا۔۔۔

بھائی بولنے میں۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نور نے اپنے آپ سے ہی ناظرین چراتے ہوئے دل سے کہا۔۔۔۔

تو پھر تم نے آج عالیان کو بھائی کیوں نہیں بولا _____؟

دل نے پھر سے نور کو باور کرانا ضروری سمجھا۔۔۔

تم کیوں نہیں مان لیتی نور کی تم بھی اس پاکیزہ جذبہ سے روشناس ہو چکی ہو _____؟

نور نے اپنے دل کے آگے جھکتے ہوئے آخر کار ہار مان ہی لی۔۔۔۔۔

اور یہ تسلیم کرنے میں ذرا بھی وقت نہیں لگایا۔۔۔۔

کہ نور حسن شاہ آج عالیان ملک شاہ سے محبت کرنے لگی ہے۔۔۔۔۔

اور یہ جذبہ بہت خوش کن تھا۔۔۔۔۔

نور کے ہونٹوں پر سے بالکل بھی مسکراہٹ غائب نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن کون جانتا ہے محبت نور کو اس آئے گی بھی یا صرف ایک طرفہ ہی محبت بن کر رہ جائے گی۔۔۔۔۔

منہال کو پار کنگ اریہ میں دس منٹ سے بھی زیادہ وقت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن صرف ان ہسپتال سے باہر نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

منہال غصے سے اپنی کار کا گیٹ کھولنے ہی والا تھا جب اُسے شہزین پار کنگ اریہ میں ہی آتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔۔

اور اُسکے پیچھے شاہزیب اور کوئی لڑکی اور تھی۔۔۔۔۔

جسے نرس نے تھاما ہوا تھا۔۔۔۔۔

منہال غور سے اُس لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دھوپ جیسا چمکتا چہرا کھڑی ناک ہری کانچ سی کٹیلی آنکھیں، سر اہی دار پتلی سی گردن،
پتلی سی نازک سے وہ کانچ سے لڑکی اگر کوئی اُسے ایک بار دیکھتا تو اپنے نظریں نہ ہٹا
پاتا۔۔۔۔

وہ ابھی بھی حجاب میں ہی تھی۔۔۔۔

اور اس رف سے حلیے میں بھی وہ کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی۔۔۔۔

منہال اُس معصوم سی گلاب سی پنکھڑیوں جیسی لڑکی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اب کار میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

منہال کے دل نے ایک ننھی سی خواہش کی کاش یہ لڑکی نہ جائے۔۔۔۔

لیکن افسوس یہ کاش ہمیشہ کاش ہی رہتا ہے۔۔۔۔

منہال صرف سوچتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

اور وہ لڑکی آنکھوں سے دیکھتے ہی دیکھتے او جھل ہوگی۔۔۔۔

دل کبھی کرتا ہیں ننھی سی خواہش۔

پر یہ نداں سمجھتا کیوں نہیں کہ۔۔۔

ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوا کرتی۔۔۔

ملیحہ چودھری

منہال اپنی سوچ کے بھنورے میں اس قدر مہو تھا کی اُسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔۔

صرفان کب آیا۔۔۔۔۔؟

کب کار میں بیٹھا۔۔۔۔۔؟

جب صرفان کو آئے ہوئے پانچ منٹ سے زیادہ وقت گزر گیا لیکن منہال صاحب اپنے سوچ کے بھنورے میں سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔

آہم م م م.....

صرفان نے گلا خانکھارتے ہوئے منہال کے چہرے کے آگے اپنا ہاتھ

لہرایا۔۔۔۔۔

لیکن یہ بھی بیکار تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ ہمارے منہال صاحب کچھ سوچ کے بھنورے کی زیادہ ہی گہرائی میں پہنچ گئے

تھے۔۔۔۔۔

.....۵۵۵۵۵۵۱

_____ بھائی!!

_____ اب نکل بھی آس گہرائی سے

_____ صرفان نے چلاتے ہووے منہال کو ہلایا۔

_____ منہال جو اپنی سوچ میں مہو تھا ایسے صرفان کے چلانے اور ہلانے پر صرفان کو اپنی

_____ گھوریوں سے نوازتے ہوئے بولا۔

_____ تم کب آئے؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ اور مجھے کیوں پریشان کر رہے ہو؟

_____ منہال نے غصے میں صرفان سے پوچھا۔

_____ اور صرفان۔

_____ صرفان تو منہال کی گھوریوں کو اور اُسکے الزام کو دیکھ اور سن کر ہی اُسکا منہ ہی کھل

_____ گیا۔

_____ منہال تو ہوش میں تو ہے۔

میں نے تجھے کب پریشان کیا۔۔۔؟

ہاں۔۔۔۔

میں یہاں پر ایک گھنٹے سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔۔

کہ۔۔۔۔

کب تو اپنی اس بیکار کی سوچ سے باہر نکلے گا۔۔۔؟

پر نہیں تو اور تیری یہ سوچے جس کا نہ تو کبھی فل اسٹوپ لگا ہے۔۔۔۔۔

اور نہ کبھی لگے گا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرفان نے بھی منہاں کے ہی انداز میں اسکو جواب دیا۔۔۔۔۔

جب اُسے لگا کہ اس سامنے بیٹھے ہووے پتھر کے شخص پر کچھ اثر نہیں پڑنے والا۔۔۔۔۔

تو ایک لمبی سانس کھینچ کر پھر دوبارہ بولا۔۔۔

بس!۔۔۔۔۔

ہم بیچاروں کا ہی نکسان کرتی ہیں یہ تیری سوچے۔۔۔۔۔

صرفان خود سے ہی بڑبڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کیا کہا تو نے ___؟

منہال نے صرفان کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

_____ نہیں!

_____ کچھ بھی تو نہیں!

صرفان پھینکی سی ہنسی ہنستے ہوئے اپنی جان بچانے کو بولا۔۔۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

ہاں میں تو صرف یہ بول رہا تھا کہ اب چلوں۔۔۔۔۔

رات کے پونے گیارہ ہو رہے ہیں۔۔۔۔

پھر گھر بھی تو جانا ہے۔۔۔۔

منہال نے سیرفاں کی بات کی تائید کرتے ہوئے کارسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

اور ہسپتال سے باہر نکال لی۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ ہی دور چلے تھے۔۔۔۔

جب صرفان بولا۔۔۔۔



اوشٹ۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تو شاہزیب کو اُسکی بابا کی رپورٹ دینی ہی بھول گیا۔۔۔۔

صرفان نے جلدی سے شاہزیب پر کال ملائی جو دوسری طرف سے اٹھالی گئی۔۔۔۔

ہیلو!!!

شاہوانکل کی رپورٹ تو میرے ہی پاس رہ گئی ہے۔۔۔۔

تو اب کہا پر ہے۔۔۔۔؟

صرفان نے سلام کرتے ہوئے شاہزیب سے پوچھا۔۔۔۔

دوسری طرف سے شاہزیب صرفان کی سلام کا جواب دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شیری ہم تو RFR ریسٹورینٹ سے تھوڑا ہی پیچھے ہے۔۔۔۔

اچھا!۔۔۔۔

تو تم ہمیں RFR کے باہر ملوں ہم تمہیں وہیں پر ملتے ہیں۔۔۔۔

صرفان نے کچھ سوچتے ہوئے شاہزیب سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے!۔۔۔۔

شاہزیب نے یہ بول کر کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرفان منہال کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

منہال یار تم RFR چلو۔۔۔۔

اوک!۔۔۔۔

منہال کارڈ رائیو کرتے ہوئے صرفان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ بول کر کار کی سپیڈ بڑھا

دی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں RFR کی پارکنگ ایریا میں تھے۔۔۔۔۔

صرفان اپنی پاکٹ سے موبائل نکالتے ہووے شاہزیب کو کال ملائی جو دو تین بیل
کے بعد اٹھالی گئی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو شاہزیب تم لوگ کہاں پر ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

صرفان نے یہاں وہاں نظریں دوڑاتے ہوئے شاہزیب سے پوچھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے شاہزیب بولا۔۔۔۔۔

ہاں صرفان ہم فیملی کیمین میں ہے تم یہیں پر آ جاؤ۔۔۔۔۔ اوکے صرفان نے یہ بول

کر کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

اور دونوں نے فیملی کیمین کی طرف اپنے قدم بڑھادیے۔۔۔۔۔

جب وہ لوگ اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئے تو صرفان نے ہاتھ کے اشارے سے شاہزیب

کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہاتھ ہلایا۔۔۔۔۔

شاہزیب نے بھی ہاتھ ہلا کر صرفان اور منہال کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

صرفان وہیں پر چلا گیا۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم!۔۔۔۔۔

صرفان اور منہال دونوں نے ایک ساتھ سلام کی۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام! _____

شہزین اور شاہزیب نے بھی اُن دونوں کی سلام کا جواب دے تے ہوئے ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

تھینک یو! _____

دونوں یہ بولتے ہوئے چیئر کو تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔
کیا لوگے ___؟؟



بٹ بھائی اب فلہال کچھ بھی نہیں صرف ان جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

اس بیچ منہال بلکل خاموش بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

بس تھوڑی نظریں جھکائے کن آنکھوں سے مائشا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس لڑکی سے نظر نہیں ہٹا پارہا تھا۔۔۔۔۔

ان سب کے بیچ مائشا کو بہت عجیب سا فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ گم سم سی بیٹھی اُن سب کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔
 جب اُسے اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔۔۔
 اُس نے تھوڑی سی نظریں اٹھا کر جیسے ہی دیکھا منہال نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا

۔۔۔۔۔
 ایسے کیسے جانے دے۔۔۔۔۔

آپ لوگ اتنی دور سے آئے ہیں۔۔۔۔۔

اور وہ بھی ہمارے ہی کام سے بھائی ہمراہ فرض بنتا ہے۔۔۔۔۔

اوک بھائی !!

آپ لوگ اتنا بول رہے ہیں تو اونلی کافی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔

صرفان ہار مانتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!!

شہزین نے صرفان کو یہ کہتے ہوئے ویٹر کو پانچ کافی لانے کو کہا۔۔۔۔۔

اور پھر ان دونوں کی طرف متوجہ ہوتے ہووے صرف ان سے منہال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

شیری تم اپنے دوست سے نہیں ملوؤ گے۔۔۔۔۔
کیوں نہیں بھائی!۔۔۔

افکار س یہ بھی پوچھنے والی بات ہے۔۔۔۔۔

بھائی یہ میرا کزن پلس میرا جگری دوست منہال سلمان احسان شاہ جو آج کل فلم انڈسٹریز کے کنگ (MS) بھی ہیں اور (AS) انڈسٹریز کے ایک لوٹے وارث بھی۔۔۔۔۔

اور منہال یہ شاہزیب کے بڑے بھائی شہزین ملک شاہ!۔۔۔

جو آج کل شاہ انڈسٹریز کو یہی سنبھال رہے ہیں۔۔۔

کیونکہ ان کے دادو جان تو بہت سالوں سے امریکہ میں ہے۔۔۔

اور یہ ہیں ان کی کزن ماٹھا کمال احسان شاہ ہے۔۔۔۔۔

صرف ان سب کا آپس میں انٹروڈیوس کرواتے ہوئے بولا۔۔۔

منہال نے ان سب پر زیادہ توجہ نہیں دی۔۔۔۔۔

صرف ایک شخص کے علاوہ اور وہ تھی ماٹھا کمال احسان شاہ۔۔۔۔۔

جو منہال کے لیے جلد ہی ایک آزمائش بن نے والی تھی۔۔۔۔

منہال سلمان شاہ۔۔۔۔۔

جس کو کافی عرصے پہلے محبت اور عورت کے ہی وجود سے نفرت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

نہ جانے وہیں منہال سلمان شاہ کو اس لڑکی میں کیا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

جو چاہ کر بھی اپنے دل کو سمجھا نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جب تک ویٹر بھی کافی لیکر آ گیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی!

شاہزیب نے سرگوشیاں کے انداز میں شہزین کو پکارا۔۔۔۔۔

ہاں!!

شہزین نے گردن کو تھوڑا سا شاہزیب کے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے یہ کس کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔

شاہزیب شہزین سے بولا۔۔۔۔۔

_____! نہیں!

شہزین نہ سمجھتے ہووے شاہزیب کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

بھائی یہ سلمان شاہ کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔

جن کی کمپنی سے ہمیں نیا کنٹریکٹ ملا ہے۔۔۔۔۔

اور نیکسٹ منٹھ میٹنگ بھی ہے ان کے ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

اور آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔

میٹنگ بھی ان کی بیٹی یانی منہال کی چھوٹی سسٹر کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ یانی منہال تو آج کل اپنی نیو فلم کی شوٹنگ میں مصروف ہے۔۔۔۔۔

جس کو آج کل میں ہینڈل کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

شاہزیب شہزین کو ڈیٹیلز سے سمجھاتے ہووے بتایا۔۔۔۔۔

_____! اچھا!

شہزین نے شاہزیب کی بات کو سمجھتے ہوئے جواب دیا اور پھر منہال کی طرف
دیکھا۔۔۔۔۔

تجھے کیسے پتہ اس سب کے بارے میں _____؟

شہزین نے شاہزیب کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔
بھائی!! _____

آپ مجھے ایسے مت دیکھے۔۔۔۔۔

میں بتاتا ہوں کہ مجھے کیسے پتہ چلا _____؟؟
دراصل آج صبح شاہزیب نے شہزین کو منہال سے ہونے والی ملاقات کا بتاتے ہوئے
بولاً۔۔۔۔۔

اس لیے بھائی مجھے پہلے تو تھوڑا تھوڑا شک تھا لیکن میں نے کسی دوست سے انفارمیشن
لی تھی تو بس اس نے ہی بتایا مجھے۔۔۔۔۔

شاہزیب شہزین سے شرگوشی کے انداز میں بتایا۔۔۔۔۔

وہ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جب منہال کے موبائل کی رنگ ٹون نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔۔

ٹن ٹنائٹن۵

.....۵

ٹن ٹنائٹن

منہال اُن سب سے معازرت کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔۔

اور ریسٹورینٹ سے باہر نکل تا چلا گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اندر کافی شور تھا۔۔۔۔۔

جب وہ باہر گراؤنڈ میں آ گیا تو اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری طرف اُسکی ماما تھی۔۔۔۔۔

السلام و علیکم ماما!!!

منہال نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے اپنی ماما کو سلام کی۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے منہال کی ماما منہال سے شقوا کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

و علیکم السلام ماما کی جان!

بیٹا آپ بنا بتائے ہی چلے گئے شوٹنگ پر۔۔۔۔۔

نہیں ماما میں نے گڑیا کو بتایا تھا۔۔۔۔۔

اور آپ شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس لیے میں نے آپ کو ڈسٹرب کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی ماما آج میری شوٹنگ کینسل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

اس لیے میں اور آپ کا بھتیزے صاحب ایک ساتھ ہی ہے۔۔۔۔۔

منہال اپنی ماما کی شقواں ختم کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ایک کام کرنا صرف ان کو لے کر گھر آؤ ساتھ میں ہی ڈنر کرتے ہے۔۔۔۔۔

منہال کی ماما نے منہال سے کہا۔۔۔۔۔

اوک ماما بس ہم ابھی ایک گھنٹے تک آتے ہیں۔۔۔۔۔

اللہ حافظ ماما۔۔۔۔۔

منہال نے یہ بول کر کال کات دی۔۔۔۔۔

ریسٹورینٹ کے اندر جانے لگا۔۔۔۔۔

تبھی اُسکی ٹکرمائشا سے ہوئی۔۔۔۔

جو بنا دیکھے سیدھی آرہی تھی اتنی جور سے ٹکر لگنے کے بعد گرتی ہوئی نیچے گرنے ہی والی تھی۔۔۔۔

جب منہال نے اُسکا بازو پکڑ کے اپنی طرف خینچا۔۔۔

جسکی وجہ سے مائشا منہال کے سینے سے آکر ٹکرائی۔۔۔۔

آہہہہہ! _____

مائشا درد کی وجہ سے بے اختیار کرہ اٹھی۔۔۔۔۔

مائشا کے اس طرح کرہ نے سے منہال نے مائشا کو خود سے دور کرتے ہوئے فقر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔

مائشا آپ ٹھیک تو ہیں نہ۔۔۔۔۔

مائشا جو اپنے سر میں اٹھنے والی ٹیس کی وجہ سے سر کو چھوتے ہوئے آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔۔۔

منہال کے منہ سے اپنا نام سن کر جھٹکے سے آنکھیں کھولی۔۔۔۔

آپ ک کون ہیں _____؟

اور آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں _____؟؟؟؟

مائشا نے ڈرتے ہووے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہووے منہاں سے پوچھا۔۔۔۔۔

اور منہاں تو مائشا کے ایسا پوچھنے سے ہی منہ کھول گیا تھا۔۔۔۔۔

ااا

کیا پوچھ رہی ہیں آپ _____؟

منہاں نے مائشا کے سوال کے جواب کے بجائے سوال ہی کیا تھا۔۔۔۔۔

ارے میں تمہارے صرفان بھائی کا دوست۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس نے ابھی اندر اپنا تعارف بہ آواز بلند کروایا تھا۔۔۔۔۔

منہاں نے مائشا کی دماغ پر افسوس کرتے ہووے مائشا کو یاد کروایا۔۔۔۔۔

محترمہ کہا کھوئی ہوئی تھی آپ _____؟

اس بار منہاں نے مائشا کا نام لینے سے گریز کی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔۔

وہ مائشا کا ڈر اُسکے چہرے سے بخوبی جان گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ ٹیے مجھے جانے دے۔۔۔۔

میں نہیں جانتی آپ کو۔۔۔۔

مائشا منہال کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے منہال سے بولی۔۔۔۔

محترمہ میں ہٹ جاؤنگا۔۔۔۔

لیکن آپ اتنی ڈری سہمی سی کیوں ہے۔۔۔۔؟

منہال نے مائشا سے پھر سوال کیا۔۔۔۔

جس کو مائشا ایک دم فراموش کرتی ہوئی سائڈ سے نکل گئی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محترمہ۔۔۔۔

ارے سنیے۔۔۔۔

محترمہ سنے تو!۔۔۔۔

منہال مائشا کو آواز دیتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

لیکن مجال ہے جو اس چھوٹی سی چھوٹی موٹی سی لڑکی نے ایک بار بھی پیچھے موڑ کر دیکھا

ہو۔۔۔۔

منہال نے مانشا کو آواز دینے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگا جب اُسکی
نظر نیچے زمین پر گئی۔۔۔۔۔

جہاں پر شاید کوئی جویلری تھی۔۔۔۔۔

منہال نے نیچے جھک کر اس جویلری کو اٹھایا۔۔۔۔۔

اور اسکو آگے پیچھے سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اسکو غور سے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔۔۔

جب اُسکے دماغ میں جھموکا ہوا۔۔۔۔۔

یہ تو مانشا کی ہیں۔۔۔۔۔

جب منہال اندر ریسٹورانٹ میں بیٹھ کر مانشا پر ایک نظر ڈالی ہی تھی تب دیکھا تھا یہ

منہال اس کو یاد کرتے ہوئے خود سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔

ہاں یہ مانشا کا ہی ہیں۔۔۔۔۔

منہال نے پیچھے مڑ کر ایک بار پھر مانشا پر ایک نظر ڈالی اور پھر بریسلیٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے مائشا کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔۔

ریسٹورینٹ کے اندر منہال کے آنے کے بعد کا منظر عام  »»»»»»»»»»

منہال کے جانے کے بعد۔۔۔۔۔

شہزین، شاہزیب اور صرفان آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اور ان تینوں کے درمیان مائشا کو اپنا آپ بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اُسکی ایسا لگ رہا تھا جیسے اُسکے وجود کا اس دنیا میں کوئی معائنہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اب تو اسکو اپنی یہ زندگی اپنے بابا کے جانے کے بعد بے مول سی لگنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

وہ اپنے اس درد کو کسی سے بانٹ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

اُسکا تھا ہی کون صرف داد اور عالیان کے علاوہ۔۔۔۔۔

وہ ہی تو دو شخص تھے جو اسکو ہمیشہ سپورٹ کرتے تھے۔۔۔۔۔

ورنہ تائی جان نے کوئی کسر نہیں چھوٹی تھی۔۔۔۔۔

لیکن کچھ عرصے پہلے ان دو شخص میں سے ایک شخص کی کمی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ شخص تھا۔۔۔۔۔

عالیان ملک شاہ۔۔۔۔۔

ان دو شخصوں کے علاوہ ایک اور شخص تھا جو اسکو بہت محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ تھے ملک احسان شاہ!۔۔۔۔۔

ہاں وہی تو تھے جو اُسکے بابا کے جانے کے بعد باپ کی طرح اُسکے سر پر محبت کا ہاتھ رکھا

تھا۔۔۔۔۔
 وہ بیٹھی ہوئی اپنی ماضی کو کھونج رہی تھی۔۔۔۔۔

جب صرفان کی نظر اُسکی پر پڑی۔۔۔۔۔

مائشا گاڑیاں آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا گرٹیا؟

آپ پریشان کیوں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔؟

صرفان نے بالکل اُسکے بابا کی طرح محبت اور شفقت سے مائشا سے پوچھا۔۔۔۔۔

صرفان کے اس طرح سے پوچھنے اور مانٹشانے پہلے ڈرتے ہووے شاہزیب اور
شہزین کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر ڈر سے اٹکی ہوئی سانس کو بے حال کرتے ہوئے ہاں میں گردن ہلادی۔۔۔۔

گڑیا آپ ایک کام کرے آپ کار میں جا کر بیٹھ جائے۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا گڑیا آپ یہاں اپنے آپ کو اچھا فیل کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

اس لیے آپ کار میں جا کر بیٹھ جائے۔۔۔۔۔

ویسے بھی آپ کو ابھی زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔۔۔۔

صرفان نے مانٹشا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور پھر شاہزیب سے اپنی بات کی تائید چاہی۔۔۔۔۔

کیوں بھائی میں ٹھیک بول رہا ہوں نہ۔۔۔۔۔

شہزین جو مایو کو گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

صرفان کے یوں پکارنے پر گڑ بڑاتے ہوئے صرفان کو دیکھ کر اُسکے بات کی تائید کرتے

ہوئے ایک ایک لفظ طنزیہ انداز میں مایو کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہاں شیری تم صحیح بول رہے ہو۔۔۔۔۔

اس کو ابھی زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

جاؤ مایو!۔۔۔

تم جاؤ کار میں بیٹھ کر آرام کرو۔۔۔۔۔

ا

شہزین نے لفظ بہ لفظ چباتے ہوئے مایو سے کہا۔۔۔۔۔

اتناس نہ تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ مائشا وہاں سے دوڑنے کے انداز میں چلی گئی۔۔۔۔۔

لیکن شہزین نے جان بوجھ کر کار کی چابی مائشا کو نہیں دی۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے نیچے گردن جھکائے ریسٹورینٹ سے باہر ہی نکلی تھی تب اُسکی

ٹکڑے بہت جوڑ سے کیسی سے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

مائشا!!!!

منہال نے کار کے پاس کھڑی ہوئی مائشا کو آواز دی۔۔۔۔۔

مائشا جو کار کے پاس کھڑی ہوئی اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بابا کو بھی یاد کر رہی تھی جب اُس نے پھر سے وہی آواز سنی تو جلدی سے اپنے آنسوؤں کو

پوروں سے چنا اور ڈرتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی مائشا نے پیچھے دیکھا تھا منہال کی نظر سیدھا اُسکی آنکھوں پر گئی تھی۔۔۔۔۔

اور یہی وہ لمحہ تھا جو منہال سلمان شاہ کی دعا کو سننے والے عرش بری نے دعا کو

قبولیت کا شرف بخشا تھا۔۔۔۔۔

منہال سلمان شاہ جو پہلے ہی اس ڈری سہمی سی لڑکی کے چہرے کے نور اور اُسکے پردہ

کرنے سے متاثر ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب ان آنکھوں میں کہیں کھوسا گیا تھا۔۔۔۔۔

منہال سلمان شاہ آج صحیح معانوں میں اپنا دل کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

منہال کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

آج پانچ سال بعد اسکو اپنے وجود میں ایک سکون سا ایک ٹھنڈک سی محسوس ہوئی

تھی۔۔۔۔۔

جو برسوں پہلے یہ ٹھنڈک یہ سکون کہیں کھوسا گیا تھا۔۔۔۔۔
 نہ تو آج عورت ذات کو دیکھ کر دل میں آگ کے شعلے بھڑک تھے اور نہ ہی سانس لینا
 مشکل ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُسکے دل سے ایک دم یہ صدا آئی۔۔۔

یا اللہ! _____

بے شک تو ساری دنیا کا کار ساز ہے۔۔۔۔۔

منہال نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔۔
 مانشا منہال کے ایسے دیکھنے پر اور بھی زیادہ خوف زدہ نظر آنے لگی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو آپ گھبرائے مت میں آپ کو کچھ نہیں بولوں گا۔۔۔۔۔

منہال مانشا کے ڈر کو محسوس کرتے ہوئے شائستہ لہجہ میں مایوس سے بولا۔۔۔۔۔

جسے سن کر مایو کو ڈھارس سی ملی۔۔۔۔۔

اور ایک لمبی سانس لیکر اس نے اپنے آپ کا ڈر ختم کرتے ہوئے منہال سے

بولی۔۔۔۔۔

بتائے آپکو مجھ سے کیا کام تھا _____؟؟

منہال یہ ہی تو چاہتا تھا کہ وہ وپیری سی لڑکی کی اس سے ڈرے بنا کچھ تو بولے۔۔۔۔۔
منہال بولا مجھے آپ سے کچھ نہیں کہنا میں صرف آپکو آپکی امانت لوٹانے آیا ہوں جو
شائد وہاں گم گر گئی تھی۔۔۔۔۔

منہال نے اُسکا بریسلٹ اُسکے سامنے لہراتے کہا۔۔۔۔۔
مانشا اپنا بریسلٹ دیکھتے ہی منہال کے ہاتھ سے جھپٹنے کے انداز سے لیتی ہوئی بولی

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
یہ آپکو کہاں سے ملا _____؟

منہال نے ہاتھ کے اشارے سے اسکو بتایا۔۔۔۔۔
ماپو اس بریسلٹ کو دیکھتے ہی بے اختیار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب لاتے ہوئے منہال کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔
آج آپ کی وجہ سے میرا سب سے زیادہ قیمتی چیز آج مجھ سے دور ہو جاتی۔۔۔۔۔
صرف آپ کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اور منہال جو اُسکے لبوں کو ملتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس الزام پر فوراً سیدھا ہوا۔۔۔

کیا۔۔؟

یہ یہ بریسلیٹ میری وجہ سے گم ہو جاتا؟

یانی میری صرف میری وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منہال نے بریسلیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک بار تصدیق کرنی

چاہی۔۔۔۔۔

کیا پتہ سن نے میں ہی غلطی ہو گئی ہو؟

جو مائٹھانے ہاں میں گردن ہلا کر اُسکی یہ بھی غلط فہمی بھی دور کر دی۔۔۔۔۔۔۔

اچھا محترمہ!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ یہ الزام اتنے یقین کے ساتھ کیسے لگا سکتی ہے؟

کیا آپ بتا سکتی ہیں؟

منہال نے مائٹھا کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے بڑے ہی سوتے انداز میں

پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مائشا تو خود حیران تھی کی اُس نے یہ الزام کیسے لگا دیا۔۔۔۔۔
 جس شخص سے ابھی تھوڑی دیر پہلے تک اتنی خوفزدہ سی تھی۔۔۔۔۔
 اب اتنی جلدی بنا ڈرے اتنا بڑا الزام اس ہی شخص پر کیسے لگا دیا۔۔۔۔۔
 شاید یہ منہاں کے شائستہ لہزے کا ہی اثر تھا۔۔۔۔۔
 جس نے اس کی اڈر اسکا خوف کہیں گم سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
 مائشا نے ابھی بولنے کے لیے لب ہی کھولے تھے۔۔۔۔۔
 جب اسکو سامنے سے شاہزیب آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔
 جو ڈر جو خوف کہیں گم سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
 اس ہی ڈر کو لوٹ کر آنے میں سیکنڈ بھی نہیں لگا۔۔۔۔۔
 مائشا خوف زدہ ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔
 آپ جائے یہاں سے۔۔۔۔۔
 پلیر جائے۔۔۔۔۔

منہال جو اپنے سوال کے جواب کا انتظار کر رہا تھا مائشا کو اس طرح ایک دم سے خوف

زدہ ہوئے دیکھا تو پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ارے میں نے ایسا بھی کیا پوچھ لیا جو آپ اتنی ڈر رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟

بھئی صرف آپ کے الزام کی وجہ ہی تو پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس میں اتنا ڈرنے کی کیا بات۔۔۔۔۔؟

لیکن مائشا اسکی باتوں پر دھیان دیتی تو کچھ جواب بھی دیتی۔۔۔۔۔

اُسے پھر سے منہال کو جانے کے لیے کہا۔۔۔۔۔

آپ جائے اللہ کے واسطے۔۔۔۔۔

وہ یہیں پر آرہا ہے۔۔۔۔۔

لیکن کون۔۔۔۔۔؟

منہال نے نہ سمجھنے والے انداز میں مائشا سے پوچھتے ہوئے گردن پیچھے گھما کر

دیکھا۔۔۔۔۔

جہاں سے شاہزیب آرہا تھا پھر مائشا کی طرف۔۔۔۔۔

اس طرح اس لڑکی ان لوگوں کو دیکھ کر گھبرا جانا منہاں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن ماٹھا کی آنکھوں کو دیکھ کر جو ابھی بلکل رونے کی تیاری میں تھی۔۔۔۔۔

پوچھنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں!!

اور وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا لیکن ساتھ میں ماٹھا سے جڑی سوچوں کی پوٹلی بھی

ساتھ میں لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔



ماضی۔۔۔۔۔۔۔

***"میرا درد ہے ایک ایسا

جو میں نے خود ہی اپنے لیے چنا ہے!۔۔۔۔۔

ماں باپ کو چھوڑ کر

خوابوں کو منزل دینے چلا ہوں! _____

اب تو

میرا درد بھی تم ہو! _____

میری خوشی بھی تم ہو!! _____

میرے خواب بھی تم ہو! _____

میرا انتخاب بھی تم ہو! _____

جس خواب کے لیے چھوڑا ہے اپنی ماں کا آنچل

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جواب بھی تم ہو! _____

جس خواب کے لیے ضد باندھی ہوئی ہے اپنے باپ کی شفقت سے

وہ منزل بھی تم ہو! _____

تم ہو میرا جنون ع خواب

تم ہو میرا تعبیر ع خواب

اور

تم ہی ہو اب میری منزل کا جواب،،! _____**

بقلم

ملیچہ چودھری

سلمان شاہ جب نیند سے بیدار ہوا تو اُس نے اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔۔۔

وہ زیادہ بڑا نہیں تو زیادہ چھوٹا بھی کمرہ نہیں تھا۔۔۔۔
ایک طرف بیڈاُسکی دائی طرف ڈر اور اور ڈریسنگ مرربائی طرف وارڈروب بیڈ کے سامنے کی دیوار پر چھوٹی چھوٹی نفیس سے پینٹنگ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

وارڈروب کے برابر میں ایک گیٹ تھا شاید یہ گیٹ بالکنی میں کھلتا تھا۔۔۔۔

وہ صاف ستھرا روم جس میں اس وقت سلمان شاہ موجود اپنے ہی خیالوں میں مہویہ

سوچے جا رہا تھا کی آخر وہ ہیں کہا؟؟ 😞 😞

یہ میں کہا ہوں؟؟

اور مجھے یہاں پر کون لایا ہیں؟؟؟؟

ابھی بھی اُسکی آنکھوں میں سلیپنگ ٹیبلیٹ کا نشا تھا-----

ذہن بلکل کام کرنا چھوڑ گیا تھا-----

اُسے کچھ بھی یاد نہیں رہا تھا-----

رونے کی وجہ سے آنکھوں کے پوٹے بھی لال سرخ ہو کر سو جھ گئے تھے-----

وہ ابھی خود سے ہی سوال جواب کر رہا تھا۔۔ جب جہانگیر دروازہ کھول کر روم کے

اندر آیا۔۔۔۔۔

سلمان نے دروازے کی طرف چہرا موڈ کر دیکھا۔۔۔۔۔

جہانگیر کو دیکھتے ہی سلمان کو وہ سب یاد آنے لگا جو ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہوا

تھا۔۔۔۔۔

جہانگیر سلمان کے نزدیک وہیں پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اور برو!

اٹھ گئے تم!!!!

جہانگیر نے سلمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں! _____

سلمان نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

جہاں گیر جانتا تھا وہ اپنے ماما بابا سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ یہ جاننے سے قاصر تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر سلمان نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیوں لیا _____؟

اُسکے جہن میں سلمان کو ایسے دیکھ کر بہت سے سوال جنم لے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ ان سوالوں کا جواب سلمان کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تھا کہ سلمان خود بتائے گھر چھوڑنے کی وجہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو _____؟

تم ان ہاتھوں میں _____؟

جہاں گیر نے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلمان سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سوال پر سلمان نے بھیگی پلکوں کو اٹھا کر جہاں گیر کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں _____؟

پندرہ سال کی عمر میں اپنی ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی ایک یتیم کی زندگی گزارنے کا

درد

ماں کے آنچل کو چھوڑ کر درد رٹھو کریں کھانے کا درد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی تو اُسے ایسے جینے کی شروعات بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ ان چن گھنٹوں میں ہی نڈھال سا نظر آنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکو اپنے بابا سے نفرت سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے جہانگیر کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے گردن جھکالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھوں کو دیکھتے ہووے جہانگیر سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ رہا ہوں کہ قسمت کیا کیا کھیل کھیلے گی میرے ساتھ؟

دیکھ رہا ہوں کہ ایسی کون سی خطا سرزد ہوئی ہے مجھ سے جس کی سزا صورت اتنی

بھیانک ملی ہے؟

تلاش کر رہا ہو کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس خواب کے لیے میں نے اپنے اور اپنا سب کچھ داو پے لگایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اُس خواب کی تعبیر ملے گی بھی یہ نہیں ___؟
 یہ آخری بات سلمان نے جہانگیر کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔
 آنکھوں میں سے آنسوؤں کی صورت میں لڑیاں ایسے بہ رہے تھے جیسے پہاڑوں پر سے
 جھرناد۔۔۔۔۔

اب تو یہ آنسو اُسکے لیے ساری زندگی بن گئے تھے۔۔۔

مجھے مل جائے گی نہ جہانگیر میری منزل ___؟؟؟؟

بتانہ جہانگیرت تو کیوں چپ ہے ___؟

بول نہ جہانگیر سلمان نے اسکو جھنجھوڑتے ہووے اس سے سوال کیا۔۔۔

ہاں ت تو کیوں بتائے گا ___؟

کیونکہ اس سوال کا جواب تو تیرے پاس بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

بلکہ اس کا جواب تو کسی کے بھی پاس نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

سلمان پھر سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

جہانگیر سے سلمان کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔

میرا اس دنیا میں کون تھا اُن کے علاوہ _____؟

میری صرف ایک ہی غلطی تھی کہ میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے خواب دیکھے۔۔۔۔۔

کیا خواب دیکھ نہ جرم ہے۔۔؟

سلمان اُسکے گلے لگے ہی روتے ہوئے اُسے کی سارے سوال کر ڈالے۔۔۔۔۔

جہاں گنیر نے سلمان کو خود سے دور کرتے ہوئے اُسے بیڈ پر بٹھایا پھر سائڈ سے پانی لایا اور

اسکو پانی پلا کر گلاس کو ایک طرف رکھ کر سلمان کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

سلمان میرے بھائی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کہ انکل نے تجھے گھر سے کیوں نکالا ہے _____؟

لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ مجھ سے تیری یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔۔۔۔۔

اور پھر اُسکے آنسوؤں کو اپنے پوروں چُنے۔۔۔۔۔

اب بتا کیوں اتنا پریشان ہے _____؟

جہاں گنیر نے سلمان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

سلمان نے خود کو سنبھالتے ہوئے ساری بات جہانگیر کے گوش گزار کر دی۔۔۔۔۔

Oh my god.....

سلمان تم اتنے پاگل کیسے ہو سکتے ہو _____؟

مطلب انکل کے ایک بار بولنے سے ہی تم گھر کو کیسے چھوڑ سکتے ہو _____؟
اور پھر جب آنٹی نے تجھ سے کہا تھا کی وہ کچھ دن میں انکل کو منانے کی کوشش کریگی تو تم نے انکی بھی بات نہیں سنی۔۔۔۔۔

ایک بار میرے بھائی دیکھ تو لیتا کہ آنٹی انکل کو منائے گی بھی یا نہیں؟؟

تجھ سے مجھے اس پاگل پن کی توقع نہیں تھی _____؟؟

جہانگیر نے سلمان کی بات کو سن کر اُسکی عقل پر افسوس کرتے ہووے

بولا۔۔۔۔۔

سلمان میرے بھائی چل چھوڑاں سب کو جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔۔۔

چل تو میرے ساتھ چل حویلی۔۔۔۔۔

ہم سب بات کرتے ہیں انکل سے۔۔۔۔۔

میں بابا سے بول کر انکل کو منانے کی کوشش کرواتا ہوں۔۔۔۔۔

جہا نکیر نے سلمان کے پاس بیٹھ کر اسکو پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں!۔۔۔۔۔

اب میں اس گھر میں کبھی قدم نہیں رکھوں گا۔۔۔۔۔

سمجھے تم۔۔۔۔۔

سلمان جہا نکیر کی بات کو سنتے ہی غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔۔۔

اور تم بے اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کی تم میری ہیلپ نہیں کر سکتے تو پلیز مجھے یہ ایڈوائس

بھی مت دو۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے نہیں ضرورت کسی کی بھی ایڈوائس کی۔۔۔۔۔

جہاں میں گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔

وہیں میں اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتا ہوں۔۔۔۔۔

کسی بھی یانی کسی بھی!!!!!!!

سلمان کی غصے میں لال آنکھیں ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

گردن کی رگیں ایسے اُبھر رہی تھی مانوا بھی فٹ جائیگی۔۔۔۔۔

اس نے جہانگیر کو دیکھتے ہوئے ہر لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہی سلمان _____؟

میں نے کب کہا کہ میں تمہاری ہیلپ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

سلمان میں صرف تمہیں یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں جو فیصلہ تم اب لے رہے

ہو کہیں اس فیصلے سے پھر تمہیں پچھتانے کا بھی وقت نہ ملے۔۔۔۔۔

اب بھی وقت ہے سلمان میرے بھائی! _____

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت رتے سمجھ جاؤ۔۔۔۔۔

ابھی تو شروعات بھی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

جو تمہیں بولنے میں آسان لگ رہا ہے وہ اتنا بھی آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔

جہانگیر نے اسکو پھر سے سمجھانے کی ناکام سے کوشش کی۔۔۔۔۔

لیکن سلمان کی ایک ہی رٹ تھی کہ وہ اب کبھی بھی حویلی واپس نہیں لوٹے

گا۔۔۔۔۔

جب جہانگیر کے سمجھانے کی ساری کوشش بے سود رہی تو جہانگیر ہار مانتے ہووے
سلمان سے بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!! _____

اب جب تو نہیں سمجھ رہا ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

میں تجھے ہر طرف سے سپورٹ کرونگا۔۔۔۔۔

اور بابا سے بھی بات کرتا ہوں آج۔۔۔۔۔

شائد بابا ہی کوئی حل بتادے _____؟؟

اور اب تو چل میرا ساتھ گھر۔۔۔۔۔

جہانگیر نے سلمان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ چلنے کی تاکید کی۔۔۔۔۔

سلمان نے اپنے آنسو بے دردی سے پوچھتے ہوئے جہانگیر کو دو منٹ ویٹ کرنے کا

بول کر فریش ہونے واشر و م چلا گیا۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

منہال نے کار کے پاس آ کر صرفان کو باہر آنے کا بولا۔۔۔

اور پھر خود ڈرائیونگ سٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اب اُسے جلد سے جلد گھر جانا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کو دیکھ کر بہت ڈسٹرب ہو گیا تھا۔۔۔

منہال نے تھوڑی سی گردن اپنی بائیں طرف موڑ کر پھر اس معصوم سی لڑکی کو

دیکھا۔۔۔۔۔

جواب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

اور شاید شاہزیب بھی وہیں گاڑی کے پاس کھڑا فون پر بات کرنے میں مصروف

تھا۔۔۔۔۔

تبھی صرفان گاڑی کا گیٹ کھول کر اس میں بیٹھتے ہوئے فقر مندی سے منہال سے

پوچھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا یار _____؟

سب ٹھیک تو ہے _____؟

اتنی جلدی میں کیوں بلایا تو نے۔۔۔۔۔

اور تو اندر بھی نہیں آیا۔۔۔۔۔

نہیں شیری کچھ نہیں ہوا!۔۔۔۔۔

ہاں سب تھیک ہے!!۔۔۔۔۔

بس ماما کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔

تو وہ بول رہی تھی کی ہم دونوں جلدی سے گھر پہنچے پھر ہم سب مل کر ڈنر کرے
گے۔۔۔۔۔

اچھا!۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
صرف ان گروں کو ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن جب پوری بات سمجھ آئی تو ایکساٹڈ ہوتے ہوئے چلا یا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟

مطلب پھوپھو نے میرے لیے اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے ڈنر تیار کیا

ہیں۔۔۔۔۔

واؤوووووووو.....

آج تو میری دعوت لگ گئی بھئی۔۔۔۔۔

آج تو میں پیٹ بھر کر خاؤنگا۔۔۔۔۔

صرف ان ایکساٹڈ ہوتے ہوئے اپنی ہی ہانک رہا تھا۔

کیوں تو روز نہیں کھاتا کیا پیٹ بھر کر کھانا؟

جو آج ہی کھائے گا۔۔۔۔۔

منہال نے سنجیدگی چہرے پر سجھائے صرف ان پر طنز کیا۔۔۔

اوہ بھائی مانا کہ تو ڈائٹنگ کرتا ہے۔۔۔

لیکن اس کا مطلب تو نہیں کی تیری طرح ہر کوئی ڈائٹنگ پر ہے۔۔۔

اور ویسے بھی تجھے شوق نہیں ہے کھانا کا۔۔۔

بھئی ہم تو کھانے کے شوقین ہیں۔۔۔

صرف ان منہال سے ایسے بول رہا تھا جیسے کوئی بڑی بی انا ہو۔۔۔

ہاں!۔۔۔

یہ کیسے بھول گیا میں کہ۔۔۔۔۔

منہال نے صرفان کی طرف دیکھتے ہوئے سر پر ہاتھ مار کر بھولنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ابھی وہ بول کر درمیان میں رکا ہی تھا۔۔۔

جب صرفان تھوڑا سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیا بھول گیا۔۔۔؟

صرفان کو لگا کوئی زیادہ ہی سنجیدہ بات ہے۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ مقابل بھی ایک ایکٹنگ کی دنیا کا کنگ بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔۔
جو اُسکی فرکی لے رہا ہے۔۔۔۔

یہی کہ!!!!

منہال سسپینس پھیلاتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا بھئی بتا بھی دے کیوں اتنا سسپینس پھیلا رہا ہے۔۔۔؟؟؟

اب صرفان کے چہرے نے سنجیدگی کے جگہ پریشانی نے لے لی تھی۔۔۔

منہال کو صرفان کو ایسا دیکھنے میں بہت ہی لطف آ رہا تھا۔۔۔۔۔

کمینے انسان ت تو میرے بارے میں ایسا سوچتا ہیں۔۔۔۔

اب میں تجھے نہیں چھوڑونگا۔۔۔۔

صرف ان منہال پر لگو کی بارش کرتے ہووے منہال پر چڑھ دوڑا۔۔۔۔

جب صرف ان کے مکے برسے بند ہی نہیں ہوئے تو منہال بولا۔۔۔۔

بس بس میرے بھائی تو کیوں اتنا بُرا مانتا ہے۔۔۔۔؟

میں نے تو تیرا سچ تجھے بتایا ہے۔۔۔۔

اس میں میری کیا غلطی؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ویسے بھی یہ سب کو پتہ ہے لڑکے سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

منہال نے صرف ان کے کچھ گھنٹے پہلے والے فقرے اسکو واپس لوٹا کر جیسے اپنا حساب

پورا کیا تھا۔۔۔۔۔

واہ بھئی واہ!۔۔۔۔

کیا بات ہے۔۔۔۔؟

مطلب ک میری بلی مجھ ہی کو ہی میاؤں!۔۔۔۔

منہال نے مسکراتے ہوئے صرفان سے پوچھا۔۔۔۔

وہ اس لیے میرے بھائی!!!

آج ان پانچ سالوں میں تو پہلی بار دل سے وقفہ وقفہ پر ہستا ہوا دکھ رہا ہے۔۔۔۔

صرفان کا اتنا بولنا تھا کہ منہال کی ہنسی پلوں میں سمٹی اب مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔۔۔۔

صرفان نے منہال کے چہرے کی طرف دیکھا جو ابھی کچھ منٹ پہلے گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔۔۔۔

وہی چہرہ اب مر جھاسا گیا تھا۔۔۔۔

سوری یار!

میرا مقصد تیرا دل دکھانا نہیں تھا۔۔۔۔

بس تجھے آج ایسے ہنستے ہووے دیکھا تو پوچھ لیا تھا۔۔۔

اگر بُرا لگا ہو تو۔۔۔۔

سوری اگین یار!!!!

منہال خود کو سنبھالتے ہووے صرفان کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

صرفان کیسی باتیں کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔؟

آئندہ سے تم مجھے کبھی بھی سوری نہیں بولو گے سمجھے۔۔۔۔۔

اور کبھی بھی نہیں کا مطلب کبھی بھی نہیں ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔

منہال نے صرفان کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!۔۔۔

اب سے میں تجھے کبھی بھی سوری نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن تجھ کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔؟؟؟

صرفان منہال کے آگے ہاتھ کرتے ہوئے منہال سے بولا۔۔۔۔۔

کون سا وعدہ۔۔۔۔۔؟؟

منہال نے صرفان کی طرف نسمجھی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

پہلے وعدہ کر پھر بتاؤں گا۔۔۔۔۔

صرفان نے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منہال سے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھئی وعدہ کیا۔۔۔۔۔

اب بتاک کس وجہ سے تو وعدہ لے رہا ہے۔۔۔۔۔

منہال ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہووے صرفان سے بولا۔۔۔۔۔

وعدہ یہ ہے ک۔۔۔۔۔

تم یہ مسکراہٹ کبھی بھی اپنے چہرے سے جدا نہیں ہونے دو گے۔۔۔۔۔

صرفان نے یہ بول کر منہال کی طرف دیکھا جو اسکو بے بس نظروں سے دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

صرفان سے منہال کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

منہال میں جانتا ہوں تیرے لیے یہ بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔

لیکن ناممکن نہیں۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ منہال آج تیرے چہرے پر یہ مسکراہٹ کس وجہ سے آئی

ہے۔۔۔۔۔

لیکن جس بھی وجہ سے آئی ہے۔۔۔۔۔

بس اللہ سے میری یہ دعا ہے کہ تو ہمیشہ خوش رہے۔۔۔۔

صرف ان دل سے دعا دیتے ہوئے بولا۔۔۔

اس بیچ منہال بلکل خاموش تھا۔۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں بولا۔۔۔۔

بولتا بھی کیا اسکے پاس بولنے کے لیے الفاظ ہی نہیں تھے۔۔۔۔

دسمبر کی اندھیری کالی سیاہ رات آسمان میں کالی کالی گھٹاں تیز ہواؤں کا جھوکا جو ٹھنڈ کو

اور بڑھارہا تھا جہاں اس ٹھنڈ میں سب اپنے اپنے گھروں میں تھے وہیں ممبئی جیسے "مایا

کی نگرہی کے شہر، میں گاڑی ریش ڈرائیونگ کے ساتھ روڈ پر چل رہی تھی۔۔۔۔

اور گاڑی میں وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اگر ان دونوں کے درمیان کچھ تھا تو وہ تھی خاموشی۔۔۔۔

ایک ایسی خاموشی جس کا جواب ان دونوں ہی کے پاس نہیں تھا۔۔۔۔

یہ نہیں تھا کی صرف ان منہال کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

وہ سب جانتا تھا لیکن وہ جاننے کے باوجود اُسکی سمجھ نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

جب کار میں خاموشی حد سے زیادہ بڑھنے لگی اور صرفان کو لگنے لگا۔۔۔

اگر وہ اس خاموشی میں اور دیر بیٹھا تو اُس کا دم ہی نکل جائے گا۔۔۔

تو صرفان خاموشی کو توڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

منہال تمہارے اُس کام کا کیا ہوا؟

پتہ چلا کچھ؟؟؟

کون سا کام؟

منہال نے حیرت سے دیکھتے ہوئے صرفان سے پوچھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن پھر یاد آتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا!

وہ کام!!!!

نہیں یار کہا ابھی تک تو کچھ بھی انفارمیشن نہیں ملی۔۔۔۔۔

جس کو یہ کام دیا تھا وہ تو آجکل اپنے بہن کی شادی میں مصروف ہے اسلئے وہ آجکل چھٹی

پر ہے۔۔۔۔۔

اور پھریوں مجھے اُسکو ڈسٹرب کرنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔

منہال نے صرفان کو اُسی سے بتایا۔۔۔۔۔

چل کوئی بات نہیں!۔۔۔۔۔

اگر اللہ نے چاہا تو انشاء اللہ یہ کام بھی جلد ہی ہو جائے گا۔۔۔۔۔

بس تو اللہ پر یقین رکھ۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی اللہ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے!!!!۔۔۔۔۔

بے شک ہر کام اُسکی ہی مرضی سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

صرفان منہال کے کندھوں کو تھپکی دیتے ہووے اسکو سمجھانے لگا۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک بول رہا ہے صرفان تو۔۔۔۔۔

منہال نظریں چراتے ہووے یہ بول کر پھر سے خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

ویسے منہال تم رینل لائف میں بھی ایکٹنگ کافی اچھی کر لیتے ہو۔۔۔۔۔

صرفان منہال کے نظریں چرانے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اچھا!!!!!!.....

وہ کیسے _____؟

منہال سمجھنے کے باوجود بھی نہ سمجھتے ہووے بولا۔۔۔۔۔

وہ ایسے میرے بھائی کی تو اب ہم سب سے بھی نظریں چرانے لگا ہے۔۔۔۔۔

صرف ان منہال کو گھورتے ہووے ہر ایک لفظوں کو چبا چبا کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.....

میرے جاسوس بھائی! _____

مجھے معاف کر! _____

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہال اُسکی بات کو مذاق میں ٹالتے ہووے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اُسکی آنکھیں اُسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھوں میں وہی درد وہی خاموشی برقرار تھی۔۔۔۔۔

اور یہ بول کر اُس نے کار کی سپیڈ بڑھادی۔۔۔۔۔

یانی اب اسے گھر جانے کی جلدی تھی۔۔۔۔۔

شہزین نے کار کو حویلی کے باہر روک کر ہارن بجایا لیکن مجال ہے جو گیٹ کیپر کو سنای

دیا ہو۔۔۔۔۔

اُس نے پھر ہارن دیا۔۔۔۔۔

پیپ.....

پیپ پیپ پیپ پیپ.....

پیپ پیپ پیپ پیپ.....

اب تو ایسا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے وہ ہارن پر ہاتھ رکھ کر بھول ہی گیا ہو۔۔۔۔۔

کچھ تو اُس کا موڈ پہلے سے ہی خراب تھا۔۔

اور رہی سہی کسر اس گیٹ کیپر نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔۔

شاہزیب نے جب شاہزیب کو غصے میں دیکھا تو جلدی سے ڈیش بورڈ پر سے موبائل

اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس بھائی!!!!

ریلیکس-----

میں ابھی گیٹ کیپر کو فون کرتا ہوں شاید وہ کسی کام میں مصروف ہو-----
اُس نے شہزین کو یہ بول کر گیٹ کیپر کو کال ملائی جو دوسری طرف سے ایک دوہیل کے
بعد اٹھالی گئی تھی-----

سلیم تم کہا ہو_____؟؟؟؟

اتنی دیر ہو گئی ہے ہمیں ہارن دیتے ہوئے-----

اور تم ہو ک آنے کی زحمت ہی نہیں بخش رہے ہو-----

شاہزیب گیٹ کیپر کی سلام کا جواب دے کر اس پر دھاڑتے ہووے بولا-----

دوسری طرف سلیم (گٹکیپر) یوں شاہزیب کے غصہ ہونے پر ڈرتے ہوئے

بولا-----

چھ چھ چھوٹا صاحب جی-----

ہمکو نا ہی سنا ہے آپ کا کار کا ہارن-----

ہم آتا ہے_____؟

یہ بول کر اُس نے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

جب گیٹ کیپر نے گیٹ کھولا۔۔۔۔

تو شہزین نے اسکو غصے سے گھورتے ہووے کار کو اندر کے جانب بڑھالی

تھی۔۔۔۔۔

شاہ حویلی۔۔۔۔۔

کھلی اور ہارے بھرے خوبصورتی سے لبریز میدان میں بنی یہ شاہ حویلی۔۔۔۔

اتنی خوبصورت کِ دیکھنے والے کی آنکھیں اسکو بار بار دیکھنے کی خواہش کرے۔۔۔۔

جسکے چاروں جانب پیڑ پوڈھوں کا سماں تھا۔۔۔۔

اندر ایک بہت بڑا خوبصورت سالان۔۔۔۔

جس میں چھوٹی چھوٹی ہری ہری گھاسیں اُگی ہوئی تھی۔۔۔۔

چاروں اطراف میں الگ الگ قسم کے پھول جو شاندار الگ الگ ممالک سے تھے۔۔۔۔

پھولوں کے اوپر رنگ بی رنگی تیتلیوں کا جھنڈ دیکھنے میں ایسا لگتا جیسے یہ جنت کا نظارہ
 ہو۔۔۔۔

بڑے بڑے الگ الگ طرح کے پیڑ پودھے جو اُسکی خوبصورتی میں اور اضافہ کر رہے
 تھے۔۔۔۔

اور اس کے وسط میں دائرے کی شکل کا رنگ بی رنگے پتھروں سے بنایا گیا فوارہ تھا
 ۔۔۔۔

جس کے درمیان میں دو بگولوں کا مجسمہ بنایا ہوا تھا۔۔۔
 جس میں سے پانی فواروں کی صورت میں بارش کی بوندوں کی طرح برس رہا
 تھا۔۔۔۔

چھم چھم

چھم چھم چھم.....

کرتے ہوئے۔۔

اور بالکل سامنے دائرے کی صورت میں ایک ہی فاصلے سے ستونوں کی قطار
 تھی۔۔۔۔

تھوڑا اور اندر جائے تو۔۔۔۔۔

دائی جانب ایک بڑا سا پورچ جس میں دو گاڑیاں ابھی بھی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اب حویلی کے اندر جائے تو اندر ایک بڑا سا لاؤنج تھا۔۔۔۔۔

جو گولڈن رنگ سے نہایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

لاؤنج کی دیواروں پر جگہ جگہ لکڑی کے ڈیزائن بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جس کے درمیان میں اس حویلی کے مکینوں کی تصویریں چسپاں تھی۔۔۔۔۔

لاؤنج کی چھٹ کے وسط میں ایک بڑا سا جھومر لٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جس میں سے ابھی بھی لائٹوں کی رنگ برنگی چمک اپنی اب و اتاب سے چمک رہی

تھی۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے حویلی کی خوبصورتی میں چار چاند لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

لاؤنج میں جھومر کے نیچے سفید ماربل کافرش کے اُپر درمیان میں خوبصورت سے

صوفے اور اُسکے ہی نزدیک ایک ٹیبل بچھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سو فون کے سامنے

ایک بڑا سا tv رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب آتے ہیں لاؤنج کی بائی طرف وہاں پر ایک بہت بڑا سا کچن اور اُسے ہی اٹیچ ایک بڑا سا ڈائننگ ہال تھا۔۔۔۔۔

ڈائننگ ہال کے اندر ایک طرف بڑا سا کونچ کا ڈائننگ ٹیبل تھا۔۔۔

جس کے چاروں اطراف میں چیئر بچھی ہوئی تھی۔۔۔

اور ڈائننگ ٹیبل کے درمیان میں ایک بہت ہی نفیس سا فلور پوٹ رکھا ہوا تھا۔۔

ڈائننگ ہال میں جگہ جگہ نفیس سے ڈیکوریٹڈ سامان رکھے ہوئے تھے۔۔۔

اس پورے پورشن میں بارہ کمرے اور ایک کچن تھا۔۔۔

اس حویلی میں دو پورشن تھے۔۔۔۔۔

اور دونوں ہی کافی حد تک ایک جیسے اور بڑے بھی تھے۔۔۔۔۔

رات کے اس پہر شاہ حویلی اپنی شان و شوکت سے کھڑی جگمگاہی تھی۔۔۔۔۔

کبھی اس حویلی کی در دیواروں میں کمکوں کی آوازیں گونجا کرتی تھی۔۔۔۔۔

پراب۔۔۔۔۔

اب کچھ سالوں سے جیسے اس حویلی کے مکینوں نے ہنس ناہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

ہر طرف ہر ایک حویلی کے مکینوں کے چہروں پر اُداسی اُداسی اور بس اُداسی ہی رہ گئی
تھی۔۔۔۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

لیکن شاہ حویلی کے مکینوں میں سے کوئی بھی نہیں سویا تھا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔۔۔

آج مائشا کو ڈسچارج ہو کر ہسپتال سے حویلی جو آنا تھا۔۔۔۔۔

سب لاؤنج میں بیٹھے مائشا کے آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

حسن شاہ، ملک شاہ ایک طرف صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

نور العین بیگم (نور کی ماما)، دادو جان اور نور ایک صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

سب کی نگاہ عمر کو زائینٹری گیٹ کی طرف تھی۔۔

اتنی بڑی حویلی میں آج بالکل سناٹا تھا۔۔۔۔۔

سب ایک دوسرے سے نظریں چرائیں مائشا کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہاں سب ہی موجود تھے۔۔۔۔۔

صرف ایک شخص کے علاوہ اور وہ تھی شاہزیب اور شہزین کی ماما صائمہ ملک شاہ بیگم

وہ ماٹشا کے ڈسپارچ ہو کر حویلی آنے سے بلکل بھی خوش نہیں تھی۔۔۔۔۔

بلکہ وہ چاہتی ہی نہیں تھی ک ماٹشا زندہ رہے۔۔۔۔۔

پتہ نہیں لیکن ایسی کیا گناہ ہوئی تھی ماضی میں جس کا بدلہ وہ اب ماٹشا سے لے رہی

تھی۔۔۔۔۔

نور العین بیگم اور حسن شاہ جو آج ہی ماٹشا کی چوٹ کا سن کر دیلی سے پہلی ہی ٹکٹ سے

آئے تھے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اور یہ بھی نور نے بتایا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ حویلی کے کسی بھی فرد نے بتانا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

جب حسن شاہ کو پتہ چلا کہ ان کی جان سے پیاری بھتیجی ہسپتال میں ایڈمٹ ہے تو وہ

دوڑے دوڑے چلے آئے۔۔۔۔۔

اور اب سب لاؤنج میں موجود ماٹشا کا حویلی

لوٹنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ہر کوئی کوئی پریشان اور نام نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

کوئی اپنی بے خیالی پر نام تھا تو کوئی اپنے اوپر سوئے گئے فرض نہ نبھانے پر۔۔۔۔۔

سب کسی نہ کسی بات پر شرمندہ تھے۔۔۔۔۔

وہ سب بیٹھے ہوئے اپنی اپنی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے جب انہیں باہر سے شور سنائی

دیا شاید شہزین کسی پر چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

سب شور کو سن کر باہر پورچ میں آگئے۔۔۔۔۔

نور داد کو سہارا دے کر باہر لائی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا شہزین بیٹا؟؟؟

ایسے کیوں چلا رہے ہو سلیم پر؟

حسن شاہ نے پریشانی کے ملے جلے تاثرات سے شہزین کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال

کیا۔۔۔۔۔

شہزین جو سلیم کو ڈانٹنے میں مصروف تھا اپنے پیچھے سے حسن تایا کی آواز کو سن کر پیچھے

مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

السلام و علیکم تایا جان!!!

شہزین حسن تایا کو سلام کرتے ہووے بولا۔۔۔۔

کچھ نہیں تایا جان!۔۔۔

میں گیٹ کھولنے کے لیے سلیم کو بول رہا تھا۔۔۔۔

پتہ نہیں کہا پر تھا یہ۔۔۔۔؟؟؟؟

شہزین نے نظریں جھکاتے ہووے جواب دیا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا!!!!۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے!!!!۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مانشا بیٹے کہاں پر ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

حسن تایا نے شہزین کی سلام کا جواب دے کر ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے شہزین

سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ تایا جان ابھی گاڑی میں ہے۔۔۔۔۔

شہزین نے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔۔

اچھا!!!!۔۔۔۔۔

جاؤ نور بیٹے بہن کی ہیلپ کرو۔۔۔۔

حسن شاہ نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے نور کو مائشا کی مدد کرنے کو کہا۔۔۔۔

جی بابا!۔۔۔

نور نے ایک لفظی جواب دے کر انکے حکم کی تعمیل کی۔۔۔۔

سب واپس لاؤنج میں آگئے تھے۔۔۔۔

مائشادادو کے پاس بیٹھی ہوئی چپ چاپ گردن جھکائے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹخا

رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب حسن تایا بولے۔۔۔۔

مائشا بیٹا اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔۔؟؟؟؟

درد تو نہیں ہو رہا نہ بیٹے۔۔۔۔

مائشانے گردن اٹھا کر حسن تایا کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہنسننن درد۔۔۔۔۔۔۔۔

جو درد آپ لوگوں نے دیے ہے پھر اُسکے سامنے تو کچھ بھی نہیں ہے تایا جان

مائشا تایا کو دیکھ کر صرف یہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن بولی کچھ بھی نہیں بس انکی طرف آنکھوں میں نمی لیے دیکھ ہی رہی تھی

۔۔۔۔۔

کیا کیا نہیں تھا ان آنکھیں میں۔۔۔

درد کی ایک ان کہیں داستاںء ظلم سہنے کیء ماں باپ سے پچھڑنے کی۔۔۔۔۔

تایا ابانے جب ان آنکھوں میں دیکھا تو فوراً نظریں چراتے ہوئے اپنی زوجہ محترمہ سے

بولے۔۔۔

نور العین بیگم جاؤ بچی کے لیے ہا کا سا کچھ کھانے کے لیے بنا دو۔۔۔

اور نور بیٹا تم بہن کو لے کر اُسکے روم میں جاؤ۔۔۔۔۔

جاؤ بیٹا!

اور پھر تایا ابانے مائشا کی طرف دیکھ کر اسکو روم میں جانے کو کہا۔۔۔

مائشانے ہاں میں گردن کو ہلا کر وہاں سے اٹھ کر نور کے ہمراہ اپنے روم میں چلی آئی

تھی۔۔۔۔۔

مائشا روم میں آتے ہی ہاتھ روم میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔

اور نور باہر ہی کھڑی ہو کر مایو کا ہاتھ روم سے باہر نکلنے کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

***" دردِ دل لازمی ہے کیا ___؟

ظالم کا ظلم سہنا کوئی دستور ہے کیا ___؟

آخر ستایا کیوں جاتا ہے بے بس کو ___؟؟

بار بار یہ احساس کیوں دلا یا جاتا ہے

کہ نہیں ہیں کوئی اس جہاں میں اُن سے محبت کرنے والا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ظلم ایک کریں یا سب

درد تو اتنا ہی ہوگا

بس فرق اتنا ہیں

کوئی اپنا کرے تو انسان ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے

اور کوئی پر ایا کرے تو خدا کو مضبوط بنا لیتا ہے،،**

بقلم

ملیحہ چودھری

مانٹا با تھرُوم میں آتے ہی واش بیسن کانل کھول کر اپنے بن آواز آنسوؤں کو بہنے لگی
تھی۔۔۔۔

جو اُس نے بہت دیر سے روکے ہوئے تھے۔۔۔۔

یا اللہ!!!

یہ تیری کیسی سزا ہے۔۔۔۔

آج اپنے بھی میرے پاس ہوتے ہوئے اجنبی سے کم نہیں لگ رہے ہیں۔۔۔۔

وہ زار و قطار روتی ہوئی اللہ کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

یا اللہ توں تو سب کچھ جانتا ہے۔۔۔۔

پھرتائی امی میرے ساتھ۔۔۔۔

وہ اتنا بول کر پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

رونے کی وجہ سے اُسکے سر میں اور درد ہونے لگا۔۔۔

چکی ہیسو ہیسو ہیسو ہیسو۔۔۔۔

میں یہ سب کچھ میرے مولا۔۔۔۔۔

میں تم میرے رب مجھے صبر آتا فرما۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر پانی کے چھپکے مارتی ہوئی اللہ سے صبر کی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بے شک میرا رب سب کو دیکھتا بھی ہیں۔۔۔۔۔

اور انکی فریادیں کو سنتا بھی ہے۔۔۔۔۔

بس اُسکے بندے کو کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

چاہے کتنا بھی اندھیرا ہو۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہے کتنی بھی بڑی آزمائش ہو۔۔۔۔۔

بس مایوس کبھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

بے شک وہ بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

وہ کبھی اپنے بندوں کو نہیں بھولتا۔۔۔۔۔

وہ دعاؤں میں صرف صبر مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے پتہ تھا۔۔۔۔۔

کہ اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی۔۔۔۔

ان دو سالوں نے اُسے بہت حساس کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب وہ مائشا نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

جو بات بات پر اپنے بابا سے منہ پھلا کر کھانا چھوڑ دینا۔۔۔

وہ اب وہ مائشا نہیں تھی جسکی ہر ایک خواہش اُسکی زبان سے پہلے پوری دی جاتی تھی

۔۔۔۔

وہ تو ایک الگ ہی مائشا تھی۔۔۔۔۔

جس نے خواہشیں کو لگام ڈال نہ سیکھ لیا تھا۔۔۔۔

وہ اب وہ مائشا تھی جس نے چہرہ اچھلانے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی جس کے آس پاس نوکروں کی فوج آگے پیچھے رہا کرتی تھی۔۔۔۔

جس نے آج تک پانی کا گلاس بھی خود سے اٹھا کر نہیں پیا تھا۔۔۔۔۔

آج وہیں چھوٹی سی لڑکی جسکی عمر محض سترہ سال کی تھی۔۔۔۔۔

وہ ساری حویلی کا کام چپ چاپ کر لیتی تھی۔۔۔۔

نہ وہ کسی سے بات کر سکتی تھی۔۔۔۔

اور نہ ہی کسی کو اپنا درد بتا سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ تائی امی کبھی اسکو کسی کے پاس بیٹھنے کا موقعہ فراہم نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

جو کبھی اپنے بابا کی راز کماری ہوا کرتی تھی۔۔۔

آج اس حویلی میں اس راز کماری کا وجود نو کروں سے بھی بدترین ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اس حویلی کی فرد ہونے کے باوجود بھی وہ نو کروں والی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی حالت کس سے بیاں کرتی۔۔۔۔

نہ کوئی سن نے والا تھا اور نہ ہی اسکو کوئی سہارا دینے والا۔۔۔۔۔

وہ اپنی اندیکھی ظلم کی داستاں میں اس قدر مہو تھی۔۔۔۔

کہ اسکو باہر سے نور کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔۔۔۔۔۔۔

مائیو۔۔۔۔۔۔۔

مائیو ماٹشا۔۔۔۔۔۔۔

آریوں اوکے _____؟؟

نور نے دروازے کو ناک کرتے ہوئے مائشا کو آواز دی۔۔۔۔

جو شاید وہ بہت وقت سے اسکو آوازیں دے رہی تھی۔۔۔۔

مایو خود کو سنبھالتے ہوئے اندر سے ہی بولی۔۔۔۔

ن نورم میں ٹھیک ہوں! _____

میں ابھی آئی۔۔۔۔۔۔۔

ابھی بھی اُسکی آواز اُسکے رونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مائشانے یہ بول کر جلدی سے اپنے چہرے پر پانی کی چھینٹے ماری اور ہاتھ روم سے باہر آ

گئی۔۔۔۔

وہ جب ہاتھ روم سے باہر نکلی تو اس نے دیکھا کی نور پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔

مائشا کو دیکھتے ہی نور جلدی سے اُسکے پاس گئی۔۔۔۔۔

اور فقر مندی سے مایو سے پوچھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہونہ _____؟؟؟؟

مانشانے ایک نظر نور پر ڈالی اور پھر نظروں کا زاویہ بدلتے ہووے گردن ہاں میں ہلا کر
بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

اور نور لائٹ آف کر کے روم سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

منہال اور صرفان دونوں سلمان ویلا میں پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔
جب وہ لوگ گھر گئے تو عائشہ بیگم اُن دونوں کا بے صبری سے ریہادری میں انتظار کر
رہی تھی۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم نے منہال اور صرفان کو دیکھتے ہی انکی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم پھوپھو!!!

صرفان نے گردن جھکاتے ہووے عائشہ بیگم کو سلام کی۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام میری جان!!!

عائشہ بیگم نے صرفان کی سلام کا جواب اسکو پیار کرتے ہوئے دیا۔۔۔۔۔۔۔

آگے تم لوگ اتنی دیر کیوں لگادی _____؟؟؟

عائشہ بیگم نے منہال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا-----

منہال جو پھپھوں بھتیجے کا پیار ہاتھ باندھ کر دیکھ رہا تھا-----

اپنی ماما کو خود سے سوال کرتے ہووے دیکھا تو خفگی سے بولا-----

آپ مجھ سے پوچھ رہی ہے ماما _____؟

منہال نے جواب کے بجائے سوال ہی کر ڈالا-----



ہاں!! _____

عائشہ بیگم گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا-----

یعنی ماما حد ہے-----

مطلب یہ پیٹوں کو تو پیار-----

اور مجھ سے سوال-----

اٹس نوٹ فیئر ماما! _____

یہ آپ اچھا نہیں کر رہی ہے-----

صرفان نے اپنی بات کی تائید چاہی۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا تم درست کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم بھی منہال کو تنگ کرتے ہوئے صرفان کی ہاں میں ہاں ملا کر منہال کی

طرف دیکھا۔۔۔۔۔

انکا یہ بولنا تھا کہ۔۔۔۔۔

منہال کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔۔۔۔

دیکھو دیکھو پھپھوں۔۔۔۔۔

اس جلی گٹڑ کو دیکھو کیسے ہمارے پیار کو دیکھ کر جل بھن کر آدھا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

اب صرفان صاحب منہال کے چاروں طرف گول گول گھومتے ہووے اُسکا مذاق بنا

رہا تھا۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کی اب وہ اپنی شامت خود ہی بولا رہا ہے۔۔۔۔۔

منہال تو اپنا نیا نام ہی سن کر آگ بگولا ہو گیا۔۔۔۔۔

ماما میں آپ سے تو بعد میں بات کرتا ہوں!۔۔۔۔۔

پہلے اس کی عقل ٹھکانے لگ دوں۔۔۔۔۔

اب بچ کینے تو آج میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔۔۔۔۔

دیکھتا ہوں کہا اور جاتا ہیں توں۔۔۔۔۔

منہال یہ بولتا ہوا صرفان کے پیچھے دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔

اور ہمارے صرفان صاحب کے یہ حال دیکھنے لائق تھا۔۔۔

وہ آگے آگے اور منہال جوتا لیے اُسکے پیچھے پیچھے۔۔۔

بچہ کینے بہت زبان چلتی ہے نہ تیری ٹرین کی طرح۔۔۔۔۔

آج اس ٹرین کا انجھن ہی بند کرتا ہوں۔۔۔۔۔

صرفان بھاگتا ہوا ادھر سے ادھر دوڑ لگا رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ ڈاننگ روم میں اپنے بچاؤ کے لیے گیا۔۔۔۔۔

وہاں اُسکی ٹکڑ کسی سے اتنی جور سے ہوئی کی سامنے والے کے چودہ طبق روشن کر ہو

گئے۔۔۔۔۔

ہائے اللہ جی!!!

میں مر گئی۔۔۔۔۔

کس کی موت آگئی۔۔۔۔۔؟؟؟

یہ کون منسوس بد تمیز ایک نمبر کا لوفر ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

جسکو دیکھ کر بھی نہیں چلنا آتا!!!۔۔۔۔۔

علینہ جو مدیحہ کی دوست آج ہی لندن سے آئی تھی۔۔۔۔۔

اپنا ونٹریٹھالٹے سپنڈ کرنے۔۔۔۔۔

لیکن یہاں تو لگتا تھا ہالٹے سپنڈ کرنے کی جگہ ہسپتال میں ہی ایڈمٹ ہونے کی نوبت

آگئی تھی۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وہ سر کو پکڑے سامنے والے کو بنا دیکھے۔۔۔۔۔

ایک ایک لفظ کو بہت ہی سنہرے الفاظوں میں تبدیل کر کے نواز رہی

تھی۔۔۔۔۔

علینہ چھوٹی سی سنہری بالوں والی لڑکی اُسکی موٹی موٹی ہری آنکھیں چھوٹا ساناک

بھرے بھرے گال بھرے بھرے گلابی لب وہ دیکھنے میں بالکل انگریزوں سے کم

نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔

صرف ان اسکودیکھنے میں اس قدر مہو تھا کی وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔
 ہو س تو اسکو جب آ یا جب اس لڑکی کے منہ سے اپنے لیے سنہرے الفاظوں کو
 سنا۔۔۔۔۔۔

اُسکا تو منہ ہی کھل گیا تھا ان سنہرے الفاظوں کو سن کر۔۔۔۔۔۔
 علینہ ان سب سے بے نیاز بس اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔
 لا حول و لا قوت یہ کیا بول رہی ہو آپ _____؟

بھلا میں کیوں مرنے لگا۔۔۔۔۔۔
 نئے نئے دشمن۔۔۔۔۔۔
 مرے میرے دشمن۔۔۔۔۔۔

اور آپ ہوتی کون ہے مجھے ان الفاظوں سے نوازنے والی۔۔۔۔۔۔

صرف ان ہر لفظ کو چبا چبا کر ادا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

علینہ جو اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کسی لڑکے کی آواز کو سن کر جھٹکے سے سر کو اٹھایا۔۔۔۔۔۔

تم مہممم! _____

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہی ایک ساتھ چلا کر بولے۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو _____؟؟؟

علینہ نے غصہ اور حیرانی سے ملے جلے تاثرات کو چہرے پر سموتے ہوئے صرفان سے

پوچھا۔۔۔۔۔

ڈانس! _____

کرو گی مرے ساتھ _____؟؟؟؟

صرفان نے جواب کے ساتھ ساتھ اسکو اپنے ساتھ ڈانس کرنے کی آفر بھی دے

ڈالی۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمہارے ساتھ _____

کبھی بھی نہیں!!!! _____

میں پاگل تھوڑی نہ ہوں! _____

کیوں _____؟

تمہارے لندن میں پاگل ڈانس کرتے ہیں کیا _____؟

صرفان نے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر سجھائے اس سے سوال
کیا۔۔۔۔۔

لیکن میں نے ابھی تک نہیں دیکھے پاگلوں کو ڈانس کرتے ہوئے!!!

وہ بڑے ہی افسوس سے بولا۔۔۔۔۔

تم نے تو دیکھے ہو گے _____؟

ہیں نہ _____؟

بلکہ ساتھ بھی کیا ہوگا _____؟

صرفان اُسکو چھیڑتے ہووے خود سے اندازہ لگا کر بولا۔۔۔۔۔

ہنسنن ہنہن

تم نہیں بچنے والے آج۔۔۔۔۔

اس دن میں نے تمہیں چھوڑ دیا تھا۔۔۔

لیکن آج نہیں! _____

علینہ غصے سے جنگلی بلی کی طرح صرفان کو پنچ مارنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو اُسکا
چہرے کے پاس لے جاتی ہوئی اُسکے چہرہ انوچنے کے لیے آگے ہی بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جب صرفان خود کو بچاتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹ کر بولا۔۔۔۔۔

محترمہ XYZ جو بھی ہیں۔۔۔۔۔

وہیں پر رک جائے۔۔۔۔۔

ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

واؤ آپکے انڈیا میں یہی تمیز سکھاتے ہے۔۔۔۔۔؟

جو غلطی بھی خود کرے اور سنائے بھی خود ہی۔۔۔۔۔

اُسکی بات کو سن کر صرفان کا منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔۔ 😞 😞 😞 😞 😞

کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

میں نے کب سنائی تمہیں بتانی پسند کریگی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

محترمہ XYZ جو بھی ہو تم!!۔۔۔۔۔

صرفان "محترمہ XYZ، پر جو ردیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

پہلی بات تو یہ ہے۔۔۔۔

کہ میں xyz نہیں ہوں!! _____

میرا نام علیہ شمشیر ملک ہے۔۔۔۔

وہ ابھی اپنی بات کو ختم بھی نہیں کر پائی تھی۔۔

جب صرفان کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی۔۔

وہ اُسکی بات کو کاٹتے ہووے بولا۔۔

اور دوسری بات کیا ہے _____؟؟؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مخترمہ xyz۔۔۔۔۔۔۔۔

صرفان کو سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کو ستانے میں بہت مزا آ رہا تھا۔۔۔

تبھی تو وہ بات کو طویل دیتا جا رہا تھا۔۔

تم مم نہ۔۔۔۔

علیہ کو غصہ ہی تو آ گیا تھا اُسکی بات کا یوں درمیان میں کاٹنے کی وجہ سے

وہ غصے سے تلملاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

یہ تیرے لیے کون سی نئی بات ہے _____؟؟؟

تو ٹینشن مت لے۔۔۔۔۔

علینہ نے جو بھی نئے نام تجھ کو دیے ہیں۔۔۔۔۔

تیرے پر یہ نئے نام بلکل  پر فیکٹ ہے۔۔۔۔۔

منہال اُسکی گردن دبوچتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کیا خیال ہیں _____؟؟

بتادوں تیرا مس پر فیکٹ نام بھی علینہ کو۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب منہال اُس سے اپنا بدلہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

نہ نہ تو ایسا بلکل بھی نہیں کریگا۔۔۔۔۔

م میں تو تیرا بھائی ہوں نہ۔۔۔۔۔

ہیں نہ۔۔۔۔۔

پلیزیار ایسا بلکل بھی مت کرنا۔۔۔۔۔

تُجھے نہیں پتہ وہ کتنی بڑی چوڑیل ہیں۔۔۔۔۔

مدیحہ اُن دونوں کی موجودگی سے بے نیاز بولے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

بریک تو اسے جب لگی۔۔۔۔۔

جب وہ بولتی ہوئی ڈائمنگ روم میں گئی۔۔۔۔۔

مدیحہ اپنے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر اپنی زباں کو بریک لگائی۔۔۔۔۔

اور خود سے بڑ بڑاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

ہوئی اللہ جی!!!



یہ دونوں تو یہیں پر ہے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج تو گئی مدیحہ تو۔۔۔۔۔

وہ ابھی خود کو ہی کوس رہی تھی۔۔۔۔۔

جب عائشہ بیگم ہنستی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

منہال اور صرفان کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

جاؤ تم دونوں اسکو گھورنا بند کرو اور جلدی سے ہاتھ منہ دھو کے آؤ۔۔۔۔۔

اور تم مدیحہ علیینہ کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔

جب تک میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔۔

وہ تینوں جی بول کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سب نے مل کر ایک خوشگوار ماحول میں بیٹھے ہوئے ڈنر کر رہے

تھے۔۔۔۔۔

ڈنر کرنے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لاؤنج میں ایک ساتھ بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

جب گھر کے ٹیلیفون کی رنگ ٹونز بجی۔۔۔۔۔

ٹیلیلیلی.....
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_____ ٹلی لی لی لی.....

اتنی رات گئے کس کا فون ہو سکتا ہے _____؟؟؟

منہال نے اپنی ماما کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں بیٹا۔۔۔۔۔

روکو میں دیکھتی ہوں!!! _____

عائشہ بیگم یہ بول کر جیسے ہی صوفے پر سے اٹھنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔

منہال نے ہاتھ کے اشارے سے انکو منا کرتے ہوئے ان سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

اما آپ رہنے دیجئے۔۔۔۔۔۔۔

میں دیکھتا ہوں کس کی کال ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ یہ بولتا ہوا ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ٹیلیفون کے پاس جا کر فون کو اٹھا کر اپنے کان سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو!!! NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن دوسری طرف سے کوئی بھی نہیں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

منہال نے دوبارہ کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔

سب بے سود تھا۔۔۔۔۔۔۔

شائد دوسری طرف والا شخص بول نہ ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ بولتا اس سے پہلے امریکہ سے سلمان شاہ کے سب سے وفادار ملازم کی آواز

فون میں سے ابھری۔۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم چھوٹا صاحب!!!! _____

و علیکم السلام خان بابا! _____

کیسے ہیں آپ خان بابا _____؟؟

منہال سمجھ گیا تھا کہ فون پر پہلے کون تھا۔۔۔۔۔

جو ماضی وہ بڑی مشکل سے کچھ دیر کے لیے بھولا تھا۔۔۔۔۔

بابا کا اُسے نہ بات کرنا اسکو پھر سے ماضی میں لے گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہووے اب خان بابا سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے خان بابا بولے۔۔۔۔۔

بیٹا ام تو بالکل ٹھیک ہے!! _____

تم کیسا ہو بیٹا _____؟؟

خان بابا نے اب منہال سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

بابا الحمد للہ آپکی دواؤں سے میں بھی بالکل تھیک ہوں!!! _____

منہال انہیں کیا بتاتا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے اندر آنسوؤں کا گولا اتارتے ہوئے خان بابا کو جواب دیا۔۔۔۔۔

خان بابا ڈیڈ کیسے ہیں _____؟؟؟

اور کہاں پر ہے _____؟؟؟

منہال نے اپنی آنکھوں کی نمی کو اپنے پوروں سے پوچھتے ہوئے خان بابا سے

پوچھ۔۔۔۔۔

بیٹا وہ بھی ٹھیک ہے!!!! _____

خان بابا نے تھوڑی دیر چپ ہونے کے بعد منہال کو جواب دے کر فون کاٹ دیا

تھا۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور منہال بس پھونکوں گھورتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ فون کو ہاتھ میں لیے کسی گہرے سوچ میں گم تھا جب پیچھے سے عائشہ بیگم کو آواز

سنائی دی۔۔۔۔۔

منہال بیٹا کس کی کال تھی _____؟؟؟

جو شاید فون کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

منہال اپنی سوچ میں سے نکلتے ہوئے عائشہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ماما امریکہ سے تھی۔۔۔۔

وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اب اُس کا ضبط جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم نے منہال کو جاتے ہوئے بے بسی سے دیکھا اور پھر خود سے بڑ

بڑائی۔۔۔۔

منہال میں چاہنے کے باوجود بھی کچھ نہیں کر پار ہی ہوں۔۔۔۔

اپنی اس بے بس ماں کو معاف کرنا بیٹا۔۔۔۔۔

عائشہ بیگم نے اپنی آنکھوں کی نامی کو صاف کرتے ہوئے پیچھے مڑ کر اُن تینوں سے بولی

۔۔۔۔

چلوں بیٹا اب تم تینوں بھی سو جاؤ رات کافی ہو گئی ہے پھر صبح جلدی اٹھنا ہے

نہ۔۔۔۔۔

چلو سا باش!

وہ تینوں وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ ہمارے صرفان ڈاکٹر صاحب جب بھی پھپھوں کے گھر آتے تھے۔۔۔۔۔

ایک رات لازمی گزار کے جاتے تھے۔۔۔۔۔

”میری ننھی سے گاڑیاں

میرے خوابوں کی پڑیاں

میرے گھر کی اڑتی چہچہاتی چڑیاں

میرے آنگن کے پھولوں کی کلیاں

کانٹوں میں کھلی مہکتے ہوئے گلاب کی پنکھڑی

جیسی

معصوم سی نور سی بھری پیاری سی دلاری سی

بٹیاں

میری ننھی سی گاڑیاں، ***

بقلم

ملیچہ چودھری ***



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دن یوں ہی گزر رہے تھے۔۔۔۔۔ پتہ ہی نہیں چلا کب دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینے
میں گزرا۔۔۔۔۔؟؟

آج اُسکو چوٹ لگے ہووے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اس بیچ عالیان کی ایک بار بھی کال نہیں آئی تھی۔۔

جس وجہ سے اس معصوم سے لڑکی کا دل بہت اُداس اُداس سارے لگا تھا۔۔

جو شخص ایک دن بھی داد اور اس سے بات کیے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔۔۔

آج اس ہی شخص کو کال کیے ایک مہینہ گزر گیا تھا۔۔۔۔۔ اُس معصوم سی لڑکی کے دل
میں طرح طرح کے خیالات گھر کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اور وہ اب زیادہ تر اُداس اُداس سی
رہنے لگی تھی۔۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے۔۔۔۔۔ جو شخص کبھی تمہیں اتنی اہمیت دیتا ہو۔۔۔۔۔

اگر کبھی زندگی میں وہی شخص کو کسی وجہ سے بات نہ کرنی پڑے یا چاہنے کے باوجود

بھی بات نہ کر سکے تو "اہمیت دیتے جانے والے شخص کے دل میں برے برے

خیالات تو گھر کریں گے ہی۔۔۔۔۔ اور پھر یہاں تو اپنوں کی محبت سے ترسی ہوئی ایک

حساس لڑکی تھی۔۔

مائٹا کمال شاہ کے دل میں عالیان کی طرف سے یہ مایوسیاں دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی
 --- لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی --- کہ عالیان ملک شاہ ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہے ---
 پر اُن دونوں (داد اور مائٹا) کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا --- کیونکہ وہ دونوں تو اُسکے لیے
 اللہ کے نزدیک ہونے کا ایک ذریعہ تھی ---

""""** زندگی میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے

جو دل کی روح بن جاتا ہے

جو اچھے برے کا بتاتا ہے

جو خدا تک پہنچنے کا راستہ بن جاتا ہے

اس شخص کو ہم

چاہنے کے باوجود بھی نہیں چھوڑ سکتے

کیونکہ

وہ ہماری روح کا مسیحا ہوتا ہے**""

بقلم

ملیجہ چودھری**،،

دور افق پر چاند اپنی آب و تاب سے خوب چاندنی پھیلا رہا تھا۔۔۔ آسمان میں ٹم
ٹماتے تاریں

تیز تیز چلتی ٹھندی ہوائیں سردی کے اور بڑھنے کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔ ایسے میں وہ
کھڑکی کے نزدیک بیٹھی دور افق میں روشنی پھیلاتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ساتھ
ہی ساتھ اپنے بابا کی گائی ہوئی لوری کو بھی گنگنائے جا رہی تھی۔۔۔ جس کو اُسکے بابا تب
گاتے تھے۔۔۔ جب وہ اپنے بابا سے ناراض ہو جایا کرتی تھی۔۔۔ آج اسکو شدت سے
اپنے بابا کی بہت یاد آرہی تھی۔۔۔ آنسو آنکھوں سے لڑیوں کی صورت میں بہ رہے
تھیں۔۔۔ بابا آپ اپنی شہزادی کو کیوں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔؟؟؟

وہ روتی ہوئی دور افق میں ٹم تاتے تاروں کو دیکھ کر اپنے بابا سے سوال کر رہی
تھی۔۔۔ لیکن آج وہاں سُننے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ بابا اگر آپ جا ہی رہے تھے تو اپنی
گاڑیاں کو بھی ساتھ لے جاتے۔۔۔ اُسے پھر سے آسمان کو دیکھتے ہوئے اپنے بابا سے
شکواں کیا۔۔۔ بابا آج آپکی یہ شہزادی بالکل اکیلی ہو گئی ہے۔۔۔ آنسوؤں کی لڑی
آنکھوں سے اب بھی جاری تھیں۔۔۔ بابا آپ سن رہے ہیں نہ۔۔۔ اب روتے ہووے
اُسکی ہچکیاں بندھنی شروع ہو گئی تھی۔۔۔ بابا مَم میں کیا کروں۔۔۔؟؟ کہاں جاؤں۔۔۔
؟؟ کون ہے میرا اس دنیا میرا۔۔۔؟؟ وہ آج آسمان کو دیکھتے ہووے اپنے بابا سے سوال پر

سوال کیے جا رہی تھی۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ جانے والے کبھی کسی کی نہیں سنتے صرف ایک کے علاوہ۔۔ اور وہ ہے ساری کائنات کا خالق حقیقی جو سب کی سنتا ہیں۔۔ وہ اس قدر ڈوبی ہوئی تھی اپنے بابا سے سوال کرنے میں۔۔ ک اسکو پتہ ہی نہیں چلا کب نور گیٹ کھول کر اُسکے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔ اُسکا سکتہ توتب ٹوٹا جب نور کے موبائل کی رنگ و ابھریٹ ہوئی۔۔ ٹنانن ٹہر ننننن ٹہبببب ننننن... مائشا اپنے کمرے میں موبائل کی آواز کو سن کر گھبراتی ہوئی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ نور کو دیکھ کر اُس نے جلدی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔ اور پھر نور سے بولی۔۔ تم کب آئی ن نور آپی۔۔؟؟ نور نے پیار سے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔ جو بالکل برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔ مایو تمہارے لیے کھانا لے کر آئی تھی تم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا" اور پھر تمہیں دوائی بھی تو لینی ہے۔۔ اس لیے آئی تھی۔۔ لیکن تم اتنی گھبرا کیوں رہی ہو۔۔؟؟ اور تم آسمان کو دیکھ کر اس سے کیا باتیں کر رہی تھی۔۔؟؟ نور نے مائشا کے ہاتھوں کو تھوڑا سا دباتے ہوئے پیار سے اس سے پوچھا۔۔ اسکو نور کے اس لہزے سے تھوڑی ڈھارس سی ہوئی۔۔ اور خود کو سنہالتے ہوئے بولی۔۔ کچھ بھی نہیں بس آج بابا کی بڑی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔ تو جو لوری وہ مجھے ہمیشہ سنایا کرتے تھیں" تو میں وہی لوری گارہی تھی۔۔ اُس نے ساری باتوں کو گول کرتے ہوئے نور سے

کہا۔۔ اچھا۔۔!! نور نے بھی اس سے زیادہ پوچھا نہیں۔۔ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ کچھ نہیں بتائیگی۔۔ اس لیے وہ اچھا کے بعد کچھ نہیں بولی۔۔ پھر سے نور کا موبائل چنگھڑنے لگا تھا۔۔ ٹہبیہ نننن نننن نننن۔۔۔۔۔ مائشانے ایک نظر موبائل کی طرف دیکھ کر نور کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔ کس کا فون ہیں۔۔؟؟؟ عالیان کا۔۔!! نور نے اُسکی طرف اپنا موبائل بڑھاتے ہووے کہا۔۔ لو کرو بات۔۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔ مائشانے ڈرتے ہوئے موبائل کو تھام لیا۔۔ اور یس کا بٹن پریس کرتے ہووے کان سے لگا کر بولی۔۔ السلام علیکم عالیان۔۔ سلام کرتے ہوئے اُسکی آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنے لگے تھیں۔۔ دوسری طرف سے عالیان نے بھی سلام کا جواب دیا۔۔ وعلیکم السلام مایو۔۔۔۔۔ طبیعت کیسی ہے تمہاری۔۔؟؟ اتنا پوچھنا تھا کہ مائشانے کی وجہ سے اس پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔۔ مائشانے کی آواز کو سن کر عالیان کی آنکھوں میں سے بھی آنسو بہنے لگے تھیں۔۔۔۔۔ دونوں ہی طرف خاموشی نے کچھ دیر کے لیے اپنا سراٹھایا تھا۔۔ جس خاموشی نے سراٹھایا تھا اسکو عالیان کی بھاری آواز نے توڑا۔۔ مایو پلیز رونا بند کرو مجھے تکلیف ہوتی ہیں۔۔ ایک لمحہ کو تو مایو کی آنکھوں سے آنسو تھم سے گئے تھیں۔۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے پھر سے بہنے شروع ہو گئے تھے۔۔ عالیان نے اُسکے رونا کی آواز کو

سن کر اپنی آنکھوں کو بے بسی سے زور سے بند کر لی تھی۔۔۔ اب اُسکی آنکھوں سے
 بھی آنسو لڑی کی صورت میں بہنے لگے تھیں۔۔۔
 وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پار ہا تھا۔۔۔

**

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
 ہیں۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
 شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

”کیسی ہیں یہ بے بسی

جو مجھ پر اس گھڑی طاری ہوئی

چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پارہا میں
یا خدا کیسا امتحان توں میرا لے رہا،

**

بقلم

ملیچہ چودھری

دونوں ہی طرف آنسوؤں کی بارشیں ہونے لگی تھی۔۔۔ ماٹشا سے رونے کی وجہ سے
کچھ بھی نہیں بولے جا رہا تھا۔ اس لیے اُس نے فون کاٹ کر نور کی طرف بڑھا دیا۔۔۔ نور
بھی ان دونوں کو روتے ہوئے دیکھ کر خود بھی رونے لگی تھی۔۔۔ اس سے نہیں
دیکھی جا رہی تھی ماٹشا کی یہ حالت۔۔۔ اس ایک مہینے میں نور کو ماٹشا سے ایک الگ ہی
محبت سی ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن وہ بھی چاہنے کے باوجود کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ ایک بار
اس نے کوشش بھی کی تھی۔۔۔ ابھی پندرہ دن پہلے ہی کی تو بات ہے۔۔۔ جب تک
ماٹشا کی چوٹ کے زخم بھی نہیں بھرے تھے ابھی بھی اسکے ماتھے پر چوٹ کی وجہ سے
پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنے روم میں سوئے ہوئے تھی۔۔۔ "اتائی امی کے سر میں
بہت درد تھا۔۔۔ وہ بہت دیر سے لاؤنج میں بیٹھی ہوئی مایو کو آوازیں دے رہی
تھی۔۔۔ ماٹشا ماٹشا ماٹشا۔۔۔ ارے اوہ منہ سوس کہا مر گئی ہیں۔۔۔؟؟ نور جو آج کل ماٹشا

کے روم میں ہی اُسکے ساتھ رہ رہی تھی۔۔ وہ ٹیرس پر بیٹھی ہوئی اپنے کالچ کی اسائمنٹ بنا رہی تھی۔۔ جب وہ صائمہ چاچی کی آواز کو سن کر وہ جلدی سے اُن کی بات سننے کے لیے روم سے باہر نکل کر لاؤنج میں آئی۔۔ جی چاچی جان۔۔!! صائمہ بیگم (تائی امی) جو سر کو پکڑے ہوئے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔ نور کی آواز کو سن کر اسکو دیکھتے ہووے بولی۔۔ تم ہو مائشا۔۔؟؟ صائمہ بیگم نے بھوپہیں اُچکاتے ہوئے نور سے پوچھا۔۔۔ نور اس طرح صائمہ بیگم کے پوچھنے پر ایک پل کو گھبرا گئی تھی۔۔۔ لیکن پھر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولی۔۔۔ چاچی جان (صائمہ بیگم) "وہ مایو تو ابھی دوائی لے کر لیٹی ہیں۔۔ اتنا سننا تھا کہ صائمہ بیگم غصے سے چلائی ہوئی بولی۔۔ کیا۔۔؟؟؟ یہاں میرا سردرد سے فٹا جا رہا ہے۔۔۔ اور اس مہارانی کو سونے کی پڑی ہیں۔۔۔ آج میں اُسکی ساری نیندیں ہی اڑا دنگی۔۔۔ پھر زندگی میں کبھی بھی میری اجازت کے بنا سونا تو دور کی بات آنکھیں بھی بند نہیں کریگی۔۔۔ صائمہ بیگم غصے سے بڑبڑاتے ہووے مایو کے روم کی طرف قدم بڑھا دیے تھیں۔۔۔

سلمان شاہ دو سالوں سے ایک فیملی کی طرح جہانگیر کی فیملی کے ساتھ راجپوت ویلا میں رہنے لگا تھا۔۔۔ جہانگیر نے اپنے بابا (شاہنواز راجپوت) کو سلمان سے متعلق کچھ "مین مین باتیں بتا کر سلمان کو سپورٹ کرنے کے لیے راضی کر لیا تھا۔۔۔ شروع شروع میں جہانگیر کے بابا (شاہنواز راجپوت) نے بہت منا بھی کیا تھا۔۔۔ لیکن بیٹے کی محبت کے آگے انکی ضد کافی دن نہیں ٹک پائی۔۔۔ اور ہار مان تے ہووے جہانگیر کے بابا نے سلمان کی ہیلپ کرنے کے لئے ہاں کر دی تھی۔۔۔ "شاہنواز راجپوت اور انکی زوجہ محترمہ نہوال شاہنواز راجپوت،، کے دو بچے تھیں۔۔۔ ایک تو سترہ سالہ بڑا بیٹا جہانگیر راجپوت اور دوسری پندرہ سالہ چھوٹی بیٹی عائشہ راجپوت۔۔۔ وہ دونوں اپنے بچوں سے بے انتہا محبت کرتے تھیں۔۔۔ انکی یہ چھوٹی سی فیملی ہی ان کی قل کائنات تھی۔۔۔ شاہنواز راجپوت ایک بڑے معروف بزنس مین میں سے ایک تھیں۔۔۔ انکو اللہ نے شہرت بھی خوب دی تھیں اور اپنی دین اسلام سے بھی انکو خوب نوازا تھا۔۔۔ شاہنواز راجپوت پچکنہ نماز کے پائے بند روزے بھی رکھتے تھے۔۔۔ اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی تاکید کرتے تھے۔۔۔ لیکن اب انکی فیملی میں ایک شخص کا اور اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔ اور وہ تھا سلمان شاہ۔۔۔ جو دو سالوں سے ان سب کے ساتھ ایک فیملی کی طرح رہ رہا تھا۔۔۔ سلمان نے کالج سے اچھے نمبروں سے

اسکا لرشپ لی تھی۔۔ اور لیتا بھی کیوں نہ آخر کو اُسے اپنا خواب پورا کرنا تھا۔ اس لیے اس نے اسکا لرشپ لینے کے لیے راتوں کو جاگ جاگ کر جی توڑ محنت کی تھی۔۔ اور آج وہ دن آہی گیا تھا جب آج دو سال بعد وہ آگے کی پڑھائی کمپلیٹ کرنے کے لئے لندن جا رہا تھا۔۔ وہ اور اُسکی فیملی یعنی (راجپوت فیملی) سب ایئر پورٹ پر اسکو چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے تھیں۔۔ ہر ایک کی آنکھیں نم تھی نہ ہواں بیگم تو بار بار اُسکا چہرہ چومتے ہوئے ایک ہی بات دہرائے جا رہی تھی۔۔ بیٹا کھانا ٹائم پر کھانا۔۔ جا کر کال کرنا۔۔ اپنا ڈھیر سا راجپوت رکھنا۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔ اور سلمان تو انکی خود سے محبت کو دیکھ کر ہی روئیں جا رہا تھا۔۔ آج اسکو اپنی ماما کی بہت شدت سے یاد آرہی تھی۔۔ وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک نہیں پایا تھا۔۔ جہا نگیر نے جب سبکو کچھ زیادہ ہی اموشنل ہوتے دیکھا تو۔۔ تو وہ اُن سب کو ہنسانے کے لیے بولا۔۔۔ چل بیٹا تو ابھی اپنی سسرال نہیں جا رہا ہے۔۔ اپنے ان آنسوؤں کو بچا کے رکھ۔۔ ابھی تو کافی وقت ہے سسرال جانے میں۔۔ میں ابھی سے ہی تھوڑی نہ اپنی سوتن کو لے کر آؤنگا۔۔ نہیں بیٹا اتنا بڑا ظلم اتنی جلدی سہنے کی ہمت نہیں ہیں مجھ میں۔۔۔ وہ ایسے بول رہا تھا جیسے یہاں پر کوئی انڈین ڈرامے کی کارکردگی جاری ہو۔۔۔ جہا نگیر کو اس نئے انداز میں دیکھ کر سب ہی ہنسنے لگے تھیں۔۔۔ سلمان نے

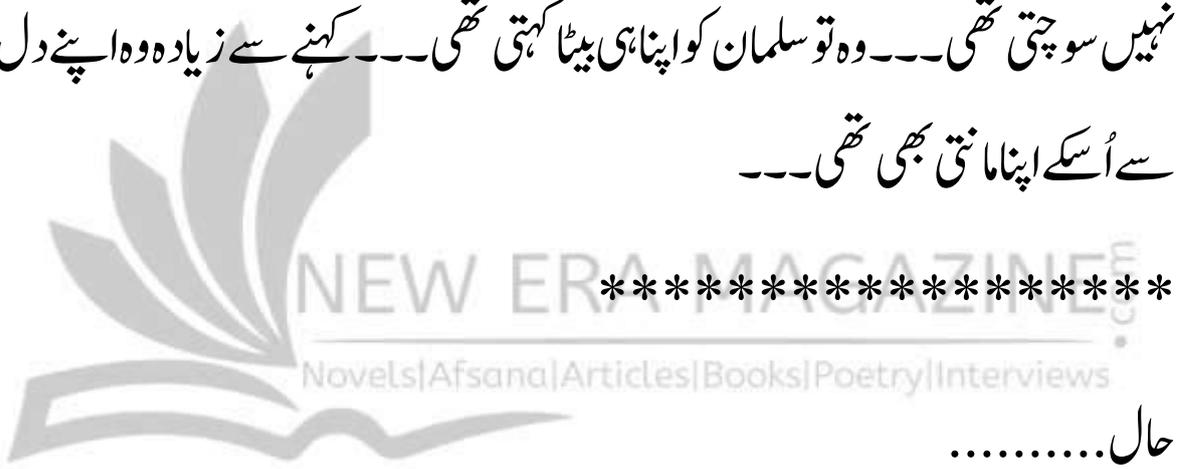
ان دو سالوں نے بہت کچھ سیکھا بھی دیا اور دکھا بھی دیا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی انجان بنتے ہووے اُس سے بولا۔۔۔ آشی اپنا خیال رکھنا۔۔ اور ماما کا بھی۔۔ "وہ اب جہانگیر کی ماما کو ہی ماما بولنے لگا تھا،۔۔ کیونکہ اسکو نہوال آنٹی میں اپنی ماما کا ہی اقصِ دِکھتا تھا۔۔

عائشہ نے آنسوؤں سے لبالب آنکھوں سے سلمان کو دیکھا۔۔ اور پھر گردن ہاں میں ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔۔ کیونکہ اب اس میں سلمان کو جاتے ہووے دیکھنے کی اور طاقت نہیں تھی۔۔ عائشہ کا یوں ایک دم سے جانا سلمان شاہ کے لیے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔ اُسکی نظر نے دور تک عائشہ کا پیچھا کیا تھا۔۔ اور یہ منظر کسی اور نے بھی بہت غور سے دیکھا تھا۔۔ اب فلائٹ کے لیے اناؤنسمنٹ ہونے لگی تھی۔۔ سلمان واپس نہوال بیگم کے پاس آیا۔۔ اور انکے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چومتے ہووے بولا۔۔ ماما میرے لیے دعائیں کیجئے گا۔۔ آپ کے اس بھٹکتے ہووے بیٹے کو اُسکی منزل مل جائے۔۔ اور جو بھی مجھ سے اُمید لگائے بیٹھے ہیں انکی امیدوں کو میں اللہ کے کرم سے پورا کر دوں۔۔ اُس نے یہ آخری بات دور کھڑی عائشہ کو دیکھ کر کہیں تھی۔۔ نہوال بیگم نے سلمان کے ماتھے کا بوسا لیا۔۔ "اور پھر اُس سے بولی۔۔۔

سلمان بیٹا تمہاری ماں کی دعا ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔۔ اللہ تمہاری اس آزمائش کو آسانی کے ساتھ ختم کر دے۔۔ اور جو تم چاہتے ہو اسکو پورا کر

دے۔۔ نہوال بیگم نے اسکو دل سے دعائیں دی تھی۔۔۔ پھر سے اُسکے فلائٹ کا
 اناؤنسمینٹ ہونے لگا تو جہانگیر بولا۔۔۔ ارے یار "یہ لوگ بھی اپنی بک بک کرتی
 چونچ کو کبھی بند ہی نہیں کرتے۔۔۔ اور پھر وہ سلمان سے گلے ملتے ہوئے
 بولا۔۔۔ سلمان تو ٹینشن مت لینا اور ٹائم پر کھانا، ٹائم پر سونا اور سب کچھ ٹائم پر ہی
 کرنا۔۔۔ اور تھوڑا وقت ہمارے لیے بھی نکال کر رکھنا۔۔۔ سمجھے۔۔۔ وہ ایسے ہدایت
 دے رہا تھا۔۔۔ جیسے "بیویاں اپنے شوہر کو دیا کرتی ہیں۔۔۔ اوک۔۔۔! سمجھ گیا میری
 پیار اسابے بی۔۔۔ اور کچھ۔۔۔؟ سلمان نے اُسکے گالوں کو خپتے ہوئے اسکو چڑانے کی
 ایک ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔ ہاھاھاھا.. 🤦 لیکن یہاں پر بھی ہمارا جہانگیر
 صاحب تھا۔۔۔ "جو صدا کا ڈھیٹ تھا۔۔۔ مضال ہے جو اس پر کسی بات کا اثر ہوتا
 ہو۔۔۔ وہ بھی بیویوں کے طرح سرماتے ہووے بولا۔۔۔ نہیں جی۔۔۔! اور کچھ
 نہیں۔۔۔! جہانگیر کو اس طرح دیکھ کر سب کی ہی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔ پاس
 سے گزر کر جانے والی ایک لڑکی نے بھی یہ منظر بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔ اور اُسکا
 بھی کہکا ہے اختیار بلند تھا۔۔۔ اچھا ماما بہت وقت ہو گیا ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔۔۔
 ٹھیک ہے بیٹا" "اللہ تمہیں ہمیشہ اپنی آمان میں رکھے،۔۔۔ سلمان نے سب پر ایک
 الوداعی نظر ڈالی اور پھر بنا پیچھے دیکھے اپنی منزل کو اُسکا مقام دینے دور پر دیش چلا گیا

تھا۔۔۔ اگر وہ ایک بار بھی پیچھے مڑ کر دیکھ لیتا تو اسکو لندن جانا مشکل ہو جاتا۔۔۔۔۔
 کیونکہ جتنی محبت "جتنی سپورٹ اس گھر اور اس گھر میں رہنے والے مکینوں سے اُسے
 ملی تھی۔۔۔ شاید ہی اس دنیا میں کوئی اسکو دے سکتا تھا۔۔۔ اس گھر کے مکینوں کا اس پر
 اتنا احسان تھا کہ اگر وہ ساری زندگی بھی اتارنا چاہتا تو "تو اسکی سوچ کے مطابق وہ نہیں
 اتار سکتا تھا۔۔۔ لیکن صرف ایسا سلمان سوچتا تھا۔۔۔ ورنہ راجپوت فیملی ایسا بلکل بھی
 نہیں سوچتی تھی۔۔۔ وہ تو سلمان کو اپنا ہی بیٹا کہتی تھی۔۔۔ کہنے سے زیادہ وہ اپنے دل
 سے اُسکے اپنا مانتی بھی تھی۔۔۔



منہال کو آج ایک مہینہ ہو گیا تھا لندن آئے ہوئے۔۔۔ جس رات سے اُسکے بابا کی کال
 آئی تھی "اور اُسکے بابا نے اس سے بات نہیں کی تھی،، اس رات سے اب تک وہ نہ تو
 صحیح سے سو پایا تھا۔ "اور نہ ہیں صحیح سے کچھ کھاتا پیتا تھا۔ اُسکے ساتھ ان پانچ سالوں
 سے ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔ جب بھی وہ اپنے بابا سے بات کرنا چاہتا "اور اُسکے بابا اس سے
 بات نہیں کرتے "تو وہ مہینے مہینے یوں ہی ڈسٹرب رہتا۔۔۔ اور وہ اس افیت سے خود کو
 چھٹکارا دلانے کے لیے اپنے آپ کو کام میں مصروف کر لیا کرتا۔۔۔ آج بھی وہ روف

سے حلیے میں ڈھیلا ڈھالا سا ٹراؤز اور اس پر شرٹ پہنے بڑھی ہوئی شیو میں ہر کسی کا دل آسانی سے اپنی مٹھی میں قید کر سکتا تھا۔ وہ ٹریس پر کھڑا دور خلاؤں کو بہت غور سے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے آپ سے جنگ لڑ رہا تھا "جو وہ پانچ سالوں سے لڑتا آ رہا تھا۔ کیا مجھ سے میرے بابا اب کبھی بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟؟ کیا میں اتنا برا ہوں کہ سب مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں۔۔۔؟؟ میں اس دنیا میں ایک واحد شخص ہوں جس نے اپنے عزیزوں کا اعتبار توڑا ہے۔۔ کیا کوئی مجھ سے محبت بھی کر سکے گا۔۔؟؟ میں اس دنیا میں کیا کر رہا ہوں۔۔؟؟ میں کیوں ہوں۔۔؟؟ اور کس کے لیے ہوں۔۔؟؟ جو میرے لئے سب سے زیادہ عزیز ہے "وہ تو اب مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں۔۔ اب میرا اس دنیا میں کوئی جواز ہی نہیں بنتا جینے کا۔ وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔ اور خود ہی جواب بھی دے رہا تھا۔۔ کیونکہ اُسکے سوالوں کا جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔ ابھی تک اُسے صرف اپنے آپ سے نفرت ہوتی تھی لیکن اب اُسکو اپنا وجود اس دنیا میں بہت بے معنی لگ رہا تھا۔ وہ ابھی خود سے ہی لڑ رہا تھا۔۔ جب سامنے رکھی ٹیبل پر اُس کا موبائل چنگھاڑا تھا۔۔

ٹٹانانا ناننننن..... اُس نے پیچھے مڑ کر موبائل پر ایک نظر ڈالی۔۔۔ جہاں پر صرف ان کا لنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔ اس نے موبائل پر ایک نظر مار کر پھر سے اپنے پہلے

کو لگ جائے صرفان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اسکو ڈانٹا تھا۔۔۔ یار ایک نہ ایک دن تو اس دنیا کو چھوڑنا ہی ہیں۔۔۔ تو پھر اس میں اتنے گھبرانے کی کیا بات۔۔۔؟ کچھ بھی ہیں لیکن تو ایسا کچھ بھی نہیں بولے گا "سمجھا صرفان اسکو تنبیہ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔" اور اگر میں اس دنیا سے جانے کا ہی سوچوں لوں تو..... "منہال آج اپنے سوالوں کے جواب چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے وہ اُسکے تنبیہ کرنے کو نظر انداز کرتے ہوئے بات کو طویل دینے لگا تھا۔۔۔"

تو میں تجھے جانے ہی نہیں دو گا صرفان نے اس سے کہا۔۔۔ اچھا!..... "اور وہ کیوں۔۔۔؟ اس لیے کہ تو میری زندگی ہے۔۔۔ چل بے کوئی کسی کی زندگی نہیں ہوتا۔۔۔ یہ سب جھوٹ ہوتا ہیں۔۔۔ دنیا میں محبت نام کا کوئی احساس یا جذبہ نہیں ہوتا۔۔۔ منہال نے جیسے اسکی اس بات کا مذاق بنایا تھا۔۔۔ اور تجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ دنیا میں محبت نام کا کوئی جذبہ یا احساس نہیں ہوتا۔۔۔؟ صرفان نے منہال سے پوچھا۔۔۔ وہ اس لیے کیونکہ اگر کسی کو کسی سے بھی محبت ہوتی تو وہ یوں میری طرح بیچ راستے میں ذلیل کر کے نہیں جایا کرتے جیسے مجھے جیا ہادی نے ذلیل کر کے چھوڑا ہے۔۔۔ اور بچی ہوئی کسر بابا نے پوری کر دی مجھ سے منہ موڑ کر۔۔۔ وہ بہت ضبط کر کے بولا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہنے لگی تھی۔۔۔ منہال

میرے بھائی انکل نے یا ہم نے تجھے اکیلا نہیں چھوڑا اور اپنی زندگی کو کوئی اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہے۔۔۔ تم ہی بتاؤ کیا تمہیں آج بھی اس سے محبت ہیں؟ صرف ان نے ہر بار کی طرح اسکو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ نہیں! اب صرف مجھے اس سے نفرت ہیں نفرت اور کچھ نہیں منہال شعلے برساتی آنکھوں سے آسمان کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ تمہیں پتہ ہے منہال ہیں لوگوں سے محبت کی جاتی ہے اُن سے نفرت نہیں ہوتی "چائے وہ کتنی بھی بڑی غلطی کر دے بس انکی آخری غلطی سمجھ کر انکو معاف کر دیا جاتا ہے۔۔۔ اور جیسا ہادی تو کبھی تمہاری محبت ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف تمہارا ایک وقت جذبہ تھا اور کچھ بھی نہیں" صرف ان نے منہال سے کہا تھا۔۔۔ ایک بار، صرف ایک بار تم اپنے دل سے پوچھو تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب خود بخود مل جائے گا۔۔۔ وہ اسکو ہر ممکن سمجھانے کی کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھی تھک چکا تھا اپنے دوست پلس بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔ تو پھر بابا مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتے میں جب بھی اُن پر کال کرتا ہوں تو وہ کیوں کاٹ دیتے ہیں؟ کیا اُنکے دل میں میرے لیے اتنی نفرت ہیں کہ انکی محبت پر نفرت ہاوی ہو گئی۔۔۔ میں اپنے ہی بابا کے لیے اتنا ناقابل برداشت ہو گیا ہوں کہ انکو میری وجہ سے گھر چھوڑ کر امریکہ سیٹل ہونا پڑا۔۔۔ وہ بابا جو مجھے کبھی اپنی زندگی بولا کرتے تھیں "آج وہیں مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگے

ہیں۔۔ وہ بکھرا بکھرا سا بول رہا تھا۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتا برداشت شعری نہیں ہوتا
 برداشت۔۔ تم ہی بتاؤ میں کیا کروں میں مرنے کی بات نہیں کرو گا تو اور کیا کرو
 گا۔۔ شعری اب تک تو مجھے اپنے وجود سے نفرت ہوتی تھی۔۔ لیکن اب "اب تو مجھے
 اپنا وجود ہی بے معنی سا لگنے لگا ہے۔۔ میں اب جینا نہیں چاہتا۔۔ تم دعا کرو کہ آج
 شام میں جب میں انڈیا آؤ تو راستے میں ہی مر جاؤں۔۔ تاکہ مجھے اس دنیا سے چھٹکارا مل
 جائے" ورنہ میں ایسے ہی روز جیوں گا اور روز مروں گا۔۔ مجھ سے روز روز کی یہ تکلیف
 برداشت نہیں ہوتی۔۔ روز کی تکلیف سے تو اچھا ہے میں ساری تکلیفوں کو ایک ساتھ
 ہی سہ کر اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔۔ وہ بولنے کے ساتھ ساتھ روں بھی رہا
 تھا۔۔ اس بیچ صرفان کچھ بھی نہیں بولا تھا۔۔ وہ بھی بے بعد تھا بہت بے بس وہ چہ کر
 بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔ منہال اب تو تم نے یہ لفظ بول دیے لیکن اگر تم نے آگے
 سے یہ لفظ بولے نہ تو تم سے پہلے میں اپنے آپ کو کچھ کر لوں گا" اور یہ میں کوئی
 ڈانٹاگ نہیں بول رہا۔۔ تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں تمہارے معاملے میں کیسا
 ہوں۔۔۔ صرفان منہال سے بولا تھا۔۔ اب چھوڑو ان باتوں کو اور جلدی سے گھر آ جاؤ
 یار بلکل بھی دل نہیں لگ رہا ہے۔۔۔ صرفان اُداس ہوتے ہوئے بولا۔۔ منہال نے
 اپنے آنسو صاف کیے پھر بولا تم اب کہاں پر ہو۔۔۔؟؟

سلمان ویلا میں "کیوں" ___؟ اچھا اور کب سے ہو ___؟ میں تو تب سے ہی ہوں جب سے تم لندن آگئے تھیں۔۔۔ ماما کی طبیعت کیسی ہیں۔۔۔؟ بہت جلدی یاد آگئی ماما کی صرفان نے منہال کو شرم دلانی چاہی۔۔۔ یار بس ٹائم ہی نہیں ملا۔۔۔ منہال اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک لمبی سانس چبچ کر صرفان سے بولا تھا۔۔۔

اچھا ___! کب کی فلائٹ ہے تمہاری۔۔۔؟ صرفان نے منہال سے پوچھا۔۔۔ آج رات کی چھ بجے تک ایئرپورٹ پر موجود ہو گا۔۔۔ اور رات بارہ بجے تک انڈیا ایئرپورٹ پر اُسے صرفان کو بتایا۔۔۔ اچھا ___! چل ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں AP پر صرفان بولا۔۔۔ AP، 'منہال' اسکو زیر لب دوہراتے ہوئے بولا۔۔۔ مطلب یار ایئرپورٹ صرفان نے اسکو بتایا۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔! میں بھی تو سوچوں کی اب یہ نیا شہر کہا اباد کیا گیا ہیں۔۔۔ منہال صرفان سے بولا تھا۔۔۔ چل ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں منہال نے یہ بول کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اور پھر اپنے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

یہ منظر ہے لندن ایئرپورٹ کا۔۔۔ چاروں طرف شور شرابا کوئی اپنے عزیزوں کو لینے کے لیے آئے ہوئے تھیں "تو کوئی اپنے عزیزوں کے پاس جانے کے لیے اناؤنسمنٹ ہونے کا ایک طرف بیٹھ کر انتظار کر رہے تھے۔۔۔ ایسے میں وہ سیاہ رنگ کا کوٹ اور سیاہ

رنگ کا ہی ٹراؤزر پہنے ہوئے بالوں کو جیلی سے سیٹ کیے اپنی مغرور چال چلتا ہوا ایک ہاتھ میں ٹرالی تھا میں اور ایک ہاتھ سے فون کان پر لگائے کچھ زیادہ ہی جلدی میں نظر آ رہا تھا۔۔۔ ہاں یار بس پہنچ تو گیا ہوں۔۔۔ لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔ اچانک سے کچھ ضروری کام کے سلسلے میں کسی کے ساتھ میٹنگ ہو گئی تھی۔۔۔ یار بس وہیں پر وقت لگ گیا "وہ ابھی کچھ بول ہی رہا تھا جب اسکی کسی سے بہت زور کی ٹلکر ہوئی۔۔۔ ٹلکر لگنے کی وجہ سے اُسکے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے فرش پر گر گیا تھا۔۔۔ وہ عرصے سے اسکی طرف دیکھنے ہی لگا تھا جب سامنے والے کو دیکھ کر وہ بے اختیار بولا۔۔۔ عالیان تم...!! تم یہاں کیسے...؟ عالیان کا بھی کچھ ایسا ہی رد عمل تھا۔۔۔ اسلام و علیکم...!! عالیان نے بے یقینی سے منہال کو دیکھتے ہوئے سلام کی تھی۔۔۔ و علیکم السلام...!! منہال نے شرمندہ ہوتے ہوئے اُسکی سلام کا جواب دیا "اور پھر سے اُسنے اپنا سوال دہرایا تھا۔۔۔ یار اسٹڈی یہاں میں اسٹڈی کر رہا ہوں۔۔۔ کچھ دن کی لیولے کر انڈیا جا رہا ہوں "عالیان نے منہال کے سوال کا جواب دیا۔۔۔ اوہہہہہ... اچھا۔۔۔! منہال اُسکے بات کو سمجھتے ہوئے فقط اتنا بولا تھا۔۔۔ اور تم یہاں...؟ وہ ابھی بول ہی رہا تھا "جب منہال اُسکے بات کو کاٹتے ہوئے بولا یار میں بھی یہاں پر کچھ ضروری کام کے سلسلے میں آیا تھا "اب میں بھی انڈیا ہی جا رہا ہوں۔۔۔ فلائٹ کب کی ہے۔۔۔"

؟ "آئی مین اکتنے بجے کی۔؟ عالیان نے منہال سے پوچھا۔۔۔ آٹھ بجے کی۔!!
 منہال نے بھی اسکو بتایا۔۔۔ میری بھی یہیں ہیں۔۔۔ چلوں دونوں کی ساتھ ہی تو"
 جب تک اناؤنس نہیں ہوتا وہاں پر بیٹھ کر کچھ باتیں ہی کر لیتے ہیں۔۔ اور ویسے بھی ہم
 دونوں کی چار سال بعد ملاقات ہوئی ہیں عالیان نے منہال سے کہا تھا۔۔۔
 ہم۔۔۔!! "منہال نے بھی اپنے ماضی سے کچھ پل کے لئے چھٹکارا پانے کے لیے
 عالیان کو ہاں کر دی تھی۔۔۔ اب وہ دونوں ایک بیچ پر بیٹھے ہوئے بات کر رہے
 تھیں۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صائمہ بیگم (تائی امی) نے دھڑام سے دروازہ کھولا "اور تن فن کرتی مائشا کے سر جا
 کھڑی ہوئی۔۔ صائمہ بیگم نے اسکے اُپر سے نے رہموں کی طرح کمفرت اتر کر دور پھینکا
 تھا۔۔ ایسا کرنے مائشا ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔ تائی امی کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ
 خوف زدہ ہوتی ہوئی بولی۔۔ تائی امی! آپ پ..... وہ کچھ زیادہ ہی خوف زدہ نظر آ
 رہی تھی۔۔ جب سے اسکو تائی امی نے سیرٹھیوں سے ڈھکا دیا تھا "جب سے اسکو صائمہ
 بیگم سے اور زیادہ خوف آنے لگا تھا۔ اُس نے جلدی سے اپنے دوپٹہ اٹھا کر اسکو اوڑھنے
 ہی والی تھی جب صائمہ بیگم نے اسکو بالوں سے جکڑتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتار کر دھکا

دیا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ سامنے دیوار سے ٹکرانے ہی والی تھی "جب اسکو نور نے وقت پر آکر تھام لیا تھا۔ نور کو غصہ تو بہت آیا تھا صائمہ بیگم کی اس حرکت پر لیکن وہ اُنکا بڑی ہونے کا لحاظ کرتی ہی بولی "چاچی جان ن...." آپ ایسے مایو کو دھکا کیسے دے سکتی ہیں۔۔ آپ اچھے سے جانتی ہے کہ مایو کی طبیعت آج کل ٹھیک نہیں "پھر بھی،.... مائشا کے سر میں دھکا لگنے کی وجہ سے ٹیس کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔۔ وہ اپنے سر کو تھامتی ہوئی بولی "نن نور رہنے دوم مم میں ٹھیک ہوں۔۔! نہیں مائشا یہ بھی کوئی طریقہ ہیں کسی کو جگانے کا۔۔ وہ مایو کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔ پھر صائمہ بیگم کی طرف متوجہ ہو کر بولی چاچی جان یہ آپ کا "کون سا طریقہ ہے کسی کو جگانے کا ___؟ اگر مایو کو چوٹ لگ جاتی تو ___؟ اتنی مشکل سے اس کے زخم بھرنے شروع ہوئے ہیں " اور آپ پھر سے اسکو زخم دینے آگئی۔۔ وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب صائمہ بیگم اسکے بات کاٹی ہوئی بولی۔۔ اوے بی بی اپنے کام سے کام رکھ "تو مجھے مت سکھا کہ کسکو کیسے جگانا ہیں اور کس کو نہیں۔۔ تو یہاں اپنی چھٹیاں بتانے آئی ہے تو اسکو بتا۔۔ بس اسکے علاوہ مجھے مت سکھا مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں ___؟ سمجھی صائمہ بیگم یہ بول کر مائشا کی طرف لپکی اور پھر سے اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر اسکو گھسیٹتے ہوئے روم سے باہر لے جانے لگی تھی جب نور نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ چاچی جان میں آپ کی عزت

کر رہی ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں کسی پر ظلم ہوتے ہوئے دیکھ لوں گی۔۔۔" مجھے غلطی مت کیجئے گا ایسا سمجھنے کا۔۔۔ کیونکہ میں نور حسن احسان شاہ کی بیٹی ہوں۔۔۔! نہ تو میں کسی پر ظلم کسی پر کرتی ہوں اور نہ ہی کسی کو کرنے دیتی ہوں۔۔۔! نور نے یہ صائمہ بیگم سے کہا تھا۔۔۔

اچھا.....! چلو پھر میں بھی دیکھتی ہوں کٹاٹم کیسے بچاتی ہو اس منسوس کو مجھ سے صائمہ بیگم نے یہ سب مائشا کی طرف نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے نور سے کہا تھا۔۔۔ اور یہ بول کر صائمہ بیگم نے مائشا کا ہاتھ پکڑ کر

اسکو گھسیٹتے ہوئے کچن میں لے گئی تھی۔۔۔ مائشا روتی ہوئی اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ تائی امی بیچ چھوڑے م مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ اللہ کے واسطے پلیز تائی امی، "وہ مستقل روتی ہوئی صائمہ بیگم کو پکار رہی تھی۔۔۔ مایو کو چھڑانے کے لیے نور بھی مستقل کوشش کر رہی تھی "لیکن صائمہ بیگم اسکو خاطر میں نہ لا کر اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔ صائمہ بیگم نے کچن میں لا کر اسکو پکڑا پھر چوہلے پر چاقو کو گرم کرنے لگی تھی۔۔۔ نور نے جب صائمہ بیگم کو چاقو گرم کرتے دیکھا تو اسکو سب سمجھ آنے لگا تھا تبھی تو وہ چھیختی ہوئی بولی "بس چاچی جان... بس مجھے پتہ ہے آپ کیا سوچ رہی

ہوئے بار بار اسکے گالوں کو ٹھپ ٹھپا رہی تھی۔ مایو پلیرز آنکھیں کھول نہ "اُس نے اپنا سر
 مانٹا کے سر سے ملایا اور آنکھیں بند کئے رونے لگی۔۔ نور کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے
 آج حویلی میں کوئی بھی نہیں تھا "اُن تینوں کے علاوہ نوکر بھی اپنا کام نپٹا کر اپنے اپنے
 کوارٹر میں چلے گئے تھے۔۔ دادو کسی رشتے دار کی عیادت پر گاؤں گئی ہوئی تھی۔ شہزین
 اور ملک صاحب آفس گئے ہوئے تھیں۔۔ شاہزیب کسی کام سے آؤٹ آف کنٹری
 تھا۔۔ سب اپنے اپنے کام سے باہر گئے ہوئے تھیں۔۔ اللہ جی میں کیا کروں.. اُس نے
 بے بس ہو کر اللہ کو یاد کیا "اور انسان کر بھی کیا سکتا ہے" جب انسان کے پاس کوئی
 راستہ نہ ہو تو وہ اللہ کو ہی یاد کرتا ہے۔۔ کیونکہ وہ جانتا ہے جب ہر دروازہ بند ہو جاتا ہے
 تو ایک دروازہ ہمیشہ کھلا ہوتا ہے۔ اور وہ ہے دعا کا "دعا انسان کی قسمت کو بدل
 سکتی ہے۔۔ کیونکہ دعا صرف عرش پر بیٹھنے والاد و جہاں کا مالک جو بڑا رحمن ہے "وہ ہی
 پوری کر سکتا ہے۔۔ اور کوئی نہیں۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہم سب پر ہمیشہ اپنی نظریں
 قرم رکھتا ہے۔۔ وہ روتی ہوئی اللہ سے دعا کر رہی تھی۔۔ وہ تھی تو ایک لڑکی ہی جو
 ایسی نازک حال سے کبھی گزری نہیں تھی۔۔ اور پھر ایک دم ایسا ہونا۔۔ وہ گھبرا گئی
 تھی۔ جب اسکے دماغ میں دھماکہ ہوا "اُس نے جلدی سے اپنے آنسوؤں کو پوچھا اور مایو کو
 آرام سے فرش پر لیٹا کر جلدی سے اٹھی اور پانی سے بھرا جگ اٹھا کر لے آئی۔۔ اُس نے

مائشا کے چہرے پر پانی کی چھینٹے ماری۔۔ پھر بھی مایو کو ہوس نہیں آیا تو وہ گھبرا گئی۔۔۔
وہ جلدی سے لاؤنج کی طرف بھاگی اور ٹیلیفون کے پاس جا کر ملک صاحب کا فون
ملا یا۔۔ جو کچھ دیر بعد اٹھالی گئی تھی۔۔ وہ روتی ہوئی بولی چچو ہو نہ بہہ ننننن۔۔ اس
سے بولا بھی نہیں کار ہاتھا۔۔ جب دوسری طرف سے ملک شاہ پریشان ہوتے ہوئے
بولے "نور بیٹا کیا ہوا ___؟ کیوں رو رہی ہو ___؟ چچو وہ مایو" وہ اتنا بول کر پھر
رونے لگی۔۔ کیا ہوا مائشا کو ___؟ کچھ تو بتاؤ بیٹا ___؟ صحیح معنوں میں ملک شاہ کی دنیا
ہل گئی تھی۔۔ چچو آپ بس جلدی سے گھر آئے "مایو کو پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔ وہ
اپنے آپ پر کنٹرول کرتی ہوئی جلدی جلدی بولی تھی۔۔ نور حسن شاہ اگر کسی سے
محبت کرتی تھی تو بہت اچھے سے نبھاتی بھی تھی۔ اور مایو سے اسکی محبت ان پندرہ
دونوں میں ایسی ہو گئی تھی کی وہ چاہ کر بھی اب اسکو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔ کیونکہ
نور کو مائشا ایک چھوٹی بہن کے روپ میں ملی تھی۔۔ ہمیشہ نور کو چھوٹی بہن کی کمی
محسوس ہوئی تھی جو کمی اسکی مائشا کے روپ میں پوری ہو گئی تھی۔۔ وہ فون کان سے
لگائے روئے جا رہی تھی جب دوسری طرف سے ملک شاہ بولے "نور بیٹا میں ابھی
دس منٹ میں آ رہا ہوں جب تک تم مائشا کا خیال رکھنا۔ انہوں نے اتنا بول کر فون کات دیا

نور بھی فون کو رکھ کر مائٹا کے پاس واپس کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔ جہاں وہ بے ہوش
پڑی تھی۔۔۔

منہال اور عالیان کی اتفاق سے سیٹ بھی ایک ساتھ ہی تھی منہال کی سیٹ کھڑکی کے
پاس اور عالیان کی سیٹی جسٹ منہال کے برابر میں ہی تھی۔۔۔ منہال کو عالیان کی
کمپنی بہت اچھی لگ رہی تھی "وہ تھا ہی ایسا جو بھی اس سے ایک بار ملتا تو کبھی بور نہیں
ہوتا تھا۔ اور یہاں تو منہال سلمان شاہ تھا جو اپنے ماضی کو بھلانے کے لیے کوئی نہ کوئی
مصروفیات ڈھونڈتا رہتا تھا۔۔۔ منہال کو عالیان سے ملکر ایسا محسوس ہوتا تھا "جیسے وہ اُسکا
کوئی زیادہ ہی نزدیکی ہو۔ کبھی بھی اس سے مل کر اسکو عجیب سا فیمل نہیں ہوتا۔۔۔ جب
بھی ملتا ایک الگ ہی احساس ہوتا اسکو۔۔۔ اچھا عالیان تم نے کبھی اپنی فیملی کے بارے
میں نہیں بتایا۔۔۔ آئی مین "کون کون ہے تمہاری فیملی میں۔۔۔؟ اور تم کون سی فیملی
سے بیلونگ کرتے ہو۔۔۔؟ منہال نے اس سے پوچھا۔۔۔ کبھی تم نے پوچھا بھی تو نہیں
"اور مجھے کبھی بتانے کا موقع بھی نہیں ملا۔۔۔ عالیان نے ہستے ہوئے منہال سے
کہا۔۔۔ ہاں یار تم صحیح بول رہے ہو۔۔۔ منہال نے بہت افسوس سے عالیان کو دیکھتے
ہوئے اُسکی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں میں تمہیں اب بتا دیتا

ہوں۔۔ عالیان منہال سے بولا "اور پھر اسکو اپنی فیملی کے بارے میں بتانے لگا۔۔ میں شاہ فیملی سے بیلونگ ہوں۔۔ میرے دو بھائی ماما بابا، دادا دادو، تایا ابائی امی ماکی ایک لوتی بیٹی نور اور ایک چاچو کی بیٹی ہے۔۔ اچھا۔۔ لیکن تم دو شخص کو تو بھول ہی گئے منہال نے جیسے اسکو یاد دلایا۔۔ کسکو۔۔ عالیان نے نہ سمجھی سے منہال کو دیکھا۔۔ اپنے چاچو اور چاچی کو منہال کو لگا وہ بھول گیا ہے اس لیے اُسے اسکو یاد دلایا تھا۔۔ نہیں منہال میں انکو بھلا نہیں بلکہ میں نے انکا نام نہیں لیا تھا کیونکہ میں جب بھی اُنکا نام لیتا ہوں تو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔۔ عالیان نے نم آنکھوں سے منہال کو دیکھتے ہوئے بتایا۔۔ وہ کیوں۔۔ منہال نے اس سے پوچھا۔۔ وہ اس لیے کیونکہ میرے س چاچو کی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ڈبیٹھ ہو گئی تھی۔۔ اور چاچی جان کا آج تک کچھ اتہ پتہ نہیں دادو بتاتی ہے کی جب انکی چھوٹی بیٹی پیدا ہوئے تھے نہ انکی کنڈیشن بہت کریٹیکل تھی۔۔ اس لیے انکو ہسپتال میں ایڈمٹ کیا ہوا تھا۔۔ لیکن ایک رات پتہ نہیں کیسے چاچی جان کہیں گم ہو گئی۔۔ اُنکا آج تک کچھ بھی پتہ نہیں چلا۔۔ عالیان نے بہت دکھی دل سے منہال کو بتایا۔۔ اوہہہہہ... "آئی ایم سوری، عالیان مجھے نہیں پتہ تھا گر پتہ ہوتا میں تم سے نہ پوچھتا کبھی۔۔ مجھے بہت افسوس ہوا۔۔ لیکن مجھے ایک بات بالکل سمجھ نہیں آئی "تمہارے چاچو کے ایک اور بیٹی تھی کیا۔۔؟ مطلب

تم نے یہ بولناہ کی چھوٹی بیٹی۔۔۔ اس لیے پوچھ رہا ہوں۔۔۔ منہال نے اسکو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔ ہاں انکی ایک پانچ سال کی بیٹی تھی۔۔۔ مجھے زیادہ تو نہیں پتہ لیکن دادو بتاتی ہے جب انکی چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تو ہسپتال میں لڑائی جھگڑا ہوا تھا وہاں پر شاید فائرنگ بھی ہوئی تھی جسکی وجہ سے ہسپتال میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔۔۔ تو انکی بیٹی وہیں پر گم ہو گئی تھی۔۔۔ بعد میں اسکو بہت ڈھونڈا بھی لیکن وہ نہیں ملی۔۔۔۔۔ منہال کو یہ سن کر بہت دیکھ ہوا لیکن وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔ "جو اللہ کو منظور ہوتا ہے ہونا تو وہی ہوتا ہے،، وہ بس گردن ہی ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے

NEW ERA MAGAZINE
If you don't mind

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتا ہوں ___؟ منہال نے عالیان سے پوچھا
 ---! sure اس میں مانڈ کرنے کی کون سی بات ہیں ___؟ عالیان نے اسکو پوچھنے کی اجازت دیتے ہوئے اس سے کہا تھا۔۔۔ نہیں یار تمہارے گھر کی لڑکی کا یوں نام پوچھنا ایک غیر آدمی کو اجازت نہیں دیتا۔۔۔ منہال اس سے بولا۔،۔۔ لیکن تم غیر نہیں ہو منہال "تم میرے دوست ہو۔۔۔ کیا میں تمہیں جانتا نہیں ہوں ___؟ ہاں پوچھو کیا پوچھنا تھا۔۔۔ عالیان اس سے منسی ناراضگی جتاتے ہوئے بولا۔۔۔ نہیں یار میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ منہال اس سے تھوڑا اثر مندہ سا ہو کر بولا۔۔۔ یار

تمہارے چاچو کی دونوں بیٹیوں کا کیا نام ہے ___؟ مائشا اور مدیحہ۔۔۔ عالیان نے اسکو بتایا۔۔۔ مائشا کا نام سنتے ہی منہال کی آنکھوں کے سامنے نور سے چمکتا پاکیزہ سا چہرہ لہرانے لگا تھا۔۔۔ جسکی آنکھوں میں صرف ویرانی تھی اور کچھ نہیں ___؟ کہیں تم احسان شاہ کے پوتے اور ملک شاہ کے بیٹے تو نہیں ہو ___؟ منہال نے اندازہ لگاتے ہوئے عالیان سے پوچھا۔۔۔ ہاں ___! لیکن تم کیسے جانتے ہو ___؟ عالیان نے اُلجھن اور حیرت سے ملے جلے تاثرات سے منہال کو دیکھتے ہوئے اسکے سوال کا جواب دے کر "پھر اس سے بدلے میں سوال کر ڈالا۔۔۔ یار منہال نے ہسپتال سے لے کر ریسٹورینٹ تک کی ہونے والی ملاقاتیں بتادی تھی۔۔۔ صرف مائشا کو بلڈ دینے کی بات کو چھوڑ کر۔۔۔ جس میں عالیان نے صرف گردن ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔ ان دونوں کو پتہ ہی نہیں چلا کب کچھ گھنٹوں کا سفر یوں ہی کٹ گیا تھا۔ اب وہ دونوں انڈیا میں ممبئی ایئر پورٹ پر موجود تھیں۔۔۔ وہ دونوں یوں ہی بات کرتے کرتے باہر آگئی تھیں۔۔۔ منہال نے جب آلیاں سے پوچھا۔۔۔ عالی تمہیں ریسپو کرنے گھر سے کوئی آئیگا کیا ___؟ نہیں میں گھر والوں کو سرپرائسڈ کرنا چاہتا تھا اس لیے کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اب بس ٹیکسی سی ہی جاؤنگا۔۔۔ عالیان نے منہال کو بتایا تھا۔۔۔ اور تم ایسا کیوں کرو گے ___؟ منہال نے اسکو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ یار جب تمہارا دوست ہے تو تم

ٹیکسی کیوں لوگے ہمارے ساتھ چلوں ہم ڈراپ کر دے گے۔۔۔ اب چلو باہر صرفان
 باہر انتظار کر رہا ہوگا" اور اچھے سے جانتے ہوا گر تھوڑی سی دیر ہوئی تو بھکھر کو کھانا کھلانا
 پڑ جائے گا۔۔۔ جس بات پر دونوں کا کہنا بلند تھا۔۔۔ عالیان منہال کا اتنی محبت سے کہنے
 پر منہال کے پایہ تھا۔۔۔ اس لیے وہ بھی اسکے ساتھ باہر آ گیا تھا جہاں صرفان "ویلم
 ٹو مبیٹی،، کا بورڈ لیے کھڑا تھا۔۔۔ وہ دیکھوں کتنی نے صابری سے انتظار کر رہا
 ہے۔۔۔ منہال نے صرفان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عالیان کو بتایا۔۔۔ اُن
 دونوں نے صرفان پاس جا کر اسکو سلام کی تھی۔۔۔ سلام کا جواب دے کر صرفان
 عالیان سے بولا یار تم کہا غائب ہو گئے تھیں۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہیں تمہاری وجہ سے
 میں نے اپنی شادی بھی پوسٹپنڈ کر دی تھی ابھی تک کنوارا بیٹھا ہوں۔۔۔! کبھی تو تم
 دونوں مجھ پر رحم کھالیا کرو۔۔۔ ایک یہ ہے جسکو بیویوں کی طرح روں منانا پڑتا
 ہے۔۔۔ اور ایک تو ہے جو جیل سے چھوٹنے کے بعد قیدیوں کی طرح ایسے غائب ہوا
 جیسے سارے دنیا کے قتل تو نے ہی لیے تھیں۔۔۔ وہ اب شروع ہو چکا تھا۔۔۔ منہال
 اور عالیان کا اسکے باتوں کو سنکر ہس ہس کے برا حال ہو گیا تھا۔۔۔ منہال جب بھی اس
 لڑکی کہ چہرہ اپنی آنکھوں کے سامنے لہراتا دیکھتا تو وہ اپنے ہی گم ہر تکلیف بھول جاتا
 "اور اسکا جب نام سنتا تو ہونٹوں سے مسکراہٹ بھی جدا نہ ہوتی۔۔۔۔۔ لیکن وہ ابھی

کی سوچ کے مطابق تھا کہ ہزار بے شرم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھیں جب یہ ایک بے شرم پیدا ہوا تھا۔۔۔ اور وہ ایسا اسکو بول بھی دیتا تھا۔۔۔ جس پر صرف ان اپنے دانتوں کی نمائش کرتا تھا۔۔۔ اور اسکی اس ہی حرکت سے منہال کو غصہ بہت آتا تھا۔۔۔ صرف ان دنیا جہاں کی معصومیت لیے بولا۔۔۔ ہاں تو ہم ابھی بچے ہی تو ہے۔۔۔ کون سا تمہاری طرح سڑے کر لیے ہیں۔۔۔ کیا کہا۔۔۔؟ منہال اسکو غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔ کچھ بھی نہیں میں تو یہ بول رہا تھا "ہاں چلو۔۔۔! وہ یہ بول کر جلدی سے گاڑی کے پاس چلا گیا تھا۔۔۔ اور وہ دونوں بھی اسکے پیچھے چل دیئے تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE *****

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مائشا کو ہوش آیا گیا تھا۔۔۔ دادو کو جب پتہ چلا کی مایو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ بے ہوش ہو گئی تو وہ تورنت گاؤں سے واپس آگئی تھی "اور اب وہ سب مائشا کے روم میں موجود تھیں۔۔۔ ملک شاہ نے اس سے بہت پوچھا تھا کہ وہ بے ہوش کس وجہ سے ہوئی تھی لیکن مائشانے یہ بول کر ٹال دیا تھا کہ بس ایسے ہی کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ ملک شاہ اپنی بھتیزی کو بہت اچھے سے جانتے تھے وہ بالکل اپنے باپ پر گئی تھی۔۔۔ جو سب کا ہی سوچتی تھی لیکن اپنے لیے کچھ بھی نہیں۔۔۔ ملک تاپانے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہووے اسکو ہمیشہ خوش رہنے کی دعادی تھی۔۔۔ اور روم سے باہر نکلتے

چلے گئے تھیں۔۔۔ دادو جو بہت دیر سے چپ تھی "ملک شاہ کے باہر جاتے ہی بہت زور دے کر دادو نے نور سے پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔ اور نور نے کوئی بھی بات بنا چھپائیں دادو کی گوش گزار کر دی تھی۔۔۔ دادو نے جب پوری بات سنی تو انکو بہت غصہ آیا تھا لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ ماٹھا ہمیشہ انکو منا کر دیا کرتی تھی۔۔۔ دادو اسکو سمجھاتی بھی تھی پر وہ ہمیشہ کہتی نہیں دادو نہیں میں نے اپنا معاملہ الیسی پر چھوڑ رکھا ہے" بے شک وہ بہت اعلیٰ ترین فیصلہ کرتا ہے۔۔۔ جب بندہ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں تو "اللہ تعالیٰ ہمیشہ وہ ہی فیصلہ کرتا ہے جس میں اسکے بندے کی بہتری ہو،۔۔۔ نور نور بیٹا۔۔۔ دادو اسکو بہت دیر سے پکارتی ہوئی شاید روم کی طرف ہی آرہی تھی۔۔۔ نور ایک دم ماضی سے نکلتی ہوئی ہڑ بڑا کر بولی ہاں دادو ابھی آئی۔۔۔ پھر اس نے مایو کی طرف دیکھ کر اسکو بولی "ماٹھا کھانا کھا کر دوائی لے لینا میں دادو کو دیکھتی ہوں وہ اسکو کھانے کی ہدایت دے کر روم سے باہر دادو کی بات کو سن نے چلی گئی۔۔۔ اور ماٹھا اس لڑکی کا اپنے آپ سے اتنی محبت دیکھ کر پھر سے رونے لگی۔۔۔ کچھ شخص ایسے ہوتے ہیں اگر خوشی ہو تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے رونے لگتے ہیں اور گم میں بھی وہ اپنے رب کا ہی شکر ادا کرتے ہے۔۔۔ اُن میں سے ایک ماٹھا بھی تھی۔۔۔ اسکی تربیت اسکے بابا نے بہت اچھے سے کی تھی۔۔۔ اسکو ہر حالات میں اللہ کا شکر ادا کرنا سکھایا تھا۔۔۔ اُس نے نور

کی ہدایت کے مطابق تھوڑا سا کھایا تھا اسکا بلکل بھی دل نہیں کر رہا تھا لیکن وہ نور کی اتنی
 محبت سے کھانا لانے کو جائے بھی جانے نہیں دے سکتی تھی اس لیے اس نے دوچار
 نوالے جہر مار کر کے کھا ہے لیے تھیں اور پھر دوائی لے کر عشا کی نماز کے لیے وضو کر
 نے با تھرُوم چلی گئی تھی۔۔

کالے رنگ کی سیاہ کار حویلی کے گیٹ پر رکی تھی۔۔۔ یار تم بھی چلوں عالیان نے پھر
 سے کوشش کی۔۔ جب صرفان بہت ہی شائستہ لہزے میں بولا نہیں یار پھر کبھی
 "اب منہال بھی بہت تھک گیا ہے اور تم بھی جاؤ تم بھی ریسٹ کرو۔۔ بہت تک گئے
 ہو گے اتنے دور کے سفر سے اب ہم چلتے ہے پھپھو انتظار کر رہی ہو گی۔۔ اوک ٹھیک
 ہے۔! لیکن کل تم دونوں کا ڈنر میری طرف سے اور وہ بھی اپنی پیاری سی کزن کے
 ہاتھوں کا۔۔ اس سے پہلے منہال کوئی جواب دیتا صرفان بولا "اوکے ڈن۔۔! عالیان
 بولا ٹھیک ہے "السلام حافظ۔۔ السلام حافظ بول کر صرفان نے گاڑی زن سے آگے بڑھالی
 تھی۔۔ کیا ضرورت تھی ڈنر کے لیے ہاں کرنے کی منہال اسکو اپنی گھوریوں سے
 نوازتے ہووے بولا۔۔ کبھی پیٹ بھی بھرتا ہی ک نہیں۔۔؟ جہاں کھانا وہاں تم ہمیشہ
 حاضر رہتے ہو۔۔۔ کبھی السلام کے بندے بھوکے بھی رہ لیا کرو۔۔ یا ہمیشہ کھانا کھانا اور

بس کھانا.... منہاں ایسے بول رہا تھا جیسے وہ اسکو ابھی کچا چبا جائے گا۔۔ یار کیا ہو گیا
 ___؟ ڈنر کے لیے ہاں ہی تو بولا ہے۔۔ اور اگر تم اُسکی کزن کے ہاتھوں کا کھانا خاؤ گے
 نہ تو اتنا خاؤ گے اتنا زیادہ کھا جاؤ گے اپنی یہ ڈائیننگ شائیننگ کو بھی بھول جاؤ گے
 سمجھے۔۔ صرف ان کا ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔۔ بس بس رہنے دو بڑے آئے اُسکی
 کزن کی تعریف کرنے والے۔۔ مینی ابھی تو صرف میں ہی تعریف کرتا ہوں پھر تم
 بھی اُسکی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دو گے۔۔ اچھا ٹھیک ہے پھر وہ بھی کل دیکھ
 لینگے منہاں اچھا کو لمبا چچ کر اس سے بولا۔۔ ہاں دیکھ لینا کس نے منع کیا ہے۔۔ اور
 تمہیں پتہ بھی اُسکی کزن کون ہے ___؟ صرف ان نے گردن کو اُسکی طرف گھما کر اس
 سے پوچھا تھا۔۔۔ مانٹا ___! منہاں کے منہ سے بے اختیار اُسکا نام نکلا تھا "اوہ تو
 جناب جانتے ہیں صرف ان نے اسکو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے اوہ پر زور دیا
 تھا۔۔ صرف ان تم مجھے گھورنا بند کرو۔۔۔ ورنہ ___؟ کیا یار کبھی تو مذاق کرنے کا موقع
 فراہم کر دیا کرو یہ ہمیشہ ہی ڈانٹتے رہتے ہو۔۔ صرف ان منہ لٹکاتے ہوئے بولا۔۔ اُس
 کے اس انداز پر منہاں کا کہنا بے اختیار تھا۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا.....
 ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ شکل دیکھو اپنی مرر میں بالکل دو سال کے بچے لگ رہے
 ہو۔۔ منہاں نے اسکا چہرہ کار کے مرر کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ کوئی نی کوئی

بات نہیں۔۔! میرے جس بھی انداز سے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ آئے میں اسکو ہمیشہ کرنے کے لئے تیار ہوں صرف ان آنکھوں میں بے شمار محبت لیے منہال کی طرف دیکھ کر بولا۔۔ لیکن منہال کے چہرے پر ایک پل کی مسکراہٹ جو تھی "وہ ایک پل میں ہی سمٹی تھی" اب مسکراہٹ کی جگہ پھر سے سنجیدگی نے لے لی تھی۔۔ اس کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھ کر صرف ان بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔ اب وہ خاموشی سے ڈرائیو کے رہا تھا۔۔ انکو سلمان ویلا پہنچتے پہنچتے رات کے دو بج گئے تھے۔۔ سفر لمبا ہونے کی وجہ سے منہال بہت تک گیا تھا "اس لیے وہ اپنی ماما سے سلام دعا کر کے اپنے روم میں آ گیا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsona | Articles | Books | Poetry | Interviews

روم میں آتے ہی وہ کپڑے چیلنج کر کے ٹریس پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ کھلا شفاف شفاف آسمان "آسمان میں ٹم ٹماتے تارے فضاؤں میں خاموشی ٹھندی تیز ہوائیں اسکو سکون ڈے رہی تھی۔۔ ماٹھا... اسکو کار میں ہونے والی گفتگو یاد آنے لگی تھی۔۔ ماٹھا اس لڑکی کا یوں بے اختیاری میں نام لینا اسکو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ وہ چاند کی چاندنی کو دیکھتے ہوئے خود سے ہی سوال کرنے لگا۔۔ آخر اس لڑکی کا نام میرے منہ سے کیوں نکلا۔؟ اور اگر نکل ہی گیا تھا تو مجھے اُس کا نام لے کر ایک سکون سا کیوں ملا۔؟ جب دل سے آواز آئی "کیونکہ وہ جیسا سے بلکل مختلف ہے۔۔ بلکل پاکیزہ۔! ہاں وہ تو

ہے۔۔ منہال نے آج پہلی بار دل کو صحیح ٹھہرایا تھا۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔۔؟ وہ پھر کنفیوزڈ ہوتے ہوئے دل سے بولا۔۔ وہ تو وہ جانتا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔۔ دل نے اس سے کہا۔۔ میں اسکے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہا ہوں۔۔؟ پھر سے منہال نے دل سے جواب مانگا تھا۔۔ کیونکہ تم اسکو سوچ نہ چاہتے ہو۔۔ تو رنت جواب ملا۔۔ شاید منہال نے دل کے جواب کو تسلیم کیا تھا۔۔ اسکے آنکھوں کے سامنے مانشا کا چہرہ لہرانے لگا تھا۔۔ کتنی خوبصورت تھی وہ یہ پھر منہال کو ہی لگ رہی تھی۔۔ کیا مجھے محبت ہو سکتی ہے۔۔؟ منہال خود سے بڑبڑاتے ہوئے بے اختیاری کے عالم میں بولا۔۔ جس پر دل نے بسک کہا تھا۔! اگر تم چاہو تو۔۔ لیکن اگر مجھے پھر سے دھوکہ ملا۔۔؟ منہال کے ذہن میں اس سوال نے جنم لیا تھا۔۔ ایک بار آزما کر دیکھو۔۔ دل سے جواب ملا۔۔ آزما یا وہ جاتا ہیں جن پر تمہیں اعتبار نہیں۔ منہال نے دل سے کہا۔۔ تو کیا تمہیں مانشا پر اعتبار ہے۔۔؟ دل نے اس سے پوچھا۔۔۔ اعتبار کے لیے ملاقاتیں ضروری ہوتی ہے۔۔ تو کیا وہ ایک ملاقات کافی نہیں تھی۔۔ دل نے پوچھا۔۔ نہیں۔۔ انسان کو جاننے کے لیے اسکو جان پہچان ضروری ہوتی ہے۔۔ اُس نے کہا۔ تو تم بناؤ نہ جان پہچان "کل سے اچھا موقع تمہیں پھر کبھی نہیں ملے گا۔؟ دل نے اسکو سمجھایا تھا۔۔ ویسے محبت کے لیے انسان کو ایک جھلک ہی کافی

ہوتی ہے۔۔ اس ایک جھلک میں ہی تمہیں سب کچھ پتہ چل جاتا ہے۔۔ اور پھر وہ لڑکی "وہ تو نور سے گندھی ہوئی لڑکی تھی جس کے چہرے سے اتنی اُجڑی ہوئی حالت میں بھی نور ہی چھلک رہا تھا۔۔ میں کہتا ہوں منہاں ایک بار صرف ایک بار میری مانو تم اسکو آزماؤ مت صرف محبت کرو اس سے دل نے کہا۔۔ نہیں کر سکتا۔۔! کیونکہ میرا محبت پر سے اعتبار اٹھ چکا ہے۔۔ اُس نے کہا تھا۔۔ محبت کر نہیں سکتے یا پھر محبت اور اس لڑکی سے نظریں چرا رہے ہو" کیونکہ محبت تو تمہیں اس لڑکی کو دیکھنے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔۔ دل نے جیسے آئینہ دکھانے کی کوشش کی۔۔ نہیں ہو سکتی بلکل بھی نہیں" کیونکہ منہاں سلمان شاہ کو محبت کبھی راس ہی نہیں آتی۔۔ وہ زندگی میں ایک بار پیار کا روگ لگا چکا ہے۔۔ جس کی سچہ وہ اب تک کاٹ رہا ہے اپنے بابا کی نفرت کی صورت میں اب میں اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اُس کا دل بول اٹھا تھا۔۔ کبھی روگ نہ لگانا پیار کا۔۔ یہیں نہ۔۔؟ لیکن میں نہیں مانتا کیونکہ محبت مجھ سے ہو کر گزرتی ہے۔۔ اس لیے آج میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں تمہیں کبھی جیا ہادی سے محبت نہیں ہوئی تھی۔۔ وہ صرف وقتِ جذبہ تھا اور کچھ نہیں! منہاں تم موو آن تو کر دیکھ نہ کبھی مایوس نہیں ہو گے۔۔ اور آگے تمہاری مرضی اور اس رب کائنات کی مرضی۔۔ دل نے اسکو پھر سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔ نہیں نہیں نہیں..... منہاں

نے قرب سے آنکھیں بند کر لی۔۔ تھی۔ ان پانچ سالوں سے اسکے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔ جب بھی دل اسکو سمجھانے کی کوشش کرتا وہ چیخ کر دل کو چپ کر دیا کرتا۔۔۔ لیکن کب تک کب تک۔۔؟" وہ ایسا کر سکتا تھا۔۔ آج جو منہال سلمان شاہ محبت نہ کرنے کا دعوے دار ہے۔۔ وہ کیا جانے اس رباع کائنات کی مرضی۔۔ کیونکہ "وہ تو وہی کرتا ہے جس میں اُسے اپنے بندے کی بھلائی دکھتی ہے۔ بے شک وہ "الجبیب، ہیں۔۔ وہ دے کر خوش کرنا بھی چاہتا ہے اور لے کر آزمانا بھی۔۔ اور جو اُسکی آزمائش اور خراا تر جائے اسکو وہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں کی خوشیوں کو نواز دیتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پوری رات نہیں سو پایا تھا "پوری رات اُسکی یوں ہی کشمکش میں کٹی تھی کہ وہ عالیان کے گھر ڈنر پر جائے یا پھر کوئی بہانہ بنا کر منا کر دے۔۔ اور اب وہ بڑی مشکل سے ایک نتیجے پر پہنچا تھا۔ جس پر اسکا دل بہت خوش بھی تھا "اور شانت بھی" وہ صبح سے ہی وہ تیاری میں مصروف تھا "پہلے جو گنگ کرنے گیا پھر وہاں سے جم گیا و اب جا کر وہ

واپس لوٹا تھا "جس فیلڈ سے اسکا تعلق تھا وہاں اسکے لیے اپنی فٹنسیس کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری تھا۔۔۔" اب وہ سٹوڈیو جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا "کالی جینز اور انڈر لالٹ۔ شرٹ اور اوپر سے کالی لیڈر کی برانڈیڈ جیکٹ پہنے وہ نہایت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو سیٹ کر رہا تھا جب اسکے روم کا دروازہ دھڑام سے کھلا۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آنے والی ہستی کون ہے۔؟ اس لیے وہ بنا کوئی ردِ عمل کیے اپنا کام کرتا رہا۔ اوہ بھائی اب اگر تجھے اپنے سجنے سنورنے سے فرصت مل گئی ہو تو کوئی بات کر لے صرف ان اس پر طنز کرتے ہوئے بولا۔

منہال جو بالوں کو سیٹ کر رہا تھا ایک پل کے لیے رکا اور اپنے پیچھے کھڑے صرف ان پر نگاہ ڈالی اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔۔۔ یار یہاں اس روم میں کوئی ہے تیری علاوہ وہ کچھ پچھتے ہوئے بولا۔۔۔ منہال نے کنگھے کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور ڈریسنگ روم میں جاتے ہوئے بولا "ہاں ہے نہ۔!" اور تجھے پتہ ہے 'وہ کون ہے؟' صرف ان نہ سمجھی سے گردن نہ میں ہلاتے ہوئے بولا "کون ہے وہ؟" تمہیں نہیں پتہ منہال نے معصومیت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ نہیں! صرف ان نے پھر گردن نہ میں ہلائی۔۔۔ چل کوئی بات نہیں میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔ وہ ہے "ڈاکٹر پیٹیل صرف ان راجپوت۔۔۔ اتنا سن نہ تھا صرف ان کا پارہ ہائی ہو گیا اُسے آؤ دیکھانہ تاؤ اور چڑھ

دوڑا منہال پر "کمینے انسان میں نے کتنی بار تجھے منا کیا ہیں ک مجھے اس نام سے مت بلایا کر" لیکن تو سمجھتا نہیں۔۔ آج میں تیری عقل ٹھکانہ لگاتا ہوں۔۔ ہاھاھاھا یا چھوڑ گردن مجھے تیار ہونے دے۔۔ منہال اپنی گردن کو چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔ نہیں آج میں نہیں چھوڑنے والا "جب تک تو مجھ سے یہ وعدہ نہیں کر لیتا کہ 'میں تیرا یہ نام کبھی نہیں لوگا۔۔ وعدہ منہال جلدی سے بولا۔۔ اگر وہ چاہتا تو گھوریوں میں ہی اپنی گردن چھوڑوا سکتا تھا۔۔ لیکن آج اُس نے ایسا نہیں کیا" آج اُس نے خود صرفان کو موقع دیا تھا۔۔ پتہ نہیں کیوں؟ لیکن منہال نے جب سے عالیان کے گھر ڈنر پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔ جب سے وہ ایک انجانی سی خوشی محسوس کر رہا تھا۔۔ جس کو وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا پارہا تھا۔۔ صرفان نے اسکی گردن چھوڑ دی۔۔ وہ کچھ بولنے ہی والا تھا جب اسکو باہر سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔۔ ہی ہی ہی ہی۔۔

ہاھاھاھاھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ گیٹ کی طرف بنا آواز کیے قدم بڑھانے لگا جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا باہر مدیحہ اور علیہ کھڑی ہنس رہی تھی۔۔ دروازے کے کھلتے ہی وہ دونوں ایک دم الرٹ ہوئی۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ صرفان ان دونوں پر روب جماتے ہوئے بولا۔۔ لیکن "ہائے رے ہمارے صرفان صاحب کی قسمت" افسوس اُسکا روب یہاں پر بھی نہیں چلا۔۔ مدیحہ نے بولنے کے لیے منہ ہی کھولا تھا اُس سے پہلے

علینہ بول گئی۔۔۔ تم سے مطلب پیٹل۔۔۔! علینہ نے جان بوجھ کر پیٹل بولا تھا۔۔۔ صرف ان کو اپنا نام سن کر ہی غصہ آ گیا تھا۔۔۔ پھر غصے سے اس کا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا۔۔۔ اس کو اس نام سے ہی چڑ تھی۔۔۔ کوئی جب اس نام سے اس کو پکارتا تو اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی غصہ آ جاتا۔۔۔ اور آج ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔ وہ صرف ایک شخص پر اپنا غصہ معاف کرتا تھا۔ اور وہ تھا منہال سلمان شاہ۔۔۔ منہال سلمان شاہ اسکے لیے ایسا تھا۔ جیسی " ایک جسم میں دو جان، اگر منہال سلمان شاہ کا وہ سانس تھا تو صرف ان میں اس کا دل دھڑکتا تھا۔۔۔ لیکن وہ کسی دوسرے شخص پر اپنا غصہ معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔ اور مدیحہ بھی اچھے سے جانتی تھی جب اس کو غصہ آتا تو پھر کسی سے بھی کنٹرول نہیں ہوتا یہاں تک کہ منہال سے بھی نہیں جب تک وہ اپنا غصہ اس شخص پر نہ نکال لیتا جسکی وجہ سے اس کو غصہ آیا تھا۔۔۔ اور اب مدیحہ کو یہی فقر ستائے جا رہی تھی کہ اس کا بھائی اب کیا کرے گا۔۔۔ کیونکہ اس کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا۔۔۔ بھائی مدیحہ کچھ بولتی صرف ان نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے چپ کرادیا۔۔۔ اور پھر علینہ کی کلانی کو اپنے ہاتھ میں جکڑ کر اس کو خپتے ہوئے اپنے روم میں لے جانے لگا جہاں پر وہ آج کل قیام فرماتا تھا۔۔۔ علینہ جو اپنی ہی دھن میں تھی اپنا ہاتھ صرف ان کے ہاتھ میں جکڑا ہوا دیکھ کر وہ چلا ٹھی " یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ وہ اپنے ہاتھ کو چھوڑوانے کے کوشش کرنے لگی لیکن

اسکے گرفت اتنی مضبوط تھی اور وہ ٹھہری ایک نازک سی لڑکی وہ کیا کر سکتی ہے اتنے
 قصرتی مضبوط مرد کے سامنے۔ کہاں لے کر جا رہے ہو تم مجھے۔؟ وہ بہت گھبرا گئی تھی
 صرف ان کے اس انداز سے "وہ تو ایسا نہیں تھا۔۔۔ جہاں تک اُس کا اندازہ تھا اُس نے اس ایک
 مہینے میں اسکو کبھی غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ لیکن آج کیا ہوا اسکو مدیحہ چلاتی ہوئی اسکے
 پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔۔ منہال جو اپنا کچھ ضروری سامان لینے ڈریسنگ روم میں گیا تھا وہ
 مدیحہ کی آواز کو سن کر باہر آیا۔۔۔ گڑیا اُس نے مدیحہ کو آواز دی جو اب ایک روم کا دروازہ
 زور زور سے نوک کر رہی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے مدیحہ کے پاس گیا وہاں جا کر اُس نے پھر
 سے اسکو پکارا "گڑیا... مدیحہ جو دروازے کو نوک کر رہی تھی اُسے پیچھے مڑ کر
 دیکھا۔۔۔ اور پھر منہال سے بولی۔۔۔ بھائی وہ شعری بھائی وہ گھبرائی آواز میں بولی۔
 مدیحہ سے صحیح سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ کیا ہوا شعری کو۔؟ منہال پریشان ہی تو ہو
 گیا "اُس نے مدیحہ سے پوچھا۔۔۔ بھائی ان کو کچھ نہیں ہوا لیکن آج کسی اور کو ضرور کچھ
 ہونے والا ہے۔۔۔ اُس نے جلدی سے بتایا منہال کو "کیا مطلب۔۔۔؟ منہال نے نہ سمجھی
 سے مدیحہ سے پوچھا۔ بھائی وہ شعری بھائی اُس نے ابھی کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعات
 منہال کے گوش گزار کر دیے تھیں۔۔۔ جس کو سن کر منہال کا سر چکرانے لگا تھا۔۔۔ وہ
 اچھے سے جانتا تھا صرف ان کے غصے کو "وہ اب یہ سوچنے سے قاصر تھا کہ اب کیا

ہوگا ___؟ اُس نے دروازہ زور زور سے کھٹکھٹانا شروع کر دیا "ساتھ ہی ساتھ وہ صرفان کو آوازیں بھی دینے لگا۔ شعری دروازہ کھولو... لیکن ہمارے صرفان صاحب پر تو ابھی غصہ سر چڑھا ہوا تھا۔۔۔ صرفان علیینہ کی کلائی کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے اسکو روم میں دھکا دیا۔ اور پھر اندر سے کنڈی لگادی۔۔۔ وہ اسکی طرف مڑ کر علیینہ کی طرف اپنے قدم بڑھا دیے "اسکے اس انداز سے علیینہ بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئی تھی

۔۔۔ خوف کی وجہ سے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ جیسے جیسے وہ اپنے قدم اُسکی طرف بڑھا رہا تھا ویسے ویسے ہی علیینہ اپنے قدم پیچھے کی طرف قدم بڑھا رہی تھی

۔۔۔ اب وہ بالکل دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔ اُس نے خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر لی

۔ صرفان خون برساتی آنکھوں سے اسکو گھورتے ہوئے جو دو قدم کا فاصلہ تھا وہ بھی ایک ہی جست میں مٹا ڈالا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کو بہت آسانی سے سن سکتے تھے۔۔۔ صرفان اسکے منہ کو اپنے ہاتھوں میں دباو چتے ہوئے بولا۔۔۔ ہاں اب بولو "کیا ہوا بولا نہیں جا رہا" یا پھر زبان بند ہو گئی ویسے تو بہت کینچی کی طرح چلتی ہے یہ زبان۔۔۔ اب کیوں نہیں چل رہی ___؟ وہ تھوڑا سا اُسکے کانوں کی طرف جھکتے ہوئے دبی دبی آواز میں گرا کر بولا۔۔۔ اُسکی سانسوں کی تپش وہ اپنی گالوں پر بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اُسکا وجود اُسکی سانسوں سے جھلس کر رہ گیا تھا۔۔۔ تمہیں پتہ ہے مجھے اس

نام سے کتنی چڑ ہے اور یہ بات تم بچپن سے جانتی ہو۔ اتنا بولنا تھا اُس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھی۔۔ جہاں کچھ دیر پہلے ان آنکھوں میں خوف تھا "اب خوف کی جگہ خوشی نے لے لی تھی۔۔ وہ تو انڈیا ہی اپنی محبت کو ڈھونڈنے آئی تھی۔۔ جو برسوں پہلے کہیں کھو گئی تھی" یہ ٹرپ تو اس کا ایک بہانا تھا۔ ورنہ مقصد صرف اُس کا اپنی محبت کو ڈھونڈنا تھا۔۔ جس شخص کے ساتھ وہ ایک مہینے سے ایک ہی چھت کے نیچے رہ رہی تھی۔ اُس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہیں شخص اُسکی پھٹری ہوئی محبت ہوگا۔ اُسکی آنکھوں سے خوشی کی آنسو نکل کر صرف ان کے ہاتھ پر گرے۔۔ صرف ان جو اسکے منہ کو دبو چے کھڑا تھا۔۔ جب اُسکی نظر علیحدہ کی نظروں سے ٹکرائی تو وہ ایک پل کے لیے تو ان نظروں میں کہیں کھوسا گیا۔ اُسکی ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔ ت تم صرف ان جہانگیر شاہنواز راجپوت ہو "وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔۔ صرف ان اسکے منہ سے اپنا پورا نام سن کر حیرت سے اسکو دیکھنے لگا۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا باہر سے منہال کی آواز آئی۔۔ شعری دروازہ کھول ورنہ میں دروازے کو توڑ دوں گا۔۔ وہ اس پر ایک چبھتی سی نظر ڈالتے ہوئے دروازہ کھولنے چلا گیا۔۔

دروازے کے کھلتے ہی منہال گراتیں ہووے بولا۔۔۔ صرف ان یہ کیا بیہودگی ہے "مانا کہ علیینہ نے تمہارا نام لے ہی دیا تھا" تو اس میں غصہ کرنے والی کون سے بات۔۔؟

کبھی تو غصہ کنٹرول کر لیا کرو یا اسکو نہیں پتہ تھا۔۔ دیکھ رہے ہو اُسکا چہرا "کیسے نشان پڑ گئے ہے تمہاری انگلیوں کے اسکے چہرے پر۔۔ مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔ تم تو مجھے سمجھاتے تھیں "لیکن آج تم نے بھی یہ کر ڈالا۔۔۔ ہے کوئی جواب۔؟" اگر مانا نے دیکھ لیا تو کیا جواب دو گے انکو۔۔ وہ اسکو دانٹ رہا تھا اور صرف ان گردن جھکائے اُسکی ڈانٹ ڈپٹ کو خاموشی سے سن رہا تھا۔۔ کیونکہ اب اسکو پچھتاوا ہو رہا تھا اپنی اس غلطی پر۔۔ بھائی رہنے دے "علینہ نے ایک نظر صرف ان کی طرف دیکھا اور اپنے آنسوؤں کو پوچھتے ہووے منہال سے بولی۔۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ بھی ایسا ہی رد عمل کرتے۔۔ اور پھر میں تو۔! وہ کچھ بولتی بولتی وہیں پر روک گئی۔۔ لیکن ان سب کے لیے ایک نئی سوچ کا دائرہ چھوڑ دیا تھا۔۔ کیا تو۔۔؟ علیینہ گڑیا "منہال نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔ کچھ بھی نہیں بھائی۔۔ علیینہ ناظرین چراتیں ہوئے بولی تھی۔۔ چلو مدیحہ مجھے پیکنگ بھی کرنی ہیں۔۔ وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب منہال بولا۔۔ رو کو گڑیا۔ کیسی پیکنگ۔؟ کہیں جارہی ہو تم۔۔؟ اُس نے علیینہ سے پوچھا۔ ہاں بھائی وہ میں کل دلی جا رہی ہوں۔ ماما بابا

بھی وہیں پر آرہے ہیں "کیونکہ میری کزن کی منگنی ہیں۔۔۔ اور پھر مجھے واپس لندن بھی جانا ہیں۔۔۔ علینہ بتا تو منہال کو رہی تھی لیکن سارا فوکس صرف ان پر تھا۔۔۔ اُس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا دشمن جاں سے نظریں ہٹانے کو۔ اچھا۔! پر جاؤ گی کیسے۔؟" آئی مین، ٹرین سے یا پھر اس پہلے وہ کچھ بولتا علینہ بیچ میں ہی بول پڑی بھائی میں سوچ رہی ہوں کہ میں مدیحہ کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلی جاؤں اسکی بھی اوٹنگ ہو جائیگی اور مجھے بھی کمپنی مل "وہ دراصل بھائی میں وہاں کسی کو نہیں جانتی اور مجھے دلی بھی گھومنا ہیں۔۔۔ لے جاؤں کیا بھائی وہ ایسی ہی تھی۔۔۔ چلبلی سی وہ زیادہ دیر ایک بات کو اپنے سر پر سوار نہیں رکھتی تھی۔۔۔ اور ویسے بھی وہ تو بچپن کی محبت تھی جس کو اُس نے الٹا سے دن رات مانگا تھا وہ تو اس سے عشق کرتی تھی وہ بھی بے پناہ۔۔۔ منہال بولا "گڑیا۔! آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہے۔؟ مدیحہ گڑیا آپکی فرینڈ ہے آپ کو اس سے پوچھنا چاہئے۔۔۔ نہیں بھائی وہ میں نے سوچا، بھئی اپنے جو بھی سوچا ہوا نکور ہنے دو آپ لوگوں کو جہاں مرضی جانا ہو وہاں جاؤ۔۔۔ اور مجھے بھی اجازت دو" کافی لیٹ ہو گیا اُس نے اپنے ہاتھ کی کلائی میں پہنی قیمتی واچ میں وقت دیکھتے ہووے کہا اور وہاں سے اپنے روم کی طرف قدم بڑھا دیے تھیں، اب اسکا ارادہ اپنے روم سے گاڑی کی چابی اور اپنا والٹ اٹھانے کا تھا۔۔۔ صرف ان اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھا۔۔۔ آج تک اُس نے اتنی اوچھی

حرکت کبھی نہیں کی تھی۔۔ جتنی وہ آج کر گیا تھا۔۔ اب اسکو رہ رہ کر یہ فقر ستائے جا رہی تھی کہ "وہ علینہ سے معافی کیسے مانگے۔۔؟ کیا کروں۔؟ وہ یہ سوچتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا۔۔ کہ میں معافی تو ضرور مانگوں گا" لیکن موقع دیکھ کر۔۔ اب فلحال اسکو کسی ایمر جنسی کیس کی وجہ سے ہسپتال جانا تھا۔۔ پھر رات کو اُن دونوں نے عالیان کے گھر پر ڈنر پر بھی تو جانا تھا۔۔۔

عالیان کی آنکھ فضر کی آذان پر کھل گئی تھی۔۔ اُسے سب سے پہلے نماز ادا کی پھر "قرآن پاک کی تلاوت کی،، اور اسکے بعد وہ ٹریک سوٹ پہنے جو گنگ کے لیے تیار تھا۔۔ وہ رات حویلی میں ایسے وقت پر آیا تھا" جب سب ہی خواب خرگوش تھیں۔ اُسے بھی کسی کو جگانا صحیح نہیں سمجھ "اور سیدھا اپنے روم میں چلا آیا" تھا۔۔ اب اسکا ارادہ سب سے پہلے دادو سے مل کر جو گنگ کرنے جانا تھا۔۔ اُسے سائڈ ڈر اور پر سے اپنا والٹ، اپنا موبائل اور کار کی چابی اٹھائی جو اسکو چاچو نے اسکو انٹر میں اسکا لرشپ جیتنے پر دلائی تھی۔۔ اُسکو اپنا روم صاف ستھرا بلکل ایسا ہی ملا تھا" جیسا وہ دو سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔۔ اُسے اپنے روم پر ایک نظر ڈالی اور روم سے باہر نکل آیا۔۔ اب اسکا رخ دادو کے کمرے کی طرف تھا۔ اسکے دل نے یہ دعا کی کہ "کاش آج وہ سب سے پہلے جس شخص

کا چہرہ دیکھے وہ مائشا ہی ہو۔۔ اُس نے جیسے ہی "دروازہ کھولا ایک دم اُسکی ٹکرمائشا سے ہوئی
 "السلامی ___! مائشا کا سر بہت زور سے دروازے سے لگا جسکی وجہ سے وہ اپنے سر کو
 چھوتی ہوئی آنکھیں بند کیے کر رہی تھی۔۔ عالیان تو اسکو دیکھتاھے رہ گیا "اسکو بلکل
 بھی ہوش نہیں تھا "وہ ایک ٹک بس مائشا کو ہی دیکھے جا رہا تھا "اور ساتھ ہی ساتھ السلامی کا
 بھی شکر ادا کر رہا تھا جس نے اسکی دعا کو اتنی جلدی قبول ہونے کا شرف بخشا۔۔ "ہے
 شک وہ بہت ہی رحیم ہے "مائشانے اپنے اوپر جب کسی کی نظروں کی تپش محسوس کی تو
 اس نے جلدی سے اپنی خم دار پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھ اور سامنے والے کو دیکھتے ہی
 پہلے تو حیرت سے اسکو جھٹکا لگا "اور پھر حیرت کی جگہ خوشی نے لے لی تھی اسکے چہرے
 پر خود بخود مسکراہٹ نے جگہ لے لی تھی۔۔ ت تم م م م م ___! وہ آج کتنے سالوں بعد
 مسکرائی تھی۔ اور اسکی مسکراہٹ "واللہ" کتنی خوبصورت تھی۔ جو کسی کو بھی آسانی
 سے قید میں کر سکتی تھی۔ نور جو جلدی جلدی میں دادو کے روم میں آرہی تھی۔۔ اس
 نے دادو کے روم کے دروازے پر کسی مرد کو دیکھا تو اسکو حیرت نے آگھیرا۔۔ کیونکہ وہ
 شاہزین اور شاہزیب تو بلکل بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔ کون ___؟ اُس نے پیچھے سے اسکو
 آواز دی۔۔ عالیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا "وہ نور کو نہیں جتنا تھا" کیونکہ اُس نے آج تک
 نور کو دیکھا ہی نہیں تھا "نور شروع سے ہی یا تو اپنے بابا کے ساتھ ڈیلی میں رہی تھی یا

پھر وہ ممبئی میں موجود ہوتے ہوئے بھی ہو سٹل میں رہتی تھی۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو صرف موبائل تک جانتے پہچانتے تھیں۔۔ "آج تک ان دونوں نے ایک دوسرے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔ نور نے حیرت سے مایو کی طرف دیکھا جسکے پورے وجود سے خوشی چھلک رہی تھی۔۔ اس نے مائٹا کے تھوڑے نزدیک جا کر آہستہ سے پوچھا۔۔ مایو یہ کون ہے۔۔؟ عالیان بھی اس لڑکی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جواب مایو کے کان میں کچھ کھسر پھسر کر رہی تھی۔۔ ارے آپی آپ ان کو نہیں جانتی یہ عالیان ہے ہمارا "کزن" مائٹا نے نور کو بتایا۔۔ اوہہہہہہ... اچھا۔۔! نور کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی تھی "وہ اپنوں کو ہی نہیں جانتی تھی۔۔ اُس نے اپنی شرمندگی کو مٹاتے ہوئے عالیان کو سلام کی۔۔ "السلام وعلیکم۔۔؟ وعلیکم السلام۔۔! عالیان نے اسکی سلام کا جواب دیا۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔؟ نور نے اس سے پوچھا۔۔ "الحمد للہ بلکل ٹھیک"۔۔! آپ کیسی ہیں۔۔؟ جہاں عالیان اس سے فارمل ہو کر اسکی خیر دریافت کر رہا تھا۔۔ وہیں نور دل سے اسکا حال چال جاننا چاہتی تھی۔۔ "الحمد للہ" میں بھی ٹھیک ہوں۔۔! اس سے پہلے اُن دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا مائٹا بولی عالیان کہاں جا رہے ہو۔۔؟ اُسکایوں فکر سے پوچھنا عالیان کو دوسری ہی دنیا میں لے گیا تھا۔۔ وہ دنیا جہاں سے بے خبر ہو کر پھر سے اسکو دیکھنے لگا تھا۔۔ وہ لڑکی تو اُسکے جینے کی وجہ بن گئی

تھی۔۔ وہ جتنی بڑی ہوتی جا رہی تھی اللہ اسکے خوبصورتی سے لبریز غلاف میں چھپے
 چہرے کو نور سے روشن کر رہا تھا۔ چہرے کی معصومیت ماشا اللہ! عالیا ن ن ن ن!۔
 مائشا نے اسکو پکڑ کر ہلانا چاہا لیکن بے سود کہاں وہ چھ فٹ چار انچ مرد اور کہاں وہ پانچ
 فٹ چار انچ کی نازک سے شہزادی۔۔ وہ اسکے یوں ہلانے پر ہوس کی دنیا میں واپس
 آیا۔۔ اور ہڑبڑاتے ہوئے بولا کیا۔۔؟ اللہ عالیا ن مجھے نہ تمہارے اس دوبارہ پوچھنے
 والی عادت پر ہی غصہ آتا ہے۔۔ وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔ اور مجھے تمہارے اس منہ
 پھلانے پر پیار عالیا ن کو پتہ ہی نہیں چلا وہ بے اختیاری میں کیا بول گیا تھا۔۔ بس اگر
 اسکو کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکی محبت کھڑی تھی جس سے
 نہ جانے وہ کب سے محبت کرتا آ رہا تھا۔۔ نور کوئی بچی نہیں تھی جو عالیا ن کی آنکھوں کی
 چمک اور مایو کو دیکھنے کے بعد اسکے چہرے سے پھوٹنے والی خوشی کو نہیں پہچانتی
 تھی۔۔ وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔ پر شاید ابھی مائشا نہیں جانتی تھی۔۔ اور اپنے اسکے دل
 کو تسلی کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔ کیا۔۔؟ مائشا اسکو گھوری سے نوازتے ہوئے چلائی
 ۔۔ نہیں نہیں میں بول رہا تھا کہ میں جو گنگ کرنے جا رہا ہوں۔۔ عالیا ن نے گڑبڑاتے
 ہوئے کہا تھا "کیا پتہ وہ اپنی بے اختیاری میں کیا کیا بول جاتا۔۔؟" اس لیے وہ جلدی
 سے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔ عالیا ن کے جاتے ہی نور مائشا سے بولی "لگتا ہے تم دونوں

کی کافی اچھی انڈر سٹینڈنگ ہے۔۔ ہاں آپ ہی ہم دونوں کافی اچھے بیسٹ فرینڈ ہے۔۔ یوں نوآپی "مجھے نہ کبھی عالیان کے ہوتے ہوئے کسی دوست کی ضرورت نہیں ہوئی تھی۔۔ لیکن جب عالیان لندن اپنی ایجوکیشن کمپلیٹ کرنے گیا تھا، "تو میں بہت اکیلی پڑ گئی تھی۔۔ پھر میری زندگی میں راین مجتبیٰ آئی اُس نے کبھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔۔ وہ ایسے بول رہی تھی کہ جیسے وہ ماضی میں ہی ہو اُسکی آنکھوں سے آنسو بھی بہنے لگے تھیں۔۔ اور میں کچھ نہیں ہوں تمہاری نور نے اس سے پوچھا۔۔ ارے کیسی باتیں کر رہی ہے آپ آپ۔۔؟ آپ میری بڑی بہن ہے وہ بڑی بہن جو میرے لیے میری ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔۔ ہیں نہ آپ میری بہن اس نے بڑے مان سے اُسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا۔۔ نور اُسکی محبت کو اپنے لیے دیکھ کر اُسکی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے تھیں۔۔ اس نے ہاں میں گردن ہلا کر اسکو جیسے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔۔ مایا اسکے گلے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔ یہ منظر عالیان نے بھی بڑے غور سے دیکھا تھا۔۔ اُسکی بھی آنکھیں اشک بار ہو گئی تھی اس منظر کو دیکھ کر۔۔ ماں شاتم عالیان ملک شاہ کی زندگی ہو۔۔ میں نہیں جانتا تم مجھ سے محبت کرتی ہو یا پھر صرف دوست مانتی ہو "لیکن تم میرا عشق ہو عشق جسکی کوئی انتہا نہیں کو بے انتہا ہے۔۔ بے انتہا۔۔! میں تمہاری ہر خوشی میں ہمیشہ سے تمہارے ساتھ تھا، ہوں اور

ہمیشہ رہو نگا۔۔ چاہے کوئی بھی حالات ہو۔۔ کیونکہ میں..... نہیں نہیں یہ لفظ میں
 جب اپنی زباں سے نکالوں گا جب ماٹھا میری ہو جائیگی۔۔ ابھی نہیں۔۔! وہ صرف
 اپنے دل میں سوچ سکا تھا۔۔ زباں سے وہ کچھ بھی نہیں بولا۔۔ ارے یار عالیان تم کتنے
 بھلکڑ ہو گئے تمہارے سامنے ماٹھا کیا آئی تم جس کام کے لیے آئے تھیں اسکو ہی بھول
 بیٹھے۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے خود کو ہی کو س رہا تھا "اب چلوں، اس نے خود کو
 دپٹتے ہوئے اُن دونوں کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔ اگر تم دونوں عورتوں کا ایک
 دوسرے سے گلے ملنے کا شغل ختم ہو گیا ہو" تو یہ نہ چیز بھی کچھ بات کر لے تم
 سے۔۔ اس نے ایک سٹائل سے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے عورت لفظ پر زور
 دیا۔۔ کیا۔۔ عورت۔۔؟ ہم تمہیں عورت دیکھتے ہیں۔۔؟ وہ دونوں ہی ایک آواز
 میں چلائی تھی۔۔ پھر اسکو گھورتی ہوئی بولی۔۔ ہاں تو۔۔! تم دونوں عورت ہی تو
 ہو۔۔ اس نے بھی جیسے اُن دونوں کو کلسانے کی قسم کھالی تھی۔۔۔ چلوں میں فرض کر
 لیتا ہوں تم عورت نہیں ہو" تو پھر کیا ہو۔۔؟ تم فرض مت کرو بلکہ مان لو کہ ہم
 عورت نہیں ہے۔۔ تمہیں پتہ بھی ہیں عورت کس کو کہتے ہیں۔۔؟ عورت وہ ہوتی
 ہے جس کی شادی ہو جاتی ہے جس کے کئی سارے بچے ہوتے ہیں۔ وہ اسکو بی اماؤں کی
 طرح کمر پر ہاتھ رکھے سمجھا رہی تھی۔۔ اور نور "نور بیچاری تو حیرت کے مارے بیہوش

ہی ہونے والی تھی "بھئی ہوتی بھی کیوں نہ ہماری مائشا صاحبہ کو جو پہلی بار اتنا بولتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔ ورنہ اس ایک مہینے میں جو مائشا اس نے دیکھی تھی وہ تو بالکل چپ رہنے والی تھی بالکل شانٹ اکیلی وہ بھی اندھیرے میں۔۔۔ آپ آئی آپ ایسے مجھے کیوں دیکھ رہی ہے۔؟ آپ بھی بولے کچھ وہ نور کو بولنے کا اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے مایو نور تمہیں ایسے کیوں دیکھ رہی ہے۔؟ کیونکہ نور نے کبھی یوں پٹر پٹر بولتے ہوئے دیکھا نہیں نہ تمہیں۔۔۔ کیوں نور میں صحیح کہہ رہا ہوں نہ۔۔۔؟ عالیان نے مایو کے بولنے پر ٹونٹ کرتے ہوئے نور کو بھی گھسیٹا۔۔۔ نور بیچاری ایسی پھنسی کہ اسکے پاس بولنے کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔۔۔ وہ ہڑبڑاتی ہوئی بولی ہاں، نہ نہیں نہیں ہاں۔۔۔! کیا آپ ہاں نہ لگا رکھا ہے یہ آپکے بارے میں کچھ بھی بولے گا اور جیسے میں مان جاؤں گی۔؟ نہیں۔! میں ایسی نہیں ہوں آپ میری پیاری سی دلاری سی نہیں دلاری تو میں آپکی ہوں بس پیاری پر ہی اکتفا کرے۔۔۔ اس نے شرارت سے نور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور نور "نور تو آج اسکی بلائے لیتی لیتی تھک گئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ مسکراتے ہوئے لگ ہی اتنی پیاری تھی۔۔۔ ایسے ہی ہنستی رہا کرو ماشا اللہ بہت پیاری لگتی ہو" نور اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ نور کے ایسی کہنے پر عالیان چونکتے ہوئے بولا۔۔۔ کیوں یہ پہلے نہیں مسکراتی تھی کیا۔۔۔؟ نہ وہ ابھی بولنے ہی والی تھی

جب مائشبات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے بولی۔۔ عالیان تم کچھ بات کرنے کا بول رہے تھیں نہ۔۔ کیا بات کرنی ہیں تم نے۔۔؟ وہ نور کو کچھ اشارے کرتے ہوئے بولی تھی "جس کو عالیان نے بھی بخوبی دیکھ تھا اسکو اشارے کرتے ہوئے۔۔ لیکن وہ بعد میں بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے بولا۔۔ ہاں۔۔! واگر تمہارے پاس وقت ہو تو بتا دینا ورنہ میں پھر اور کہیں سے انتظام کر لوں گا۔۔ کیسا انتظام اور کس لیے وقت ہمیں نہیں سمجھ آرہا۔۔! کھل کر بولو مایونے نہ سمجھی سے عالیان کو دیکھتے ہوئے کہا "وہ دراصل میں نے اپنے کچھ دوستوں کو ڈنر پر انوائٹ کیا ہے تو "ٹھیک ہے ہو جائیگا۔۔! تم جاؤ جو گنگ پر میں رات میں ڈنر تیار ر خونگی وہ اسکے جملے کو پورا ہونے سے پہلے ہی اس سے بولی تھی۔۔ن "عالیان وہاں سے جا چکا تھا۔۔" مائشبات کچن میں سب کے لیے ناشتا تیار کرنے کے لیے چلی گئی کیونکہ پھر اس کو کالچ بھی جانا تھا۔ پہلے ہی ایک مہینے کی لیو ہو گئی تھی اُسکی چوٹ کی وجہ سے۔۔ اب مزید وہ اپنی اسٹڈی کا حرض نہیں کر سکتی تھی۔۔ اب وہ جلدی سے اپنا کام نپٹار ہی تھی "نور بھی اس کے پیچھے کچن میں اُسکے ہیلمپ کرنے کے لیے چل دی۔" وہ اچھے سے جانتی تھی "کہ مایو کبھی بھی خود سے اسکو اپنی ہیلمپ کرنے کے لیے نہیں بولے گی۔۔"

یار جلدی بھی کر اور کتنا وقت لے گا۔۔ صرف ان بیچ ہوتے ہوئے بولا۔۔ اسکو دو گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا اسکے سٹوڈیو آئے ہووے۔۔ لیکن ہمارے منہال صاحب کا تو کام ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔ بس دو منٹ "منہال اپنی ایک ضروری فائل پر جھکا ہوا بولا۔۔ اور کتنے دو منٹ لے گا یار۔۔ وہ اکتاتے ہوئے پھر سے بولا۔۔ تجھے پتہ بھی عالیان کی کتنی کال آئی ہوئی ہے " اور تو ہے کہ.. لو ہو گیا۔۔! منہال نے اُسکے بولنے سے پہلے اس سے کہا اور پھر ٹیبل پر سے اپنا والٹ اور گلاسز اٹھا کر اس سے بولا۔۔ چلو اب۔۔! کچھ زیادہ ہی جلدی ہے تمہیں سچ میں اب تو مجھے لگ نے لگا ہے کہ تم بہت بڑے بھکڑ ہو۔ منہال ویسے تو وہ دیکھ نے میں سنجیدہ لگ رہا تھا لیکن وہ سنجیدہ بلکل بھی نہیں تھا آج اُسکا دل بہت خوش تھا نہ جانے پر خوش تھا۔ تمہیں پتہ ہے صرف ان اگر ہماری کٹری میں "بھکڑ آف ورلڈ کپ" ملتا نہ "تو سب سے پہلے تجھے ہی ملتا۔۔ وہ اب باقاعدہ اُسکا مذاق بنانے لگا۔۔ ہا ہا ہا.. ہا ہا ہا۔۔ ویری فنی.. صرف ان نے ہنستے ہووے اُسکی بات کو ہتھیلی پر رکھ کر پھونک سے اڑائی تھی " اور پھر اسکو دیکھتے ہوئے اس سے بولا چلوں آج نہ میں بھی تمہیں بتا ہی دیتا ہوں۔۔؟ منہال نے اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہ "کیا۔۔؟ یہیں کِ جو کھا لیا وہ اپنا جو پہن لیا وہ بھی اپنا اور باقی سب پر آیا۔۔ وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے اس سے زیادہ اہم بات کوئی نہیں

ہیں۔۔ منہال نے اُسکے جواب کو سن کر ایک لمبی سانس کھینچی "اور افسوس سے اُسکے طرف دیکھ کر گردن دائے بائے ہلائی جیسے کہ رہا ہوں کہ "صرف ان تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ وہ دونوں ایسے ہی اوت پٹانگ باتیں کرتے ہوئے پارکنگ ایریا میں آگئے تھیں تبھی صرف ان کے موبائل کی رنگ ہوئی۔ اسنے پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو عالیان کی کال تھی "لو آگیا پھر سے۔" ہاں تو۔! اٹھا اور اسکو بولو کی بس دس منٹ میں ہم آرہے ہیں۔۔ اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھیں اور پھر اسنے گاڑی سٹارٹ کر کے گیڈیکسپر کو کچھ ضروری ہدایت دے کر کور وڈ پر جن سے بھگالے گیا۔۔



آٹھ سال بعد >>>>>

سلمان شاہ کی اسٹڈی کمپلیٹ ہو گئی تھی "اس نے وہیں لندن میں جہانگیر کے بابا کی مدد سے اپنا بزنس شروع کر لیا تھا۔" جو ماشا اللہ سے بہت ہی جلد اعلیٰ مقام پر فائز ہو گیا۔۔ اسٹڈی کمپلیٹ ہونے کے بعد جو چار سال اس نے اپنی بزنس کے لیے دن رات محنت کی تھی آج وہ رنگ لائی تھی اب اس کا ارادہ اس بزنس کو انڈیا میں بھی کرنے کا تھا۔ آج وہ آٹھ سال بعد انڈیا جا رہا تھا۔۔ جب سے وہ لندن آیا تھا ایک بار بھی انڈیا

واپس نہیں گیا تھا " کیونکہ اسکا دل ہی نہیں کرتا تھا۔ اسکو وہاں پر اپنیوں کی بہت یاد آتی تھی۔ وہ پچیس سال کا نہایت خوبصورت نوجوان... لمباقد، چوڑی چھاتی، نیلی آنکھیں دھوپ جیسا سنہرا رنگ وہ دیکھنے میں بالکل انگریز لگتا تھا۔ وہ لال رنگ کی شرٹ اور بلیو جینز پہنے بہت ہی ہیٹڈ سم لگ رہا تھا۔ وہ اُروپلان میں بیٹھے بہت ہی گہری سوچو میں غرق تھا جب کسی نے اسکو آواز دی۔۔ ایکسیوز می۔! اسنے گردن کو تھوڑا سا ترچھا کر کے سامنے والے کو سوالیہ نظروں سے دیکھا " ایس۔؟ کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔؟ وہ دیکھنے میں تو اسکا ہم عمر ہی تھا لیکن لگتا وہ پاکستانی تھا " اکلورس۔۔ بتائے میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں۔؟ اس نے خوشدلی سے اس نوجوان سے کہا۔۔ آپ تھوڑی دیر کو اپنا اُرفون دکھا سکتے ہیں " وہ دراصل میرا اُرفون کام نہیں کر رہا " کوئی بات نہیں۔؟ میں ابھی دیتا ہوں میرے پاس ایکسٹرا ہے اس نے اپنے برابر سے ایئر فون اٹھا کر اُسکو تھماتے ہوئے کہا۔۔ تھنک یوں سوچ۔! وہ نوجوان اُسک شکر یہ ادا کرتے بولا۔۔ اُسکی کوئی ضرورت نہیں۔! انسان 'انسان کے ہی کام آتا ہے۔۔ سلمان نے اس کہا۔۔ باے داوے " آپ کا کیا نام ہے۔؟ سلمان نے اس نوجوان سے پوچھا۔۔۔۔۔۔ اظہر۔! اس نوجوان نے اسکو اپنا نام بتایا۔۔ اچھا۔! کہا سے ہو آپ۔؟ انڈیا میں ممبئی سے۔! اوہہہہ۔۔۔۔۔۔ سلمان شاہ نے اوہ پر ہی اکتفا کیا۔۔ اور آپ کا کیا نام ہے۔؟ اب

اظہر نے پوچھا۔۔ سلیمان شاہ۔۔ اوہ تو آپ ہے سلیمان شاہ اظہر اسکو دیکھتے ہوئے خوشی سے بولا۔۔ یس بٹ آپ مجھے..... "وہ ابھی اپنے الفاظ پورے کرتا" جب اظہر اُسکی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے بولا۔۔ سنا تھا آپ کے بارے میں بہت "انفیکٹ سوشل میڈیا پر آپکا بہت زیادہ چرچہ ہے،،" کہ "آپ نے کیسے چار سالوں کِ اندر اندر "لندن آف بزنس ٹانکون" جیتا ہے۔۔ بہت کم ہوتے ہے آپ جیسے "آپکے پیرینٹس کو تو آپ پر بہت فخر ہو گا۔۔ ہے نہ۔۔ اظہر نے اپنی بات پری کر کے اس سے اپنی بات کِ تائید چاہی... لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ جانے انجانے میں کیا بول گیا ہیں.. کیونکہ "وہ اسکی تعریف کرتے کرتے اُسکے دبے زخموں کو بھی کرید گیا تھا۔۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔ پیرینٹس کا تو پتہ نہیں۔۔ لیکن میں نے کچھ بھی نہیں کیا؟ جو کیا اس رب ذات نے کیا اور آپ لوگوں کی دعاؤں نے۔ وہ تو ہے۔!" بیشک اس ذات کے پاس کوئی کمی نہیں "اظہر نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔ اس کو پتہ ہی نہیں چلا" کب اس کا سفر اختتام پہنچا تھا۔۔ اور کب وہ اپنی دھرتی اپنے وطن کی مٹی پر کھڑا تھا۔۔ وہ اپنی وطن میں آج آٹھ سال بعد کھڑا بہت حسرت سے اپنے وطن کی ہوائیں اور اسکی مٹی کو محسوس کر رہا تھا۔ اُسے بہت خوشی تھی۔ لیکن ایک نہ ختم ہونے والا گم بھی۔۔ خوشی اس بات کی "کہ آج اس نے اپنی منزل پالی تھی اپنے خواب کو تعبیر دے

دی تھی "جس کے لیے اسنے اپنوں کو چھوڑا تھا۔ آج وہ اپنے وطن میں کھڑا ایک انوکھی سی خوشی محسوس کر رہا تھا۔ جو اُسکے انگ انگ سے چھلک رہی تھی۔۔ اور گم... "گم اس بات کا تھا کہ "وہ اس خوشی کو اپنوں کے ساتھ نہیں بانٹ سکتا تھا۔۔ کیونکہ اُسکے اپنے تو برسوں پہلے اس سے روٹھ گئے تھیں۔۔۔ وہ سب کو سر پر آؤسید کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے انڈیا آنے سے پہلے کسی کو بھی انڈیا آنے کی اطلاع نہیں دی تھی۔۔۔ اس نے ایرپورٹ سے ٹیکسی لی اور "ممبئی آف وری سیکٹر تھری" میں جانے کو کہا "اور خود ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***" برسوں کا ایک سفر اپنے اختتام کو پہنچا

منزل ملی خوابوں کو، میں اپنے وطن لوٹا

نہ جانے زندگی کا اب نیا موڑ کون سا ہوگا

اب زندگی خوش حالی کی ہوگی

یا پھر

یوں ہی زندگی خوشیوں سے خالی ہوگی ***"

"از"

"ملیحہ چودھری ❀ ❀ ❀"

ٹیکسی راجپوت ویلا کے سامنے رکی "اسنے ٹیکسی ڈرائیور کی مدد سے اپنا سامان اتارا پھر اسکو پیسے دیے اور اپنے قدم اندر کی طرف بڑھالیے۔ اسنے جیسے ہی دستک بیل بجائی۔۔ گیٹ کیپر نے گیٹ کی چھوٹی سی ونڈو سے تھوڑا سا سر باہر نکالتے ہوئے اس نوجوان کو دیکھا جو اُسکے لیے ابھی انجان تھا۔۔ پھر اسکو سرتہ پہ دیکھ کر بولا۔۔ ہاں بھائی آپکو کس سے ملنا ہے۔۔؟

وہ چونکہ تھا پھر بہت ہی شائستہ لہذے میں بولا "السلام علیکم۔۔ رحیم بابا! میں سلمان آپکا کٹوں اسنے اپنا تعارف کرواتے ہوئے آخر میں رحیم بابا کا پیار سے بولا جانے والا نام بتایا تھا۔۔ رحیم بابا نے اسکو پھر سے سر سے پیر تک دیکھا تھا۔۔ اور اسکی سلام کا جواب دیتے ہوئے بولے "سلمان صاحب" تم کتنا بڑا ہو گیا ہو۔۔؟ اور ماشاء اللہ سے ہینڈ سم بھی۔۔ وہ انکی بات پر کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔ اور پھر بولا "لیکن آپ سے بڑا بلکل بھی نہیں ہوا۔۔ اور آپ مجھے صاحب وغیرہ مت بلا یا کرے۔۔ بلکہ آپ مجھے "کٹوں" ہی بولا کرے آپکے منہ سے اس نام کو سن کر بہت خوشی ہوتی ہے۔۔ وہ بہت ہی پیار سے اُن کو دیکھ کر بولا تھا۔۔ "بابا اب یہیں کھڑا کرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟ اب وہ

مذاق میں بولا لیکن جب بھی رحیم بابا شرمندہ ہوتے ہوئے بولے۔۔ معاف کرنا " کٹوں " میں تو آپکو دیکھ کر بھول ہی گیا تھا۔۔ کوئی بات نہیں بابا۔۔! رحیم بابا نے گیٹ کھول دیا تھا۔۔ اب وہ اندر موجود تھا راجپوت ویلا بہت بڑا نہیں تو چھوٹا بلکل بھی نہیں تھا۔۔ دو منزلہ یہ بنگلہ ہلکا پرپل رنگ اور ہلکا سرمائی رنگ کی تھیم کا بہت خوبصورت بنگلہ تھا۔۔ بلکل اس بنگلے میں رہنے والے مکینوں کے دلوں کی طرح۔۔ وہ جیسے ہی اندر گیا سامنے لان میں کوئی لڑکی دوڑ رہی تھی۔۔ شاید کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ درمیانی قدم کی وہ نازک سی لڑکی آبشار کی طرح کالے لمبے گھنے بال، سنہری رنگ، پنکھڑی جیسے لب، کٹیلی کٹیلی آنکھیں وہ خوبصورتی سے بنی ایک زندہ مورتی تھی "اس کو ایک لمحہ بھی نہیں لگا اس لڑکی کو پہچاننے میں" شاید وہ عائشہ تھی "ہاں۔۔!" وہ عائشہ شاہنواز راجپوت ہی تھی۔۔ سلمان نے اپنے قدم لان کی طرف بڑھا دیے۔۔ جہاں وہ معصوم سی نازک سی ملکہ کسی کو پکڑنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔ اور وہ چیز تھی بلی کا چھوٹا سا بے بی "وہ جیسے جیسے اپنے قدم بڑھا رہا تھا اسکے دل ک دھڑکن اتنی ہی تیز رفتار سے بڑھ رہی تھی۔۔ شاید اپنے عزیزوں سے ملنے کی خوشی کی وجہ سے۔۔ یا پھر۔۔؟؟ وہ اس سے آگے نہیں سوچ سکتا تھا۔۔ السلام وعلیکم! وہاں جا کر اسنے زور سے سلام کی لیکن وہ بلی کے بے بی کو پکڑنے میں اتنی مگن تھی "کہ

اسکو سلمان شاہ کی آواز ہی نہیں سنائی دی۔۔ اب اسکا ارادہ اس سے تھوڑا اور نزدیک جا کر سلام کرنے کا تھا۔۔ اس نے جیسے ہی اپنے قدم بڑھائے اور یہ لگی زور سے ٹلکر اور وہ دونوں اب ایک دوسرے کے اوپر تھیں عائشہ نے خوف کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر لی اُسکے سارے گھنے آبشار جیسے کالے لمبے بال سلمان کے چہرے کو ڈھانپ گئے تھیں۔۔ سلمان نے اُسکے بالوں کو اپنے چہرے سے پرے کیا اور پھر ایسے لپٹے ہوئے ہی اُسکے چہرے پر سے بالوں کو تھوڑا پیچھے کیا تھا۔۔ جیسے ہی اس نے بالوں کو چہرے پر سے ہٹائے "یہی وہ لمحہ تھا" جب سلمان شاہ کو عائشہ شاہنواز راجپوت سے محبت ہوئی تھی۔۔ ہاں سلمان احسان شاہ عائشہ شاہنواز راجپوت سے محبت کر بیٹھا تھا۔۔ فضا میں تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی..... موسم بہار تھا..... خوشبوؤں سے بھرا..... سکون دینے والا..... وقت بھی تھم گیا تھا..... اسنے بہت نزدیک سے پہلی بار کسی لڑکی کو اتنے غور سے دیکھا تھا.... "ایسے میں وہ اُسکے چہرے کا ایسے ہی طواف کرتا رہا۔۔ وہ تھی ہی اتنی خوبصورت" جب اسکو اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو اس نے جلدی سے عائشہ کو ایک طرف کیا اور خود کھڑا ہو گیا۔۔ اب اسکا ارادہ عائشہ ک کھڑے ہونے میں مدد کرنے کا تھا... وہ اس سے پہلے اُسکی مدد کرتا عائشہ نے جلدی سے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا۔۔ دنوں کِ نظریں ٹکرائی تھی... عائشہ کی خود بخود حیا سے چہرہ الال ٹماڑ

ہو گیا... اس نے اپنی نظریں جھکائی "اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ آپ کون۔؟ وہ خوف سے لڑ کھڑاتی آواز میں بولی۔۔ سلمان نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ 'وہ اب اس سے زیادہ اسکو اور دیکھ نہیں سکتا تھا.. کیونکہ یہ "اسلام" کے خلاف تھا "ہمارے" "اسلام" میں غیر محرم کو دیکھنا بالکل سخت منا ہے "اور وہ اُسکے لیے ابھی غیر محرم ہی تو تھی۔۔ پھر بولا السلام علیکم! میں وہ ابھی کچھ بولتا جب پیچھے سے کسی نے اُسکی کمر پر دھموکا جڑ دیا۔۔ آں آں....! وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یہ ہستی کون ہو سکتی ہے۔۔؟ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا سامنے جہانگیر کھڑا تھا۔۔ کمینے انسان تو کب آیا۔۔؟؟ جہانگیر نے دانت پیتے ہوئے اس سے پوچھا... نہ سلام نہ دعا۔؟ اور بس شروع ہو جاؤ...؟ سلمان اسکو شرم دلانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔ جو کہ "اس میں بچپن سے تھی ہی نہیں"۔۔ ہا ہا ہا ہا..... 🤔 🤔 چل بے۔۔! تجھے اور کتنی سلامتی دوں۔۔ بھئی سلامتی دے دے کر تو آج لندن بزنس ٹائٹکون جیت کر میرے سامنے بالکل صحیح سلامت ہے۔ اب تو میں بالکل بھی نہیں سلامتی بھیجو گا۔۔ وہ اسکی بات کو یوں ہی اڑاتے ہوئے بولا۔۔ اور مجھے چاہیے بھی نہیں تیری سلامتی۔! سلمان نے بھی اُسکے ہی انداز میں اسکو جواب دیا تھا۔۔ اچھا چل چھوڑاں باتوں کو یہ تو بعد میں بھی کر لے گے "اندر چل کافی تھک گیا ہو گا۔۔ اور پھر ماما سے بھی تو ملنا ہے۔۔ جہانگیر نے سلمان سے

کہا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا دوست جیسا بھائی کبھی خود سے کچھ بھی نہیں بولے گا۔۔۔ ہاں
چلو۔۔۔ اب وہ دونوں اندر کی طرف چلے گئے تھیں۔۔۔

بلیک رنگ کی نہایت ہی خوبصورت سی مرسدیز شاہ حویلی کے گیٹ کے سامنے روکی
"منہال نے ڈیش بورڈ پر سے اپنا موبائل اٹھایا اور عالیان کو کال ملائی جو دوسری طرف
سے تورنت ہی پک کر لی گئی "السلام و علیکم۔۔۔؟" اس نے سلام کی پھر بولا عالیان ہم
حویلی کے باہر وہ اپنی بات پوری کرتا جب "دوسری طرف سے عالیان بولا۔۔۔ میں آرہا
ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔ اسنے یہ بول کر کال کٹ کر دی اب وہ دونوں عالیان کا انتظار کر
رہے تھیں۔۔۔

آج آسمان بالکل صاف تھا "چاند کی روشنی نے پوری حویلی کو ڈھانپا ہوا تھا، پورے عالم
میں لہراتی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ایک الگ ہی سکون بخش رہی تھی۔ ایسے میں وہ دونوں
عالیان کا انتظار کے رہے تھے "جب حویلی کا گیٹ کھلا۔ اور اس میں سے نکلنے والا شخص
عالیان تھا۔۔۔ عالیان نے گیٹ کو کھول کر اُن کو گاڑی اندر بڑھانے کا اشارہ کیا "منہال
نے اشارہ سمجھ کر گاڑی اندر کی طرف بڑھادی۔ گاڑی پورچ میں آکر رکی۔ صرف ان

نے گاڑی سے اتر کر عالیان کے گلے لگا۔۔۔ جب تک منہاں نے گاڑی کو لاک کر دیا تھا۔۔۔ اب وہ بھی عالیان سے بغل گیر ہو رہا تھا "پھر اُن تینوں نے اپنے قدم اندر کِ طرف بڑھا دیے تھیں "جب منہاں کا فون وا بھریٹ ہوا" اس نے فون کی طرف دیکھا جہاں پر اُسکی سیکرٹری یا سمین کِ کال تھی۔۔۔ وہ اُن دونوں کو اندر جانے کا بول کر اُن سے ایکسکیوز کِ اور باہر گاڑن میں آ گیا۔۔۔ وہ اپنی کل سن رہا تھا جب اُسے کوئی جانی پہچانی آواز سنائی دی "وہ اس آواز کا تعاقب کرتے ہوئے وہیں پر چلا گیا جہاں سے وہ آواز آرہی تھی۔۔۔ رات کے اندھیرے میں اس کو کوئی نہیں دکھائی دیا" پھر بھی اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا لیکن اُسے آواز مستقل سنائی دے رہی تھی "یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔۔۔؟؟ وہ حیران سا خود سے سوال کر رہا تھا جب اُسکی نظر ایک پیڑ کی طرف گئی جہاں سے اُسے کسی کی شیڈود دکھائی دی اب اسکا ارادہ اس پیڑ کِ طرف تھا "جیسے ہی وہ پیڑ کے پاس گیا اُسکی ٹلکر کسی سے بہت زور سے ہو کر وہ اُسکی باہوں میں آ کر جھول گئی تھی۔۔۔ یا اللہ.....! وہ جو کوئی بھی تھی لیکن اسکا چہرہ اندھیرے کے باعث نہیں دیکھا۔۔۔ ہاں اس کی آواز کچھ پہچانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ سے اسکو تھاما ہوا تھا اور دوسرے میں اپنے موبائل کو۔۔۔ تبھی گاڑن کی لائٹ آن ہوئی اور منہاں کی نظر اس حسن کی ملکہ پر ٹھہر سی گئی۔۔۔ کیونکہ وہ

اور کوئی نہیں بلکہ مائشا کمال حسن تھی "ہاں وہ وہی تھی منہاں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔" حسن کی ملکہ..... "اور نکل تا بھی کیوں نہ۔۔؟ وہ لگ ہی اتنی خوبصورت تھی "ڈارک پریل رنگ کا قمیض سفید ٹراؤزر اور پریل ہی رنگ کا حجاب اوڑھے وہ اُسکی باہوں میں تھی۔۔ جیسے ہی مائشانے اپنی خم دار پلکیں اٹھائی اور یہی وہ لمحہ تھا جس میں منہاں سلمان شاہ ہمیشہ کے لیے قید ہو گیا۔۔ وہ مائشا کو ایک ٹک دیکھے ہی جا رہا تھا "نہ جانے ایسا کیا تھا ان آنکھوں میں "مائشانے اُن نظروں سے گھبراتے ہوئے منہاں کو دھکا دیا۔۔ دھکا لگنے پر منہاں ہوس کی دنیا میں واپس لوٹا تھا۔۔ او ۵۵۵۵۵۵ سوری...! آئی ایم ریالی ریالی سوری....! م..... اٹس او کے.... مائشا اُسکی بات کو درمیان میں کاٹتے ہوئے بولی "اور وہاں سے جانے لگی" محترمہ سنیے "منہاں نے اسکو پیچھے سے آواز دی۔۔ وہ رُکی پھر پیچھے مڑتے ہوئے بولی۔۔ جی۔۔؟ اسنے منہاں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ "ووو یہ آپ کا بریسلٹ "وہ بھولا نہیں تھا پچھلی بار کا مائشا کا رد عمل۔۔ اسنے اپنی ہتھیلی اُسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔ مائشانے ایک نظر منہاں کے چہرے کو دیکھا جہاں ڈرر خوف اور شرمندگی کیا کیا نہیں تھا "ہاہاہاہاہاہا.... اسکا بے اختیار کہنا تھا۔۔ اور منہاں تو اُسکی ہنسی میں کھو گیا تھا۔۔ ایک ٹک اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ مائشانے جب اُسکی طرف دیکھا "تو اُسکے کہنے کو بریک لگی۔ اب اس کے چہرے پر

کہنے کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔۔۔ منہاں جو اسکو ہی دیکھ رہا تھا "اس نے جلدی سے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔۔ مائٹھا نے اُسکے ہاتھ سے بریسلیٹ لیا اور اندر جانے لگی" محترمہ XYZ ،.... رُکے اسنے پیچھے سے اسکو پکارا۔ اُسکی آواز پر مائٹھا کے قدم بے اختیار رُکے تھیں۔۔۔ دیکھیے میرا نام مائٹھا ہے "وہ بے اختیار ہی میں بول گئی" جب اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے اپنی زبان کو دانتوں کے نیچے دبائی "عجیب بات ہے۔۔۔؟ مثلاً آپ کے ساتھ پرو بلم کیا ہے۔۔۔؟ نام لو تو بھی پرو بلم اور نہ لو تو بھی پرو بلم... ایک کام کرے پہلے آپ دسائڈ کر لے کہ میں آپ کو کس نام سے پکاروں۔۔۔ وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔ منہاں کا اس طرح دیکھنے سے اُسکی حیا سے پلکیں خود بخود جھک گئی۔۔۔ یہ ادا منہاں کی نظروں سے بھی اوجھل نہیں رہی۔۔۔ بے اختیار منہاں کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا "اسکو نہ جانے کیوں لیکن مائٹھا سے بات کرنا اچھا لگ رہا تھا" وہ بات کو طویل دیتے ہوئے بولا "کوئی بات نہیں میں آج سے آپ کو مائٹھا نام سے ہی پکارا کروں گا۔۔۔ آج سے مطلب "آپ پھر بھی ملے گے کیا۔۔۔؟ اس نے اُبھی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا "وہ نہ نہیں۔۔۔! وہ گڑ بڑا ہی تو گیا تھا مایو کے اس سوال سے۔۔۔" کوئی بات نہیں "میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا تھا "کون سا آپ میرے رشتے دار ہیں۔۔۔؟ جو آپ مجھ سے ملے

گے "وہ اُسکے گڑبڑانے کو نوٹ کرتی ہوئی بولی۔ وہ کبھی اتنا فری کسی سے نہیں ہوئی تھی۔ صرف عالیان اور اُسکی دوست راین مجتبیٰ کے علاوہ "آج اُسکی اس شخص سے دوسری ملاقات تھیں۔" اُسے خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ کیسے اس شخص سے بنا خوف کے بات کر رہی ہے "وہ یہ بول کر پھر سے جانے لگی "جب اسکا پیر مڑا" وہ لڑکھڑا کے گرتی اس سے پہلے منہاں نے اُسکی کلائی کو پکڑ کر اپنی طرف کھیچا وہ سیدھی منہاں کے سینے سے جا لگی۔۔۔ اُسکا ایک ہاتھ منہاں کے کندھے پر تھا تو دوسرا ہاتھ اُسکے دل پر "وہ بخوبی اُسکے دل کِ دھڑکن آسانی سے سن سکتی تھی.. منہاں نے اُسکے چہرے کو بہت نزدیک سے دیکھا تھا "مدھم روشنی میں اسکا حسن مزید دو آتشہ لگ رہا تھا... شاف شفاف حجاب میں لپٹا ہوا چہرا.. گلانی ہونٹ... ناک میں ننھی سی نگ. وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی "دونوں کی نظریں ٹکرائی صرف چند لمحے کے لیے.....!!! چند لمحے لگے تھیں صرف..... وقت ٹھہرا تھا..... ساکن تھا..... ہر طرف سکوت تھا..... فضا میں خاموشی تھی..... ایک طرف سکون تھا "تو دوسری طرف بے سکونی..... ایک طرف عشق کی منزل شروع ہوئی تھی..... تو دوسری طرف خوف نے سراٹھایا تھا..... نہ جانے اُسکی نظروں میں ایسا کیا تھا "کہ ماٹشا کے دل کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی "اس نے خوف سے، جلدی

سے خود کو چھڑایا اور وہاں سے بھاگتی ہوئی حویلی کے اندر چلی گئی۔ منہاں کی نظروں نے اسکا دور تک پیچھا کیا تھا۔ وہ بھی وہاں سے سیدھا اندر کی طرف عالیان اور صرفان کے پاس چلا گیا جہاں وہ دونوں اسکا پچھلے آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہے تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مانشا بھاگتی ہوئی سیدھی اپنے روم میں آئی تھی۔ اندر سے دروازہ لوک کیا وہ ہیں دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھتی ہوئی چلی گئیں۔۔۔ اُسکی دھڑکن بے ترتیب سی ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر اُسکی دھڑکن اتنی بے ترتیب کیوں ہو رہی ہے۔۔۔؟؟؟ یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔۔ آج سے پہلے تو یہ دل کبھی اتنی تیز نہیں دھڑکا۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے بڑ بڑائی۔۔۔ کہیں یہ السا کا ناراض ہونے کا اشارہ تو نہیں۔۔۔؟ السا جی مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے۔۔۔ اس نے خوف سے سوچا۔۔۔

نہیں السا جی مجھ سے ناراض نہیں ہو گئے۔۔۔ کیونکہ اللہ تو مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے خود سے ہی گویا ہوئی۔۔۔ کیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔؟ ہو سکتے ہیں اللہ جی بھی مجھ سے ناراض ہو سکتے ہیں "کیونکہ آج میں ایک

یہ منظر ہیں ڈائننگ روم کا۔ وہاں سب ہی موجود تھیں صرف تین شخص کے علاوہ دادو
 مانشا اور نور..... دادو کل طبیعت ٹھیک نہیں تھی نور اور مانشا سب کے ڈنر
 کرنے کے بعد کرتی تھی۔۔۔ سب کھانا کھانے میں مصروف تھیں آج کا ڈنر صرف ان
 اور منہال کے لیے تھا تو کچھ زیادہ ہی اہتمام تھا ڈنر میں سب نے ڈنر ایک خوشگوار ماحول
 میں کیا۔۔۔ اب بیٹھے کا دور چلا "جب ڈائننگ روم میں نور کی اینٹری ہوئی۔۔۔ وہ کچن
 میں جا رہی تھی جب اُسکی نظر منہال پر گئی۔۔۔ منہال بھائی آپ۔۔۔؟" وہ حیران سی
 اسکو دیکھتی ہوئی بولی "۔۔۔ منہال نے اپنے چہرے کو بائیں طرف موڑ کر دیکھا۔۔۔ نور
 وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے بہت حیران تھا۔۔۔ گاڑیاں تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟ اس
 نے نور سے پوچھا۔۔۔ بھائی یہ میرا گھر ہے۔۔۔ لیکن..... اور یہ میرا دوست وہ
 کچھ بولتی عالیان نور کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے نور سے گویا ہوا۔۔۔ او ہا ہا
 ہ..... اچھا....! اچھا آپ ڈنر کرے میں ابھی آتی ہوں وہ کچن میں جانے لگی تھی تب
 ملک صاحب نے اسکو پیچھے سے آواز دی۔۔۔ نور پیٹا ذرا بیٹھے کِ ڈش لانا۔۔۔۔۔
 بٹ چاچو.... تا یا جان میں لاتی ہوں..... پیچھے سے مانشا بولی جو ڈائننگ روم میں آتے
 ہوئے ملک صاحب کی آواز سن چکی تھی... وہ یہ بول کر وہاں سے چلی گئی
 تھی.... منہال جو ساری کاروائی دیکھ رہا تھا "اسکو مانشا کو دیکھ کر شدید جھٹکا

لگا.... کیونکہ ابھی تو وہ پریل سوٹ میں تھی اور اب "اب وہ ریڈنگ کے گھیر دار
 فراق میں ملبوس تھی... اور اسنے اسکا ہی ہم رنگ حجاب اوڑھا ہوا تھا..... وہ سوچو
 میں اتنا غرق تھا کہ "ملک صاحب کی آواز سے سوچ ک دنیا سے باہر نکلا... منہال بیٹا
 میٹھا لونہ..... ن... وہ بولتا "جب عالیان بولا... ہاں ہاں.....!! منہال میٹھا ضرور
 لو کیونکہ یہ مانٹا نے بنایا ہے اور تمہیں پتہ ہے مانٹا کا جر کا حلوہ بہت اچھا بناتی ہیں.... وہ
 اُسکے اگے حلوہ ڈالتے ہوئے بولا... منہال نے مانٹا کی طرف دیکھا جواب اپنے ہونٹ
 کاٹ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ سرخی مائل ہو چکے تھیں..... اس نے جلدی سے
 اپنی نگاہیں اُسکے چہرے سے ہٹائی... اور گا جر کا حلوہ کھانے لگا..... اس میں کوئی شک
 نہیں تھا "کہ گا جر کا حلوہ بھی بنانے والے ک طرح بہت ہی ذائقے دار تھا..... ڈنر
 بہت ہی خوشگوار ماحول میں ہوا تھا.... اب وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھیں. جب
 منہال بولا... انکل ہمیں اجازت دے.... اب ہمیں چلنا چاہیے... بیٹا تھوڑی دیر اور
 ٹھہر جاتے "ملک شاہ نے کہا... نہیں انکل پھر کبھی... اوکے بیٹا جیسی تمہاری
 مرضی.... صرفان جو شہزین، عالیان اور شاہزیب سے خوش گپیوں میں مصروف
 تھا.... اجازت ملتے ہے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا... اب وہ چاروں پورچ کی طرف جارہے
 تھیں.... کیونکہ اُن چاروں کی آپس میں بہت اچھی انڈر سٹندی ہو گئی تھی.... منہال

یار کچھ دیر اور رکجاتے... اس دن بھی تمنے اتنی جلدی مچائی ہوئی تھی اور آج بھی "شہزین ریسٹورانٹ میں ہونے والی ملاقات کو یاد کرتے ہوئے منہال سے بولا.... یار پھر کبھی اب تو انا جانا گا ہی رہے گا.. دراصل مجھے ابھی بہت ضروری کام سے سٹوڈیو جانا ہیں" اور پھر صبح آکسفورڈ یونیورسٹی میں ہماری نیو مووی ** "لہر اتا تیرا آنچل" ** کی شوٹنگ ہیں "وہ اسکو بتاتے ہوئے بولا... اچھا.....!!! شہزین اُسکی پروبلم کو سمجھتے بولا...!! ہمیم..... وہ سب اب کارک پاس کھڑے تھے.... گاڑی کی چابی کہاں گئی منہال اپنی پاکٹ کو چیک کرتے ہوئے صرف ان سے گویا ہوا.... مجھے نہیں پتہ.... صرف انہ میں گردن ہلاتے ہوئے بولا... یار لگتا ہے ڈائمنگ روم میں ہی رہ گئی. کیونکہ ڈنر کرتے وقت تک تو میرے ہاتھ میں ہی تھی.. میں ابھی لاتا ہوں... وہ اتنا بول کر اندر ک طرف چلا گیا تھا....

ما یو مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ تمہیں اتنی رات کو باتھ لینے کی کیا ضرورت درپیش آگئی تھیں... جبکہ تم نے صبح ہی باتھ لیا تھا... نور نے مائشاک طرف سوالیہ نظروں گھورتی ہوئے پوچھا... "یار آپنی چھوڑے نہ آئے ڈنر کرتے ہیں... وہ بات کو ٹالتے ہوئے بولی... "نہیں مجھے بتاؤ ابھی..

نور نے اُسکی طرف غصے سے دیکھا.. اچھا بتاتی ہوں...! اسنے بھی ہارمانتے ہوئے بتانے کِ حامی بھر لی تھی "وہ اچھے سے جانتی تھی کہ نور کو اُسکی کتنی پرواہ ہے... تبھی تو نور اتنے کم دنوں میں اُسکے لیے بہت عزیز ہو گئی تھی.. ہوتے ہیں کچھ لوگ ایسے جو بہت کم دنوں میں بہت عزیز ہو جاتے ہیں" اور نور اُن ہی لوگوں میں سے ایک تھی... کیرینگ، لوینگ اور سوٹس... اسب وہ دونوں ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی انکی پیٹھ دروازے کی طرف تھی.... ہاں اب بتاؤں "نور نے اُسکے اگے پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے کہا... آپی وہ م میں نہ باہر گردن میں تھی تو بس مجھے لگا میرے کپڑوں پر کچھ لگا گیا ہیں تو میں نے شاور لے لیا" اسنے باہر گاڑن میں ہونے والے واقعے کو گول کر کے منگھڑت کہانی بنا کے نور کے سامنے پیش کر دی... اُسکی بات کسی نے بھی بہت غور سے سنی تھی "اور وہ اور کوئی نہیں....؟ ہمارے منہال صاحب تھیں... ہمیشہ سیمیم....! وہ تھوڑا کھانستے ہوئے ڈائمنگ روم میں آیا" دونوں نے بیک وقت پیچھے مڑ کر دیکھا.... منہال بھائی.... آپ... کچھ

چاہیے تھا کیا... نور نے پوچھا تھا... نہیں گڑیا...! وہ دراصل ڈائمنگ ٹیبل پر میری گاڑی کی چابی ہیں تو بس اسکو ہی لینے آیا تھا... وہ بظاہر تو نور سے بات کر رہا تھا... لیکن دھیان اسکا منشا پر تھا... اب وہ ٹیبل کے پاس آیا اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور وہاں سے

جانے لگا.. جب نور بولی بھائی مدیحہ کیسی ہیں...؟ وہ تو تم اس سے ہی پوچھنا پھر بتائیگی
کیسی ہے وہ.....؟ منہال نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا..... ہا ہا ہا.....! اوکے پھر
تو اب اس سے ضرور ملنا پڑے گا مجھے..... بلکل...!!! اچھا گڑیا مجھے دیر ہو رہی ہیں
- آئیں چلتا ہوں... "انشاء اللہ جلد ملاقات ہوگی اسنے مایو کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں
سے چلا گیا.....!! عجیب انسان ہے" وہ بعد بڑ بڑاتی ہوئی اپنی پلیٹ پر جھک
گئی.... جہاں اسکا کھانا اسکا ویٹ رہا تھا....

یہ منظر ہے سلمان ویلا کا.. لاؤنج میں سب موجود تھیں.. مدیحہ اور علینہ نیچے کارپیٹ
پر بیٹھی شاپنگ کی تیاریوں میں تھی، صرف ان ابھی کسی سے فون پر بات کر کے واپس
لاؤنج میں آکر ایک طرف صوفے پر بیٹھا تھا ان موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے نظر آ
رہا تھا پے درپے وہ نظر اٹھا کر علینہ کو بھی دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر صبح ہونے والی
واقعات کوئی رک تک بھی نہیں تھی... منہال اپنی ماما کی گود میں سر دیے لیٹا موبائل
پر کچھ کام کر رہا تھا "سب اپنے اپنے کام میں مصروف تھیں... کیونکہ صرف ان دونوں
ابھی ایک گھنٹے پہلے ڈنر پر سے واپس آئے تھیں.... منہال یار میں سوچ رہا ہوں کیوں
نہ میں دہلی ہادی کی انگلیجنت میں چلا جاؤں" صرف ان نے موبائل میں کچھ کرتے ہوئے

منہال کو بتایا... "ہاں...! چلے جاؤ.. اسنے بھی موبائل پر سر کھپاتے ہوئے جواب دیا" تم بھی چلو میرے ساتھ اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا.. نہیں تم ہی جاؤ.. "کیونکہ کل سے میری شوٹنگ شروع ہونے والی ہیں.. اب وہ باقاعدہ صرفان کی طرف دیکھ کر بولا... اچھا....! صرفان نے مایوس ہوتے ہوئے جواب دیا تھا.. ہممم.. تم ایک کام کرو گڑیا اور علیینہ کو بھی ساتھ لے جاؤ کیونکہ ان دونوں نے بھی دلی جانا ہیں اسنے صرفان کو مشورہ دیا.. میں تو تیار ہوں "ان دونوں سے تم پوچھ لو" اس نے دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منہال سے کہا.... بھائی میں نہیں جاسکتی کیونکہ ایک دو دن میں میری میٹنگ ہے احسان انڈسٹریز کے ساتھ "مدیجہ نے ان دونوں کو بتایا.. ل... نہیں بھائی یہ میٹنگ بہت ضروری ہے ورنہ ہمیں بہت نکسان ہو سکتا ہے" وہ اسکی بات کو پوری ہونے سے پہلے بولی... میں نے علیینہ سے بھی معازرت کر لی.. اوکے گڑیا..! منہال سمجھتے ہوئے بولا تھا... بھائی میرا ٹکٹ بک ہیں اور کل شام کی فلائٹ ہیں "اسنے بھی یہ بتا کر ہاتھ جھاڑے یہیں کہیں اسکو صرفان کے ساتھ نہ جانا پڑ جائے.. گڑیا کوئی ضرورت نہیں اکیلے سفر کرنے کی" اور تم کل ہی صرفان کے ساتھ دلی جا رہی ہو....!! منہال نے اسکو دپٹتے ہوئے اس پر بہت پیار سے اپنا حکم صادر کیا تھا... ٹھیک ہے بھائی.....!!! اسنے حامی بھر کر گردن نیچے جھکالی... صرفان اس نیچے کچھ نہیں بولا

کیونکہ وہ آج صبح اپنے کیے گئے رویہ پر بہت شرمندہ تھا..... اوکے...! میں تو چلا اپنے روم میں۔ منہمال کھڑا ہوتے ہوئے بولا اور پھر اپنے روم میں چلا گیا..... جہاں وہ کسی کو سوچنے والا تھا.... اور شاید پوری رات اُکی سوچ میں گزار دیں..... کسی کو کچھ نہیں پتہ.... صرف اس سوہنے "رب کے علاوہ" جو اپنے بندوں کو سیدھے راستے پر لاتا ہے جو زندگی سنوارتا ہے اور اپنے بہت خاص بندے سے ہی آزمائش لیتا ہے... تاکہ وہ اسکو سیدھا راستہ دکھاسکے.... بے شک وہ بہت بڑا ہیں دو جہانوں کا بادشاہ..... "المجیب" (دینے والا)۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھی صورت کی اک لڑکی۔ *"

سنجھل سنجھل کے چلتی

نئے رستوں سے جو وہ گزرے

دیکھ بھال کے چلتی ہے

دکھ سہنا عادت ہے اس کی

دنیا سے بھی ڈرتی

چھپ چھپ کے وہ روتی

خواہشیں معصوم سی اس کی

شرم و حیا کی تپلی ہے ***"

ملیچہ چودھری

آپی میں جا رہی ہوں "بہت دیر ہو گئی" وہ جلدی جلدی میں نور سے بولی... ارے ناشتا تو کر لو.. نور نے کہا... نہیں آپی.....!! اگر میں ناشتا کرنے بیٹھ گئی تو یہیں پر پورا دن گزر جائے گا.... بس اب کچھ نہیں... وہ ڈائننگ روم سے باہر نکلتی ہوئی بولی.. کچھ یاد آنے پر پیچھے مڑ کر ہانکا لگائی. جب تک میں یونیورسٹی سے واپس نہ آ جاؤں. جائے گا مت.....!! ٹھیک ہے گڑیا....!! وہ یہ بول کر باہر پورچ میں آگئی تھی جہاں عالیان اُسکا انتظار کر رہا تھا.. اسنے گاڑی میں بیٹھ کر عالیان پر حکم صادر کیا چلو... جو حکم میرے آقا.... عالیان نے ایک ادا سے سر کو خم کرتے ہوئے کہا.... عالیان تمہیں نہ فلم انڈسٹریز میں ہونا چاہیے تھا... کیونکہ تم ایکٹنگ بہت زبردست کرتے ہو... وہ بھی نوکر والی. ایک دور ول تو تمہیں میری دعاؤں سے وہ نوکر کا دے ہی دینگے.. وہ اب اُسکا مذاق بناتے ہوئے بولی. ہا ہا ہا.. ٹھیک ہیں...!! "ہم تو آپکی دعاؤں سے یہ بھی کرنے کو تیار ہیں.. بس تمہارا ساتھ ہونا چاہیے وہ ایک جذب سے اسکو دیکھتے ہوئے گویا

ہوا..... جو کہ مائشا کے سر سے گزری تھی۔ ویسے مایو... اب وہ گاڑی حویلی سے باہر نکل چکا تھا.. وہ گاڑی روڈ پر دوڑا آتا ہوا بولا... مایو ایک بات تو بتاؤ "تم اسٹڈی کمپلیٹ کرنے ک بعد کیا کرو گی..... اب وہ سنجیدہ تھا... م میں نہ بابا کا ادھورا خواب پورا کروں گی.. وہ چاہتے تھے کہ میں بڑے پاپا ڈھونڈ کر داد و کِ پاس لاؤں لیکن اللہ نے بابا کو تو اتنی محنت نہیں دی "پرا گر اللہ نے چاہا تو انشاء اللہ بابا کا ادھورا خواب میں پورا کروں گی۔۔ وہ ایک عزم سے بول رہی تھی.. بابا کے ذکر پر اُسکی آنکھیں نم ہو گئی. "مائشا تمہیں جو کرنا ہے کرو" میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں.. اسنے یہ بولتے ہوئے مائشا کے شولڈر پر ہاتھ رکھ دیا "لیکن یہ مائشا کونسا گوار گزرا تھا.. مانا کہ وہ اسکا جان سے پیارا دوست اور تایا کا بیٹا تھا..." جس نے اسکا ہر قدم پر ساتھ دیا.. لیکن تھا تو وہ بھی اُسکے لیے ایک غیر محرم ہی.... اسنے اُسکے ہاتھ کِ طرف دیکھا اور پھر عالیان کے چہرے کے طرف... اسکا ہاتھ اپنے شولڈر سے ہٹاتی ہوئی عالیان سے گویا ہوئی... عالیان معاف کرنا لیکن مجھے اپنے آپ کو کسی کا چھوٹا چھوٹا نہیں لگتا "تم ہی سوچو ہمارے مذہب یہ اجازت دیتا ہے..؟ نہیں نہ میں تمہاری کتنی بھی عزیز ہوں یا تم مجھے لیکن ہوں تو پھر بھی میں تمہارے لیے ایک غیر محرم ہی نہ.... وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی جو محض سترہ سال کی ہی تھی... وہ ایسی بھی باتیں کر سکتی ہیں "اور اسنے کہا بھی

تو کچھ غلط نہیں.... بس وہ اُسکے چہرے کو تکتا رہا.... اب چلو وو۔۔ وہ بولی... ہاں

ہاں...!!! اسنے اب گاڑی کی سپیڈ بڑھادی "اور جن سے بھگالے گیا"

گاڑی یونیورسٹی ک گیٹ پر رکی۔۔۔ اسد حافظ مائشانے گاڑی سے نکلنے ہوئے عالیان

کو بولا۔۔ اور اُسکی طرف دیکھے بنہ یونیورسٹی کے اندر چلی گئی۔۔۔ "وہ جب اندر گئی تو

رایمن اُسکا بے صبری سے اندر گراؤنڈ میں انتظار کر رہی تھی۔۔ "السلام وعلیکم.....!"

رایمن نے چہکتے ہوئے اسکو سلام کی تھی..... وعلیکم السلام.....! کیسے طبیعت ہے

اب رایمن نے پوچھا.... الحمد للہ....! جواب ملا.... کیا ہوا اتنی ایسیٹ کیوں

ہو...؟ رایمن نے تشویش سے مائشا پوچھا.... کچھ بھی نہیں آؤ کلاس میں چلتے

ہیں.. مائشا رایمن کی کلائی پکڑ کر اندر ک طرف جانے لگی تھی۔۔ جب رایمن اپنا ہاتھ

چھڑاتی ہوئی بولی۔۔ نہیں کچھ تو بات ہے...؟ اس لیے یہاں بیٹھوں اور شرافت

سے بتاؤ کیا ہوا ہیں...؟ "وہ اسکو بیچ ک طرف بیٹھنے کا اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔۔ کیا

یار....؟ مائشانے ناراضگی بھری نظر اس اور ڈالی اور بیچ پر جا کر بیٹھ گئی "کیونکہ رایمن

مجتہسی جب تک اسکو نہیں چھوڑنے والی تھی جب تک وہ اسکو سب کچھ نہ بتا

دیں..... "اوہ مائی گوڈ" یار تم نے عالیان بھائی کو اتنی سی بات پر اتنے لمبے لمبے لیکچر

سنا دیئے... یار وہ تمہیں اپنا تحفظ فراہم ہی تو کے رہے تھیں "رایمن نے اپنا سر ہی تو پکڑ

لیا تھا... "اور میں کیا کرتی" اور مجھے نہیں پسند کوئی غیر محرم مجھے چھوئے... مجھے
چھونے کا حق صرف اور صرف میرے محرم کو ہیں... میں مانتی ہوں راین عالیان میرا
سب سے اچھا دوست ہیں "لیکن اس سے پہلے میرے لیے میرا مذہب میرے "نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا بتایا ہوا راستہ اور اللہ ہیں۔۔۔ تمہیں پتہ ہے اگر غیر
محرم اگر ہمارے سر کے بال بھی دیکھ لے تو ہم پر غسل واجب ہو جاتا ہے "اور پھر یہ تو
اسنے میری باڈی کوچ کیا تھا... اور مجھے ہر گز نہیں پسند کی کوئی میری طرف دیکھے
بھی.. چھونے ک تو دور کی بات..... اسکو غصہ ہی تو آگیا تھا راین کا "اتنی بڑی بات کو
اتنی سی بات کہنا" اور اُسکی بات کو کسی نے بہت غور سے سنی تھی "اچھا میری ماں نہیں
کہتی کچھ بھی...! بس اب چل کلاس میں میرا تیرا لیکچر سننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو
سر زاخر کا لیکچر ہی سن لوں وہیں کافی ہے۔۔۔ وہ دونوں سیکنڈیری ک سٹوڈینٹ تھی۔۔
ہاں چل وہ دونوں وہاں سے کلاس میں چلی گئی....

بلیک رنگ کی بڑی سی گاڑی آکسفورڈ یونیورسٹی کے سامنے رکی "اس کار کا گیٹ کھلا...
کار میں سے اترنے والی شخصیت اور کوئی نہیں ms (منہال سلمان شاہ) تھا... بلیک
جینز پیروائٹ ٹ-شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔۔ وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا

تھا... اُسکی نیلی کانچ سی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی "جیسے کسی چیز کو پالینے کی ہوتی ہے... "وہ اپنی مغرور چال چلتا ہوا یونیورسٹی کے اندر گیا.. "جب اس نے اپنے قدم یونیورسٹی کے اندر رکھے تو اُسکی زندگی کا ایک ایک پل فلم کی طرح اُسکی آنکھوں کے سامنے چلنے لگا تھا "اس یونیورسٹی سے اُسے دکھ ہی دکھ ملے تھیں "وہ گھبرانے لگا تھا "اس اریا سے ہی "لیکن آج "آج وہ نہ تو گھبرا رہا تھا اور نہ اسکو اپنا ماضی یاد آ رہا تھا...

وہ چلتا ہوا گراؤنڈ اریا میں آ گیا "اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں "اُسکی نظر سامنے ٹھہر سی گئی.. آج اتفاق سے وہ بھی اُسکے ہم رنگ ہی کپڑے پہنے ہوئی تھی "بلیک گھیر دار فرائڈ اور وائٹ حجاب میں وہ پر نور چمکتا چہرا "وہ آسمان سے اُتری معصوم سی پری لگ رہی تھی "شائد وہ کسی سے باتوں میں مشغول تھی.. خود بخود اُسکے قدم اُن دونوں کی طرف بڑھے "وہ کچھ دوری پر کھڑا ہو گیا "جہاں سے اُسکی آواز بخوبی سن سکتا تھا.. اور جو اسنے سنا وہ اُسکے دل دھڑکنے پر مجبور کر گیا "وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ یہ لڑکی سچ میں اللہ کی کوئی بہت ہی عظیم نعمت ہے "واقع میں یہ بہت پاکیزہ تھی "ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اُسکے دل کو اپنی مٹھی میں کر رہی تھی "کوئین آف داہارٹ "منہال کے لب ہلے اور اسکو نیا نام دے گئے " "یہ سچ ہی تھا وہ اسکے لیے ہارٹ و سچ سے کم بھی تو

نہیں تھی... سر پیچھے سے اُسکی سیکرٹری نے اُسکو پکارا "اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں اُسکی سیکرٹری اسکو آواز دے رہی تھی" اور پھر وہ اپنی شوٹنگ کے لیے چلا گیا....

مائشا اور رامین دونوں سر عباس کا لیکچر لے کر لائبریری میں جا رہی تھی "جب انہیں شور سنائی دیا... یہ کیا ہو رہا ہے... رامین مائشا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی.. مجھے کیا پتہ ___؟ مائشانے اُسے دیکھ کر کندھے اُچکائے.. "میں نے تجھ سے تھوڑی پوچھا میں تو" جو بھی ہیں چل دیکھتے ہے کیا ہو رہا ہے شور تو لائبریری کے پیچھے گراؤنڈ سے آ رہا ہے.... مائشانے اُسکی بات کو درمیان میں کاٹتے ہوئے رامین کو چلنے کا کہا تھا "ہاں چل دیکھتے ہے... اسنے بھی اُسکی ہاں میں ہاں ملائی "وہ دونوں جب لائبریری کے پیچھے گراؤنڈ میں پہنچی وہاں پر بہت زیادہ رش تھا "یار یہاں تو بہت رش ہیں "چل واپس چلتے ہے "مائشا کو بھیڑ میں بہت گھبراہٹ ہوتی تھی اس لیے وہ گھبراتے ہوئے رامین سے بولی "چل نہ کچھ نہیں ہوگا" دیکھتے یہاں پر اتنا رش کیوں ہے ___؟ رامین اسکا ہاتھ پکڑ کر بھیڑ کو چیرتی ہوئی آخر تھوڑی کھلی سی جگہ پر پہنچ ہی گئی تھی "یا اللہ.....!" رامین چیختی چلاتی ہوئی بولی... کیا ہوا _؟ مائشانے گھبراتے ہوئے پوچھا ___! ارے پگلی یہ پوچھ کیا نہیں ہوا.....! ہیں ں.... وہ دیکھ سامنے ms (منہال سلمان شاہ

(کنگ آف دافلیم انڈسٹریز..... مائٹھانے اُسکے تعاقب میں دیکھا "جہاں منہاں تھا" ہاں یہ وہی تھا.... جس سے کل رات اُسکی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی ایک ناقابل برداشت ملاقات... بقول مائٹھانے کے "ورنہ اُسکی جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو وہ اپنے آپ پر رشک کرتی.. تو تم اتنی چلا کیوں رہی ہو...؟ ہیں تو یہ انسان ہی نہ کوئی فرشتہ تو نہیں..... وہ ناگواری سے اسکو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی... یار کیا چیز ہو تم.... مطلب ہر چیز سے تمہیں پروہلم ہے۔۔ تمہیں پتہ ہے یہ کون ہے...؟ یہ "یہ کنگ آف دافلیم انڈسٹریز" منہاں سلمان شاہ...! وہ خوش ہوتے ہوئے بولی..... ہاں تو میں کیا کروں..... دفع ہو تمہیں تو کسی سے مطلب ہوتا ہی نہیں.... لیکن مجھے مطلب ہے میں تو روزالدلیجی سے دعا مانگتی ہوں ایک بار صرف ایک بار میری ملاقات ہو جائے ورنہ ہم جیسے کو کہاں میسر ہوتی ہے ایسے لوگوں سے ملاقاتیں کہاں یہ کہا ہم... وہ ایک لمبی سانس خیمچتی ہوئی بولی... اوہ میڈم مجھے تو تم اپنے میں ملاؤ ہی مت... مجھے کوئی شوق نہیں ایسے لوگوں سے ملنے کا... اور "کاسٹڈیور انفارمیشن"... میں ان سے مل چکی ہوں.. کیا...!.....؟ وہ چلائی اُسکے ایسے چلانے پر آس پاس کے لوگ اُن دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگے..... کچھ تو لحاظ کرو...؟ تم اپنے گھر میں نہیں ہو" یہ گراؤنڈ ہے" اور وہ بھی پبلیک سے بھرا ہوا.... سوری سوری.... لیکن تم کب ملی اور

مجھے بتایا بھی نہیں "بہت کمینہ ہو... راین منہ پھلاتے بولی... چلو اچھا ہے کم سے کم
تو نے میری تعریف تو کی "ورنہ مجھے تو لگنے لگا تھا کہ میں تمہارے منہ سے اپنی تعریف
سنے بغیر ہی اللہ کو پیاری ہو جاؤں گی... مائشا....! وہ چلا ٹھی.. اب کی بار اُسکی آواز
بہت اونچی تھی... منہاں جو ایک سین کا شوٹ کر رہا تھا.. اس نے مائشا کا نام سنا تو
پلٹ کر دیکھا... وہ دونوں اس سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑی تھی... شوٹنگ کے دوران
بلکل بھی شور نہیں تھا تو وہ بخوبی اُسکی آواز سن پایا تھا.. ورنہ اتنے رش میں کہا کس کو
سنائی دیتا ہے... اور پھر وہ دیکھتا ہی رہا.... اسکو کچھ بھی یاد نہ تھا وہ کیا کر رہا ہے کہاں پر
ہے "اگر اسکو کچھ یاد تھا تو صرف اتنا یاد تھا کہ مائشا اُسکے سامنے ہے.... اور وہ صرف
اسکو دیکھنا چاہتا ہے... ہوس تو اُسے جب آیا "تب اوپر سے اس فلم کی ہیر و سُن نیچے
آ کر گری دھڑام م م م..... کوئی ہنس رہا تھا تو کوئی ہیر و سُن کو اٹھنے میں اُسکی ہیلپ
کر رہا تھا..... ہا ہا ہا..... ہی ہی ہی ہی..... اور راین صاحبہ کے تو دانت ہی اندر کو
نہیں جارہے تھیں..

بند کرو اپنے دانت نکالنے دیکھا نہیں کتنی چوٹ لگی ہیں انکو.. مائشا نے اسکو لتاڑا "یار
دیکھ کتنا فنی ہیں... راین ایسے نہیں ہنستے... گندی بات اللہ کو ناگوار گزرتا ہے جو کسی کی
بے بسی پر ہنستا ہے... وہ تو رنت ہیر و سُن کے پاس گیا.. سو سوری.. آئی ایم ریالی

ریالی سوری.. وہ (فلم کی ہیروئن) "ردا حسین" ک ہیلپ کرنے لگا تھا جب اس نے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے خود کھڑی ہو گئی تھی.. کیونکہ اتنی بڑی ہیروئن کی اتنی پبلک کے درمیان یوں گرنا اُسکے لیے انسلٹ سے کم نہیں تھا.. وہ دیکھ چکی تھی منہال کا دھیان کہاں پر ہے "لیکن پھر یہ سوچ کر اپنی سوچ کو جھٹک دیا کہ ms جیسا ہیر و کہاں معمولی سی لڑکی کو دیکھے گا... اور اپنا شوٹ کنٹینوں رکھا "لیکن اُسے نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنی پبلک کے بیچ اتنی انسلٹ ہوگی... اب ردا حسین کو لگ رہا تھا.. یہ سب اس لڑکی (یعنی مائشا) کی وجہ سے ہوا ہے... ردا ایک نفرت بھری نظر ڈال کر وہاں سے چلی گئی.. منہال تو یہ سوچتا ہی رہ گیا آخر یہ کیا تھا... اس بات سے بے خبر اُسکی وجہ سے ایک شخص کی زندگی کا مذاق بننے والا ہیں....

ماضی.....

ٹک ٹک ٹک..... اس نے دروازہ نوک کیا.... کم آن....! اجازت ملی وہ دروازہ کھول کر اندر چلا گیا... جہاں پر شاہنواز راجپوت چیئر پر برجمان تھیں... السلام و علیکم انکل..! اسنے سر جھکائے سلام کی.. "و علیکم السلام بیٹا انہونے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا.. وہ ایک طرف صوفے پر جا کر بیٹھ گیا وہ آتو گیا تھا "لیکن اب یہ سمجھ نہیں رہا تھا کہ

بات شروع کہاں سے کرے... وہ اپنی زبان کو لفظوں کی لڑی بنانے کی کوشش کر رہا تھا جب شاہنواز انکل بولے... کچھ کہنا تھا بیٹا آپکو.... ج جی انکل..... وہ ڈرتے ڈرتے بولا....! تو شروع کرے میں سن رہا ہوں.... سلمان شاہ انکے قدموں میں آکر بیٹھ گیا اور انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولا.... انکل مجھے نہیں پتہ جو بات میں آپ سے کرنے والا ہوں وہ آپکو ناگوار گزرے یا نہیں آپکا ردِ عمل کیسا ہوگا.....؟ لیکن انکل میں پھر بھی آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں... مجھے زیادہ گھما پھرا کر بات کرنی نہیں آتی اسلئے میں سیدھے سیدھے لفظوں میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں.... وہ ایک منٹ رکا اور پھر بولا.... "انکل میرا ماضی میرا بچپن سب آپکے آنکھوں کے سامنے گزرا ہے" کوئی بھی چیز میری آپکی نظروں سے اوجھل نہیں رہی.... اسنے شاہنواز راجپوت ک طرف دیکھا.... "انکل م میں عائشہ کا ہاتھ اپنے لیے مانگنا چاہتا ہوں.... آخر اسنے بول ہی دیا تھا... اسنے پھر سے شاہنواز راجپوت ک طرف دیکھا.... واہ بھئی واہ..... بات یہاں تک پہنچ گئی اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلا.... جہانگیر پیچھے سے طنز کرتے ہوئے بولا.... اس نے پلٹ کر دیکھا.. جہاں جہانگیر کھڑا اسکو گھورنے میں مصروف تھا" وہ م میں.... ٹھیک ہے "ہم سوچے گے.... وہ بولتا اس سے پہلے عائشہ کے بابا بول پڑے.... ٹھیک ہے...! لیکن انکل اگر آپکو.... نہیں ہمیں اسکی ضرورت نہیں.....

ہم آپکو اچھے سے جانتے ہیں وہ سلمان کی بات کو سمجھ کر درمیان میں بول پڑے تھیں.... تھینک یو سو میچ انکل...! وہ اُنکے ہاتھ پر بوسادے کروہاں سے چلا گیا تھا... بابا اپنے سلمان کو ہاں کیوں نہیں کی....؟ سلمان کے جاتے ہی جہانگیر نے اپنے بابا سے پوچھا... بر خودار ہم اپنی بیٹی سے بات کرنے کے بعد ہی ہاں کہینگے... پر بابا اس رشتے سے عائشہ بھی خوش ہوگی "کیونکہ وہ سلمان سے محبت کرتی ہے" اچھا....! تو پھر ٹھیک ہیں...! تم سلمان کو بلا کر لاؤ اور اپنی ماما کو بھی.... انھوں نے جہانگیر کو حکم دیا... بس ابھی آیا.... وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا.... تھوڑی دیر میں سب ہی لاؤنج میں موجود تھیں "بابا اب بول بھی دیں اپنے ہم سب کو یہاں پر اکھٹا کیوں کیا ہیں...؟ عائشہ جو اپنے بابا کو گود میں سردیے لیٹی تھی وہ گردن تھوڑا اونچا کرتے ہوئے بولی.. ارے لڑکی تم مت بولو تھوڑی تو شرم کر لو" جہانگیر نے عائشہ کو چھیڑا.... میں کیوں شرم کروں.. کون سامیری شادی ہو رہی ہے...؟ وہ جب بولی تو بولتی ہی چلی گئی.... کیا پتہ تمہیں بھگانے کا منصوبہ ہی بنایا جا رہا ہو...؟ اسنے پھر اسکو چھیڑا تھا... "بھائی ی ی ی.... وہ اس پر پاس پڑا ہوا کوشن پھینکا تھا" ہائے رے قسمت... جہانگیر سائڈ پر ہو گیا لیکن سامنے سے آتے ہوئے سلمان کے چہرے پر جاگا.... ہا ہا ہا... ہا ہا ہا... بابا دیکھے اسکو... دیکھیے اپنے دوست کو سمجھالے ورنہ یہ میرے ہاتھوں سے نہیں

بچے گا" پھر مجھے مت کہنا کہ میں نے آپکے دوست کا قتل کر دیا اب وہ جہانگیر کی شکایت سلمان سے لگا رہی تھی... بس بچوں بہت ہو گئی مذاق وغیرہ... میں نے آپ سب کو اس لیے بلایا ہے کہ میں عائشہ کا رستہ طے کر رہا ہوں... عائشہ کا ایک دم دل ڈوب سا گیا تھا.. کہاں پر عائشہ کی ممانے پوچھا...! دیکھو بیگم یہ تو تم اپنے صاحبزادے سے پوچھو... انھوں نے سلمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا... سلمان جو چپ بیٹھا تھا "وہ ماما کے پاس آیا اور انکے ہاتھوں پر بوسا دیتے ہوئے بولا ماما میں آپکی گڑیا کا ہاتھ ہمیشہ ک لیے تھا منا چاہتا ہوں کیا آپ خوش ہے...؟ وہ بتاتے ہوئے اُن سے ساتھ ہی ساتھ سوال بھی کے ڈالا... اور جہانگیر کی ماما کی آنکھوں میں تو خوشی سے آنسو ہی آگئے تھیں.. انہوں نے اُسکے ماتھے کو چومتے ہوئے گردن ہاں میں ہلا دی.."

عائشہ تو وہاں سے تب ہی چلی گئی تھی جب اُسکے بابا نے اُسکے رشتے کی بات ک تھی... اسکو لگا تھا اب وہ سانس لینا بھول جائے گی یہ جانے بغیر اللہ نے اسکو بائیں مانگے ہی اُسکی محبت اُسکی جھولی میں ڈال دی ہے... انکل جب اپنے رضامندی دے ہی دی ہے تو میں کل ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں... لیکن بیٹا اتنی جلدی... ماما کوئی جلدی نہیں مجھے زیادہ کچھ نہیں کرنا صرف نکاح کر کے ساتھ ہی ساتھ رخصتی کروانی ہے... میں زیادہ جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا... ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی... شاہنواز انکل بولے تھیں..

انکل اگر آپکی اجازت ہو تو میں عائشہ سے مل سکتا ہوں... اس میں پوچھنے والی کیا بات جاؤ مل لو... وہ وہاں سے عائشہ کے روم کی طرف چلا گیا...

ٹک ٹک ٹک ٹک..... سلمان نے ایک بار نہیں کئی بار دروازہ نوک کیا لیکن وہ ہیں کہ دروازہ کھولنے کا کام ہی نہیں لے رہی تھی... عائشہ دروازہ کھولو پریشان ہوتے ہوئے اسنے عائشہ کو آواز دی "کھولو دروازہ ورنہ میں توڑ دوں گا" یہ الٹا حکم سے یہ دھمکی کام آئی اور عائشہ نے دروازہ کھول دیا.. بے ترتیب ساحلیہ کالے گھنے لمبے بال بکھرے ہوئے تھیں موٹی موٹی کانچ سی آنکھیں سو جھی ہوئی تھی جو رونے کا پتہ دے رہی تھی "یہ وہ عائشہ تو نہیں تھی جو ابھی کچھ دیر پہلے تھی" کیا ہوا؟ سلمان نے تشویش سے عائشہ سے پوچھا. اس نے ایک طرف ہو کر سلمان کو اندر آنے کا راستہ دیا اور خود بیڈ پر بیٹھ گئی۔ میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں کیا ہوا؟ وہ قدرے تیز آواز میں بولا... م میں مر رہی ہوں میری جنازے کی نماز پڑھ لینا "وہ بھی چلائی" یہ کیا بول رہی ہے آپ ہوش بھی ہیں؟ ہاں ہیں نہ ہوش بہت ہوش ہے بہت زیادہ "اتنا کی پچھلے نو سالوں سے ہوش میں ہی تو تھی لیکن اب" اب میں نہیں رہنا چاہتی ہوش میں بہت تھک گئی ہوں ہوش میں رہ رہ کر "اب اور نہیں رہ سکتی... اب مرنا چاہتی

ہوں "وہ روتی ہوئی نیچے بیٹھتی چلی گئی.... عائشہ کیا ہوا ___؟ مجھے آپکی کوئی بھی بات نہیں سمجھ آرہی ہے.. بٹے سامنے سے اور جائے میرے روم سے مجھے نہیں بتانا کچھ بھی نہیں بتانا" عائشہ اااا.... وہ اُسے کندھوں سے تھامتے ہوئے چلایا.. چُپ بلکل چپ ایک بھی آنسو نہ نکل پائے... وہ ڈانٹنے کے انداز میں بولا "اب بتاؤ کیا ہوا ___؟ کیوں روتی ہو رہی ہو تم ___؟ کوئی پریشانی ___؟ ہیں نہ پریشانی... " اور پتہ ہے اس پریشانی کا کیا نام ہے ___؟ اس نے آنسوؤں کو پوروں سے چن کر اس سے سوال کیا... وہ آپ ہے صرف آپ... میں لیکن کیوں ___؟ کیوں وہ زیر لب بڑبڑائی... کیا آپکو نہیں پتہ....؟ کیا آپکو میری آنکھوں میں نہیں دیکھتا ___؟ کیوں سلمان کیوں مجھے موت کی سچے سنار ہے ہو کیوں ___؟ آخر میری کیا غلطی ہے ___؟ صرف یہی نہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں... آپ ہی بتائیں میں نے کبھی آپ سے کچھ مانگا ہے..؟ اب وہ سوال کر رہی تھی... سلمان نے نہ میں گردن ہلائی.. "تو پھر آپ مجھے کیوں اس گھر سے دور بھیجنا چاہتے ہیں ___؟ کیوں ___؟ بتائے سلمان" مجھے شروع سے ہی پتہ تھا کہ آپ میرے کبھی نہیں ہو سکتے "لیکن میں جب بھی خود کو آپ سے محبت کرتے نہیں روک پائی میں تو خاموش محبت کرتی تھی کبھی آپکو ایک نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا کیونکہ مجھے پتہ تھا آپ میرے نہیں ہیں" جب میں پہلے سے ہی اپنے دل کو آپکی یادوں

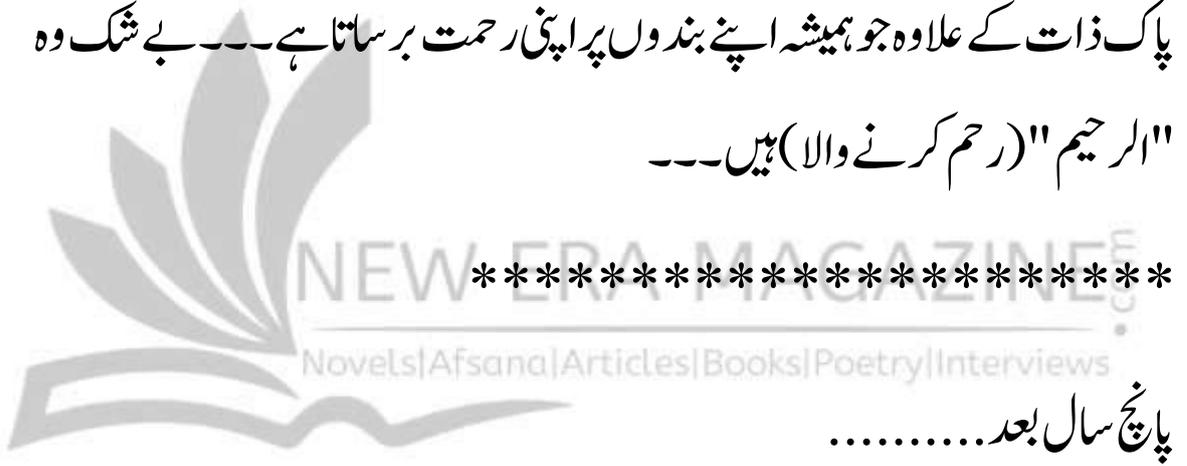
کے ساتھ جی رہی تھی تو کیوں ان یادوں کو بھی مجھ سے آپ چھین نے پر لگے ہیں۔۔۔ کیوں بتائے وہ سلمان کے کالر پکڑتے ہوئے چلائی.... سلمان سے اُسکی یہ حالات نہیں دیکھی جا رہی تھی تو وہ اسکو یوں ہی روم میں چھوڑ کر چلا گیا.... آدھے گھنٹے بعد وہ قاری صاحب اور پوری فیملی کے ساتھ موجود تھا... نکاح کب شروع کب ختم ہوا اسکو پتہ ہی نہیں چلا اگر کچھ پتہ تھا تو اتنا سلمان شاہ نے اس سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا... اُسے نہیں پتہ تھا کہ اسکا نکاح کس کے ساتھ ہوا ہے... اگر کچھ پتہ تھا صرف اتنا اب وہ نہیں جی پائے گی... اُسکی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت میں آنسو بہ رہے تھے... اُسکی یہ حالت کسی سے بھی نہیں چھپی تھی لیکن سب یہ سوچ رہے تھیں کی عائشہ بھی ہر لڑکی کی طرح اپنے فیملی سے دور ہونے کی وجہ سے رورہی ہیں..... شاہنواز راجپوت نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو سینے سے لگا کر اسکو بہت دعائیں دی اور روم سے باہر چلے گئے.... بیٹا آپ بات کرو میں رخصتی کے لیے تیاری کرتی ہوں۔۔۔ عائشہ کی ماما بھی یہ بول کر وہاں سے چلی گئی جہاں تک تو پہلے ہی وہاں سے چلا گیا تھا" روم میں وہ دونوں اور صرف خاموشی تھی.... آشی....! سلمان نے اسکو پکارا.... لیکن وہ مجسمہ بنی چھت کو گھور رہی تھی.... عائشہ۔۔۔ اس بار سلمان نے اسکو شانوں سے پکڑ کر ہلایا.... ایسا کرنے سے عائشہ کا سکتا ٹوٹا.... جائیں یہاں سے

آپ.. وہ چلائی "اب کیا یہاں تماشا دیکھنے کے لیے کھڑے ہے.. ک میں مری بھی"

وہ کچھ بولتی سلمان نے اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا "اور اسکو دیوار سے لگاتے ہوئے بولا "آئندہ اگر اپنے اپنی زبان سے مرنے کی بات لبوں سے ادا کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا... وہ ہر لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا... کیوں کیوں نہیں کروں میں مرنے کی بات"

اور آپ ہوتے کون ہے مجھے یہ بولنے والے...؟ میں آپکی غلام نہیں ہوں اور نہ ہی مجھ سے آپکا ایسا کوئی رستہ ہے جو جسکی بناء پر آپ یہ بول رہے ہیں ".... وہ بھڑک اٹھی.. م میں کون ہوں....؟ بتاؤں م میں کون ہوں....؟ میں تمہارا شوہر "عائشہ سلمان شاہ کا شوہر" جو خوش قسمتی سے ابھی بنا ہوں... وہ مسکراتے ہوئے بولا..... اور عائشہ تو یہ سن کر بے ہوش ہو ہونے والی تھی... جہاں کچھ دیر پہلے آنکھوں میں آنسو تھیں وہی اب بے یقینی تھی... لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے.... میرا نکاح تو اور کہیں.... وہ میں ہی تھا.... تمہیں ہوش تھا نہیں نہ... آپ تو مجھ سے دور ہونے پر سوگ منا رہی تھی تو آپکو کیسے پتہ چلتا کہ آپکا نکاح کس سے ہو رہا ہے..... اتنا سن نہ تھا عائشہ نے اُسکے سینے پر مکوں کی بارش کر دی... سلمان نے بڑی مشکل سے مکوں کی برسات کو روکا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنی طرف ایک جھٹکا دیا... جس سے وہ اُسکی باہوں میں آسائی.... ہاں ان بولو کیا کیا بول رہی تھی.... ک میں تمہیں خود سے دور کر رہا ہوں.. وغیرہ وغیرہ

...ہاں تو آپ کر رہے تھے نہ مجھے اپنے آپ سے دور وہ یہ بول کر اُسکے سینے میں منہ چھپا گئی..... تم میرا عشق ہو عائشہ سلمان شاہ.... میرے وجود کا حصہ میں کیسے تمہیں خود سے دور کر سکتا ہوں.... وہ بھی اُسکے بالوں میں منہ چھپائے بولا.... یوں سلمان شاہ اور عائشہ سلمان شاہ کی زندگی ایک نئے ڈگر پر چلنے والی تھی جہاں کچھ خوشیاں تھی تو کچھ آزمائشیں..... لیکن ابھی کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ آزمائشیں کیسی ہیں...؟ اس پاک ذات کے علاوہ جو ہمیشہ اپنے بندوں پر اپنی رحمت برساتا ہے۔۔۔ بے شک وہ "الرحیم" (رحم کرنے والا) ہیں۔۔۔



سلمان نے کہنے کے مطابق اگلے دن ہی رخصتی کروا کر اسکو اپنے نیو فلیٹ میں لے آیا تھا "اب وہ دونوں اس گھر میں ہنسی خوشی رہ رہے تھیں"... آج پانچ سال بعد انکے یہاں ایک ننھا سا فرشتہ آیا.... "جس کا نام اُن دونوں نے منہال رکھا... منہال گول مٹول سا خوبصورت سانلی آنکھوں والا بے بی... وہ بہت ہی کیوٹ سا تھا... سب ہی ہسپتال میں موجود تھیں جہاں گیرا سکی بیوی جو الحمد للہ سے اُمید سے تھی... اُنکے یہاں پر بھی جلد ہی ایک اور نیا فرشتہ آنے والا تھا" جہاں گیر کی ماما اور اُسکے بابا سب ہی روم میں

تھیں... اللہ کتنا پیارا ہے یہ...؟ جاہنگیر ک بیوی شائلہ بولی... بلکل آپ دونوں پر گیا ہے۔۔ وہ منہال کے ساتھ کھیلتی ہوئی بول رہی تھی... دیکھے ماما اب وہ جہانگیر کی ماما کو دکھاتی ہوئی اُن سے گویا ہوئی... ماشاء اللہ...! اُنہوں نے منہال کو تھامتے ہوئے بے اختیار اُنکے لبوں سے نکلا... اللہ نظر بد سے بچائے... اچھا آشی تم آرام کرو... اور ماما بابا آپ تینوں گھر چلے جائیں رات سے آپ سب یہیں پر ہے... میں اور سلمان ہے یہاں پر آج شام تک اشی بھی ڈسپارچ ہو جائیگی۔۔ ہسپتال جہانگیر کا ہی تھا تو وہ انکو بتا رہا تھا... ٹھیک ہے بیٹا... ہاں انکل جہانگیر صحیح بول رہا ہے اور شائلہ ک بھی کنڈیشن ایسی نہیں ہے... آپ جائے ہم دونوں ہیں عائشہ کے پاس.. "ٹھیک ہے بیٹا...! وہ سب وہاں سے چلے گئے تھے۔ جہانگیر بھی اپنے اور دوسرے مریضوں کو دیکھنے گیا ہوا تھا... سلمان چلتا ہوا عائشہ کے پاس آیا.. اور وہاں نزدیک ہی سٹول پر بیٹھ کر عائشہ کا ہاتھ تھام کر اُن پر بوسہ دیا... عائشہ کو ابھی سوئی تھی سلمان کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے آنکھیں کھول دی... سلمان... وہ فقط اتنا ہی بولی... جب سلمان نے اُسکے ماتھیں پر تھوڑا سا جھک کر بوسہ دیا اور پھر بولا.. تھینک یوں...! میری زندگی میں آنے کے لیے.. تھینک یوں مجھے اتنا اچھا تحفہ دینے کے لیے... تھینک یوں اس ہر چیز کے لیے جو تم نے مجھے دی... "تھینک یوں سوچ".....! آشی... "وہ ایک جذبہ میں

اسکو دیکھتا ہوا بول رہا تھا... اُنکی فیملی مکمل ہو گئی تھی.. وہ بہت خوش تھا " اتنا کی وہ اپنی خوشی بیان نہیں کر سکتا تھا..... لیکن اندر اُسکے ایک غم بھی تھا کی اسکی خوشی میں اُسکے ماں باپ اور بھائی شامل نہیں تھیں.... یہ غم اُسکی ہے خوشی سے بڑا تھا۔۔۔۔۔ کیا وہ اپنے فیملی سے کبھی مل پائے گا.....

ماضی.....

شاہ حویلی»»»»»

احسان شاہ گلے دن ہی لندن چلے گئے تھیں "اُن کو اب یہ حویلی کا تھنے کو دوڑ رہی تھی۔۔ جب سے سلمان نے حویلی چھوڑی تھی اُن کا ایک ایک پل بہت مشکل سے کٹا تھا "اس حویلی کے مکینوں نے ہنسنا چھوڑ دیا تھا "سب اپنے اپنے کمروں تک محدود ہو گئے تھیں... "نہ کوئی کسی سے زیادہ بات کرتا اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتا"

رکسانہ بیگم ہی جانتی تھی کیسے ایک بیٹے کو کھونے کے بعد دوسری طرف شوہر کے لندن جانے کے بعد اُنہوں نے اپنے بچوں کی پرورش کی تھی "یہ نہیں تھا کہ انہیں پیسوں کی کمی تھی ""نہیں.. الٹا دیا اُن کے پاس سب کچھ تھا "اگر کچھ نہیں تھا اُنکے پاس وہ تھا اُنکے شوہر اور انکا جان سے پیارا بیٹا "کیونکہ احسان شاہ اس حویلی سے جانے کے بعد

واپس لوٹ کر نہیں آئے تھیں "وہ انڈیا ضرور آتے تھیں لیکن آفس کے کام سے" (میٹنگ اٹینڈ) کرتے اور پھر آفس سے واپس لندن چلے جاتے... احسان شاہ نے حویلی آنا چھوڑ دیا تھا... بیٹے کا کچھ اتہ پتہ نہیں تھا... وہ کہا ہے...؟ ایسے ہی پچیس سال گزر گئے تھیں "اور....." آج "پچیس سال بعد" ان کے دو بیٹوں کی شادی تھی. شادی کیا ایک چھوٹا سا فنکشن تھا... حسن شاہ, ملک شاہ ٹونس تھیں وہ سلمان شاہ سے ایک سال چھوٹے تھیں.. "جبکہ کمال شاہ ان دونوں سے گیارہ مہینے چھوٹے تھیں"..... حسن شاہ کی شادی انکی کزن نور العین سے ہوئی تھی اور ملک شاہ کے شادی احسان شاہ کے دوست کی بیٹی صائمہ سے ہوئی تھی.. پہلے صائمہ کا ہاتھ احسان صاحب نے اپنے چھوٹے بیٹے کمال کے لیے مانگا تھا "لیکن کمال شاہ نے صائمہ سے شادی کرنے سے منع کر دیا... تو احسان صاحب نے اپنے بڑے بیٹے ملک کے لیے صائمہ کا ہاتھ مانگ لیا... اور اب انکی شادی ہو رہی تھی اور کمال شاہ کا نکاح کیونکہ کمال شاہ صائمہ کے تایا کی بیٹی "مہرین" سے محبت کرتے تھیں "اور پھر صائمہ سے شادی نہ کرنے کی وجہ بھی یہیں تھی.... اور پھر وہ جانتے تھے اسکا بڑا بھائی صائمہ سے بے انتہاء محبت کرتا ہے... اس لیے انہوں نے منا کر دیا... یوں ملک شاہ اور حسن شاہ کی شادی ہو گئی "اور کمال شاہ کا نکاح ہو گیا.....

حسن شاہ اور ملک شاہ نے آفس جانا شروع کر دیا تھا "احسان شاہ جو کبھی کبھی ہی صحیح انڈیا تے تھیں بیٹے کے آفس جوائن کرنے کے بعد وہ بھی آنا چھوڑ دیا تھا... وہ مستقل لندن میں ہی رہنے لگے.. کمال شاہ بھی اپنی آگے ک اسٹڈی کمپلیٹ کرنے لندن اپنے بابا کے پاس چلے گئے تھیں... وہاں سے وہ ایک اچھے بزنس مین بن کر پانچ سال بعد واپس لوٹے.. "اب انہوں نے بھی اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ مل کر آفس جانا شروع کر دیا"... ایک دن وہ آفس سے آنے کے بعد اپنی ماما کے پاس گئے... السلام وعلیکم ماما کمال نے رکسانہ بیگم کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے سلام کی... وعلیکم السلام... بیٹا رکسانہ بیگم نے سلام کا جواب دیا... ماما مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی "اب وہ انکی گود میں سر دے کر لیٹ گیا تھا.. ہاں بولو بچہ...! رکسانہ بیگم اب اپنے ہونہار بیٹے کے سر میں انگلیاں چلانے لگی تھی.... کمال شاہ اپنے بڑے بھائی سلمان شاہ سے مصاحبت رکھتے تھیں.. وہیں آنکھیں وہیں ناک وہیں چہرہ! گر کچھ الگ تھا تو وہ آنکھوں کا رنگ " سلمان شاہ ک آنکھیں نیلی تھی اور کمال شاہ ک آنکھیں تھوڑی سنہری سی تھی..... وہ بہت غور سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی..... ماما ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ.....؟ وہ اپنی ماما کا ایسے غور سے دیکھنے پر بولا... اب وہ اپنی بات بھی بھول گیا "جو وہ کرنے آیا تھا..... نہ

نہیں کچھ نہیں بیٹا...؟ رکسانہ بیگم آنکھوں کی نمی کو چھپاتے بولی.... ماما بتائے کیا بات ہے.. اس نے بہت پیار سے اپنی ماما کا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا.... بیٹا سلیمان ک بہت یاد آ رہی ہیں.. نہ جانے کیسا ہوگا میرا بچہ کس حال میں ہوگا.....؟ ہوگا بھی یا وہ اتنا بول کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی..... "کمال شاہ سے اپنی ماں روتے ہوئے دیکھا نہیں جا رہا تھا... اس نے اپنی ماما ک آنسو پوچھے اور بولا ماما آپ رونا بند کریں.... میرا آپ سے وعدہ ہے "آسلیمان بھائی بہت جلد آپ کے پاس ہوگے.... رکسانہ بیگم نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو محض ابھی پچیس سال کا ہی تھا "لیکن ہوشیاری اس میں اللہ نے بہت دی تھی.... وہ روتی ہوئی کمال کا ماتھے پر بوسہ دیا اور بولی... "بیٹا آپ نے کیا بات کرنی تھی... لو وہ تو میں بھول ہی گیا... ماما میں اب مہرین کی رخصتی چاہتا ہوں... ٹھیک ہے بیٹا جیسی آپ کی مرضی... میں بات کرتی ہوں آپکے بابا سے... ایک کام کرو مجھے اپنے بابا کا نمبر ملا کر دو میں ابھی کے لیتی ہوں آپکے سامنے ہی بات... انھوں نے کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا.. کمال نے اپنے بابا پر فون ملا یا اور رکسانہ بیگم (اپنی ماما ک بات کرائیں) تھی... جب اسکی ماما نے بات کر لی تو "وہ بے صبری سے پوچھ بیٹھا "کیا بولا بابا نے؟؟ اُسکے بے صبری کو دیکھ کر رکسانہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی... بیٹا جی اتنی بے صبری بھی اچھی نہیں ہوتی "ماما خوشی ہی اتنی ہے کہ بے صبری تو بنتی ہیں نہ.... اور

پھر مہرین تو میری محبت ہے۔۔۔ شرم تو بلکل بھی نہیں آرہی اپنی ماں کے سامنے
 ایسی باتیں کرتے ہوئے... وہ اپنے بیٹے کے کان پکڑتے ہوئے بولی... آں آں
 ں..... ماما کیسی شرم.... اچھا اب سمجھ آیا آپ جیلس ہو رہی ہے۔۔ آپ کے سامنے
 آپکی بہو کا اتنے پیار سے جو ذکر کر رہا ہوں میں۔۔ اب وہ مذاق کرنے لگا تھا "میں
 کیوں جیلس ہونے لگی اپنی بیٹی سے... میں تو آپکو کچھ شرم دلہ رہی ہوں۔۔ جو کہ آپ
 بھول بیٹھے ہیں۔۔ دہا ہا ہا... ماما میں بھولا نہیں بلکہ مجھ میں شرم نام کی کوئی شے ہے ہی
 نہیں وہ یہ بول کر وہاں سے دوڑ لگا دی تھی.. اس ڈر سے کہیں پھر سے کان نہ چیچ
 لے.... اور ر کسانہ بیگم نے اپنے اس بیٹے کو بہت سی دعائیں دی.... لیکن کون جانتا
 ہے اللہ نے انکی دعاؤں پر کن کہا بھی ہے یا نہیں.. صرف اس مالک کے علاوہ جو"
 المہجیب "(قبول کرنے والا) ہیں۔۔۔

حال >>>>>>>>

یار مدیحہ کب تک تمہاری فرینڈ صاحبہ ریڈی ہوگی۔۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے یہیں پر
 اُن محترمہ کا انتظار کرتے کرتے صدیاں گزر جانی ہیں... "سرفان جو بہت دیر سے بیٹھا

لاؤنج میں علیینہ کا انتظار کر رہا تھا "اب وہ اکتائے لسزیز میں مدیحہ سے بولا تھا... وہ دلی جانے کے لیے ابھی کچھ دیر پہلے ہی راجپوت ویلا سے آیا تھا" کیونکہ اس کے ساتھ علیینہ کو بھی تو جانا تھا دلی.. "اب لائونج میں عائشہ بیگم (اپنی پیاری پھپھپوں) مدیحہ (اپنی کزن + سسٹر) کے پاس بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا.... جو کی وہ محترمہ آکر ہی نہیں دے رہی تھی.... اُسکی بات کو سن کر مدیحہ نے اپنی ہنسی دبائی اور پھر سرفان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی.... اوہہہہہ.... بھائی ابھی سے ہی.... مطلب ابھی آپکو اتنی دیر بھی نہیں ہوئی اور آپ بیزار ہو گئے.... فرض کروا گر میں آپکی کوئی ایسی دلہن پکڑ لاؤں جو ہمیشہ اپنے چہرے پر پوری میکپ کی دکان ہی تھوپ کر رکھتی ہو... اور انکو کام بہت بہت دھیرے کرنے کی عادت ہوئی تو سچ میں پھر تو آپ کا حال دیکھنے والا ہوگا....

ہاھاھاھاھا.... وہ ہنستی ہوئی بولی تھی... مقصد صرف سرفان کو چھیڑنے کا تھا..... اور پھر بولی.....

And really brother .. I intend that .. When we go to like your bride, I will like your bride like that ...

(اور واقعی بھائی میرا ارادہ ہے کہ.. جب ہم آپ کی دلہن کو پسند کریں گے تو، میں آپ کی دلہن کو اس طرح پسند کروں گی...) ہاھاھاھا..... وہ اپنے آپ میں کامیاب ہو چکی تھی..... پھپھوں دیکھ رہی ہیں آپ... اس بندریاں کو کیسے ہنس رہی دانت پھاڑ پھاڑ کر... وہ چڑتے بولا تھا... "پھپھوں میں صحیح کہہ رہا ہوں کہ اس بندریاں کی شادی کر دیں" بہت توڑلی اس نے مفت کی روٹیاں.... اور چلتا کریں اس کو اسکی سسرال.... آںںں ہا ...

come on brother.. You are burning with my food ... so you are saying this ...

(بھائی... آپ میرے کھانے سے جل رہے ہو... تو آپ یہ کہہ رہے ہیں...) اسنے سرفان کی بات پھونک مار کر اڑائی تھی... اور آپ کو ڈر ہے کہیں میں سچ میں ہی آپکی ایسی دلہن نہ لے آؤں.. "تو سوچ رہے ہو کہ جلدی سے مدیحہ کو سسرال بھیج دوں.. لیکن میں بھی مدیحہ سلمان شاہ ہوں" اب تو آپکی دلہن ایسی ہی ڈھونڈ کر لاؤنگی بلکل بھوٹنیاں جیسی.... وہ اپنی بات پوری کرنے کے بعد دل کھول کر ہنسی تھی " ہاھاھاھا..... سچ میں بھائی اپنی شکل آئینے میں دیکھیے... بلکل جلے گکڑ لگ رہے ہو... وہ پھر ہنسی تھی "ہاھاھاھا... بس بس دانتوں کو پھاڑنا بند کرو کہیں مجھرات

نہ مار جائے... وہ منہ بیسور تے اس پر طنز کیا تھا..... اور پھر بولا تھا "بھلا میں کیوں
 جلنے لگا... میں تو تجھ جیسی بندریاں کی سچائی بتا رہا ہوں... ہا ہا ہا ہا... سچائی... واؤ
 بھائی آپکو سچائی بھی بتانی آتی ہیں..... وہ مذاق بناتی بولی.. مدیحہ..... عائشہ بیگم نے
 اسکو ٹوکا تھا... جاؤ دیکھو علیینہ ریڈی ہوئی ک نہیں... اُن ہونے اپنا حکم صادر کیا.... جی
 ماما میں دیکھتی ہوں... اس نے سرفان ک طرف دیکھا "اور اپنی ہنسی کنٹرول کرتی علیینہ
 کے پاس چلی گئی تھی..... کچھ دیر بعد وہ علیینہ کے ساتھ پورچ میں کھڑی سرفان کا
 انتظار کر رہی تھی... کیونکہ سرفان صاحب کا فون آ گیا تھا... تو وہ اسکو سن نے گارڈن
 میں گیا ہوا تھا... مدیحہ اگر تم بھی ساتھ چلتی تو سچ میں مجھے بہت خوشی ہوتی... "اب
 میں وہاں پر بور ہو جاؤنگی... "علینہ نے مدیحہ سے منہ بیسور تے کہا... "یار سچ میں میرا
 بھی دل ہے تمہارے ساتھ جانے کا" لیکن یہ کنٹریکٹ بھی بہت ضروری ہے "اگر ہمارا
 شاہ انڈسٹریز کے ساتھ یہ کنٹریکٹ سائن ہو گیا نہ تو بہت فائدہ ہو گا ہماری کمپنی کو... اور
 تم تو جانتی ہو میں اپنے کام میں کوئی بھی نکسان افورڈ نہیں کر سکتی.... "اس نے بتایا....
 تب تک سرفان بھی آچکا تھا.... اگر دو عورتوں کی باتیں ختم ہو گئی ہو تو چلے... اس نے
 ان دونوں کو عورتوں کے نام لے کر چھیڑا "لیکن وہ دونوں کچھ نہیں بولی اور علیینہ
 مدیحہ سے مل کر کار میں بیٹھ گئی تھی..... اللہ حافظ.... دلی جا کر فون کر دینا... "مدیحہ

نے علیینہ سے کہا... اوکے... میں کردنگی اپنا خیال رکھنا... اللہ حافظ... اب سرفان نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی اور جن سے روڈ پر ڈال دی... ایک نئے سفر کے لئے... شاید یہ سفر سرفان اور علیینہ کے لیے ایک خوشگوار سفر ثابت ہونے والا تھا.....

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

یوں ہی دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے "مائشاکا فرسٹ سیمسٹر کمپلیٹ ہو کر سیکنڈ شروع ہو گیا تھا..... دوپہر کا وقت تھا..... لیکن ہر طرف کالے کالے بادل پورے

آسمان پر اپنا پہرا دیئے ہوئے تھیں... آج موسم صبح سے ہی خراب تھا "وہ کالیج نہیں آنا چاہتی تھی" کیونکہ صبح سے ہی اُسکی طبیعت خراب تھی... اکثر ہوتا تھا اُسکے ساتھ جب موسم بدلتا اُسکے طبیعت ناساز سی رہنے لگتی.. لیکن اسکو نہ چاہتے ہوئے بھی کالیج انا پڑا کیونکہ اسکا ٹیسٹ جو تھا "اب اسکو کالیج سے نکلتے نکلتے بہت دیر ہو گئی تھی.... کچھ تو سر "عباس" کا لیکچر ہی اتنا ٹف "اور کچھ زیادہ ٹائم لائبریری میں بک سبٹ کرانے میں وقت لگ گیا... اوپر سے آج راتیں مادام بھی کالیج نہیں آئی... آخر ٹیسٹ جو تھا.... تو راتیں مادام کیسے کالیج آسکتی تھی "وہ کالیج سے نکل کر باہر ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی... کیونکہ عالیان بھی اسکو لینے نہیں آسکتا تھا... وہ اپنے کچھ فرینڈز کے ساتھ کچھ دن کے لیے ٹور پر شملہ گیا ہوا تھا... "پھر اسکو واپس لندن بھی جانا تھا" وہ کچھ دن سے اکیلی ہی آ جا رہی تھی اپنے بابا کے ڈرائیور کے ساتھ جو ہمیشہ لاتے لے جاتے تھیں اسکو.... "اسکو ٹیکسی کا انتظار کرتے کرتے کافی وقت گزر گیا لیکن دور دور تک ٹیکسی کا کوئی ناموں نشان تک نہ تھا.... ایک دم بجلی کڑکی... آسمان پر کالے کالے گھنگھور گھٹائیں چھانے لگی.... بجلی زور زور سے کڑکنی شروع ہو گئی.... اس نے آسمان کی طرف دیکھا... "بجھتیار اُسکی زبان سے نکلا.. "یا اللہ خیر" اب کیا ہونے والا ہے... وہ گھبراتی ہوئی خود سے گویا ہوئی.... اسکو ایسے موسم سے بہت ڈر لگتا

تھا۔۔۔ کیونکہ جب جب یہ موسم آیا تھا "کچھ نہ کچھ برا ضرور ہوتا اُسکے ساتھ..... وہ اب جلد سے جلد گھر جانا چاہتی تھی... اس نے روڈ کے کنارے چلنا شروع کر دیا... اور اپنی زبان پر اللہ کے ناموں کا ورد کرنے لگی... "الرقیب" (نگہبان).. "المعیر" (عزت دینے والا)... "السمیع" (سننے والا)... وہ پڑھتی جا رہی تھی... اور ساتھ ہی ساتھ اپنی رفتار بھی بڑھا گئی۔۔ موسم بہت خراب ہوتا جا رہا تھا... تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی مانو ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی ک زندگی کو تباہ کر کے اپنے ساتھ لے جا رہا ہو.... "وہ ابھی یونیورسٹی سے کچھ ہی دور آئی تھی جب اُسکے سامنے اچانک سے ایک بلیک کار آ کر رکی۔۔ اس نے بیچتیار اپنے قدموں کو روکا اگر وہ نہیں رکتی تو آج اسکا ایکسیڈنٹ ہو جانا تھا. "الحمد للہ" اسنے اللہ کا شکر ادا کیا.. "پھر اپنی نگاہ سامنے گاڑی ک طرف اٹھائی" جس میں سے نکلنے والا شخص اور کوئی نہیں منہال سلمان شاہ تھا۔۔ بقول مائشا کے "ٹکرا لوں انسان".... اب وہ اسکی ہی طرف آ رہا تھا۔۔ مائشا کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اُسکے طرف کیوں آ رہا ہے.. "اسکو اب منہال سے ڈر نہیں لگتا تھا.... "منہال نے اُسکے پاس جا کر سلام کی "السلام وعلیکم....! بلیک شرٹ اور بلیک ہی جینز میں وہ ہمیشہ کی طرح بہت پیارا لگ رہا تھا... مائشانے بہت بار نوٹ کیا تھا "اکثر وہ زیادہ تر کالا رنگ بہت پہن تا تھا... اور اس پر وہ رنگ پیارا بھی بہت لگتا تھا" نظر لگ

جانے کی حد تک "۔۔۔ ماشا اللہ...." اسنے اپنے دل میں اسکی تعریف کی.. اور ساتھ ہی ساتھ نظر بھی اتاری تھی..... وعلیکم السلام....! ماشا نے اسکی سلام کا جواب دیا....

آپ یہاں اس وقت.... ہاں آپکو یہاں پر جاتے دیکھا تو سوچا میں آپ کو بھی ڈراپ کر دوں.... اب وہ اُسکے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔۔ نہیں نہیں شکریہ میں چلی جاؤنگی.... وہ بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی... رُکے.. وہ اُسکے آگے آتے بولا... کیا پرو بلم ہیں آپکو میرے ساتھ چلنے سے....؟ آپ مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہو....! ہوں

ں۔۔۔ ٹرسٹ... آپ خود پر ٹرسٹ کی بات کر رہے ہیں "میں خود پر بھی یقین نہیں کرتی پھر تو آپ میرے لیے ایک اجنبی ہیں۔۔۔" تو میں کیسے آپ پر یقین کر لوں "

شکریہ اپنے میری ہیلپ کرنے کا سوچا بٹ میں "ٹیکسی سے چلی جاؤں گی... وہ یہ بول کر پھر سے آگے بڑھی.... ایک انجان شخص پر جس کا نہ تو آپ نام جانتی ہے اور نہ ہی دہ مذہب اس پر ٹرسٹ کر سکتی ہے لیکن مجھ پر نہیں "جس کو آپ زیادہ نہیں تو کم بلکل بھی نہیں جانتی... "کم سے کم آپ میرا نام میرے بابا کا نام اور میرا مذہب بخوبی جانتی ہے پھر بھی ٹرسٹ نہیں۔۔۔۔ منہاں بولا تھا۔۔۔ آخر وہ بھی تو کم نہیں تھا.... سامنے والوں کی بولتی بند کرانے والا۔۔۔ لیکن اُسکی بھی اس لڑکی کے سامنے بولتی بند ہی جاتی تھی "دیکھے مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔" تو کیوں آپ زبردستی کر رہے ہیں۔۔۔"

آپ جائے۔ وہ مڑتی ہوئی اس سے گویا ہوئی.... لیکن کیوں...؟ میں نے بتا دیا نہ آپ کو پھر بھی.... "وہ اُسکے طرف دیکھتی بولی" اور ایک بات بتائے آپ میری ہیلپ کرنا کیوں چاہتے ہیں...؟ جہاں تک میں نے اس دنیا کو جانا ہے "کوئی بن وجہ تو کسی ک ہیلپ نہیں کرتا" پھر آپ ہی کیوں...؟ وہ اب ہاتھ باندھے اس سے وکیلوں کی طرح سوال کر رہی تھی..... ہوں ںں... یہ اپنے بجہ فرمایا... میں آخر آپ کی ہیلپ کیوں کرنا چاہتا ہوں.. وہ پر سوچ انداز میں خود سے بولا.. "ویسے آپ ہی بتا دے ایک انسان اگر کسی کی ہیلپ کر رہا ہو تو اسکی اس میں کیا وجہ ہو سکتی ہے.... اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا.. ویسے تو اسکی آنکھوں میں سنجیدگی تھی.. "لیکن وہ آج بہت خوشگوار موڈ میں تھا" چلو آپ رہنے دو میں ہی بتا دیتا ہوں.... "یا تو وہ شخص سامنے والے کو پسند کرتا ہو.. "اونلی لڑکی کیونکہ یہ زیادہ تر لڑکیوں کی ہی سوچ ہوتی ہے" یا پھر وہ اللہ کے حوالے سے اسکی ہیلپ کرنا چاہتا ہو" یا انسانیت کے تقاضے سے... اب آپ بتادیں کوئی انسان ان تین آپشن میں سے کون سی وجہ سے ہیلپ کر سکتا ہے... اب وہ پوچھ رہا تھا... مجھے کیا پتہ... یہ تو ہیلپ کرنے والے کو پتہ ہو گا نا... یا پھر اللہ کو.... میں تھوڑی سامنے والے کے دماغ اور دل میں گھسی ہوں... "ماٹھانے کندھے اچکائے... منہاں کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اسکو دیکھ کر... تو اپنے بن

سوچے سمجھے ہی ایسا بول دیا.... وہ اُسکے چہرے کو اپنی نظروں میں سموئے بولا.. ہاں بول دیا " اور میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی بول رہی ہوں آپ سے " میں نہیں جا سکتی آپ کے ساتھ کیوں آپ زبردستی کر رہے ہیں....؟ وہ اب غصے میں بولی

... کیوں نہیں جا سکتی آپ میرے ساتھ وہ شاہستہ لہذا اپناتے بولا.... کیونکہ مجھے اداکار اور اداکاراؤں سے نفرت ہے نفرت سنا اپنے..... چھی ی ی ی... " گھین آتی ہیں انکا نام لینے سے وہ جب اپنے مذہب کو ہی نہیں جانتے تو وہ انسانیت کو کیا جانتے ہو گے..... اور آپ بھی اداکار ہیں. " اور سب سے بڑھ کر ایک غیر محرم.... منہال کو اسکی بات سن کر غصہ ہی تو آ گیا... " وہ اپنے غصے کو قابو میں کرتے بولا... تو وہ نہیں ہو گا غیر محرم جس کے ساتھ ٹیکسی میں جاؤ گی.... یا پھر وہ ابھی کچھ بولتا.... ایک چاٹا اسکی بولتی بند کر گیا... چٹاخ خ خ..... ایک لفظ اور نہیں... سمجھے آپ ہوتے کون ہیں...؟ میرے لیے ایسے لفظوں کا استعمال کرنے والے.... ہاں ہاں.... شرم نہیں آئی آپ کو ایسے لفظوں کا استعمال کرتے..... آپ کو شرم بھی کیسے آئے گی.... شرم حیا تو ہوتی ہی نہیں آپ لوگوں میں.... " جو لوگ بھری محفل میں ایسے ایسے کام کر سکتے ہیں " پھر تو یہ زبان سے بولے جانے والے الفاظ ہیں..... ان کے تو کوئی معائنے ہی نہیں ہوتے آپ لوگوں کے لیے..... وہ ابھی بول رہی تھی..... ایک

جھٹکا لگا اور وہ منہال کے وجود سے آگئی.. ت تم نے منہال سلمان شاہ کے تھپڑ مارا..... اس کا انجام بہت بُرا ہوگا بہت برا..... اور میں ہوتا کون ہوں... وہ اتنے نزدیک تھیں کہ ایک دوسرے کی سانسوں کو بخوبی محسوس کر سکتے تھیں "وہ مائشاک آنکھوں میں دیکھ کر بولا... اُسکے آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی... گردن کی رگیں اُبھر کر دکھنے لگی... اسکا غصے سے بہت برا حال تھا..... چھوڑو چھوڑو مجھے.... دور ہٹو وہ اسکو دھکا دیتی بولی..... اور پھر وہاں سے بھاگتی ہوئی اُسکے نظروں سے دور چلی گئی وہ بس اسکو جاتے دیکھتا رہا.. ابھی وہ کچھ ہی دور چلی تھی... "جب اسکو اپنے پیچھے کچھ لڑکوں کی آواز سنائی دی تھی...." اوئے حسینہ ذرا اپنا نام تو بتا... ہم ہیں تیرے دیوانے ذرا اپنا حال تو بتا... وہ پتہ نہیں کیا کیا بول رہے تھیں... وہ اُنکے الفاظوں کو نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی..... جب دو لڑکوں نے اسکا سامنے سے آکر راستہ روک لیا.... ارے ارے کہا جا رہی ہو... ذرا اپنے حسن کا خراج تو دیتی جاؤ.... ہٹائیں سامنے سے... مائشاک بولی... ایسے کیسے بیٹھیں بھئی اتنا زبردست مال ہے ہاتھ سے کیسے جانے دے گے.... اُن میں سے ایک لڑکے نے آنکھ مارتے کہا... "ہوائیں اپنا رت بدل رہی تھی... موسم بہت ہی خراب ہوتا جا رہا تھا... ایک بار پھر ایک بار پھر یہ موسم مائشاک زندگی تباہ کرنے آیا تھا.... یا اللہ...! اس نے اللہ کہ نام لیا اور ایک سنسان گلی

میں گھس گئی..... یہ جانے بغیر کِ اَب اُسکے ساتھ کیا ہونے والا تھا.... وہ کبھی گھر سے اکیلی نہیں نکلی تھی اور نہ ہی اس نے کبھی ٹیکسی وغیرہ سے جانا ہوا تھا... اُسکے بابا کے ایک وفادار ڈرائیور تھا جس کو بابا کہہ کر بلاتی تھی اُن کے ہے ساتھ یونیرسٹی آتی جاتی تھی.... زندگی میں آج اسکا پہلی بار کا سفر تھا اکیلے کا "اور آج اسکو یہ سفر ہی آخری بار کا لگانے لگا تھا.. وہ لڑکے اسکا باقاعدگی سے پیچھا کرنے لگے..... کہا چھپ کر جاؤ گی..... اوہ ظالمہ.....! ہم تو دل ہی ہار بیٹھے.... وہ بول بھی رہے تھیں ساتھ ہی ساتھ اسکو ڈھونڈ بھی رہے تھیں... مائشا ایک گھر کی آڑ میں چھپ گئی..... یا اللہ..... وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی..... اپنی مدد فرما.... کوئی تو ہو گا تیرا نیک بندہ..... یا اللہ..... وہ اللہ کو یاد کر رہی تھیں جب ایک لڑکے نے آکر اسکو دبوچ لیا..... اور چلاتے ہوئے ہانک لگائی.... مکی دیکھ مال کو پکڑ لیا ہے.... بہت ہی شاندار مال ہیں... کیا خوب بنایا رب نے ان دونوں میں سے ایک بولا "ہاں یار سچ میں بڑھیا نے آج تو آپون لوگوں کی دعوت لگا دی... دوسرے نے بھی ہاں میں ہاں ملا کر کسی بھیڑ یا کاڈ کر کیا تھا.... وہ دونوں اس سے پہلے اس پر ٹوٹ پڑتے کسی نے آکر پیچھے سے ایک لات ماری... آں... کون... کون وہ دونوں ایک گندی سی گالی دے کر بولے تھیں..... تمہارا باپ.... وہ گراتیں بولا... مائشا نے اس آواز پر جھت سے آنکھیں کھولیں تھی... اور سامنے والے

کو دیکھ کر اس نے اللہ کا شکر ادا کیا..... یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے الحمد للہ میرے
 مولا..... بے شک عزت ذلت تیرے ہی ہاتھ میں ہیں... اور پھر وہ آنے والے کی
 طرف دیکھنے لگی "جواب ان دونوں کو مار رہا تھا....."

منہال نے مائشا کے جانے کے بعد غصے میں گاڑی کولات مار کر اپنا غصہ اتارنا چاہا
 تھا..... لیکن افسوس وہ نہیں ہو سکا.. "وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا.... کیسے کیسے
 منہال سلمان شاہ کو کوئی بھی تپڑ مار سکتا ہے.. وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکا تھا.... وہ
 اسٹیئرنگ پر سر جھکائے خود سے بڑ بڑایا تھا.... "ٹھیک ہی تو کیا ہے اس لڑکی نے دل
 سے آواز آئی.... کیا غلط کیا ہے اس نے.. ہاں کیا یہ اداکار اور اداکارائیں اپنی نمائش
 نہیں کرتے کیا یہ ہمارے اسلام میں منا نہیں ہے... کیا غلط کہا ہے.. " اور پھر
 تمہارے بابا نے بھی تو تم سے اس لیے ہی منہ موڑا ہوا ہے.... تو اس نے کیا غلط کہا.... تو
 تھپڑ کیوں مارا اس نے مجھے... تم جب ایک پاکیزہ لڑکی کو کچھ غلط بولو گے تو وہ کچھ
 نہیں بولے گی کیا... سوچو تم خود کہ اس نے تمہیں کیوں مارا.... دل نے پھر سے اسکو
 کہا تھا "وہ سمجھتے بولا تھا.. "ہاں تم صحیح بول رہے ہو.. منہال نے دل کی تائید کی تھی
 اور کار کو روڈ پر دوڑا دی... منہال کی ایک بات بہت اچھی تھی کہ وہ بت جلدی بات

کو سمجھ جایا کرتا تھا "ابھی وہ کچھ دور ہی چلا تھا جب اسکو کوئی لڑکی بھاگتی ہوئی دکھائی دی تھی جو ایک پتلی اور سنسان گلی میں جا رہی تھی۔ اور اُسکے پیچھے دو لڑکے اور تھیں.. منہال نے غور سے دیکھا.... مائشا اس کے لب ہلے "اور دل کسی خوف سے دھڑکنے بھول گیا تھا" وہ جلدی سے کار سے باہر نکلا اور اس گلی میں آکر اس نے جو دیکھا وہ اُسکے حواس سلپ کرنے کے لیے کافی تھا..... وہ دونوں لڑکے مائشا کے ساتھ اب زبردستی کر رہے تھیں اب منہال نے پیچھے سے اُن دونوں کو جا کر لات ماری اور وہ دونوں سائٹ میں گرے تھیں..... منہال ان دونوں کو بہت بری طرح مار رہا تھا..... جب وہ دونوں مائشا کے ساتھ زبردستی کر رہے تھیں تب مائشا کا حجاب اُتر گیا تھا" اور اُسکے گھنے لمبے آبشار جسے بال بکھر چکے تھیں.. "اور وہ کھڑی بس روئے جا رہی تھی اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی نمائش کر رہی ہو... جب منہال نے ان دونوں کو مار کر ادھموا کر دیا تو اسنے مائشا ک طرف دیکھا..... وہ ساکت سی منہال ک ہی طرف دیکھ رہی تھی..... وہ اپنے اوپر غیر محرم کی نظروں کو برداشت نہیں کر پار ہی تھی.... آج تک وہ تو حویلی میں بھی کسی ک آگے بن حجاب کے باہر نہیں آئی تھی اور آج وہ ایک نہیں تین تین غیر محرم کے سامنے بن حجاب کے کھڑی تھی.... اسکا دل کر رہا تھا زمین فٹیں اور اس میں سما جائے۔۔۔۔۔ یا اللہ..... وہ چیخی پھر وہیں پر بے ہوش ہو

گئی تھی..... "مائشااااا... وہ دوڑتا ہوا اُسکے پاس آیا... اور اسکا سر اپنی گود میں رکھ کر اسکا چہرہ اٹھپ تھپانے لگا.... مایو آنکھیں کھولو.... مایو پلیز آنکھیں کھولو.... اب وہ بہت زیادہ فکر مند نظر آ رہا تھا... اسنے مائشا کو باہوں میں اٹھایا اور اپنی گاڑی میں لا کر لٹایا پھر اُسکے چہرے پر پانی کی کچھ چھینٹے ماری تھی "اب مائشا کو ہوش آ گیا تھا.... اس نے دھیرے دھیرے سے اپنی پلکیں اُٹھائی تھی... جب اس نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کوئی اُسکے چہرے پر جھکا ہوا ہے... اور اسکو ہی اُپکار رہا ہے.... منہال نے مائشا کو ہوش میں آتا دیکھا تو فکر مندی سے اسکی طرف دیکھنے لگا... اور پھر "مائشا اسنے پانی کی بوتل اسکو تھماتے بولا تھا "یہ لو پانی پیوں... مائشا نے پانی لے کر پیا اور پھر ادھر ادھر نظر دوڑائی.. منہال اُسکے نظروں کو سمجھ گیا تھا... اس لیے وہ گاڑی سے باہر نکل کر پیچھے ڈگی میں سے کچھ لایا تھا... اور وہ تھادو پٹہ "اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے مائشا کی طرف بڑھایا... جو مائشا نے تھام لیا تھا... اب وہ اپنے آپ کو چھپا رہی تھی.. "وہ نہیں بھول سکتی تھی آج کے واقع کو" اگر بھولنا بھی چاہتی تو بھی نہیں بھول۔ سکتی تھی.. گاڑی میں صرف خاموشی تھی خاموشی نہ ختم ہونے والی خاموشی... جس کو منہال کی آواز نے توڑا تھا.. "آئی ایم سوری...؟ اگر آج میں آپکا راستہ نہ روکتا تو شاید یہ نہیں ہوتا.. "وہ شرمندہ سا بولا... "مائشا نے منہال کی طرف دیکھا.. "اور پھر بولی

اس میں آپکا کوئی قصور نہیں یہ میری قسمت میں ہی لکھا تھا.. بلکہ معافی تو مجھے مانگنی چاہئے " اور شاید یہ الٹا سزا تھی.. " جو مجھے ملی ہیں.. " لیکن کیسی سزا..؟ " منہاں نے اُسکے طرف دیکھ کر پوچھا تھا... " یہ سزا جو ابھی کچھ دیر پہلے میں نے آپکو اتنا برا بھلا کہا " میں کون ہوتی ہوں آپ پر سوال اٹھانے والی اور نفرت کرنے والی.. وہ گردن جھکائے بول رہی تھی " معاف کر دیجئے اب وہ اسکی آنکھوں میں معافی کی طلبگار نظروں سے دیکھتی بولی.... " نہیں کوئی بات نہیں " اور اس میں آپ ک کوئی غلطی نہیں ہے " میں ہی کچھ زیادہ کر رہا تھا آپکے ساتھ...؟ اگر آپکی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ بھی یہیں کرتا.. " اور آپکی ہم اداکار اور اداکاروں کے لیے سوچ غلط نہیں ہے... بلکہ آپ کا ہر لفظ بالکل سچ ہے... کیونکہ ہم جیسوں کو صرف سکریں ک حد تک سب پسند کرتے ہیں " رینک زندگی میں کوئی بھی خاندانی شخص پسند نہیں کرتا... " اور ایک بات بتاؤں آپکو " میں اس دلدل میں خود سے نہیں آیا بلکہ مجھے اس دلدل میں لایا گیا ہے " میں آگے اب اس دلدل سے باہر بھی نکلنا چاہو تو نہیں نکل سکتا.... " آخری بات اس نے صرف دل میں سوچ تھی.. وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا... چھوڑوں آپ اُن سب باتوں کو بہت دیر ہو گئی ہے... شاید آپکی فیملی آپ کے لیے پریشان ہو رہی ہوگی وہ گاڑی سٹارٹ کرتے بولا اور فر گاڑی جن سے آگے بڑھادی تھی.....

ماضی >>>>>>>>

کمال شاہ کی کب شادی ہوئی اور کب اللہ نے انکے یہاں اپنی رحمت دی پتہ ہی نہیں چلا... آج مدیحہ دو سال کی ہو گئی تھی سب بہت خوش تھیں بہت ہی زیادہ "اللہ نے صائمہ اور ملک شاہ کے تین بیٹوں سے نوازا تھا بڑا بیٹا شہزین چھوٹا شاہزیب ان دونوں سے چھوٹا عالیان ان تینوں میں ہی ایک ایک سال کا فرق تھا... عالیان مدیحہ کا ہی ہم عمر تھا... اور حسن شاہ کے ایک سال ک بیٹی نور حسن شاہ تھی.... اب ایک اور ان کے یہاں نیا مہمان آنے والا تھا... مہرین بیگم اُمید سے تھی اللہ نے ان کے یہاں پر ایک اور مہمان بھیجنا تھا... مہرین مہرین... کمال شاہ کب سے اپنی بیگم صاحبہ کو آواز دے رہے تھے... جی آئی مہرین بیگم اب سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں "وہ آخری سیڑھی پر تھی جب صائمہ بیگم نے انہیں دھکا دیا "وہ اس سے پہلے اپنے آپ کو سنبھالتی چیخ انکے حلق سے نکلی تھی آں آں... کمال ل ل ل دیکھتے دیکھتے وہ سیڑھیوں سے گرتی ہوئی نیچے لاؤنج میں جا گری تھی "کامل نے جب اپنی جان سے پیاری بیگم کی چیخ سنی تو وہ دوڑتے ہوئے روم سے باہر نکلے تھیں اور سیڑھیوں کے پاس آکر انہوں نے جو دیکھا تھا وہ جان نکالنے سے کم بھی نہیں تھا... مہرین ن ن... وہ چلائیں... اور دوڑتے ہوئے

مہرین کے پاس جا کر اپنی شریکِ حیات کانڈھال وجود باہوں میں اٹھایا اور باہر کودوڑ لگا دی تھی... سبھی گھروالے بھی انکے پیچھے پیچھے تھیں.....

حال >>>>>>>>

مائشاکِ طبیعت بہت خراب تھی "اب اسکو باہر نکلتے ہوئے بہت ڈر لگنے لگا تھا.... وہ دادوکِ گود میں سر دیے لیٹی تھی جب دروازہ کھلا اور اندر آنے والا شخص عالیان تھا.... "السلام وعلیکم دادو....! اس نے سلام کی.. "وعلیکم السلام پتر.... کہا جا رہے ہو....؟ دادو نے پوچھا.... "دادو کل شام کی فلائٹ ہے میری.... لندن کی "اور دادا جان کی طبیعت بہت ناساز ہے... ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ادریس (احسان شاہ کے پرانے وفادار ملازم) بابا کی کال آئی تھی تو انہوں نے ہی بتایا ہے.. اس لیے مجھے جانا ہو گا.. "وہ بتا تو دادو کو رہا تھا "لیکن سارا دھیان مائشاکِ پر تھا.... اچھا...! دادو اتنا ہی بول سکی تھی... اور کیا کہتی.... جب احسان شاہ سنتے ہی نہیں ہے کسی کِ بھی "حویلی کے ہر شخص نے احسان شاہ کو واپس انڈیا لانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ آئے ہی نہیں واپس "تھک ہار کر سب نے کوشش کرنی چھوڑ دی تھی... "اب جب بھی کسی کا دل کرتا لندن جا کر مل آتے احسان شاہ سے.... صرف مائشاکِ اور دادو کو چھوڑ کر دادو اپنے

بیٹے ک وجہ سے نہیں جاتی کیونکہ اُن کو لگتا احسان شاہ نے جان بھوجھ کر اُنکے بیٹے سلمان شاہ کو اُن سے دور کیا ہے.... اور ماٹشا بے چاری کو تو کوئی لے کر ہی نہیں جاتا تھا... "ماٹشانے کبھی پانچ سال کی تھی تب اپنے دادا جان کو دیکھا تھا.. "اُسکے بعد فر کبھی وہ اپنے دادا جان سے نہیں ملی تھی.. کیا ہوا ہے دادا جان کو...؟ ماٹشانے فکر مندی سے عالیان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا.... شوگر زیادہ بڑھ گیا تھا اُنکا... "عالیان نے بتایا.. کیا دادا جان سے بات کروا سکتے ہو تم... اب اسنے عالیان ک طرف دیکھ کر پوچھا... ماٹشا بھی دادو سو رہے ہیں.. "میں نے ادریس بابا سے پوچھا تھا تو وہ بول رہے ہیں کہ احسان صاحب کو دو آئی دے کر سلا یا ہے... ٹھیک ہے "پھر لندن جا کر میری دادا جان سے بات کرو دینا.... اوکے! دادو مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی... " ہاں بولے پتر... وہ دراصل دادو میرا دوست منہال اور سرفان ہے نہ... سرفان کو تو آپ جانتے ہی ہیں.. میں ڈنر پر جا رہا ہوں مجھے تھوڑی لیٹ ہو جائے گی تو آپ دونوں میرا انتظار مت کیجئے گا.... ٹھیک ہے بیٹا... اور ہاں اپنے اس نئے دوست سے ضرور ملو انا.... ہاں دادو ضرور... بلکہ آپ آج شام میں ہی مل لیجئے گا.. اوکے... اللہ حافظ.... وہ یہ بولتا ہوا روم سے باہر چلا گیا تھا... منہال کے نام پر ماٹشا کا دل بے اختیار ہوا تھا... نہ جانے کیوں پر اس دن سے آج تک ماٹشا کے دل دماغ پر بس

منہال منہال اور منہال ہی تھا "وہ سوچنا نہیں چاہتی" لیکن سوچ بیٹھتی... "وہ ڈرتی بھی اللہ سے کیونکہ وہ ایک غیر محرم کے بارے میں سوچ رہی تھی..." پھر بھی سوچ بیٹھتی... یا اللہ...! اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا.. وہ جلدی سے اٹھی "اور اپنے روم میں جانے لگی... کہا جا رہی ہو بیٹوں... دادو نے پوچھا تھا... وہ پلٹی اور بولی اپنے روم میں دادو.. یہ بول کر وہ اپنے روم میں آگئی تھی..-- "اب وہ ٹریس پر کھڑی خود سے ہی باتیں کرنے لگی تھی... یہ مجھے کیا ہو رہا ہے....؟ کیوں ہر وقت ہر لمحہ اسکو دیکھنے کا دل کرتا ہیں... "کیوں زندگی اتنی آسان سی لگنے لگی ہے...--؟ کیوں میرا دل اُسکے نام پر دھڑکتا ہے....؟ کیوں ہر پل مجھے وہ ہر جگہ دکھائی دیتا ہے...؟ کیوں...؟ کیوں...؟ وہ اُلجھی اُلجھی سی خود سے ہی سوال کر رہی تھی.. "جب دروازہ کھلا تھا" مائشا پلٹی اور دروازے کی طرف دیکھا "اس نے دیکھا اندر آنے والی نور تھی... وہ نور کو دیکھتے ہی چلائی... آپی ی ی ی... اور جا کر نور کے گلے لگ گئی.. السلام و علیکم... وہ نور سے الگ ہوتی بولی تھی... و علیکم السلام...! کیا بات ہے....؟ گڑیاں... بڑی خوش نظر آرہی ہو.... نور مائشا کی خوشی کا اندازہ اُسکے چہرے سے لگاتی بولی.. ہاں آپی بہت بہت خوش ہوں....! اچھا..! اور اس خوشی کا کیا نام ہے.. نور نے ٹٹولتے نظروں سے پوچھا تھا.. آپ.... مائشا نظریں چراتی ہوئی نے جواب دیا.... ادھر دیکھو گڑیاں... اپنی آپی

سے کچھ چھپا رہی ہونہ....؟ ن نہ آپنی م میں کیوں چھپانے لگی بھلا کچھ آپسے۔۔۔ تو پھر بتاؤ کیا چھپا رہی ہو تم.... نور نے بہت پیار سے پوچھا تھا... آپنی میں سچ سچ بتاتی ہوں لیکن آپکو مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا یہ بات آپ کسی کو بھی نہیں بتائے گی... جب تک میں اپنے بابا کا خواب پورا نہ کر دوں۔۔۔ اوکے گاڑیاں وعدہ۔۔۔ نور وعدہ دیتی بولی۔۔۔ آپنی مجھے نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے..؟ لیکن میں یہ ضرور جانتی ہوں جو بھی میرے ساتھ ہو رہا ہیں نہ وہ بہت ہی خوشی دینے والا احساس ہے۔۔۔ آپنی مجھے اُسے دیکھنا اچھا لگتا ہے۔۔۔ مجھے اُسکے بارے میں سوچنا اچھا لگتا ہے۔۔۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میری زندگی مکمل ہو گئی۔۔۔ جیسے اللہ نے مجھے وہ ہر خوشی لوٹادی جس خوشی کو میں اللہ سے مانگتی تھی... آپنی مجھے نہیں پتہ کی یہ غلط ہے یا پھر صحیح لیکن مجھے اتنا پتہ ہے وہ میری زندگی کی پہلی اور آخری خوشی ہے... وہ بولتی بولتی کھڑکی پر آگئی تھی "وہ ایک جذب سے بول رہی تھی "اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اُسکے ہی سامنے کھڑا ہو۔۔۔ مجھے نہیں پتہ یہ کون سا نیا جذبہ ہے... "لیکن جو بھی جذبہ ہیں "ہے بہت پاکیزہ.... بلکل محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہی تو ہیں "میں جانتی ہوں آپنی ک یہ بہت غلط ہے بلکل غلط کیونکہ وہ محرم نہیں ہے....

"اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمارے لیے محرموں کی وضاحت کی ہوئی ہے... باپ جیسا، بھائی جیسا ہونے سے کوئی آپکا محرم نہیں بن جاتا ہے۔۔۔"

"قرآن مجید"

لیکن آپی میں کیا کروں "میں نہ چاہتے ہوئے بھی سوچ بیٹھتی ہوں.. "میں اگر یہ چاہو کہ میں نہیں سوچوں گی تو" بھی نہیں کر پاتی.. "میں اس جذبہ کو کوئی نام نہیں دے رہی.. "وہ پلٹی تھی اور آخری بات اس نے نور کو دیکھتے کہا تھا.. اور پھر سے اپنا رخ کھڑکی ک طرف کر لیا تھا.. "اب وہاں خاموشی چھا گئی تھی... اس خاموشی کو نور ک آواز نے توڑا تھا "نور نے دھڑکتے دل کے ساتھ مائشا سے اسکا نام پوچھا تھا.... کیا نام ہے اس خوش نصیب کا.... "مائشا پلٹی اور پھر بولی.... "آ..... اُسکے طرف نظر اٹھا کر دیکھا.... نور کا دل بے اختیار ہو کر ڈوبا تھا... منہاں.. منہاں سلمان شاہ....! اسنے نام لے کر پلکیں جھکائی تھی... "اور نور کا دل ڈوب کر اُبھرا تھا اور ایک نئے لے پر دھڑکنا شروع ہوا تھا... کیا...!.... تم مائشا.... واؤ....! میچنگ... سچ میں ماشا اللہ... ماشاء اللہ....! سچ میں تم منہاں بھائی سے محبت کرنے لگی ہو.... "نور نے ایک بار پھر تصدیق چاہی تھی... ہاں اور مائشانے گردن ہاں میں ہلا کر اسکی تصدیق کر دی تھی.... یہ تو بہت اچھی بات ہے...! اس میں غلط کوئی بھی بات نہیں

گڑیاں۔۔۔ تم محبت کرتی ہو کوئی گنہ نہیں... "نہیں آپی میں محبت ضرور کرنے لگی ہوں لیکن ابھی وہ میرے لیے غیر محرم ہے۔۔۔ جب تک وہ میرے محرم نہیں ہو جاتے آپ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائے گی.... کیا پتہ وہ میرے قسمت میں ہی نہ ہو...؟ کیسی باتیں کرتی ہو گڑیاں تم۔۔۔! اللہ سے مانگو انشاء اللہ تمہیں ضرور ملے گا... انشاء اللہ.....! آمین اس نے دل ہی دل میں آمین کہا تھا.... لو میں بھی کیا لے کر بیٹھ گئی ہوں کچھ یاد آنے پر اس نے خود کچھ لگا لگا تھی "اور پھر بولی... آپی آپ فریش ہوئے جب تک میں آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں... "وہ یہ بول کر روم سے باہر آگئی تھی "اب اسکا ارادہ کچن کا تھا..."

NEW ERAMAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کچن میں چولہے کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی تھی جب کسی کی کچن میں آنے کی آواز سنائی دی.. کیا ایک کپ کافی مل سکتی ہے۔۔۔ اُسکے آواز پر وہ پلٹی۔۔۔ سامنے شہزین کو دیکھ کر وہ فقط اتنا ہی بولی تھی.. "جی ابھی دیتی ہوں... "شہزین وہی ڈائننگ ٹیبل کی چیئر پر بیٹھ کر کافی کا انتظار کرنے لگا تھا.... ماٹھانے کافی بنا کر شہزین کے آگے رکھی "پھر چائے اور کچھ کھانے کے لوازمات لے کر وہ جانے ہی لگی تھی "جب شہزین کی آواز نے اسکو قدموں کو روکا تھا "ماٹھا آج شام حویلی میں پارٹی ہے "اور وہ بھی کمال

انکل (یعنی تمہارے) خود کے آفس کی وجہ سے.... "نیو کنٹریکٹ ملا ہے" اور وہ بھی احسان شاہ انڈسٹریز سے۔۔ اس لیے اگر تمہیں کچھ چاہیے ہو تو نور کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لینا.... ٹھیک ہے...! جی اسنے شہزین کی بات پر گردن ہاں میں ہلائی تھی اور وہاں سے اپنے روم میں آگئی تھی.... جب وہ روم میں آئی تو نور کسی سے فون پر بات کر رہی تھی... "ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتی ہوں" نور نے یہ بول کر فون کاٹ دیا" اور آکر مائشا کے ہاتھوں ک چائے کا مزہ لینے لگی۔۔ آپنی آج رات پارٹی ہے۔۔ اس نے نور کو بتایا... اچھا۔۔! لیکن کیوں...؟ نور نے پوچھا... وہ شہزین بھائی بتا رہے تھیں کہ اُن کو احسان شاہ انڈسٹریز سے نیو کنٹریکٹ ملا ہے اس خوشی میں اب وہ نور کے سوال کا جواب دے رہی تھی۔۔ تو پھر تم چلو میرے ساتھ شاپنگ کرنے چلتے ہے... ن نہیں آپنی آپ جائے میرے پاس بہت سارے ڈریسز ہے۔۔۔ ارے یہ کیا بات ہوئی "تم اس کمپنی کی اوئزر ہو" سمجھی۔۔ اب چلو میرے ساتھ زیادہ وقت نہیں بچا ہمارے پاس۔۔۔ دیکھو دو بج گئے ہے۔۔" اور شاپنگ کرتے کرتے وقت کا پتہ بھی نہیں لگنا.. "نور کبور ڈ میں سے اُسکے ڈریسز نکل کر اسکو تھماتی بولی تھی۔۔ وہ بھی کپڑے لیے واشر روم میں گھس گئی۔۔" اور پھر دس منٹ بعد وہ نکلی تھی شاید شاو ر لیا تھا اس نے۔۔ اب کچھ دیر بعد وہ جانے ک لیے بلکل ریڈی تھی...

بولی... کمال نے اٹھ کر مہرین کِ ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے... اور پھر بولے جی جانِ نثار.... اپنے تو جان ہی کھینچ لی تھی میری..... "انکی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکل کر مہرین کی ہتھیلی پر آگرا... آپ رو رہے ہیں.... نہیں... بس خوشی کے آنسو ہیں..." اچھا.... مہرین نے بس اتنا ہی بولا تھا "..... ماہی آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں کیا....؟ کمال نے اس مہرین سے پوچھا تھا.... ہاں وہ میں.... کمال نے اپنی شریکِ حیات کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سے دبا دے کِ اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا.... "مہرین نے ایک لمبی سانس کھینچی" اور پھر بولی.... کمال اگر میں آپ سے کچھ منگو تو دے گے کیا....؟ یہ کیسی پوچھ نے کِ بات ہوئی... اگر جان بھی مانگو تو حاضر ہے... ایک بار مانگ کر تو دیکھو بیگم.... اب کِ بار وہ مذاحیہ انداز اپناتے بولے تھیں.... "کامی میں چاہتی ہوں کہ آپ مدیحہ اور شہزین کا نکاح کرادیں.... پر بیگم ایک دم سے کیوں...؟ کیا ہوا....؟ وہ مہرین کی اس فرمائش سے پریشان ہی تو ہو گئے تھیں... پلیز.....

مہرین پھر سے بولی تھی.... "ٹھیک ہے...! میں بات کرتا ہوں بھائی اور ماما سے.... لیکن آج ہی کروادے نکاح ان دونوں کا.... ایسی بھی کیا جلدی ہے... گھر کا بچہ ہے.. جب آپکی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی تب کر دے گے... ن نہیں آج ہی کریں

اسنے نور کا دھیان فراک پر کراتے کہا... نور نے دیکھا تو اسکو بھی بھی پسند آیا... ہاں گڑیاں ہے تو بہت پیارا... "چلو یہیں لے لیتے ہیں.... وہ دونوں اب شاپ کیپر کے پاس گئی تھی.. "جی میم ہم آپکی کیا مدد کے سکتے ہیں... شاپ کیپر نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا... دیکھیے وہ فراک ہے آپ اسکو پیک کر دیجئے... نور نے فراک ک طرف اشارہ کرتے ہوئے فراک پیک کرنے کو بولا تھا... "سوری میم بٹ یہ فراک آل ریڈی کسی اور نے لے لیا ہیں... آپ اور کوئی دوسرا دیکھ لے... کس نے لیا ہیں...؟ دیکھیے میم وہ آنٹی ہے اور انکے ساتھ ایک لڑکی بھی ہی ان دونوں نے.. "اب وہ کسی ک طرف اشارہ کرتے بتا رہا تھا.. نور نے اس طرف دیکھا جہاں پر شاپ کیپر نے دیکھنے کو کہا تھا... سامنے مدیحہ اور عائشہ آنٹی کو دیکھ کر یہ محتیار اُسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی.... "عائشہ آنٹی... اس کے لب ہلے تھی... مانشا جو یہ سب دیر سے دیکھ رہی تھی. "جب اُسکے پلے کچھ نہ پڑا تو وہ نور کو دیکھتے پوچھنے لگی... آپی یہ لوگ کون ہے....؟ کیا آپ جانتے ہیں ان آنٹی کو....؟ ہاں گڑیاں یہ ماما ک بیسٹ فرینڈ عائشہ آنٹی ہے... آؤ میں تمہیں ملواتی ہوں... "اور تمہیں پتہ ہے.. یہیں منہال بھائی ک ماما بھی ہیں....! اس نے مانشا کو یہ بتانا ضروری سمجھا تھا... اچھا...! منہال کے نام پر خود بخود اُسکی پلکیں حیا سے جھک گئی... واؤ میری گڑیاں بلش کر رہی ہیں... "آ

آپی... ماشا مصنوعی ناراضگی میں دیکھتی بولی... آں ہا... چلو آؤ میں تمہیں آنٹی اور انکی بیٹی سے ملواتی ہوں.. "اب وہ دونوں... "مدیحہ اور عائشہ آنٹی کے سامنے تھی... "السلام وعلیکم آنٹی...! دونوں نے ہی سلام کی... وعلیکم اسلام بیٹا... کیسی ہیں آنٹی آپ...؟ الحمد للہ بیٹا... اور آپ کی ماما اور آپ کیسی ہے... اللہ کے شکر سے آنٹی میں بھی بالکل پرفیکٹ اور ماما بھی... آنٹی یہاں...؟ وہ کچھ بولتی مدیحہ بولی تھی... یار یہاں پر ایک عدد انسان بھی موجود ہے.. جسکی دو آنکھیں، ایک ناک اور بہت ہی پیارا چہرہ بھی ہیں... وہ اپنی طرف متوجہ کرتی بولی... اُسکے بات پر ماشا اور نور کی ہنسی بے اختیار تھی ہا ہا ہا ہا... مدیحہ نے جب ماشاک طرف دیکھا تو بس دیکھتی ہی رہی کیونکہ اُسکے ہنسی اللہ نے بہت خوبصورت بنائی تھی... ماشاء اللہ... اُسکے لب ہلے تھیں... پتہ نہیں پر مدیحہ کو یہ لڑکی بہت اپنی اپنی سی لگ رہی تھی "ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا اس لڑکی سے بہت گہرا رستہ ہو.. "پر کون سا...؟ یہ جاننے سے وہ ابھی قاصر تھی "اسنے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ اور بولی یار آج تم کیسے مل گئی.. "ورنہ ہمیشہ عید کا چاند بنی رہتی ہو... مدیحہ نے نور سے کہا "کیا یار... آج کل بہت مصروفیات چل رہی ہیں... تھوڑا بھی ٹائم نہیں ملتا وہ ہاتھوں کو ایک سٹائل سے چھوٹا بڑا کرتی بولی تھی "یونیورسٹی سے ہو سٹل" اور ہو سٹل سے یونیورسٹی تک ہی

محدود ہو کر رہ گئی ہوں میں... "نور بہت اکتائے لحظے میں بتایا... "جیسے وہ ابھی بھی اپنی یونیورسٹی میں ہی موجود ہو... "اچھا ہے... بہنہ... ہم نے تو جلد ہی اپنا پیچھا چھوڑا لیا تھا ان ایجوکیشن کیڑوں سے... "مدیحہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی... "عائشہ بیگم اس بیچ کچھ بھی نہیں بولی تھی "وہ بس مائشا کو ہی دیکھ رہی تھی... "انہیں یہ چھوٹی سی لڑکی بہت پسند آئی... جو خاموش کھڑی ان دونوں ک باتیں سن رہی تھی "یہ لو میں تو بھول ہی گئی... نور نے اپنے ماتھیں پر ہاتھ مارتے بولی... "اس کے اس انداز پر سسکی آنکھوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا.. "ارے ارے ایسے مت دیکھیں"... میں اپنی پیاری سی بہن کا تعارف کرانا تو بھول ہی گئی... اس نے اپنی ہنسی دبا لیں اور سب کی طرف دیکھ کر بولی... "یار میری تو جان ہی نکل گئی تھی.. "تمہاری یہ عادت کبھی نہیں جائیگی... "مدیحہ نے اسکو ٹوکا... جس پر نور نے اپنے دانتوں کی نمائش کی... "اب وہ مائشا کا تعارف کرواتی بولی "یہ میرے چاچو کی بیٹی مائشا کمال شاہ ہیں "اس نام پر مدیحہ کے کان کھڑے ہو گئے... "کیا کمال شاہ...؟ وہ فقط اتنا ہی بولی.. "اور پھر خاموش ہو گئی... "نہ جانے لیکن یہ نام اس نے کہیں پر سنہ تھا "لیکن کہاں...؟ وہ اسکو یاد نہیں تھا ماشا اللہ...! نام تو بہت پیارا ہے... بلکل اپنی طرح... "عائشہ بیگم نے بہت پیار سے مائشا کو دیکھتے.. جس پر مائشا صرف مسکرا ہی سکی... "ارے آنٹی آپ نام ک بات کر

رہی ہے۔۔ واقعی میں میری پیاری سی گڑیاں سیرت میں بھی بہت خوبصورت ہیں... "نور نے مایو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا... "اچھا یہ باتیں پھر کبھی کرتے ہیں" اب فلحال شاپنگ بھی کر لیتے ہیں ورنہ دیر ہو جائے گی.. وہ بات کو ختم کرتے بولی... "ہاں ہاں... پھر کبھی کر لینگے یہ باتیں.. "مدیحہ نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی.. "اچھا تو تمہیں کچھ پسند آیا... مدیحہ نے نور اور مائشاکِ طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا.. "ہاں یار آیا تو ہیں... لیکن ہر بار کی طرح تم نے اس پر پہلے دھاوا بول دیا.. "نور نے یہ بول کر مدیحہ کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھے تھیں.. "کیا مطلب اب میں نے کون سی چیز تم سے چھین لیے ہیں.. "وہ دونوں اب شروع ہو چکی تھی "ارے ارے بچوں یہاں پر بھی شروع ہو گئے تم دونوں... "اور بیٹا آپ کس کی بات کر رہی ہیں... عائشہ بیگم نے اُن دونوں کو روک کر نور سے پوچھا تھا.. "وہ اچھے سے جانتی تھی نور اور مدیحہ میں کتنی انڈر سٹینڈنگ ہے.. "جب کبھی بھی نور اور مدیحہ ساتھ ہوتی.. "فرالدا ہی مالک اُن دونوں کا... "ارے آنٹی آپ بھی کیا ٹینشن لیتی ہیں..."

ہم ہیں کمال کے

** "

اور

ہم ہیں دھمال کے ***"

بقلم

ملیحہ چودھری

... فقرے کی ایک لائن نور نے بولی ہر بار کی طرح اور ایک مدیحہ نے... اور پھر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی.... "ہاھاھاھاھا.. عائشہ بیگم ان دونوں کو دیکھ کر گردن نفی میں ہلانی" جسے کہہ رہی ہو کہ تم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا.. "نور سچ سچ بتاؤ تمہیں کون سی ڈریسز پسند آئی ہیں" مدیحہ نے نور سے پوچھا تھا "یار کیا بتاؤں" مجھے نہ وہ والی پسند آئی ہیں.. "اور پتہ نہیں کس نے پہلے ہی اس ڈریس کو خرید لی.. "نور ایسے بول رہی تھی جیسے وہ کچھ جانتی ہی نہ ہو.. "مدیحہ نے نور کے تعاقب میں دیکھا تھا "اور پھر بولی ارے یہ تو میں نے لی ہیں" تمہیں پسند آئی ہیں کیا..؟ ساتھ ہی ساتھ مدیحہ نے نور سے سوال بھی کر ڈالا "اور نور صاحبہ نے تو معصومیت کے سارے ریکارڈ ہی توڑ دیئے تھیں اور گردن ہاں میں ہلانی... "پتہ ہے یہ منہال بھائی کی پسند ہیں" اور سچ میں بہت ہی اعلیٰ پسند ہے منہال بھائی کی.. "ایک کام کرو اس ڈریس کو تم لے لو.. "میں دوسری لے لوں گی.. "وہ بہت پیار سے منہال کا نام لیتی آخر میں نور سے کہا تھا... "اور نور صاحبہ تو منہال کی پسند کا سنتے ہی بولی تھی

السا کتنی پیاری پسند ہے سچ میں "اب تو میں ضرور لوں گی.. "اگر تم مجھے دو گی بھی نہیں تو میں چھین کر لے لوں گی.. "نور آخر میں شرارت سے مدیحہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا... بس بس لڑکی کچھ تو السا کا خوف کھاؤ.. کسی سے زبردستی اُسکی چھین نی نہیں چھین نی چاہیے.. السا بہت مارتا ہے.. ہا ہا ہا ہا مدیحہ کی بات پر نور ہنستے بولی.. "میں کسی کی چیز تھوڑی لے رہی ہوں میں تو اپنی بہن کی چیز لے رہی ہوں "آخر کو میرا بھی حق ہے..! وہ ایک ادا سے بولی تھی.. "ارے بچوں اور باتیں پھر کبھی کے لئے رکھ دو.. "اب جو کام آپ لوگوں نے کرنا ہے وہ کرو.. "بہت دیر ہو چکی ہے..! عصر ہونے کو ہے.. "عائشہ بیگم نے اُن دونوں سے کہا تھا "جن کی باتیں ہی ختم نہیں ہو کر دے رہی تھی.. "ہاں ہاں.. اچھا پھر کبھی کر لینگے یہ باتیں ہے "اب شاپنگ کر لیتے ہیں "مدیحہ نے نور سے کہا "اور پھر اُن چاروں نے مل کر تھوڑی بہت جو شاپنگ کرنی پچی تھی اسکو پوری کی "اور پھر اپنی اپنی منزل کو روانہ ہو گئی تھی.. "کون جانتا ہے "آج جو یہ دوست اور اجنبی کے حوالے سے ملے ہیں.. "وہ یہ بہت اپنے بھی ہو سکتے ہیں... "سوائے اس رب کے جو کھوئے ہوؤں کو ملانے والا "ملے ہوئے کو "المنزل

.....

**

"کتنی ظلم ہوتی ہے یہ پیل دوپیل کی محبت

نہ چاہتے ہوئے بھی دل کو کسی کا انتظار رہتا ہے"

**

بقلم

ملیحہ چودھری

لمبہ قدم، کسرتی بدن گینوارنگ، مزاج کا سنجیدہ

اور غصہ کا تیز "شہزین ملک شاہ... " وہ اپنے ٹریس اور کھڑا سگریٹ پر سگریٹ نوش فرما

تھا "آج بھی وہ اس دشمن جان کو یاد کر رہا تھا " جو برسوں پہلے ہواؤں کی طرح کہیں

غائب ہو گئی تھی.. کہاں سے ڈھونڈوں..؟ کہاں سے... " ایک بار صرف ایک بار تم

میرے دسترس میں آ جاؤ... " میں تمہیں پھر کہیں نہیں جانے دوں گا۔ کہیں بھی

نہیں " وہ خود سے ہی بڑبڑا رہا تھا... میں وعدہ کرتا ہوں جس نے بھی تمہیں مجھ سے

چھینا ہے " میں اس کا وہ حال کروں گا کہ وہ خوابوں میں بھی نہیں سوچے گا... " آج بھی

وہ وعدہ کر رہا تھا.. ہر بار کی طرح " .. تم کیسی دیکھتی ہو گی...؟ کہاں پر ہو گی..؟ اور پتہ

نہیں کیسے حال میں ہوگی..؟ لیکن مجھے اتنی اُمید ضرور ہیں۔ "تم میرے لیے زندہ

ضرور ہو

"اپنے شہزین ملک کے لئے.. جو تمہیں بے شمار چاہتا ہیں.. جس کی ہر رگ میں تم خون

بن کر دوڑتی ہو..." ہر سانس میں تمہاری سانس چلتی ہے "میں تمہیں بہت چاہتا

ہوں" میں جسم ہوں تو تم میری روح ہو" میرے جسم میں دل ہے تو دھڑکن تم

ہو.. "وہ آج آفس نہیں گیا تھا" کیونکہ آج رات کو حویلی میں پارٹی تھی۔ وہ عصر اور

مغرب کے بیچ ٹریس پر کھڑا اپنے اندر کی گھٹن کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا.. جب

اس کا فون واٹس ایپ ہو "اس نے پلٹ کر موبائل کی طرف دیکھا" اور پھر کال اٹھالی.. "

ہاں بولو۔ "دوسری طرف سے نہ جانے کیا بولا گیا تھا کہ اُسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل

گئی تھی... گڈ...! آج شام تک تمہیں پیسے مل جائے گے.. اس نے یہ بول کر فون

کاٹ دیا تھا... "فائنلی تم مل ہی گئی.. اب وہ دن دور نہیں جب تم میری دسترس میں

ہوگی.... وہ یہ بول کر اپنی نکاح کی پرانی یادوں میں کھو گیا تھا..... جو اُسکے لئے اُسکی

مجبت کی منزل ک پہلی سیڑھی تھی.. "جب تک تو وہ مجبت کے "م" سے بھی ناواقف

تھا...

ماضی

ہسپتال میں سب ہی گھر والے موجود تھیں۔ "ملک شاہ، کمال شاہ، حسن شاہ، رکسانہ بیگم اور انکے پاس ہی پانچ سالہ شہزین بھی تھا۔ اور دو تین گواہ ایک قاری صاحب... جو نکاح پڑھوانے کے لیے آئے تھیں.. "دروازہ کھلا اور نورالعین بیگم کے ساتھ مدیحہ آئی" نورالعین بیگم نے ایک ہاتھ سے مدیحہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں نور کو گود میں تھاما ہوا تھا... مدیحہ کو دیکھتے ہی شہزین دوڑتا ہوا آیا تھا.. اور مدیحہ کا ہاتھ پکڑتے اپنی توتلی آواز میں بولا تھا.. مدی "دیتھ نہ آد ہم دونوں تانتاح ہیں.. میں نے بولاتا نہ میں تمہیں بہت اسپینتل گفٹ دوںتا.. وہ اپنی بات بول کر مدیحہ کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ اسکی بات پر سب ہی مسکرا دیے تھیں.. "تھوڑی دیر بعد دونوں ایک اٹوٹ بندھن میں بندھ گئے تھے.. "نہ ٹوٹنے والے بندھن میں.... سب ہی خوش تھے بہت خوش مہرین بھی بہت خوش تھی.... "لیکن ساتھ ساتھ اس کا دل بھی بہت گھبرا رہا تھا" اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان اپنوں کو پھر کبھی نہیں دیکھ پائیگی... مہرین کی جہاں شہزین میں سانس بستی تھی وہیں مدیحہ انکی زندگی اور محبت کی پہلی نشانی تھی.. انہوں نے ایک نظر اپنی بیٹی اور بیٹے یعنی شاہزین کی طرف دیکھا تھا.. اور پھر اپنی دوسری بیٹی کی طرف جو انکی روح کا حصہ بن کر اس دنیا میں آئی تھی...

ماما مہرین نے پاس بیٹھی رکسانہ بیگم کو پکارا تھا "مہرین کی آواز پر رکسانہ بیگم نے اس کو
 بہت پیار سے دیکھا تھا "جیسے پوچھ رہی ہو" کیا بیٹا...؟ ماما بے بی کا اپنے کیا نام سوچا
 ہے...؟ میں نے کیا سوچنا بیٹا..؟ سوچنا تو آپ دونوں نے ہے... وہ بہت پیار سے
 مہرین کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی... "نہیں ماما اپنے ہی رکھنا ہے بے بی کا
 نام.. کیونکہ ہم سب سے پہلے اس بے بی پر آپکا حق ہیں....." اب کی بار کمال شاہ نے
 بھی رکسانہ بیگم سے کہا تھا..... "ٹھیک ہے بھئی..! وہ کھڑی ہو گئی تھی "اور بے بی کو
 گود میں لیتی بولی تھی... "اب جب نام رکھنا ہمارے ہی زمے ہے.. بے بی کا نام رکھنا
 تو انہوں سسکی طرف دیکھا "اور پھر بے بی کے سر پر بوسہ دیتی بولی تھی.. مائشا.....!
 ایک کاسکون تھی، ایک کی خوشی تھی، تو ایک کی زندگی، اور خود پاکیزہ نور سے گندھی
 مائشا کمال شاہ.... ہاں مائشا کمال شاہ جسکی زندگی شروع ہونے سے پہلے ہی آزمائش نے
 اسکو آن گھیرا تھا.. سب ہی بہت خوش تھے... "بہت زیادہ... لیکن کون جانتا تھا یہ
 خوشی انکو اس نہیں آنے والی تھی.. اس خوشی کو کسی اپنے بہت ہی اپنے کی نظر پہلے
 سے ہی لگ گئی تھی...

حال >>>>>>>>>>>>

اور سیدھا منہال کی طرف بڑھا تھا "اور انکے پاس جا کر اس نے سلام کی.. "السلام علیکم...! وعلیکم السلام منہال نے شہزین کے گلے ملتے سلام کا جواب دیا تھا.. "اتنی دیر کیسے..؟ شہزین نے پوچھا.. بس ٹریفک کی وجہ سے...! منہال نے بتایا.. اوکے..! آؤ سب کے پاس چلتے ہے.. شہزین بولا اور ان دونوں کو اپنے ساتھ لیے سب کے پاس آ گیا.... وہ سب بیٹھے بات کر رہے تھیں... "مدیحہ کو تو جیسے سب ہی بھول گئے تھیں.. نہ کوئی تعارف نہ کوئی جان پہچان.. وہ وہاں ان سب کے بیچ بیٹھی بور ہو رہی تھی.. اللہ کیسے کیسے لوگ ہے...؟ کسی نے یہ بھی نہیں سوچا کہ بیچاری ایک لڑکی بھی ان سب کے درمیان بیٹھی ہے... کوئی زیادہ ہی نہیں تو تعارف ہی کر لے" پر نہیں ان سب کو دکھے گا بھی کیسے..؟ وہ خود سے بڑ بڑا رہی تھی... اور اس کی بڑ بڑا ہٹ کو شہزین نے بھی بخوبی سنہ تھا "شہزین کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی.. جس کو اسنے بڑی مشکل سے روکا تھا "مدیحہ نے عالیان کے ساتھ ماشا نور اور راین کو ساتھ آتے دیکھا.. یہ یہاں کیسے...؟ مدیحہ کو حیرت نے آن گھیرا تھا.. ارے پگلی ہو سکتا ہے یہ بھی تیری طرح ہی پارٹی میں آئی ہو.. "وہ اب خود سے ہی اندازہ لگا رہی تھی.. مدیحہ نے اپنے سر پر چپٹ مار کر اپنی عقل پر افسوس کیا تھا... اور پھر خود سے ہی بولی "جو بھی ہو بھئی مجھے تو کمپنی چاہیے اور نور کے علاوہ مجھے کوئی اچھی کمپنی دے ہی نہیں سکتا" کیونکہ.....

***"ہم ہے کمال کے

اور

ہم ہے دھمال کے ***"

.. مدیحہ نے نور اور اسکا بولا جانے والا ڈائیلاگ بولا تھا "پھر وہ اپنی بات پر خود ہی مسکرا دی... شہزین بھی اُسکی ہر بات کو بہت غور سے سُن رہا تھا.. اور من ہی من مسکرا بھی رہا تھا... ابھی وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ یہ مدیحہ ہے بھی یا نہیں..؟ لیکن جس انداز سے وہ لڑکی بول رہی تھی (یعنی خود سے بات کر رہی تھی) ایسے تو سامنے والا بخوبی سن سکتا تھا... اور ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا ہوتا.. یہ تو اچھا تھا کہ وہ شہزین ملک شاہ تھا.. اُن تینوں کو دیکھ کر مدیحہ نے سکون کا سانس لیا تھا "بھائی میں ابھی آتی ہوں مدیحہ یہ بول کر وہاں سے اٹھ گئی تھی... اگلے کا جواب سننے بغیر... "منہال نے مدیحہ سے کچھ پوچھنے کے لیے "اسکو آواز دینے کے لیے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی تو "سامنے سے آتی مائشاپی ٹھہر ہی گئی تھی "اور پلٹنا ہی بھول گئی تھی..... ریڈ اور بلیک کنڑ اس کا بہت گھیر دار فراق پہنے ہمیشہ کی طرح حجاب میں پُر نور چہرا "میکپ سے بالکل پاک چہرا تھا اسکا اور پھر بھی وہ ان سب میں بہت مختلف اور خوبصورت لگ رہی تھی... منہال کا تودل ہی نہیں کر رہا تھا مائشاپر سے نظر ہٹانے کو.... ماشا اللہ منہال نے نظروں ہی نظروں میں

مانشا کی نظر اتاری اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو اپنی نظروں کا زاویہ بدلنا پڑا تھا " اور باتوں میں مشغول ہو گیا.... مدیحہ..... میری جان تم یہاں..... نور دور سے ہی چلائی ہوئی قریب آئی تھی.. اور اُسکے ساتھ ساتھ مانشا بھی تھی.. " مدیحہ کا نام سن کر شہزین کو تصدیق ہو گئی تھی کہ ہاں یہیں اُسکی دشمن جان ہے.... نور نے سلام کی تھی اور پھر وہ تینوں ایک سائڈ پڑی چیئر پر آکر بیٹھ گئی تھی... " یار تم یہاں...؟ مدیحہ نے اپنے دل میں اٹھنے والے سوال کو زبان دے ہی دی تھی.. " کیونکہ وہ مدیحہ تھی.. " جس کا بن بولے کام تو چلتا ہی نہیں تھا.. " کوئی اگر اسکو دیکھ لیتا تو یہ نہیں بول سکتا تھا کہ یہ " احسان انڈسٹریز " کی مالک ہے.... " ہیں ںں... یہ کیا بات ہوئی.. " مطلب میں اپنے ہی گھر میں کیا کر رہی ہوں..؟ چلوں تم ہی بتاؤ میں یہاں کیا کر رہی ہوں.. " نور نے بہت معصومیت سے بولی تھی.. " بس بس اتنی معصومیت چہرے پر سجانے کی ضرورت نہیں.. " اب شرافت سے بتاؤ " یہاں کیا کر رہی ہو تم...؟ مدیحہ نے اسکی معصومیت پر طنز کرتے اپنی بات دوہرائی تھی... " آپ میں بتاتی ہوں... " مانشا کو تو آج یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ نور آپنی اتنا بھی بولتی ہیں.. " وہ مدیحہ کو دیکھ کر بولی تھی... " اُسکے اتنے پیار سے آپنی بولنا مدیحہ کی تو آنکھیں ہی نم ہو گئی تھی.. ہاں ہاں... بتاؤ گڑیاں.. یہ تو کسی کام کی ہی نہیں ہے...؟ مدیحہ نے نور کی طرف

گھورتے مانشا کو بولنے کا کہا تھا... دراصل آپی یہ ہمارا ہی گھر ہے... "مانشا نے یہ بول کر مدیحہ کا چہرہ بہت غور سے دیکھا تھا... "اسکو یہ چہرہ کسی سے مصاحبت رکھتا نظر آیا تھا.. "لیکن کس سے...؟ اسکو بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا... اتنے غور سے کیا دیکھ رہی ہو...؟ مدیحہ نے جب مانشا کو اپنی طرف غور سے دیکھتا پایا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکی... کچھ نہیں بس ایسے ہی... مانشا بات کو ٹالتے بولی تھی اور پھر ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی تھی.. "اُسکے نظر سامنے بیٹھے منہال پر ٹھہر گئی تھی.. "اتفاق سے آج منہال بھی ریڈ اور بلیک رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھا.. ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بہت ڈیسنگ اور دل کو اپنی مٹھی میں کر سکتا تھا.. "منہال بھی اسکو ہی دیکھ رہا تھا.. "دونوں کی نظریں ٹکرائی... مانشا زیادہ دیر اُسکے آنکھوں میں نہ دیکھ سکیں اور حیا سے اپنی پلکیں جھکالی تھی... "شرم حیا سے اُسکے گال دہکنے لگے تھیں.. "یہ رنگ تو منہال کے لیے بالکل نیا تھا... "اسکی آنکھوں کی چمک اور بڑھی تھی.. "اب اسکا مانشا سے بات کرنے کو دل چاہ رہا تھا.. "پر کیسے...؟ وہ اسکو دیکھتے دیکھتے ہی سوچ میں پڑ گیا تھا.. "مانشا سے اب وہاں بیٹھنا بحال ہو گیا تھا اس لیے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی.. اب وہ لان سے تھوڑا الگ پول سائڈ پر آگئی تھی... وہ وہیں ایک سٹول پر آکر بیٹھ گئی تھی... اور چاند کو دیکھنے لگی...

"* تیرے میرے درمیاں ہے باتیں ان کہیں

تُو وہاں ہیں میں یہاں ہوں ساتھ ہم نہیں*"

منہال فون کا بہانہ بنا کر وہاں سے اٹھ گیا تھا... اسکا دل بہت پریشان کر رہا تھا... "آج اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مائشا کو ساری دنیا سے چھپا کر کہیں دور لے جائے... آج اسکو احساس ہو گیا تھا کہ وہ مائشا کمال شاہ کے بغیر ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا.. وہی جانتا تھا کیسے اس نے اس واقعے سے اب تک بن دیکھے یہ دن گزارے تھیں.. "ہر پل ہر لمحہ صرف مائشا اور بس مائشا ہی رہتی تھی... "وہ مسکرا کر انا سیکھ گیا تھا.. "سب میں بیٹھنا سیکھ گیا تھا... اور اکیلے میں رہ کر اب اسکو اپنا ماضی یاد نہیں آتا تھا.. "اسکا دل اب کوئی بہانہ نہیں مانگتا تھا... اسکو مائشا کو سوچنا اسکو تصور کرنا اچھا لگتا تھا.. "اُسکی

مسکراہٹ، اُسکی آنکھیں اسکا حجاب میں دھنا پاپر نور چہرا "سب کچھ ہی تو پیارا لگتا تھا.. " اسکا دل اب اس دلدل سے باہر نکلنے کو کرتا تھا "جس میں وہ پچھلے پانچ سال سے دھنسے ہوا تھا... وہ مائشا کو ڈھونڈتے ہوئے پول سائڈ پر آ گیا جہاں مائشا اسکو سٹول پر بیٹھی چاند کو دیکھتے نظر آئی. "وہ وہیں پر چل کر آ گیا تھا.. "ہمممم م م.... وہ خانسہ تھا "مائشا نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اور پھر کچھ بھی بولے بغیر نظریں جھکالی تھی.... کیا میں یہاں پر

بیٹھ سکتا ہوں... منہاں نے اجازت چاہی.. جس کو ماٹھانے گردن ہاں میں ہلا کر اجازت دے دی تھی... منہاں تو آج ماٹھانے کے اس رویہ کو سوچتا ہی رہ گیا.. "وہ وہی پر ایک سٹول پر بیٹھ گیا تھا.. اور پھر بات کی شروعات کرتے بولا.. "آپ یہاں پر کیوں بیٹھی ہے..؟ نور لوگوں کے پاس کیوں نہیں..؟"

مجھے اکیلے میں بیٹھنا اچھا لگتا ہے..! ماٹھانے اُسکے سوال کا جواب دیا.. اوہ..! اگر اجازت ہو تو میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں...؟ منہاں نے یہ بول کر اُسکے طرف دیکھا تھا.. "جی پوچھے... "اسنے اجازت دے دی.... آپ حجاب کیوں لیتی ہے..؟ یہاں پر آپکے علاوہ کسی بھی لڑکی نے حجاب نہیں لیا ہوا ہے.. وہ اُسکے آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے بول کر رُکا اور پھر بولا اور آپکی محبت کو لے کر کیا سوچ ہیں.. "آئی مین" محبت کرنا غلط ہے یا پھر.. وہ اپنے فقرے کو ادھورا ہی چھوڑتا ہوا اب وہ اُسکی طرف دیکھنے لگا.. ماٹھانے کو ایسے سوال کی منہاں سے توقع نہیں تھی.. "محبت کے نام پر اسکا دل اچھل کر حلق سے باہر نکلنے کو تھا... جس کو اسنے ہاتھ رکھ کر روکنے کی ایک ناکام سی کوشش کی تھی ورنہ جس لے پر اسکا دل دھڑک رہا تھا "ابھی دل نے نکل باہر آ جانا تھا.... بحتیار ماٹھانے کے چہرے پر لال لال گل پھیلے تھیں.. "ماٹھانے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تھا اور پھر بولی.. دیکھیے مجھے فرق نہیں پڑتا کہ اور حجاب لیتے ہیں یا نہیں.."

مجھے صرف اپنے آپ سے سروکار ہے... "کیونکہ ہر کسی کو اپنی اپنی قبر میں سونا ہے" اور کسی کی نہیں "اور میں حجاب اس لیے لیتی ہوں کیونکہ یہ میرا زیور ہے" مجھے لوگوں کی گندی نظروں سے بچاتا ہے "اور سب سے بڑھ کر یہ میرے اللہ کا حکم ہے"...

میرے اللہ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے.... "جسکی تعمیل کرنا ہم بندوں کا کام ہے... میں یہ حجاب نہ تو کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کرتی ہوں اور نہ ہی کسی کو اپنے اچھا ہونے کا دکھاوا کرتی ہوں یہ میرے اللہ کا حکم اور میرے نبی کی ہدایات ہے... اور رہی بات محبت کی تو "میں۔ محبت کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتی ہاں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ محبت ایک پاکیزہ جذبہ ہے.. محبت اللہ سے ہو یا پھر دنیا کی کسی بھی شے سے ہم کو اپنی نیت اور اپنی اخلاق اچھے رکھنے چاہئے.. محبت جسم سے نہیں روح سے ہونی چاہئے "ایسی محبت کہ اگر کوئی توڑنا بھی چاہے تو نہ ٹوٹے.. محبت میں سب سے پہلے محبوب کا اعتبار ہوتا ہے.. وہ اعتبار جو کوئی بھی نہ توڑ سکے... سب سے بڑھ کر محبت سچی صرف ایک سے ہی ہو سکتی ہے... اگر محبت کے دعوے دار نے اللہ سے محبت نبھادی تو مانو کہ وہ ہر کسی سے بھی آسانی سے محبت عمر بھر تک نبھا سکتا ہے... محبت وہ ہوتی ہے "جو حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخہ نے کی تھی" انکی محبت میں انہوں نے اپنی ساری عمر ایک جنگل میں گزار دی تھی "محبت وہ ہے

"جو محبوب کو غلط راستے سے الٹا تک کا سفر کرا دیں.. محبت وہ نہیں ہوتی کہ انسان اپنے نفس کے قدم پر چل کر محبوب کو رسوائی دے... " کیونکہ جب انسان اپنے نفس کے نقش قدم پر چلنے لگتا ہے تو اُسے اپنے ارد گرد لوگ نظر نہیں آتے، وہ بس اپنے نفس کی پیروی کرتا رہتا ہے اور بعد میں اُسکے پاس کچھ بھی نہیں بچتا سوائے کھالی ہاتھ کے " وہ ایک لمحے کو رکی پھر بولی " آپ کو پتہ ہے اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے... "۔ بشر تیک وہ تم سے وہ سچی محبت کرتا ہو.. میں یہ نہیں کہتی کہ محبت کرنا گنہ ہے نہیں محبت کرنا کوئی گنہ نہیں ہے...؟ محبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ایک تحفہ ہے.. " ہاں یہ ضرور کہو گی کہ محبت کرنے کا طریقہ ہمارے معاشرے میں غلط ہے... ہمارا معاشرہ محبت کو ایک غلط انداز سے اپنا رہا ہے.. اگر کسی کو محبت ہو جاتی ہے تو وہ اپنے دین اپنے اسلام کو تو بھول ہی جاتے ہے.. " محبت میں وہ نہ جائز دیکھتا ہے اور ناجائز دیکھتا ہے... " جو دل آیا کر لیا پھر چاہے اس کا خمیازہ کچھ بھی بھگتنا پڑے... " آج کل بہت ہی برا حال ہمارے معاشرے میں چل رہا ہے.. " جسکی وجہ سے لوگوں کا محبت پر سے یقین اٹھتا جا رہا ہے.. " اسنے اب منہال کی طرف دیکھا تھا.. " جو اسکو ہی بہت غور سے دیکھ رہا تھا.. " اتنی کی اسکو اپنے اس پاس کا بھی خیال نہیں رہا تھا.. مائشا اسکی نظروں

سے گھبرا کر وہاں سے جانے لگی... آپ یوں مجھے نظر انداز کیوں کرتی ہو...؟ پیچھے سے منہال نے پوچھا تھا.. "مائشا کے قدم وہیں پر ٹھہر سے گئے تھے.. م میں نہیں کرتی نظر انداز وہ بنا پلٹے ہی بولی تھی "کیونکہ اسکی چوری پکڑی گئی تھی.. "اچھا...! تو یہ کیا ہے...؟ منہال نے اُسکے جانے پر چوٹ کرتے کہا تھا.. "وہ پلٹی تھی.... آخر میں آپکو نظر انداز ہی کیوں کرونگی.. "وہ اپنے آپ کو سمجھا چکی تھی وہ بہت اعتماد سے بولی تھی... "تو پھر آپ میری آنکھوں میں جھانک کر بولے کہ تم مجھے نظر انداز نہیں کرتی..... وہ اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے بولا.. "اب وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا...." مائشا وہیں پر جم کر کھڑی ہو گئی تھی.. "اور بہت اعتماد سے بولی "اور آپکو لگتا ہے میں ایسا کرونگی.. مائشا نے بھنویں اچکائے پوچھا تھا... ن نہیں...! منہال نے بھی اسکو جواب دیا تھا.. "اور پتہ ہے آپکو کہ مجھے ایسا کیوں لگتا ہے.. "کیونکہ آپ کو میں اتنا تو جان ہی گیا ہوں کہ آپکا ضرور اس میں بھی اسکا کوئی نہ کوئی فرمان تو جاری ہی ہو جائیگا.. "اُسکی بات پر مائشا کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا... چلے اچھا ہے.. "کوئی تو ہے جو مجھکو جاننے لگا ہے.. "وہ بولی تھی.. "اور پھر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی "اُن دونوں کو پول سائڈ پر کسی کی نظروں نے بہت اچھے سے دیکھا تھا.. "اور اُسکے وجود میں ایک نفرت بھری لہر دوڑنے لگی تھی.. "اب اُسکے دماغ میں نئے نئے شیطانی

منصوبے تیار ہونے لگے تھے.. وہ دونوں ہنس رہے تھیں.. اس بات سے بے خبر کی
اُن دونوں کی ہنسی کو کسی کی نظر لگ چکی تھی... اب دیکھنا یہ تھا کیا اُن دونوں کی ہنسی
برقرار رہے یا پھر ہمیشہ کے لیے روگ بن کر رہ جائے گی ..

شاہزیب ابھی ابھی لندن سے آیا تھا.. "اُسکی غیر موجودگی میں یہ پارٹی ہو رہی تھی"
کیونکہ پارٹی رکھنے کا مقصد ہی پروجیکٹ پر سنگنچر کروانا تھا.. "پھر اس پروجیکٹ کو
شروع بھی تو کرنا تھا..." اور شاہزیب کا ابھی پتہ نہیں تھا لندن سے آنے کا... "اور
اب اچانک سے وہ پہلے ٹکٹ سے انڈیا واپس آیا تھا. کیونکہ لندن کے آفس کی میٹنگ
کینسل کر دی گئی تھی" داداجان کی طبیعت کے باعث... اور اب وہ شاہ حویلی میں
موجود تھا.. "جب وہ حویلی میں آیا تھا تب لان مہمانوں سے بھرا پڑا تھا.. "وہ سب سے
مل کر اپنے روم میں جانے کے لئے حویلی کے اندر جا ہی رہا تھا" تب اُسکے نظر پول سائڈ
پر گئی... "جو اس نے دیکھا تھا.. اُسکے وجود میں نفرت کی ایک لہر دوڑ گئی تھی.. اور
پھر وہ مسکرایا تھا.. "آج اسکو موقع ملا تھا... اپنے منصوبے کو انجام دینے کا.. شاہزیب
ملک شاہ اور شہزین دیکھنے میں تو ہر کوئی یہیں بولتا تھا کہ شاہزیب اور شاہزیب ایک ہی
نیچر کے ہیں.. لیکن کون جانتا تھا.. "شاہزیب ملک شاہ جو باہر سے دکنے میں شانت

اور اپنے سے مطلب رکھنے والا ہے.. "وہ اندر سے بالکل مختلف ایک شیطانی دماغ کا انسان ہے.. اُسکی تربیت صائمہ بیگم نے کی تھی.. "کیوں اُسکے دماغ شیطانی نہ ہوتا۔۔" آخر بچے پر تربیت کرنے والے کا کچھ تو اثر پڑنا ہی ہوتا ہے.. "اور صائمہ بیگم تو اُسکی ماں تھی... وہ جتنی محبت اپنی ماما سے کرتا تھا.. "اس سے کئی زیادہ نفرت مانثا سے کرتا تھا.. "وہ ایک نظر ڈال کر اندر کی طرف بڑھ گیا تھا..

بارہ بجنے میں ابھی دس منٹ تھیں.. موسم بہت اچھا تھا.. "تھندی تھندی ہوائیں چل رہی تھی.. "ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی... مانثا... مانثا... مانثا... مانثا... مانثا... مانثا... کہاں ہو بھئی..... نور چلاتے ہوئے پول ایریا کی طرف آگئی..... وہ کھڑی ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی.. "اُسکے نظر سامنے کھڑی مانثا اور منہاں پر گئی تھی.. "اوہ ہو... تو محترم اور محترمہ جی یہاں پر ہے... نور انکو دیکھ کر بڑبڑائی تھی.. "مانثا کے پاس جا کر بولی... ہم م م... اگر آپکی ہنسی ختم ہوگئی ہو تو یہ ناچیز بھی کچھ کہے... نور کھانستے ہوئے بولی.. نور کی آواز کو سن کر مانثا کی ہنسی کو بریک لگی تھی.. "اور پیچھے مڑتی ہوئی بولی آپی آپ یہاں...؟ مانثا نے حیرت اور شرم سے ملے جلے تاثرات لئے نور کو دیکھا تھا کہ نجانے نور آپی اُسکے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی.. کہ بڑی اللہ اللہ کرنے

والی یہاں پر ایک لڑکے کے ساتھ ہے وہ بھی اکیلے میں.... جی جناب میں ہی ہوں " اور تمہیں پتہ ہے میں کتنی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں.. " لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ تم یہاں پر ہو.... آخری بات نور نے مسکرا کر منہاں کے چہرے کو دیکھتے بولی تھی... "منہاں تو نور کی بات کا مفہوم بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا.. " لیکن بیچاری ہماری مائشا مادام کے تو سر سے گزری تھی.... آپی میرا نہ وہاں پر بہت زیادہ گھبراہٹ ہو رہی تھی.. " تو میں یہاں پر آگئی.. " کوئی بات نہیں گڑیا چلو... سب تمہیں پوچھ رہے ہے.. " اور عالیان تو کئی بار مجھ سے پوچھ چکا ہے تمہارے بارے میں.. " اب جلدی کرو... بھئی نور مائشا کا ہاتھ تھا مے اپنی ساتھ لے گئی تھی " اور مائشا بھی نور کے ساتھ چلی گئی تھی.. " اور منہاں نے اسکو دور جاتے دیکھا اور پھر بولا.. " مائشا کمال شاہ سچ میں تم میں کچھ تو ہے " جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مجھے تم سے باندھ رہا ہے.. اسنے ایک لمبائی سانس ہواؤں کے سپرد کی اور وہاں سے لان کے طرف چلا آیا تھا.. " جہاں سب موجود تھیں.....

ہر طرف گہما گہمی تھی ".... مدیحہ کو اُلجھن سے ہونے لگی تھی.. " نور مائشا کو بلانے کے لیے گئی تھی.. " اور راین واشروم گئی تھی... " مدیحہ اکیلی ایک طرف بیٹھی اپنے

موبائل میں لگی ہوئی تھی.. "اچانک سے کوئی ویٹر اس سے آکر ٹکرایا تھا" .. ویٹر کے ہاتھ میں جوس کی ٹرے تھی وہ چھوٹ کر نیچے گر گئی تھی "نیچے گرنے کی وجہ سے جوس کی کچھ چھینٹے مدیحہ کے کپڑوں پر آکر گر گئی تھی..... اوہ شٹ.....! یہ کیا بد تمیزی ہے....؟ مدیحہ نے غصے سی چیختی ہوئی ویٹر کی طرف دیکھتی بولی.... س سوری میم.....! ویٹر گھبراتے ہوئے بولا.... "اچھا اچھا" یہ بتاؤ واشروم کہاں پر ہے....؟ مدیحہ نے ویٹر سے پوچھا تھا..... "ویٹر نے شہزین کی ہدایت کے مطابق شہزین کے روم کی طرف لے گیا... اور پھر بولا.. "میم آپ اس روم میں چلے جائیں... " اور باقی کے روم لاکڈ ہے نہ تو آپ اس میں ہی چلے جائیں..... " ویٹر بول کر وہاں سے چلا گیا تھا... "مدیحہ نے روم کا دروازہ کھولا تھا..... اور اندر کی طرف بڑھ گئی... "مدیحہ نے روم آکر چاروں طرف نظر دوڑایا "یہ کمر بہت بڑا تھا... اور خوبصورت تھا..... ایک طرف جہاز سائز کا بیڈ اور اُسکے برابر میں ڈر اور تھیں... " روم سے جڑا ہوا ڈریسنگ روم تھا... روم میں ایک گلاس وال تھی.. " جس پر نفیس سے پر ڈے ٹنگے تھیں.... اس گلاس والا سے سلانڈنگ والا ایک دروازہ تھا جو بالکنی میں کھلا ہوا تھا... بلیو اور وائٹ ٹھیم کا یہ روم بہت ہی خوبصورت تھا... "مدیحہ نے دل ہی دل میں روم کو تعریف کی تھی... "وہ اس سے پہلے اپنے قدم آگے

بڑھاتی... "جب روم کی لائٹ بند ہوئی.... اور دروازہ کھیل کر کوئی اندر آیا تھا..."

آنے والے کی صرف پڑچھائی نظر آرہی تھی.. "مدیحہ خوف زدہ سی بولی تھی.....

ک کون ہے...؟ اس کی خوف کی وجہ سے آواز بھی حلق سے باہر نہیں نکل رہی

تھی..... وہ پڑچھائی... اُسکے طرف ہی آنے لگی تھی.. "مدیحہ نے اپنے قدم پیچھے کی

طرف بڑھانے لگی تھی... "اس نے ہاتھ میں تھاماموبائل کی ٹورچ جلانے کی کوشش

کرنے لگی.. "ہائے رے قسمت موبائل کی بیٹری لو ہونے کی وجہ سے ٹارچ بھی نہ جل

سکی... ک کون ہے وہاں پر.. "وہ پھر سے بولی اور ساتھ ساتھ پیچھے کی طرف قدم بھی

بڑھا رہی تھی.... جب وہ گلاس وال سے جا لگی تھی.. "خوف سے اسنے اپنی انہیں زور

سے بند کی تھی.. "جب اسکو بہت اپنے قریب سے قلون کی خوشبو آئی تھی اسنے اور

زور سے اپنی آنکھیں بند کرنے ک کوشش کی تھی.. "جیسے ایسا کرنے پر یہ سب ختم ہو

جاتا.. "مقابل نے اسکا مخروطی انگلیوں والا ہاتھ تھام لیا تھا.. "ایسا کرنے سے مدیحہ کے

سارے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی... اسنے جلدی اپنی آنکھیں کھولیں اور

مقابل کو دیکھنے کی کوشش کی تھی..... وہ کچھ بولتی..... مقابل نے اُسکے لبوں پر اپنی

انگلی رکھ دیا تھا.....

"*شورش عشق میں ہے حسن برابر کا شریک

سوچ کر جرم تمنا کی شہزادو ہم کو *"

بقلم

ملیچہ چودھری

وہ جب بولا تو مدیحہ اُسکے سحر میں گم سی ہو گئی تھی..... "وہ جو ایک قدم کا فاصلہ وہ بھی

مٹا گیا تھا اب اُسکے سانسوں کی تپش مدیحہ کِ چہرے پر پڑ رہی تھی... "تم میری

ہو...! صرف اور صرف اپنے "شیزی" کی بہت جلد تم میری دسترس میں ہو گی...."

اب وہ اسکو چہرے کو دیکھ رہا تھا... "مدیحہ نے خوف سے اپنی پلکیں اٹھا کر دیکھا تھا..."

اس نے جب مدیحہ کی آنکھوں میں دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا.... "وہ اب سامنے کھڑی

دشمن جان کی قربت میں کھونے لگا تھا... "مدیحہ جب دیکھ کہ اُسکے گرفت ڈھیلی ہے

تو وہ موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسکو دھکا دیا تھا "جس سے تھوڑا دور ہوا... " اور بولی

آپ ہے کون...؟ اور آپکو شرم نہیں آتی مجھ سے ایسی باتیں کرتے.... "وہ ابھی بول

رہی جب شہزین نے اسکو کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے مدیحہ اُسکے سینے سے آ

لگی.. "اور اُسکے کان کِ طرف جھکتے اپنے مغرور بھاری آواز میں بولا تھا..."

you are mine.....

اور میں کون ہوتا ہوں...؟" یہ آپکو جلد ہی پتہ چل جائیگا... اور ہاں ایک اور بات کبھی مجھ سے الگ ہونے کی بات یا پھر کبھی خود کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش مت کرنا..."

ورنہ انجام کی زمے دار تم خود ہوگی..... میری جان ع حیات... وہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا..." اور ایک دم ہی روم کی لائٹ جل گئی ہر طرف اب روشنی تھی..." وہ تو صرف سوچتی ہے رہ گئی کہ یہ کیا ہوا تھا اسکے ساتھ.." وہ جلدی سے روم سے باہر نکلی اور راین (مائٹاک دوست) لوگوں کے پاس چلی آئی تھی.... اسکا دل اب ہر شے سے اچاٹ ہو گیا تھا..."



ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی ایک ایسی خاموشی جو طوفان آنے سے پہلے کی ہوتی ہے.. "رات کے اس پہر ہسپتال میں بالکل اندھیرا تھا.... آج مہرین کے پاس کمال شاہ اور صائمہ بیگم تھیں.." کمال شاہ وٹینگ روم میں سو رہے تھے جبکہ صائمہ بیگم مہرین کے روم میں ہی روم میں پڑے سنگل صوفے پر سو رہی تھی "آج سب گھر والوں کو حیرت تھی کہ صائمہ کو آج اپنی (تایا+پلس فرینڈ) کی کیسے یاد آگئی.... لیکن سب نے اپنی حیرت کو ایک طرف رکھ کر صائمہ بیگم کو ہسپتال میں مہرین کے پاس روکنے کی

اجازت دے دی تھی.. مہرین بیگم اور اُن کے برابر میں دو سالہ مدیحہ لیٹی ہوئی تھی.. "انکی ابھی ابھی آنکھ لگی تھی... "ہر طرف اندھیرا اور خاموشی کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا.. "جب ایک دم سے شور اٹھا... ہر طرف بھگدڑ مچ گئی... صائمہ بیگم کی شور سے آنکھیں کھلی تو انہوں نے روم سے باہر جھانک کر دیکھا تھا "ہر کوئی ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا... انہوں نے ایک آدمی کو روکا اور اُن سے شور کی وجہ پوچھی... ارے بھائی کیا ہوا...؟ اتنا شور کیوں ہو رہا ہے رات کے اس پہر....؟ میڈم آپ بھی جلدی سے باہر نکلیں ہسپتال میں آگ لگ گئی ہیں.. "اس آدمی نے جلدی جلدی میں کہا تھا اور وہاں سے بھاگ گیا.. "اور صائمہ بیگم نے بھی آگ لگ گئی... آگ لگ گئی کا شور مچانا شروع کر دیا.... "اور وہاں سے بھاگتی ہوئی ویٹنگ روم کی طرف چلی آئی.... ویٹنگ روم کا دروازہ کھول کر صائمہ نے چلنا شروع کر دیا تھا.. "کمال اٹھو باہر ہسپتال میں آگ لگ گئی ہے.. "اٹھو کمال اب وہ کمال کو جھنجھوڑ کر اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی... "بہت مشکل سے کمال کی آنکھیں کھلی تھی.. "کیا ہوا صائمہ بھابی..؟ کمال نے آنکھوں کو رگڑتے پوچھا.. "کمال آگ لگ گئی ہے ہسپتال میں.. "صائمہ بیگم نے روتے ہوئے کمال کو بتایا اور اتنا سننا تھا کمال وہاں سے بہت تیزی سے بھاگا تھا.... " مہرین کے روم کے سامنے جا کر جلدی سے اسے دروازہ کھولا.... "جہاں خالی روم

آج ہم جی رہے ہیں انکے لیے جو پاس ہے

بقلم

ملیچہ چودھری

ویسے تو دوپہر کے دو بج رہے تھے "لیکن آج موسم کچھ ابر آلود سا تھا" تو ایسا لگ رہا تھا جیسے رات ہو رہی ہو "بہت تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی.. "سارا آسمان کالے کالے بادلوں سے بھرا ہوا تھا.. "ایسا لگتا تھا" جیسے یہ ہوائیں کسی کا گھرا جاڑ کر آرہی ہو... "بابا بابا... آپ کہاں پر ہو...؟" ماٹھا اپنے بابا کو آواز دیتی لائبریری میں آگئی جہاں پر کمال شاہ کوئی کتاب ہاتھ میں تھا مے دادا جان کی چیئر پر برجمان تھے.. "کمال شاہ نے اپنی بیٹی کی آواز کو سن کر کتاب ایک طرف رکھی اور دروازے کی طرف محفوظ نظروں سے اپنی بیٹی "نہیں.. نہیں یہ کہنا زیادہ اچھا رہیگا (اپنی جان کو دیکھا) بلیک جینز اور اس پر ریڈ لونگ کرتا پہنے حجاب میں پُر نور چہرہ ادکتی گلابی رنگت وہ بالکل گلاب کے پھول کی پنکھڑی جیسی لگ رہی تھی... "اس نے بالکل اپنی ماما کا نین نقش چرایا تھا.. " بابا آپ یہاں پر بیٹھے ہیں اور میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں پتہ بھی ہے آپ کو...! وہ منہ پھلاتے اپنے بابا کی طرف دیکھ کر بولی تھی.. "اوهههههه... "میری گڑیاں مجھے ڈھونڈ رہی تھی اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا... "کمال شاہ افسوس سے بولے.. "آپ روز

یہیں بولتے ہیں.... "کتنی بار بولا ہے بابا جب میں اسکول سے گھر آیا کروں تو آپ مجھے لاؤنج میں ملے پر نہیں.. "آپ تھوڑی اپنی گڑیاں سے پیار کرتے ہے.. وہ کمال شاہ یعنی اپنے بابا سے ناراض ہو کر ایک طرف چہرا کرتی بولی تھی.... "لگتا ہے آج میری گڑیاں کچھ زیادہ ہی ناراض ہیں.. "چلے کوئی بات نہیں ہم کو بھی اپنی گڑیاں کو منانا آتا ہے.. کمال شاہ آخری بات بہت آہستہ سے بولے تھیں "اگر یہی بات ماننا لیتی تو کبھی بھی نہ اپنی ناراضگی کو چھوڑتی "کمال شاہ یہ بول کر ایک بہت بڑا چاکلیٹ کا ڈبہ اٹھا لائے اور پھر صغرا خالہ کو آواز دے کر انہیں لائبریری میں بلایا تھا.. "صغرا خالہ میں نہ آج گڈو کے لیے یہ چاکلیٹ کا ڈبہ لایا ہوں" ویسے تو میں یہ ڈبہ اپنی گڑیاں کے لیے لایا تھا "جب ہماری گڑیاں ہم سے ناراض ہے تو آپ اس ڈبے کو گڈو کے لیے لے جائے... اب گڑیاں تو چاکلیٹ لینے سے رہی "کمال شاہ اپنی مسکراہٹ روکے صغرا خالہ سے بول رہے تھے.. "ہاں پتر چاکلیٹ تو گڈو کو بہت پسند ہے چلو میں ہی لے جاتی ہوں صغرا خالہ جیسے ہی ڈبہ لینے کے لیے آگے بڑھی تھی اس سے پہلے ماننا نے اپنے بابا کے ہاتھ سے چاکلیٹ کا ڈبہ چھینتے بولی... "خالہ جانی یہ میرا ہے آپ کے گڈو کے لیے نہیں.. "میرے بابا لائے ہے میرے لئے اور آپ میرے اور بابا کے لیے کھانا لگائے اب ہم بابا سے غصہ نہیں ہے.. "ماننا منہ پھلائے بولی تھی "ماننا کے اس انداز پر صغرا

خالہ اور کمال شاہ کی ہنسی بے اختیار تھی "ہاھاھاھاہا ہاں بیٹوں پتہ ہے ہم کو یہ آپکے بابا لائے ہے.. " یہ بول کر خالہ جانی چلی گئی تھی "اور مائشا بھی اپنے بابا کی گود میں سر رکھے وہیں پر لیٹ گئی.. "گڑیاں پتہ ہے آپکی ماما بھی بلکل آپ کی ہی طرح تھی "عادت میں بھی اور صورت میں بھی "آپکو پتہ ہے آپکی ایک بڑی بہن (آپی) بھی تھی... "کمال شاہ آج مائشا کو مدیحہ کے بارے میں بتانے کا ارادہ رکھتے تھے.. "مائشا کو اس بات پر بلکل بھی حیرت نہیں تھی کہ وہ اپنی ماما سے مصاحبت رکھتی ہے.. "بلکہ حیرت اس بات پر تھی کہ اُسکی ایک بڑی بہن بھی ہیں.. اور اسکو پتہ بھی نہیں "اچھا..! پر بابا آپی ہے کہاں پر اور کیسی دیکھتی ہے اور کیا نام تھا آپی کا" وہ پر جوش سی بولی... "بلکل آپکی ماما جانی جیسی.. "تھوڑی تھوڑی مجھ میں بھی ملتی تھی.

اچھا پر بابا وہ ہے کہاں پر...؟ مائشانے سوالیہ نظروں سے اپنے بابا کی طرف دیکھا.... "پتہ نہیں بیٹا...؟" کمال شاہ نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو پوچھا تھا... "بابا روتے نہیں اللہ سب ٹھیک کر دے گا انشاء اللہ... مائشانے اپنے بابا کے آنسو پوچھتے

کہا تھا.. "انشاء اللہ بیٹا.. "بابا میں آپ سے ایک بات پوچھوں.... مائشانے اپنے بابا کی طرف دیکھ کر اجازت چاہی.. "ہاں ہاں گڑیاں.. کب سے آپکو اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی ہے... 'بابا میرے بڑے بابا یعنی (تایا ابا) بھی تھیں کیا...؟ ہاں بیٹا لیکن

آپ کیوں پوچھ رہی ہے...؟ کمال شاہ نے اس سے پوچھا تھا.. "بابا دادو بتا رہی تھی" اور پتہ ہے دادو تو یہ بھی بتا رہی تھی کہ آپ نے ان سے تایا ابا کو ڈھونڈنے کا وعدہ بھی کیا ہے... "وہ بہت معصومیت سے اپنے بابا کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی.. "ہاں بیٹا... کیا تو تھا.. مانٹا بیٹا آپ مجھ سے ایک وعدہ کرو گی.. "مانٹا نے نہ سمجھیں سے اپنے بابا کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کون سا وعدہ..؟ بیٹا اگر آپ کے بابا نہیں رہے نہ تو آپ کبھی اللہ کو نہیں بھولے گی.. "باقاعدگی سے نماز ادا کیا کرے گی" اور اللہ سے کبھی مایوس بھی مت ہونا.. کیونکہ جو اللہ سے مایوس ہو کر اپنا راستہ بدل لیتے ہیں.. "اللہ انکو نہ پسند کرتا ہے.. "اور بیٹا اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا کرنا" چاہے کتنی بھی بڑی پریشانی ہو" جو شخص اللہ کے سپرد اپنا معاملہ چھوڑتے ہیں نہ تو اللہ اتنا اچھا فیصلہ کرے گا.. "کہ دنیا اگر ساری بھی کرنی چاہے تو بھی نہیں کر سکتی بیشک وہ بہت اعلیٰ فیصلہ کرتا ہیں.. "بیٹا ایک اور وعدہ کرنا.. "میرے بعد آپ اپنے بابا کے خواب یعنی اپنے تایا جان کو ڈھونڈ کر اپنی دادو کے پاس لاؤ گی... لاؤ گی نہ بیٹے...؟ یہ سب بول کر کمال شاہ نے اپنی جان سے پیاری بیٹی کی طرف دیکھا تھا... "اکلورس لاؤ گی بابا... اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کبھی میں آپکو مایوس نہیں کرونگی اور نہ ہی اپنے اللہ کو... "اور آپ کہیں نہیں جا رہے... کیونکہ آپ اب میرے ساتھ لہجہ کرنے ڈانٹنگ

روم میں کارہے ہیں... "آخری بات ماٹشانے اپنے بابا کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرتے کہی تھی....."

اس بات سے بے خبر کہ اُسکے بابا کا ساتھ کوچھ ہی گھنٹوں کے لیے ہے۔۔ اور اُسکی آزمائش شروع ہونے والی ہے.. بے شک وہ لے کر ہی تو آزماتا ہے اپنے خاص بندوں کو۔۔ "القھار" (زبردست ہے)....

السلام وعلیکم لیڈر زاینڈ جینٹلمین.. کیسے ہیں آپ سب..؟ اُمید ہے آپ سب اللہ کے کرم سے بالکل ٹھیک ہو گے... "کیونکہ آپ ٹھیک ہے تبھی تو ہم سب ک ساتھ کھڑے ہیں... عالیان ک بات پر سب ہی ہنس پڑے تھے "کیوں میں صحیح بول رہا ہوں نہ...؟ عالیان نے یہ بول کر سسکی طرف مانگ کیا تھا... جب ایک ساتھ شور اٹھا تھا.. "ہاں ہاں بالکل... یہ آواز پارٹی میں اکھٹا ہونے والوں کی تھی.. "عالیان نے پھر سے مانگ اپنے سامنے کیا تھا.. "تو پھر آپ سب جانتے ہو گے کہ پارٹی میں آپ کس وجہ سے شامل ہوئے ہے.. "چلو میں بتا دیتا ہوں.."

Today our and Ehsan Industries have a project deal. "And this is Madiha Salman Shah....,

who handles Ehsan Industries. Owner of Ehsan Industries

(آج ہمارے اور احسان انڈسٹریز کے درمیان ایک پروجیکٹ ڈیل ہے۔" اور یہ مدیحہ سلمان شاہ ہیں.....، جو احسان انڈسٹریز کو سنبھالتی ہیں۔۔۔ احسان انڈسٹریز کے مالک).. پورا لان اندھیرے سے چھایا ہوا تھا... "ایک سفید لائٹ مدیحہ کے اوپر آن ٹھہری تھی.. "اب سبکی نظروں کا مرکز مدیحہ تھی.. "اور ان ہی کے ساتھ ہمارے ڈیل ہوئی ہے" ہوں.. "یہ تو ہو گئی ہماری کمپنی اور احسان انڈسٹریز کی طرف سے تھوڑی سے انٹروڈیوس... "لیکن پارٹی رکھنے کے مقصد دو تھے.. "جن میں سے ایک تو آپ جان ہی چکے ہیں.. "دوسرا مقصد آپ اب جان جائے گے.. " ایک گولڈن لائٹ لان میں بچھی ہوئی کارپیٹ پر پڑی اور پھر گھومتی ہوئی وہ مائشا کے اوپر جا ٹھہری تھی... "اب سب مائشا کمال شاہ کو ابھی نظروں سے دیکھ رہے تھے بلکہ خود مائشا بھی کنفیوزڈ ہو گئی تھی آخر یہ عالیان کیا کر رہا ہے...؟ سبکی نظروں کا مرکز مائشا پر آن ٹھہرا تھا.. "آپ سب کے دل میں یہ سوال اٹھ رہا ہو گا کہ یہ لائٹ کیوں اس لڑکی پر.... نہیں نہیں بلکہ اس گھر کی سب سے چھوٹے بیٹے کمال شاہ کی بیٹی پر کیوں آن ٹھہری ہے..؟ اور یہ سوال آپ سب کا سوچنا درست بھی ہیں... "عالیان نے

اپنے ہاتھ میں پہنی واچ کی طرف دیکھا جہاں بارہ بج نے میں دو منٹ تھیں.. " چلے انتظار کرے.. " بھئی جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے... " اور ہم شیطان تھوڑی ہے... " ہم انسان ہے انسان اور انسانوں کے اندر صبر ہونا چاہئے " جو کہ میرے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے.. عالیان نے سب کی طرف دیکھ کر آخری بات مذاق میں بولی تھی.. اس نے ایسی ہی اوت پٹانگ باتوں سے دو منٹ گزار دیے تھے.. " دو منٹ بعد عالیان نے نور کی طرف اشارہ کیا تھا.. " نور اشارے کو سمجھتے ہوئے مائشا کا ہاتھ تھامے اسٹیج پر لے آئی تھی.. " صحیح بارہ بجے اور ہر طرف "ہیپی برتھڈے ٹویوں" کا شور گنجا تھا... عالیان مائشا کی طرف گھماتا تھا اور مائشا کے سامنے برتھڈے کیک کی ٹرائی لایا تھا.. " مائشانے آنسوؤں سے بھری پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا تھا... " آج دو سال بعد اگر کسی کو وہ یاد تھی تو عالیان ملک شاہ تھا.. " وہ رو دینے کو تھی جب نور نے مائشا کو رونے سے منا کیا اور کیک کاٹنے کا اشارہ کیا تھا... " مائشانے کیک کاٹنے کے لیے جھکی پھر ایک نظر اپنے سامنے کھڑی راین، نور، مدیحہ، عالیان کی طرف سے گزرتی ہوئی منہال پر آن ٹھہری تھی.. " اور اسکو دیکھتے ہوئے مائشانے کیک کٹ کیا... منہال کی نظروں کا فوکس بھی مائشا ہی تھی " وہ ایک طرف کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا.. " اور اسکو خوشی بھی تھی کہ وہ مائشا کے برتھڈے میں شامل ہوا ہے.. " اُسے نہیں معلوم تھا کہ

آج اُسکی مائشا کا برتھ ڈے ہے "اگر پتہ ہوتا تو ضرور کچھ نہ کچھ گفٹ لاتا لیکن کوئی بات نہیں یہ خواہش اُس نے آنے والی زندگی کے لیے رخ دی تھی "منہال نے اللہ کے شکر ادا کیا اور ساتھ ہی ساتھ مدیحہ کا بھی "کیونکہ وہ اس پارٹی میں آنے کے لئے ریڈی نہیں تھا "اور مدیحہ جد کر کے اسکو اپنے ساتھ لائی تھی... سب نے مائشا کو اُسکے برتھ ڈے کی مبارک باد دی تھی.... منہال بھی اسکو مبارک باد دینے کے لئے اسٹیج پر آیا.. پیپی برتھ ڈے ٹویوں مائشا اس نے بول کر مائشا کی آنکھوں میں جھانکا.. مائشا نے منہال کی طرف دیکھا.... "تھینک یوں" ... مائشا نے مسکرا کر اسکو تھینکس بولا تھا.... "بھائی اب جب آپ آہی گئے ہیں اسٹیج پر تو پلیز ایک سونگ ہی گادیں "نور نے منہال کی مینتیں کرتے بہت آہستہ آواز میں کہا تھا.... پر گڑیاں.. "بھائی اچھا موقع ہے.. " گوائیں مت اسکو... "نور نے نظروں ہی نظروں میں منہال کو بہت کچھ سمجھانے کی کوشش کی.... اچھا اچھا ٹھیک ہے.. "منہال سونگ سنانے کے لئے ہامی بھر لی... " اس نے مائیک تھاما تھا.. اور بولا..

hello everybody..I don't know if you will like
my song "but I am singing this
song for very special person...

(ہیلو سب کو.... مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو میرا گانا پسند آئے گا یا نہیں" لیکن میں یہ گانا بہت ہی خاص شخص کے لئے گارہا ہوں۔)

اسنے یہ بول کر سونگ گانا شروع کیا تھا.....

لان کی ساری لائٹ بند کر دیے گئے تھے "صرف درمیانی لائٹ کے علاوہ جو کی منہال کے اوپر تھی.. "ارمان ملک" کی آواز میں.. سنگ گانا شروع کیا گیا.....

آہٹیں کیسی یہ آہٹیں.....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Etc.

دستکیں دیتی ہیں دستکیں.....

کیوں اجنبی سے پل اے دل بے.....

اُسکے نظروں کا مرکز صرف اور صرف مانشا تھی... "مانشا کا تو برا حال تھا... "دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا... "ایسا لگ رہا تھا.. "جیسے اُسکے دل کا حال منہال اس گانے کے لفظوں سے بیان کر رہا ہو... کچھ تو ہے جو نیند آئے کم....

کچھ تو ہے جو آنکھیں ہے نم.....

کچھ تو ہے جو تو کہہ دے تو.....

ہنستے ہنستے مر جائے ہم.....

.....ااااا.....آاااا.....ااااا.....

السنہ کرے "گانے کے آخری الفاظوں پر مائشا کے دل سے بیحتیار نکلا تھا.. "دونوں

کی نظریں ٹکرائی اور پلٹنا ہی بھول گئی تھی..... منہال نے مائشا کی آنکھوں میں

دیکھتے گانا شروع کیا....

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
مُحھسے زیادہ میرے جیسا.....

کوئی ہے تو ہے تو.....

پھر نہ جانے دل میرا کیوں....

تُجھکو نہ دیں سکون...
تُجھکو نہ دیں سکون...

کچھ تو ہے جو دل گھبرائے.....

کچھ تو ہے جو سانس نہ آئے.....

کچھ تو ہے جو ہم ہونٹوں سے.....

کہتے کہتے کہہ نہ پائے.....

ااااا..... آاااا.....

نظروں نے نظروں سے باتیں کرنا شروع کیا تھا "دونوں کے دل ایک ہی لے پر

دھڑک رہے تھیں.."الفاظ گانے کے تھیں" لیکن ترجمانی دل کی..."

جو ہمارے درمیان ہے....

اُسکو ہم کیا کہے.....

عشق کیا ہے ایک لہر ہے.....

آواں میں بہئیں.....

کچھ تو ہے جو ہم ہے کھوئے.....

کچھ تو ہے جو تم نہ سوئے....

کچھ تو ہے جو ہم دونوں یوں....

ہستے ہستے اتنا روئے.....

.....ااااا..... آاااا.....

مائشاک کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے.... "اسکو یقین ہو گیا تھا کہ وہ منہال کے بغیر ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکتی.. "منہال نے جب مائشاک کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو بن کچھ کہے وہ اسٹیج سے اتر گیا تھا.. "اب اسکو جلد سے جلد مدیحہ کو لے کر گھر جانا تھا اس سے نہیں دیکھے جا رہے تھے مائشاک آنسو "اُسکے باد چلتا وہ اپنے لبوں سے ان آنسوؤں کو چن لیتا.. "منہال نے مدیحہ کو آواز دے کر اور ان سب سے معازرت کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا... "مایو کی نظروں نے منہال کا دور دور تک پیچھا کیا تھا "اللہ اسکو میرا بنادے... اُسکے دل سے دعا نکلی تھی... "جو عرش پر بیٹھنے والے نے سن لی تھی.. "اور اُسکے دعا پر کن کہہ دیا گیا.. "ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں اللہ اپنے بندوں کی دعاؤں پر کن کہتا ہے "اور آج اللہ نے مائشاک کی دعا قبول کر لی تھی... اللہ نے ان دونوں کے نصیب ایک دوسرے سے جوڑ دیے تھے "لیکن ابھی ان دونوں کو ایک دوسرے تک کا سفر کرنے کے لئے بہت سی آزمائشوں سے ہو کر گزرنا تھا... کیونکہ اللہ اپنے نیک بندوں سے ہی تو آزمائش لیتا ہے "اور محبت میں تو آزمائش دینی ہی دینی پڑتی ہے... "بغیر آزمائش کے تو زلیخا کو بھی یوسف علیہ سلام نہیں

ملے تھیں... "یہ تو پھر بھی ایک عام سے بندے کی آزمائش تھی... " بے شک وہ
"الباریٰ" (پورے عالم کو بنانے والا) ہے۔۔۔ ہر چیز پر قادر الملک (بادشاہ) ہے.....

وہ اپریل کی اُداس شام تھی.. "سورج افق پر غروب
ہو رہا تھا اور اُسکی نارنجی کرنیں بکھری پڑی تھیں۔ رات کا اندھیرا انہیں اپنی لپیٹ میں
لے رہا تھا۔۔ پنچھی اپنے اپنے گھونسلوں میں جانے کی تیاری میں تھیں۔۔۔ آج حویلی
میں معمول سے ہٹ کر بہت خاموشی تھی۔۔۔ وہ ابھی ابھی اکیڈمی سے آئی
تھی.. "عالیان نے اُسکو برتھڈے گفٹ پر اکیڈمی میں ایڈ مشن دلایا تھا۔۔ اب اُسکو
اپنی پڑھائی کو لے کر جو تھوڑی بہت پریشانی تھی "وہ بھی ختم ہو گئی تھی... " وہ
یونیورسٹی سے سیدھا اکیڈمی جاتی اور وہاں سے عصر اور مغرب میں حویلی آتی
تھی۔۔۔ "آج بھی وہ اکیڈمی سے حویلی آئی تو اُسکو حویلی میں بہت خاموشی لگی..... وہ
اپنے کمرے میں آئی آ کر پہلے عصر کی نماز ادا کی اور پھر روم سے باہر آ گئی تھی.. "رات
کے کھانے کی تیاری کرنے کے لئے... "وہ کچن میں آئی تھی۔۔۔ جہاں صغرا خالہ
برتن دھور ہی تھی... "خالہ آج حویلی میں اتنی خاموشی "کہاں پر ہے سب.. " اس
نے پوچھا تھا.. "ہاں بیٹا.. "وہ بڑی بی بی جی کسی رشتے دار کی فوتگی پر گاؤں گئی ہیں " اور

شہزین بیٹا.. "باہر گئے ہے۔۔" انکی کبھی رات تک واپسی ہوگی.. "اور صائمہ میم صاحب کٹی پارٹی میں گئی ہے.. "شاہزیب بابو اپنے روم میں ہے.. "وہ برتن دھوتی بولی.... "اوہہہہہ... لیکن خالہ آپ اس وقت برتن کیوں دھورہی ہے..؟ مطلب کوئی آیا تھا کیا...؟ اسنے پھر سے سوال کیا... "ہاں بیٹا" شاہزیب بابو کے کچھ دوست آئے تھے... "صغرا خالہ بتا ہی رہی تھی.. "جب درمیان میں بات کاٹتی بولی تھی.. "شاہزیب آج آفس نہیں گئے ہے کیا...؟" نہیں...! انھونے بتایا تھا.... "اچھا لیکن وہ تو صبح میرے سامنے ہی آفس کے لئے نکلے تھیں..۔" وہ خود سے بڑبڑاتی فریج سے پانی کی بوتل نکل کر پانی پینے لگی تھی.. "اسکو شاہزیب کا آفس نہ جانا ہزم نہیں ہو رہا تھا.. "جو شخص ایک دن بھی آفس جائے بغیر نہیں رہ سکتا تھا آج وہی شخص گھر پر تھا.... "وہ صرف سوچ کر ہی رہ گئی تھی... "اچھا خالہ آپ ایک کام کریں آپ اپنے کوارٹر میں چلی جائے اور جا کر ریسٹ کریں.. "تھک گئی ہوگی آپ.... وہ بولتی ہوئی فریج سے سبزیاں، گوشت کے پیکٹ نکالنے لگی تھی.. "آج اسکاڈنر میں ویز بریانی، شامی کباب اور میٹھے میں لوکی کی کھیر بنانے کا ارادہ تھا۔۔ ہائے میری بچی توں کتنا خیال رکھتی ہے دوسروں کا" بلکل کمال کی طرح.. "بچہ میں بلکل ٹھیک ہوں بلکہ آپ تھک گئی ہوگی... "وہ پیلے اور کالے رنگ کی لانگ فرائک میں حجاب میں لپٹا پر نور چہرا" وہ

آسمان سے اُتری پری لگ رہی تھی "وہ بہت معصوم اور بہت حساس تھی" ہمیشہ
دوسروں کا ہی سوچتی.. "کبھی اپنے بارے میں نہیں سوچتی تھی.. "اسکو دوسروں کا
غم بھی اپنا ہی لگتا تھا" صغرا خالہ نے اسکو پیار سے دیکھتے کہا تھا.. "نہیں میں الحمد للہ بالکل
فٹ ہوں بس آپ ریسٹ کرے جا کر" اس عمر میں آپ کو جہاں آرام کرنا چاہیے
وہاں آپ کام کرتی ہے۔۔۔" اب میں آگئی ہوں۔۔۔" میں کر لوں گی کام" اور ویسے
بھی اب بس رات کا کھانا اور برتن ہی تو دھونے باقی رہ جائے گے.. وہ اُنکا ہاتھ تھامتے
ہوئے گویا ہوئی.. "ٹھیک ہے بیٹا.. "صغرا خالہ وہاں سے جا چکی تھی... "وہ مگن سی اپنا
کام کرنے میں مصروف تھی.. "جب پیچھے سے کسی نے اسکو اپنی باہوں میں بھرا
تھا۔۔۔۔۔" مائشا تو اس اقدام پر سہم ہی گئی تھی... "نہ میری جان پیچھے پلٹ کر
مت دیکھنا ورنہ برداشت نہیں کر پاؤ گی آپ... "مائشا نے پیچھے پلٹنے کی کوشش ہی کی
تھی "تب وہ شخص بولا تھا... "اس آواز کو وہ بخوبی پہچان سکتی تھی... "شاہزیب
بھائی" وہ زیر لب بڑبڑائی تھی.. "وہ اپنے آپ کو چھوڑوانے کی ناکام سی کوشش کرنے
لگی تھی.... "چھوڑو شاہزیب بھائی پلزم مجھے چھوڑے.... "وہ بار بار کوشش کرنے لگی
.. "آج نہیں چھوڑ سکتا بھی اتنے دنوں سے موقع کی تلاش میں تھا.. "اور آج جب
موقع ملا ہے تو کیسے چھوڑ دوں.. "ہر گز بھی نہیں.. "اب وہ اُسکی گردن کو اپنے لوہوں

سے چھونے کی کوشش کرنے لگا تھا... "نہیں شاہزیب نہیں خدا کے لیے یہ ظلم مت کیجئے... " کم سے کم یہیں سوچ لیں کہ میں اس گھر کی عزت ہوں... " وہ روتے ہوئے بولی تھی.. "شاہزیب نے اسکو بازوؤں سے پکڑ کر اسکو اپنی طرف گھمایا تھا... " ماٹھانے ایک نظر اسکو دیکھا "بغیر بلیان کے صرف ڈھیلے سے ٹراؤزر میں اسکا کسرتی بدن نمایاں ہو رہا تھا.. " ماتھے پر بکھرے بال، کالی گہری آنکھیں جن میں شیطانت صاف نظر آرہی تھی، انابی لب جن کے اوپر مونچھوں کا بسیرا تھا۔۔۔ وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ " ماٹھانے اپنے آنکھیں زور سے بند کر لی... اُسکے اس انداز پر شاہزیب کے چہرے پر مکر وہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا..... " اور پھر اسنے ماٹھانے کے بازوؤں کو چھوڑا اور تھوڑا پیچھے کو ہوا تھا..... اور ایک بیہودہ سا سونگن گانے یاد کرنے کی ایکٹنگ کرتا بولا۔۔۔ " وہ وہ کون سا سونگن گانے ہے ہاں یاد آیا... "

" باہوں میں تیری میری یہ رات ٹھہر جائے

تُجھ میں ہی کہیں پے میری صبح بھی گزر جائے

جس بات کا تُجھ کو ڈر ہے وہ کر کے دکھا دوں گا "

ارمان ملک **

.... اسنے بے شرمی کی سارے حدوں کو فلا نکتے ہوئے اُسکی طرف دیکھا تھا..... "اُسکی بات پر مائشاکا ہاتھ اٹھا اور اُسکے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا.. "شاہزیب غصے سے پاگل ہوتے ہوئے اسکو ایک گندی سی گالی دیتے بولا تھا.... ت تم نے شاہزیب پر ہاتھ اٹھایا" ہاں میں بھی دیکھتا ہوں اب تم مجھ سے کیسے بچ سکتی ہو" بہت ہو گئی پیار سے..... اب تم مجھے روک نہیں سکتی اب جو میں تمہارے ساتھ کرنے والا ہوں ء تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔ "وہ اُسکے ساتھ زبردستی کرنے لگا تھا... "اُسکی بات پر اُسکے وجود پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ن نہیں پلرز ز..... اللہ کے واسطے چھوڑ دے.. "وہ اب شاہزیب کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی... "اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی"۔۔۔ اس ٹھپڑ کا بدلہ تو میں لے کر ہی رہوں گا... "وہ بولا تھا.. ن نہیں شاہزیب بھائی... مجھے معاف کر دے آئندہ کبھی آپ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤنگی... "لیکن سامنے والے پر تو جیسے شیطان سوار تھا۔۔۔ "کہاں وہ سنتا اُسکی.... "اب وہ اُسکی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا.. "اور وہ پیچھے پیچھے چلتی چلتی کچن کی سیلف سے جا لگی تھی... "ن نہیں وہ بس ایک ہی لفظ بول رہی تھی "آگے اُس سے کچھ بھی نہیں بولا جا رہا تھا... "بیٹا جب تمہیں کچھ ایسا لگے کی تمہارے ساتھ کچھ بُرا ہونے والا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا وہ کبھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا.. "اور پھر تمہیں جو بھی اچھا

لگے.. "بغیر ڈرے کر گزر جانا.. "اُسکے کانوں میں اپنے بابا کہے الفاظ گونجنے لگے
تھے... "اسنے اپنی آنکھیں بند کی اور دھیرے سے اللہ کو یاد کیا" اور پھر پیچھے سیلف پر
دھیرے دھیرے سے ہاتھ سے کچھ ڈھونڈنے لگی جب اُسکے ہاتھ اپنی مطالبہ چیز لگی تو
اُسنے اٹھائی اور شاہزیب کے سر میں دے ماری... "ایک پل کو تو شاہزیب لڑکھڑایا تھا
.. "اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا تھا... پھر بھی وہ اپنے آپ کو سنبھالتا ہوا اسنے
اوپر کو سر اٹھایا تھا.. "جب تک مائشا وہاں سے جا چکی تھی... "ہوں ں ں ں... "
شٹ ٹ ٹ.. "اسنے غصے سے پاس پڑے سٹول پر لات ماری تھی اور ایک گندی سی
گالی دیتا بولا... "کہاں جاؤ گی. "اُسے پتہ تھا وہ کہاں پر جا سکتی ہے...؟ اسنے مائشا کے
روم کی طرف اپنے قدم بڑھادیئے تھے... اللہ پلزز میری مدد کرے... "اللہ جی
پلزز... "وہ گرتی پڑتی اپنے روم میں آئی تھی.. "اور اندر سے دروازہ لاکڈ کرتی وہیں
پر بیٹھتی چلی گئی.. اب وہ روتی ہوئی اپنے اللہ کو یاد کر رہی تھی... "ماں باپ کا نا ہونا اور
ایک تنہا لڑکی کا زندہ ہونے کا... "صحیح معنوں میں آج پتہ چلا تھا... "وہ رورہی تھی
بے تحاشہ رورہی تھی... "آج اسکا دل پھٹا جا رہا تھا... وہ جن بھیڑیوں سے بچنے کے
لئے خود کو دھا پتی تھی... "وہیں بھیڑیا اُسکے پیچھے لگ چکے تھیں... "اللہ جی م میں
کیا کروں...؟ اللہ کوئی تو ہو گا تیرا نیک بندہ.. "اللہ جی اپنا کرشمہ دکھا دیں... "وہ دعا

گو تھی اپنے اللہ کے سامنے.. "کھول دروازہ کھول... " شاہزیب دروازے میں لات
 مرتا چلا دہا تھا... " پھر وہ کچھ سوچتا ہوا بولا... " اچھا میں تمہیں کچھ نہیں کہتا " سارا
 اختیار تمہیں دیتا ہوں.. " تمہارے پاس دو آپشن ہے.. مانٹا نے جلدی سے اپنی
 آنکھوں سے آنسوؤں پونچھے تھے اور بولی بتائے ک کون سے دو آپشن ہے... " وہ اندر
 سے ہی بولی تھی..... " شاہزیب کے ہونٹوں پر بھتیار ایک مکروہ مسکراہٹ آئی
 تھی... " پہلے دروازہ تو کھولو.. " ان نہیں آپ وہیں سے بتائے.. " وہ ڈرتے
 بولی... " اچھا ٹھیک ہے.. " وہ آسانی سے مانٹا بولا... " پہلا آپشن.. تم نکاح کر لو مجھ
 سے... " اور دوسرا آپشن " اور اگر تم نکاح نہیں کر سکتی تو میں ایسے ہی..... ".....
 وہ اپنے لفظوں کو ادھورا چھوڑتے بولا... " اور آگے تم خود سمجھدار ہو... بخوبی
 میری بات کو سمجھ سکتی ہو.. " وہ دھیدٹائی سے دروازے کو گھورتے بولا... " اُسکی بات
 پر اسنے قرب سے آنکھیں بند کر لی تھی... " اور ایک مجسمہ بنے دروازے کو گھورنے
 لگی تھی... " اسکا دماغ مفلوس ہو کر رہ گیا تھا.. " دل دھڑکنا بھول گیا آنکھوں سے
 بھتیار آنسوؤں کی لڑی بہنے لگی " وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی.. " کہ وہ منہال کے
 علاوہ کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرے گی.. " اور یہاں یہ شیطان اسکو نکاح کرنے
 کا بول رہا تھا... " یا اللہ یہ تیری کیسے آزمائش..... " وہ سر اٹھائے قرب سے آنکھیں بند

کرتی بولی... "اور پھر چھت کی طرف اپنا منہ کیا.. "اور آنکھیں کھولی تھی... "اللہ تیری رضا تو ہی جانتا ہے.. "شائد اس میں تیری کوئی مصلحت ہے.. وہ صبر سے بولی تھی..... وہ ایسی ہی تھی ہر خوشی ہر غم میں صبر کرنے والی..... "بس اسکو اتنا تو سکون تھا کہ وہ ایک گھناؤنے گنہ سے تو بچ گئی.. "جو نا جانے... "اُسکی سزا کیا ہوتی... "جب زمین تمہیں تنگ لگے تو آسمان کی جانب دیکھنا غم آنکھوں سے، مسکرا کر اور کہنا اچھا تو ایسے راضی...!!!!!! پھر میں بھی ایسے ہی راضی..!!" آج اسکو قدم قدم پر اپنے بابا کے کہے الفاظ یاد آرہے تھے.. "اسنے اپنے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا.... "الحمد للہ کہا... "اور دروازہ کھول دیا تھا... "سامنے شیطان کھڑا تھا.. "جو آج اُسکی زندگی تباہ کرنے کے لیے آیا تھا... "اور بغیر خوف کے اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بولی.. "ٹھیک ہے....! میں نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں..... کب کرنا ہے نکاح...؟ اس نے پوچھا تھا.. "شاہزیب تو حیران ہی رہ گیا تھا.. "جو لڑکی ڈرکِ وجہ سے دروازہ کھولنے پر بھی تیار نہیں تھی... "وہ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہی تھی کہ کب نکاح ہے...؟ اتنی بھی جلدی کیا ہے.. "پہلے تمہیں ایک کام اور کرنا ہے.. "وہ بولا.. "کیا کام اسنے پوچھا تھا.. "نکاح سے پہلے سب کے سامنے اپنی ساری جائیداد اور آفس میرے نام کرنا ہوگا... "ورنہ

پھر تم مجھے جانتی ہی ہو.. "اسنے پھر سے اسکو ڈرانا چاہا تھا.. "لیکن وہ بغیر ڈرے بولی.. " ٹھیک ہے.... میں کرنے کے لئے تیار ہوں.. "تو پھر ٹھیک ہے.... "وہ اتنا بولا اور وہاں سے چلا گیا.... "اور مانشا وہیں بیٹھتی چلی گئی.. "آخر کو وہ جتنی شاہزیب کے سامنے تن کے کھڑی تھی.. "اندر سے وہ اتنی ہی گھبرا بھی رہی تھی.. "اللہ جی.... جو کرے گا تو بہتر ہی کرے گا.... "وہ اتنا بول کر اٹھی اور نماز کے لیے وجو کرنے چلی گئی... "اب اسکو اپنے اللہ کے سنے اپنے دیکھ دردِ نبی تو سنانے تھے... "کیونکہ وہیں ہے جو سب کی بات بہت غور سے سنتا ہے... بیشک وہ سننے والا ہے...."



دوپہر کے دو بج رہے تھے "ابر کے دن ہونے کی وجہ سے کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا. "آسمان میں کالے کالے بادل اپنا ایک جہاں بسائے ہوئے تھیں.. "جو برسنے کے لیے بیتاب تھیں "کڑکتی بجلی "تیز چلتی طوفانی ہوائیں.. "مانو لگ رہا تھا.. "کسی کی زندگی تباہ ہوگئی ہو.. "شاہ حویلی میں آج بالکل سناٹا تھا.. "سب اپنے اپنے کمروں میں نیند کی وادیوں میں خواب خرگوش تھیں.. "وہ لاؤنج میں بیٹھی بار بار ٹی وی کے چینل بدل رہی تھی.. "اسکا دل بہت گھبرا رہا تھا... "سفید رنگ کالا رنگ کرتا، اور اس پر بلیو

ٹائٹس پہنے، حجاب میں لپٹا پُر نور چہرا.. "جس سے اسکا پریشان ہونا صاف نظر آ رہا تھا... "اللہ جی بابا بھی تک حویلی نہیں لوٹے... "انکی حفاظت کرنا وہ دعا کر رہی اور ساتھ ہی ساتھ انٹرائینس گیٹ پر بار بار نگاہ بھی ڈال رہی تھی.... اُسے ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت برا ہونے والا ہے... "پر کیا وہ ابھی سمجھنے سے قاصر تھی... "جب اسکا دل حد سے زیادہ گہرا نے لگا تو وہ اٹھی اور سیلیپر پہن کر اپنے روم کی طرف چل دی... " مقصد نماز پڑھنا تھا.. "روم میں آ کر اسنے پہلے نماز ادا کی اور پھر دعا کے لئے بارگاہِ الہی کے سامنے ہاتھ پھیلا دیئے... "اُسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اُسکی ہتھیلی میں گرنے لگے تھے..... اُسکی روتے روتے ہر کی بند گئی... "الفاظ لبوں سے چھوٹنا بند ہو گئے تھیں..."

بہت دیر بعد وہ بولی تھی "فقط اتنا" اے اللہ. اللہ. اللہ... "یا اللہ میرے بابا کی حفاظت کرنا... "وہ روتی رہی اور اللہ سے دعا مانگتی رہی تھی... "وہ نماز ادا کر کے پھر سے لاؤنزیں آگئی تھی... "تبھی حویلی کا فون بجا تھا.. "اسنے فون اٹھا کر اپنے کان سے لگایا تھا... "ہیلو...! ہیلو...! ہیلو...! بابا آپ کہاں پر ہے... "وہ بولی تھی.. "دوسری طرف سے کوئی انجان آدمی بولا.. "اس نے کان سے ہٹا کر موبائل کو گھورا اور پھر بولی.. "آپ کون..؟ یہ تو (کمال شاہ) میرے بابا کا نمبر ہے... دوسری طرف سے اس

انجان شخص نے جو کہا تھا.. "وہ اُسکے لیے ناقابل برداشت تھا... "بیٹا ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے.. " اور ابھی انکو ہسپتال میں لے کر جا رہے ہیں... وہ شخص ناجانے اسکو کیا کیا بتا رہا تھا... لیکن اُسکی تو صرف ایک ہی الفاظ پر دنیا رک گئی تھی کہ "تمہارے بابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے... اُسکے ہاتھ سے ٹیلیفون چھوٹ گیا تھا.. وہ چکرا کر گرتی کسی نے جلدی سے اسکو سہارا دیا اور صوفے پر اسکو بٹھایا تھا... " اور پھر ٹیلیفون کی طرف بڑھا اسکو کان سے لگائے بولا... --

Yes ... I am speaking Aaliyan Malik Shah

("جی... میں عالیان ملک شاہ بول رہا ہوں).....
 دوسری طرف سے پھر وہی بات دہرائے گئی تھی. " اور عالیان کو اپنی دنیا گھومتی نظر آئی... " وہ جلدی سے بولا.. آپ مجھے ہسپتال ایڈریس بتائے " اُسکی آواز لڑکھڑائی تھی... اسنے ایڈریس لیا اور وہاں سے بھاگتا ہوا سیدھا دادو کے روم میں گیا تھا... " دادو کو بتا کر وہ مائشا کو ساتھ لئے اب ہسپتال میں موجود تھا... اسنے ریسپشن سے ایمر جینسی وارڈ کا نمبر لیا تھا.. " اب وہ دونوں ایمر جینسی وارڈ کے سامنے کے سامنے کھڑے تھے.. " وہاں پر ایک آدمی اور تھا. " شاید وہ وہی شخص تھا " جس نے کمال شاہ کو ہسپتال پہنچانے میں مدد کی تھی... " مائشا بس روئے جا رہی تھی... " بابا..... اللہ جی

میرے بابا کو ٹھیک کر دیں پلزا اللہ جی اور ساتھ ہی ساتھ اللہ سے دعا گو بھی تھی.... "

عالیان سے وہ چھوٹی سی معصوم سی لڑکی روتے ہوئے نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔ وہ اُسکے پاس گیا... "مابو ایسے رونے سے کام تھوڑی چلے گا.. "تم چاچو کے لئے دعا کرو اب فحالی انکو تمہاری اور اہم سب کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔ وہ اسکو سمجھاتے بولا تھا... "تب تک گھر کے سبھی اس چلے تھے.. "اب سب ہی ایمر جینسی وارڈ کے سامنے کھڑے ڈاکٹرز کا انتظار کرنے لگے... "تھوڑی دیر بعد ایمر جینسی ورد کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا تھا.. "عالیان جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گیا اور بتیابی سے اُن سے پوچھا تھا... "ڈاکٹر میرے چاچو اب کیسے ہے..؟ ڈاکٹر نے اُسکی طرف دیکھا اور ایک لمبی سانس لی اور بولا "آپ میں سے یہاں پر مائشاکون ہے...؟ مائشانے اپنا نام سنتے ہی وہ ڈاکٹر سے بولی.. "جی میں ہوں...! آپکو مریض بلارہا ہے... "وہ جانے لگی تھی "تب ڈاکٹر نے اسکو روکا تھا.. "اور ایک ہدایت دیتے اس سے کہا تھا... "دیکھیے مریض کی ابھی بہت نازک حالت ہے.. "اس لیے دھیان رکھئے گا... "کوئی ایسے ویسی بات بلکل نا کرنا جن سے انکو کوئی نکسان ہو.. "وہ آنکھوں میں آنسو لیئے گردن ہلاتی اندر چلی گئی تھی.. "جہاں اُسکے بابا زندگی اور موت سے لڑ رہے تھے... "وہ اپنے بابا کے پاس آئی تھی اور روتے ہوئے اُنکا وہ ہاتھ تھامتا تھا "جو

بہت سی مشینوں میں جکڑا ہوا تھا... "بابا....." وہ فقط اتنا بولی اور اپنے بابا کا ہاتھ لبوں سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی.... "اُسکی آواز سے کمال شاہ نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی... "اور کراہیت جدہ آواز میں بولے... "م میری گ گاڑیاں ررو نام مت اللہ سب ت ٹھیک ک کر دیا.... "وہ لڑکھڑاتی آواز میں مانشا کو تسلی دے رہے تھیں... "اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور بولی.. "بابا میں نہیں روتی.. " بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔ "کمال شاہ نے مانشا کا ہاتھ بہت زور سے پکڑا تھا.. "اور بولے.. "م مایو وہ م میں ت تمہیں ک کچھ بتانا چاہتا ہوں.. "م مجھے پتہ چل گیا ہے کہ ت تمہاری م ماما کس کے پ پاس ہے.. "اور وہ نہ بہت بری ہے... "اُنکی سانس اکھڑنے لگی تھی... "اُن سے بمشکل ہی بولا جا رہا تھا... وہ لمبی لمبی سانس بھرنے لگے.. "مانشا اُنکی ایسی حالت دیکھ کر گھبرا گئی.. "وہ گھبراتی ڈاکٹر کی آواز دینے لگی تھی جب کمال شاہ نے اسکو روکا تھا.. "اور بولے.. "ب بیٹا م میری بات غور سے سنو.. "جس شخص نے ت تمہاری م ماما کو اغوا کیا ہے وہ اس کا نام س س س..... وہ وہیں پر توڑ گئے تھے... بابا..... پورے ہسپتال میں اُسکی ایک دلخراش چیخ نکلی تھی.. "اور وہ وہیں پر بیہوش ہو کر گر گئی تھی... "باہر کھڑے عالیان نے جب اُسکی چیخ سنی تو وہ اندر آیا تھا.. "اور بیہوش پڑی مانشا کو دیکھا.. "

اور جلدی سے اسکو ڈاکٹرز کی مدد سے اُسکی آئی سی یو میں لے گئے تھے.... " اور پھر کمال شاہ کے روم میں آیا تھا.. "جہاں ملک شاہ، حسن شاہ اور شہزین بھی کھڑا تھا شاید وہ ابھی ابھی آیا تھا ہسپتال... "وہ چلتا ہوا آیا اور سب ک طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا.. "جیسے پوچھ رہا ہو کہ آپ سب ایسے کیوں کھڑے ہو...؟ سب نے نظریں چرائی جیسے اُنکے اس طرح کرنے اس حقیقت بدل جائے گی... "کیا ہوا بابا جان...؟ اب کی بار اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا... پاس کھڑا ڈاکٹر نے جواب دیا تھا... "ان کی انتقال ہو گیا ہے.... " اور وہ جیسے ڈھے سا گا تھا... "یہ نیوز جب اُسکے لیے جان لیوا سے کم نہیں لگ رہی تھی تو ماٹشا کا کیا حال ہوگا....؟ اسنے جھرجھری سی لی تھی... وہ کھڑا ہوا اپنے آپ کو سنبھالا "کیونکہ اسکو ماٹشا کو بھی تو سنبھالنا تھا " پھر وہ " کمال شاہ " یعنی اپنے چاچو کی ڈیبتھ باڈی حویلی لیجانے کے لیے شہزین کے ساتھ چلا گیا تھا۔۔۔

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ﴾

" اور جہاں کہیں تم ہو اللہ ﷻ تمہارے ساتھ ہے "

القرآن

نے اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا تھا.. "وہ تھوڑی تھوڑی مطمئن تھی اور تھوڑی بیسکون بھی تھی.. شاہزیب نے حویلی کے سب ہی بڑوں کو شادی کے لئے راضی کر لیا تھا" اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ ماٹھاسے نکاح کرنا چاہتا ہے.. "کسی کو بھی اعتراض نہیں تھا بس صائمہ بیگم کے علاوہ.. "عالیان اور نور کو ابھی فلحال پتہ نہیں تھا.. "جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے.. "ماٹھاس کی زندگی میں ایک بیسکونی آتی جا رہی تھی... "اسکے دل کو جیسے قرار نہیں آرہا تھا.. "شاہزیب سے نکاح کرنے پر...."

لیکن وہ کرتی بھی کیا.. "اُسکے حال وہ تھا.. "آگے گئی تو شیر کی خوراک بنتی اور پیچھے جاتی تو کھائی میں گرتی "کرتی کیا کرتی بس وہ اپنے دل کو تسلی دے کر بار بار شانت کروا رہی تھی.. "لیکن وہ چاہ کر بھی اپنے ذہن سے منہاں کو نہیں نکال پارہی تھی... "اللہ جی میں کیا کروں..؟ ایک طرف وہ ہے جو میری عزت کو اپنی ہوس سے پامال کرنا چاہتا ہے.. "اور ایک طرف یہ ہے "جو دل میں ہوتے ہوئے بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا کہیں اُسکی نظروں سے میں ناپاک نہ ہو جاؤں... اللہ کیا میں جی پاؤنگی ایسے شخص کے بغیر... "کیا محبت کرنا غلط ہے..؟ اللہ جی میں نہیں جانتی کیا غلط ہے کیا صحیح..؟ لیکن اللہ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میں اس شخص سے بہت محبت کرتی ہوں.. "تیرے بعد اگر میں نے کسی سے محبت کی ہے تو وہ ہے منہاں سلمان شاہ... وہ اپنے اللہ سے اپنا دل

کا حال بیان کر رہی تھی.... بس اللہ تجھے جو اچھا لگے وہ کرنا " تیری ہر شے میں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے۔۔۔۔۔ بے شک تو رحیم ہے۔۔۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی... " وہ ذرا اسی بات اللہ سے شیئر کرتی تھی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اللہ اپنے بندے کی ضرور سنتا ہے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اللہ کبھی اسکو اکیلا نہیں چھوڑے گا اُسکے یہاں دیر ضرور ہے " پراندھیر نہیں... " تبھی اسکا فون رنگ ہوا.. " وہ اپنی سوچ کے دائرے سے باہر آ کر فون کی طرف دیکھا.. " جہاں کوئی انون نمبر تھا.. " یہ فون نور حسن نے اُسکے برتھڈے پر گفت کیا تھا.. " اس نے یہ سوچتے فون اٹھا لیا کہ شاید نور آپی کا ہو... " فون اٹھا کر اسنے کان سے لگا یا وہ کچھ بولتی جب اُسکے کان میں ایک بہت پیاری سی بھاری مغرور آواز گونجی تھی شاعری کے الفاظوں میں...

" * کوئی اس شخص سادہ دنیا میں کہاں ہوتا ہے

لاکھ چہروں میں جسے دل نے چنا ہوتا ہے

ہم تو اس موڑ پے آ پہنچے ہے محبت میں جہاں

دل کسی اور کو چاہے تو گنہ ہوتا ہے * "

ملیجہ چودھری

وہ لاکھوں آوازوں میں بھی اس آواز کو پہچان سکتی تھی.. "اور اس نے صحیح تو بولا تھا.."

مانشا کو منہال کے علاوہ شاہزیب کے بارے میں سوچنا گنہ ہی تو لگ رہا تھا.. "بھلے ہی کبھی ان دونوں کے درمیان چند باتوں کے علاوہ اور کچھ باتیں نہیں ہوئی تھی.. "لیکن نہ ہوتے ہوئے بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو اچھے سے جاننے لگے تھیں.. "اسکا دل بہت زور سے دھڑکا تھا.... "آنکھیں حیا سے جھک گئی تھی.. ہتھیلی پسینہ سے شرابور ہو گئی تھی "جیسے کہ وہ اُسکے سامنے ہو... "وہ بہت دیر تک خاموش رہی "اتنے دنوں بعد اس نے اس دشمن جاں کی آواز سنی تھی۔ "وہ اسکو محسوس کرنا چاہتی تھی.. "اسکو اُسے سننا اچھا لگ رہا تھا... "وہ سب بھول گئی تھی... "سب کچھ "اگر یاد تھا تو وہ منہال تھا.. "ہاں منہال سلمان شاہ تھا.. "لیکن وہ کسی کو بتا بھی تو نہیں سکتی تھی... "

مانشا..... "منہال نے اُسکی خاموشی کو محسوس کرتے.. "بولنے میں اپنی طرف سے پہلا کی تھی.... "اس نے قرب سے اپنی آنکھیں بند کی ایک آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر گال پر بہ گیا تھا.. جی.. اس سے فقط اتنا ہی بولا گیا تھا... "اب آنسوؤں کا گولا گلے میں اٹکا تھا.... "کیا ہوا...؟ کیوں رور رہی ہو تم..؟ وہ فکر مندی سے بولا تھا.. "اور مانشا کو حیرت نے آن گھیرا تھا.. "اس کو کیسے پتہ چلا کہ میں میں رور رہی ہوں.. "وہ بس سوچ کر رہی رہ گئی تھی.... "اتنا مت سوچو کہ مجھے کیسے پتہ چلا کہ تم رور رہی ہو.. "وہ اپنی

باتوں سے اسکو ایک بار پھر حیران کر گیا تھا.. "اسکو لگا ضرور ہونہ ہو.. " یہ شخص یہیں کہیں آس پاس ہے.. اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے وہ سوچ ہی رہی تھی "جب وہ بولا تھا.. "کہانہ "کہ اتنا مت سوچو "میں اپنے روم میں ہوں اور جہاں تک مجھے اندازہ ہے میرے روم سے تمہاری حویلی تک آنے میں وقت ڈھائی گھنٹے لگتا ہے... "وہ آج بار بار اپنی باتوں سے اسکو حیران کر رہا تھا.. "چلو چھوڑو ان باتوں کو میں نے تم سے کچھ پوچھنا تھا.. وہ بہت اپنائیت سے بولا.. اب وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا..... جی پوچھے وہ اپنی ہتھیلی سے آنسو پوچھتی اسکو اجازت دیتی بولی... "وہ م میں "منہال کو سمجھ نہیں آیا کہ کیسے وہ اپنی بات مانٹھا سے بولے.. "دیکھو مانٹھا مجھے زیادہ گھما پھرا کر بات نہیں کرنی آتی.. "اور پھر میں نہیں جانتا کہ میری بات سننے کے بعد تمہارا کیا ردِ عمل ہوگا... "لیکن میں تم سے کہنا چاہتا ہوں.. "وہ رکا تھا.. اور پھر بولا مانٹھا میں تم سے مل کر یہ بات کرنا چاہتا ہوں.. "بہت ضروری بات.. "کیا تم مجھے مل سکتی ہو..؟ منہال نے آخر میں اس سے بہت آس لگائے پوچھا تھا..... "مانٹھا کو بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ منہال یوں اچانک اُس سے ملنے کا بولے گا.. "وہ بہت دیر تک تو یوں ہی خاموش بیٹھی دیوار کو گھورتی رہی تھی... "اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا.. "دل ڈر رہا تھا "اور دماغ اسکو ملنے پر اکسار ہا تھا.. "الہا کیا کروں وہ سوچ میں پڑ گئی.. "جب

منہال کو اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ گھبرار ہی ہی۔۔ دیکھو ماشا میں جانتا ہوں تم یہ سب پسند نہیں کرتی " اور پھر یوں تنہا کسی سے ملنا۔ " وہ اپنے الفاظوں کو ادھورا چھوڑتا بولا۔۔۔ " میں صرف تمہارا تھوڑا سا وقت لوں گا۔۔ " ٹھیک ہے۔۔! میں کل آپ سے یونیورسٹی کی چھٹی کے بعد باہر ملتی ہوں۔۔ اس نے ڈرایک طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ " اُسے اتنا تو بھروسہ تھا منہال پر کہ وہ کبھی اسکو نکسان نہیں پہنچائے گا۔۔ اس نے یہ بول کر فون کاٹ دیا۔۔ " اب اسکا دل مطمئن تھا۔۔۔ " کیونکہ ماشا کا یقین پختہ تھا منہال پر " اور جب یقین پختہ ہو تو اللہ ہمارے ساتھ کبھی برا نہیں کر سکتا۔۔۔ " وہ مطمئن ہو کر بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔۔ " آخر کوکل اُسے دشمن جان کو بھی تو دیکھنا تھا۔۔ " وہ بھی آخری بار " ماشا کی محبت وقت کے ساتھ ساتھ شدت پکڑ رہی تھی۔۔ لیکن وہ بے بس تھی " اگر وہ اپنے لئے کچھ اسٹینڈ لیتی تو۔۔ " کیا معلوم شاہزیب اُسکے اور منہال کے ساتھ کیا کرتا۔۔ " وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔ وہ اپنی وجہ سے کسی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی " اور اس شخص کو تو بالکل بھی نہیں " کیونکہ وہ اب اُسکی زندگی بن گیا تھا " وہ اُسکے بغیر زندگی گزار سکتی تھی۔۔ " اسکو خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی " کیونکہ وقت ابھی اُسکے ہاتھ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ کہتے ہے " وقت بدلتا ہے حق آتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے۔۔ اور ماشا کا ابھی وقت نہیں بدلہ

تھا... جب بدلے گانہ پھر وہ ہو گا جس پر رب العالمین کن کہے گا.. بے شک وہ ہم سے
 بہتر جاننے والا ہے۔۔۔

ماضی >>>>>>>>

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا محسوس ہو رہا تھا.. "آنکھوں کے پوٹے درد کی وجہ سے
 کھل ہی نہیں رہے تھے... "دماغ ایسے گھوم رہا تھا جیسے وہ کسی خلا میں ہو۔ اُسے اپنے
 جسم کا کو بھی حصہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ عجیب سی رونما ہونے والی
 کیفیت سے بھر نکل چکی تھی۔۔۔ اسکو اپنا آپ محسوس ہونے لگا تھا۔ آنکھیں کھلتے ہی سر
 میں دردِ ایک لہرا اٹھی۔۔۔ جس پر وہ کرہ کرہ گئی تھی... آج اسکو مکمل طور پر دس
 دن بعد ہوش آیا تھا... اور اُسکے بابا کو تدفین ہوئی آج دس دن ہو گئے تھے "پہلے بھی
 اسکو ایک دو بار ہوش آیا تھا.. "لیکن وہ پھر سے بیہوش ہو جاتی... "اسکو سمجھ نہیں آ رہا
 تھا کہ وہ یہاں کیا کر رہی ہے..؟ کیا ہوا تھا اُسکے ساتھ...؟ جو اسکا جسم درد سے فٹا جا رہا
 ہے.... "میں توٹی وی دیکھ رہی تھی وہ ذہن پر زور دے کر سوچنے لگی... "اب اُسکی
 آنکھوں کی سامنے فلم کی طرح اُسکے ساتھ ہونے والا واقعہ چلنے لگا تھا... "بابا.....
 !.....؟ وہ چلائی تھی... "اُسکی چلانے کی آواز اتنی بلند تھی کہ پاس کے

پڑوسی بھی جگ جائے.... "عالیان جو اُسکے روم میں ہی تھا.. "وہ جلدی سے دوڑ کر آیا تھا... "کیا ہوا مایو..؟ وہ فکر مندی سے اسکو دیکھتے پوچھا تھا.. مجھے بابا کے پاس جانا ہے.. "کہاں ہے میرے بابا.. "اعلیٰ وہ ٹھیک تو ہیں نہ... بتاؤ تم چپ کیوں ہو..؟ اعلیٰ میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے... مجھے پتہ ہے میرے بابا کا تم نہیں بتاؤ گے... " کوئی بات نہیں میں ہی اپنے بابا کے پاس چلی جاتی ہوں... "وہ زاروں قطار رو رہی تھی اور عالیان سے بار بار اپنے بابا کا پوچھ رہی تھی... "جب عالیان نے اسکو کچھ نہیں بتایا تو اسنے بیدردی سے اپنے ہاتھوں میں لگی ڈرپ ہٹائی اور باہر کی طرف بھاگنے لگی... " جب عالیان نے بڑی مشکل سے اسکو کنٹرول کیا تھا.. "اور اسکا سر اپنے سینے سے لگا کر بولا.... "مائشا میری بات دھیان سے سنو... "تم اللہ کی نیک بندی ہو نہ.. "السلپر یقین رکھتی ہو ہے نہ.. اس نے مائشا کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا.. "جس پر مائشا میں گردن ہاں میں ہلائی تھی.. "تو پھر تم اس پر بھی یقین رکھتی ہو گی کہ موت زندگی یہاں تک کے جو اس دنیا میں ہو رہا ہے سب اللہ کے اختیار میں ہے... مائشانے پھر سے گردن ہاں میں ہلائی تھی.. "تو پھر سنو تمہیں رونا نہیں ہے.. یہ سب جو ہو اوہ اللہ کی امانت تھے جو اللہ نے انکو واپس لے لیا ہے... "مائشا کو سمجھ نہیں آیا کہ اللہ نے کیا واپس لے لیا ہے.... "کیا...؟ اسنے نا سمجھی سے اُسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا.. آنکھیں اُسکی

رونے کی وجہ سے سو جھ گئی تھی.. آواز بھی بیٹھ گئی تھی.. "بولنے میں اسکو بہت تکلیف ہو رہی تھی.. "وہ بمشکل بولی تھی.. یہی کہ اللہ نے کمال چاچو کو اپنے پاس بلا لیا ہے.. "وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہے... "مائشا چاچو اب ہمارے درمیان نہیں رہے..... اور مائشا کو لگا جیسے اُسکے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا شیشہ ڈال دیا ہو.. "وہ جھٹکے سے عالیان سے دور ہوئی تھی... "اور بولی.... تم جھوٹ بول رہے ہو.. " نہیں میرے بابا مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے... نہیں جاسکتے... وہ بار بار گردن نفی میں ہلاتے بول رہی تھی "جب اُسکے کانوں میں اپنے بابا کے بولے گئے الفاظ گونجنے لگے.. مائشا بیٹا آپ مجھ سے ایک وعدہ کرو گی.. "مائشا نے نہ سمجھیں سے اپنے بابا کی طرف دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کون سا وعدہ..؟ بیٹا اگر آپکے بابا نہیں رہے نہ تو آپ کبھی اللہ کو نہیں بھولے گی.. "باقاعدگی سے نماز ادا کیا کرے گی "اور اللہ سے کبھی مایوس بھی مت ہونا.. کیونکہ جو اللہ سے مایوس ہو کر اپنا راستہ بدل لیتے ہیں.. "اللہ انکو نہ پسند کرتا ہے.. "اور بیٹا اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا کرنا "چاہے کتنی بھی بڑی پریشانی ہو "جو شخص اللہ کے سپرد اپنا معاملہ چھوڑتے ہیں نہ تو اللہ اتنا اچھا فیصلہ کرے گا.. "کہ دنیا اگر ساری بھی کرنی چاہے تو بھی نہیں کر سکتی بیشک وہ بہت اعلیٰ فیصلہ کرتا ہے.. "یعنی بابا جانتے تھے کہ وہ اب میرے ساتھ نہیں رہ پائے گے اس

لیے ہی اُنہوں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا.. "ہاں بابا کو پتہ تھا... میں مایوس نہیں ہوں گی.."

میں اپنے بابا سے کیے گئے ہے وعدے کو بخوبی نبھاؤں گی... اس نے جلدی سے اپنے آنسو پوچھے تھے اور وضو کرنے کے لئے ہاتھ روم چلی گئی... کیونکہ اسکا ٹریٹمنٹ حویلی میں ہی چل رہا تھا... "عالیان نے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا.. "جس نے کتنی جلدی اپنے آپ کو سمجھا لیا تھا" اگر ماٹشا کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو ضرور واویلا شروع کر دیتی... لیکن وہ ماٹشا کمال حسن تھی.. "جس کا الیڈر اٹوٹ یقین تھا.. "اور کبھی نہ ٹوٹنے کے لیے تھا... اس دن عالیان ملک شاہ ماٹشا کمال احسان شاہ کے محبت کا روگ لگا چکا تھا.. "کبھی نہ مٹانے کے لیے.. اور اُسکی یہی محبت ایک دن اس نام سے پکارے جانے والی تھی "کبھی روگ نہ لگانا پیار کا"

حال

آج کا موسم پچھلے دن سے کافی مکتلف تھا.. "ایک خوشگوار سامو سم" آسمان پر سورج کی روشنی خوب دمک رہی تھی ہلکی ہلکی ہوائیں سکون بخش رہی تھی "وہ ہر روز کی طرح معمول کے مطابق اٹھی "نماز ادا کی اور پھر سب کے لئے ناشتہ تیار کیا.. "اور یونیورسٹی کے لیے نکل گئی... "وہ جب یونیورسٹی پہنچی تو رامین اُسکو گیٹ پر ہی انتظار کرتے ملی

.. "اسنے راین کے پاس جا کر اسکو سلام کیا" السلام وعلیکم.. وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ.. "کیا حال چال ہے..؟ بھئی" راین مزاحیہ انداز اپناتے بولی... "جو تیرا الحمد للہ وہی میرا... "مائشانے اپنے قدم کلاس روم کی طرف بڑھاتے سیدھے سادھے انداز میں اسکو جواب دیا تھا.... "یار مایو تجھے پتہ ہے" تونہ اپنے برتھڈے والے دن اتنی ی ی ی ی ی ی ی ی... اتنی ی ی ی ی ی ی ی ی... وہ کچھ بولتی مائشادر میان میں بات کاٹتے بولی.. "اس سے آگے بھی کچھ ہوگا.. "یا پھر اتنی ہی رٹا ہوا ہے... "ارے تو کچھ بولنے دے گی تو ہی بولوں گی نہ.. "وہ زچ ہو گئی تھی.. "وہ پھر شروع ہوئی.. "ہاں تو میں بول رہی تھی کہ تو اپنے برتھڈے پر بہت ہی پیاری لگ رہی تھی.. "بلکل موم کی گڑیاں کی طرح.. "سچ میں... "اچھا اچھا چل کلاس میں چلتے ہے وہ اُسکی بات کو نظر انداز کرتی بولی... "کیا یار رر.. مائشا بندہ تھینک یو ہی بول دیتا ہے.. "لیکن تم ٹھہری پرانے ٹائم کی بی اماں.. "راین نے مائشا کو طنز کیا تھا.. ہاھاھاھاھا.. اُسکی بات پر مائشا پختیار ہنسی.. "حالانکہ یہ ہنسنے والی بات نہیں تھی.. واہ کیا بات ہے..؟ بڑی خوش ہو.. "ہمیں بھی بتاؤ اس خوشی کا راج راین نے اسکو کو ہنی مارتے پوچھا.. "نہیں نہیں.. "میں کہاں خوش ہوں.. "بس میڈم تمہارے چہرے پر ہنسی آگئی.. "مائشا نے اس سے کہا تھا... "اب یہی رکنے کا اردہ ہے.. "چلو جلدی کلاس.. میں ورنہ آج سر

عباس سے ہم دونوں کی خیر نہیں۔۔۔ ماٹھانے کہا تھا اور دونوں کلاس کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔ "دوبجے کے قریب اُسکی چھٹی ہوئی.. "وہ اور راین دونوں یونیورسٹی سے باہر کھڑی تھی.. "راین اپنے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی.. "اور ماٹھانے کے جانے کا... "اس نے دوسری طرف کھڑے گاڑی سے ٹیک لگائے منہال کو دیکھ لیا تھا... "لیکن وہ اب فحال نہیں جاسکتی تھی کیونکہ.. "راین اُسکے ساتھ جو کھڑی تھی۔۔۔ "یار ماہو وہ دیکھ "منہال بھائی.. "راین نے اسکو اشارے سے دوسری طرف کھڑے منہال کا بتایا۔۔۔ "ہوگے ہم کو کیا لینا.. "چھوڑو اور اپنے ڈرائیور کو کال کرو" پھر مجھے اکیڈمی بھی جانا ہے.. "وہ کندھے اُچکاتی بولی... "چل یار جب تک ڈرائیور نہیں آتا ہم اُن سے مل لیتے ہے "میں پارٹی والے دن بھی نہیں مل پائی تھی.. "راین نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسکو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے گئی تھی..

وہ کالے رنگ کے پٹھانی کرتا شلوار پہنے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہا تھا.. "اس نے ایک نظر آئینے میں دیکھا اور پھر کار کی چابی اور والٹ اٹھاتے باہر لاؤنج میں آ گیا.. "کہیں جا رہے ہو بیٹا.. "عائشہ بیگم جو لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی.. "منہال کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھ بیٹھی.. "ہاں ماما" بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں.. "وہ اپنی

ماما کے پاس آکر بہت پیار سے بولا۔ "اچھا کون سا کام..؟ آج تو اپنے گھر پر ہی رہنا تھا" تو پھر اب یہ ضروری کام..؟ "وہ ماما میں آپ کو آکر بتاؤں گا۔" بس آپ دعا کیجئے گا.. "کہ اللہ میرا کام آسان کر دیں.. "آمین.. "لیکن کچھ تو بتاؤ بیٹا..؟ عائشہ بیگم نے پھر سے پوچھا تھا.. "ماما بس آپ یہ سوچ لیں اگر میرا یہ کام ہو گیا" تو مجھے میرے جینے کی وجہ مل جائیگی.. "میرے سارے دکھ سارے غم چھٹ جائے گے.. "ماما آپ کے بیٹے کو اُسکی زندگی مل جائے گی.. "وہ مہویت سا اپنی ماما سے بول رہا تھا.. "چہرے اور آنکھوں سے آج ایک الگ ہی خوشی چھلک رہی تھی.. "کچھ پالینے کی چمک.. "عائشہ بیگم کو پل نہیں لگا تھا اسکو سمجھنے میں.. "کون ہے وہ..؟ عائشہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا تھا.. "آخر کو جو انکے بچوں کی خوشی تھی وہیں انکی کی خوشی تھی.. "منہال نے حیرت سے اپنی ماما کو دیکھا.. "ایسے کیا دیکھ رہے ہو بیٹا..؟ میں تمہاری ماما ہوں.. " اور تمہیں تم سے زیادہ جانتی ہوں۔۔ "بتاؤ کون ہے وہ خوش نصیب جس نے میرے بچے کو اتنی بڑی خوشی دی.. "عائشہ بیگم نے منہال کو اپنی طرف حیرت سے تکتا پایا تو وہ بولی تھی.. "مانشا.. "ہاں ماما وہ مانشا کمال شاہ ہے.. "منہال نے اسکا نام اس طرح اپنے لبوں سے ادا کیا تھا کہ جیسے وہ کوئی کانچ ہو "اگر تھوڑا سا دباؤ ڈالا تو کبھی ٹوٹ ہی نہ جائے.. "جاؤ بیٹا" اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے.. عائشہ بیگم نے اسکو دعا دی.. "اور پھر

وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ اب وہ یونیورسٹی کے سامنے کھڑا مائشا کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

جب اسکور امین اور مائشا یونیورسٹی گیٹ سے باہر نکلتی دکھائی دی۔۔۔ "وہ ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔۔" اس نے ہاتھ ہلا کر مائشا کو اپنے یہاں موجود ہونے کا بتانا چاہا۔۔۔ "لیکن پھر یہ سوچ کر ارادہ ترک کر دیا کہ شاید مایونے رائین کو نہیں بتایا ہو۔۔۔" اب وہ بھی رائین کے جانے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔ "اسکو انتظار کرتے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب مائشا اور رائین اپنی طرف آتے دکھائی دی۔۔۔" اب وہ دونوں اُس تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ "السلام و علیکم۔۔۔" رائین نے سلام میں پہلا کی تھی۔۔۔ "و علیکم السلام۔۔۔" اس نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مائشا کو دیکھا تھا اور اُسے دیکھ کر تو وہ مہبت رہ گیا تھا۔۔۔

پنک اور بلیک رنگ کی گھیر دار فرائیڈ "حجاب میں لپٹا پُر نور چہرا" جو میکپ سے بالکل پاک تھا۔۔۔ "وہ ہمیشہ کی طرح دل کو چھو گئی تھی۔۔۔" مائشا کو دیکھ کر اُسکی آنکھوں کی چمک اور بڑھی گئی تھی۔۔۔ "جو مائشا کی نظروں سے منفی نہیں رہی تھی۔۔۔" کیا میں آپ کو بھائی بلا سکتی ہوں۔۔۔؟ اُسکی محویت کو رائین کی آواز نے توڑا۔۔۔ "جی جی بلکل۔۔۔! منہاں نے اسکو اجازت دی تھی۔۔۔" تو ٹھیک ہے۔۔۔ "آج سے آپ میرے بڑے بھائی ہے اوکے ڈن رائین خوش ہوتے بولی۔۔۔" اوکے چلبلی سے گڑیاں ڈن اُس نے بھی بدلے میں مسکراتے کہا تھا۔۔۔ "اچھا تو پھر اس خوشی میں ایک کافی ہو جائے۔۔۔" رائین سے بھائی

ملنے کی خوشی سنبھالے ہی نہیں سنبھل رہی تھی "تو محترمہ نے منہاں کو کافی کی پیشکش بھی دے ڈالی.. "اس کی بات پر منہاں نے ایک نظر کھڑی مائٹا پر ڈالی اور پھر بولا.. " نہیں گڑیاں.. " آج نہیں پھر کبھی... " اوکے رابین جلدی سے مان گئی تھی.. " اچھا مایو میں چلتی ہوں میرا ڈرائیور آگیا ہے.. " چلو میں تمہیں بھی ڈراپ کر دیتی ہوں اکیڈمی تک.. " اس نے ساتھ ہی ساتھ اسکو ڈراپ کرنے کا بھی کہا... "ن نہیں تم جاؤ میں چلی جاؤ گی.. " یہیں پر تو ہے.. اوکے...! اپنے خیال رکھنا اور بھائی آپ بھی " اللہ حافظ.. " وہ کہتی وہاں سے چلی گئی تھی... " اب وہاں اُن دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا.. " کیونکہ انکی یونیورسٹی سوسائٹی سے تھوڑا الگ ایک سنسان جگہ پر تھی.. " وہاں پر روڈ ضرور تھا.. " لیکن وہاں ایک دو گاڑیاں بمشکل گزرتی تھی.. " تھوڑا ریش تبا ہوتا جب یونیورسٹی کی چٹھی ہوتی.. " اور پھر سنسان ہو جاتا.. " ابھی بھی وہاں ایسا ہی تھا.. " جی بولے.. " مائٹا کو جب کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے یہی بول دیا.. " مائٹا نے بمشکل ہی اپنی پلکیں اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا تھا... " جیسے ہی اس نے اپنی پلکوں کی گھنی جھالر اٹھائی " منہاں کو اپنی اور تکتا پایا.. " اُسکی کئی ساری ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. " منہاں... اس نے پہلی بار اسکا نام اپنے لبوں سے ادا کیا تھا... " منہاں کو مائٹا کے منہ سے اپنا نام سن کر بہت سکون ملا تھا... " ماشاء اللہ... آپکے لبوں سے میرا نام

کتنا اچھا لگتا ہے.. "وہ بختیاری میں بول گیا تھا...." جب اسکو احساس ہوا کہ وہ بختیاری میں کیا بول گیا ہے تو "وہ اپنی نظروں کو ادھر ادھر دوڑائے بولا تھا... " یہاں پر نہیں " کہیں اچھی سی جگہ چل کر بات کرتے ہیں " ماٹھانے اُسکی طرف دیکھا. " اور گردن ہاں میں ہلا دی... " گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی تھی... " اور منہاں نے بھی گاڑی آگے بڑھا دی.....

صرفان اپنے روم میں چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا.. "جب سے وہ دہلی سے اپنے دوست کی انگیجمنٹ میں سے واپس آیا تھا " بس اُسکے دل اور دماغ میں وہ ہی چل رہی تھی.. " آنکھیں کھولتا اسکا چہرہ نظر آتا " بند کرتا تو اسکا لہراتا ہوا آنچل میں سے ہنستا ہوا چہرہ نظر آتا.. اُسکی آنکھوں کے سامنے فلپش لائٹ کی طرح فلم چل رہی تھی.. " وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بار بار علیینہ کے چہرے کی طرف بھی دیکھ رہا تھا.. " وہ خاموش سی کھڑکی کے باہر دیکھ رہی تھی.. " جیسے اُس ک علاوہ کوئی بھی یہاں پر نہ ہو " علیینہ نے اسکو بلکل فراموش کر دیا تھا.. " اور صرفان کو اپنے کیے پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی.. " جب بہت دیر گزر گئی.. " آہ ہمممممم..... اسنے کھانس کر علیینہ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا.. " علیینہ نے اُسکے کھانس نے پر باہر سے نظر ہٹا کر اُسکی طرف چہرا کیا.. " آئی ایم

سوری علیہ... صرفان نے اُسکی طرف دیکھتے ہوئے معافی مانگی۔ "علینہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا" جیسے پوچھ رہی ہو "کہ یہ معافی کس لیے..؟ علیہ مجھے معاف کر دو.. "میری اُس غلطی کے لئے.. "پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا.. "مجھے اس نام سے بہت اریٹھ ہے.. "مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی غصہ آجاتا ہے... "علینہ کی آنکھوں میں ایک دم آنسوؤں نے اپنا ڈیرہ جمایا تھا.. "جو صرفان کی آنکھوں سے بالکل منفی نہیں رہے تھے... "علینہ نے آنسوؤں کا گولا اپنے اندر اتر اور پھر بولی... "اُس اوکے... "اس نے یہ بول کر اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف کر لیا تھا... "اور صرفان کو اپنے کتے پر ڈھیروں شرمندگی نے گھیر لیا تھا... "اُنکا یہ سفر بالکل خاموشی سے کٹا تھا... "ساڑھے سات گھنٹے میں وہ لوگ دہلی کے حدود میں تھے... "صرفان نے پہلے علیہ کو اُسکے کزن کے گھر پر چھوڑا اور وہاں سے اپنے دوست کے گھر پر چلا گیا... "اگلے دن ہادی کی انگیجمنٹ تھی... "صبح سے ہی یوسف ویلا میں چہل پہل تھی... "آج کا موسم بھی خوشگوار تھا... "وہ ہادی کے ساتھ اُسکے روم میں اسکو لیکچر پر لیکچر دیے جا رہا تھا... "کیا یار...؟ یہ بھی کوئی کلر ہے..؟ اس نے ہادی کی ڈریس پر طنز کرتے کہا تھا.. "مقصد صرف ہادی کو پریشان کرنا تھا... "ہاں تو کیا برائی ہے اس ڈریس میں "اچھی خاصی ٹھیک ٹھاک تو ہے... "تو بس مجھے پریشان کر رہا ہے... "ہادی نے اپنے

کپڑوں پر غور کرتے صرف ان کو جواب دیا..... ہاھاھاھاھا..... "تجھے اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔" بلکل ایسا لگ رہا ہے "جیسے آج تیری انگیجمنٹ نہ ہو کر رخصتی کر رہے ہو... "وہ اسکا مذاق بناتے بولا... "تو کچھ بھی بول.. "لیکن میں پھر بھی چلیج نہیں کرنے والا.. "کیونکہ یہ ڈریس انعام کی پسند کی ہے.. "وہ بھی آخر اسکا دوست تھا بلکل اُسکی طرح ایک نمبر کا ڈھیٹ..... "ہادی نے اپنی منگیترا کا نام لیکر اسکو کہا تھا... "ہاھاھاھاھا بیٹا" تو پکا مجنوں ہے... "اور مجھے لگتا ہے وہ دن دور نہیں جب تجھے سب جوڑوں کا غلام سے جانا کرے گے... "وہ ہنستے ہوئے بولا... "کوئی بات نہیں بیٹا.. "بنالے مذاق جتنا بنانا ہے.. "ایک دن ہمارا بھی آئیگا... "پھر میں بتاؤں گا کون جوڑوں کا غلام ہوگا.... "ہادی نے چباتے ہوئے کہا تھا.... "ہاہاہاہا" اور آپکی اطلاع کے لیے وہ دن کبھی نہیں آئے گا... "صرف ان نے اُسکی بات جب ہنسی میں اڑائی تھی.. "تجھی باہر سے دروازہ نوک ہوا.. "اور ہادی کی ماما اندر آئی.. "بیٹا چلو بہت دیر ہو گئی ہے.. "بار بار فون آرہے ہیں "اور انعم کی فیملی بھی فارم ہاؤس کے لیے نکل چکے ہے.. "اوکے ماما بس ہم آئے یہ بولتے ہوئے ہادی نے باقی کی تیاری فنش کی اور وہ دونوں نیچے لاؤنج میں آگئے جہاں سب بس ان دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے.... "وہ لوگ بھی فارم ہاؤس کے لیے نکل چکے تھے... "جیسے ہی وہ لوگ فارم ہاؤس گئے تو لڑکی والوں نے بہت ہی

شاندار اُن کا استقبال کیا تھا... "وہ دونوں اسٹیج پر آ کر بیٹھ گئے.. "تھوڑی دیر میں لڑکی کی اینٹری ہوئی تھی... "اور اُسکے ساتھ علینہ بھی تھی "اسکو دیکھ کر صرف ان کو جھٹکا لگا تھا... "اور پھر وہ اسکو بس دیکھتا ہی رہ گیا... "وہ ہرے اور گلابی رنگ کا لہنگا اور اس پر لونگ کرتا پہنے "گلے میں دوپٹہ ڈالا ہوا تھا.. "ہری آنکھیں، بھرے بھرے گال، گلابی لب جن پر ہلکے گلابی رنگ کی لب گلو ز لگائی ہوئی تھی، سنہری بالوں کو کھول کر آگے طرف کیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ اسکا دل دھڑکا گئی تھی..... واہ بیٹا تیرا بھی وہ دن دور نہیں جب تم بھی جو روں کے غلام بنو گے... "ہادی نے اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے "اسکا پوائنٹ اُس پر ہی مارا تھا....." جس پر صرف ان نے اسکو گھورا تھا "اور بولا....." بیٹا میرا دن تو ابھی دور ہے "لیکن تیرا" تیرا تو آج سے ہی شروع ہو گیا..... "اس نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تھا۔۔۔ جس پر ہادی بس اسکو گھورتا ہی رہ گیا تھا..... پھر سارا فنکشن اس نے بس علینہ کو دیکھتے ہوئے گزرا تھا "اففففففف..... کیا بلہ سر پڑ گئی.. "ایک مہینہ گزر گیا ہے ان سب باتوں کو "لیکن پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہی ہے میرا" وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا..... "یا اللہ میں کیا کروں... "یہ لڑکی تو میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی.. " وہ خود سے بڑبڑایا..... "کبھی مجھے اس پٹر پٹر سے محبت تو نہیں ہو گئی... "اس کے دماغ

میں دھماکہ ہوا تھا..... "نہیں نہیں..... یہ میں کیا سوچ رہا ہوں... "ایسا کیسے ہو سکتا ہے...؟ وہ اتنی لڑاکوں قسم کی لڑکی ہے... اللہ ہی بچائے.. "اس نے یہ بولتے ہوئے ایک لمبی اہ بھری..... "مجھے اس سے محبت نہیں ہو سکتی.. "وہ اپنے آپ کو جھٹلانے لگا.. "کیوں نہیں ہو سکتی..؟ محبت پر بھی کسی کا کبھی زور چلا ہے.. "جو مجھے اس سے محبت نہیں ہو سکتی.. "اُس نے خود کو دپٹتے ہوئے سوچا..... "ہاں مجھے ہو سکتی ہے محبت...! بلکہ مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے.. "ہاں ہو گئی ہے مجھے علینہ سے محبت.. "ہاں ہو گئی ہے مجھے اس سے محبت... "میں محبت کرنے لگا ہوں... جب اسکو پتہ چلا کہ اسکو محبت ہو گئی ہے... "وہ خوشی سے بھنگڑے ڈالنے لگا.. "مجھے محبت ہو گئی.. وہ بہت زور سے چلایا... "آئی لویو" علینہ "آئی لویو ٹو" صرفان جہانگیر کی جان "وہ بار بار زور زور سے چلا چلا کر سب کو بتانے کی کوشش کر رہا تھا "اوہہہہ بلے بلے.... وہ اپنے روم میں گول گول گھوم کر پنجابی ڈانس کرنے لگا.. "کیونکہ اسکو محبت ہو گئی تھی.. "اس لیے..... "اگر اس وقت کوئی صرفان جہانگیر کو یوں بھنگڑے ڈالتے دیکھتا تو یہ نہیں بتا سکتا تھا.. "کہ یہ ایک ڈاکٹر ہے.. "اور اگر یہاں پر مدیحہ ہوتی تو پھر صرفان کا تو اللہ ہی مالک تھا..--- یہ تو اچھا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں تھا "اور اگر کوئی اور دیکھ لیتا تو وہ بولتا.. "کہ یہ کوئی سر پھرا ہے.. "جو یوں بھنگڑے

ڈال رہا ہے... "وقت نے بھی اُسکی خوشی پر بھنگڑے ڈالے تھے۔۔۔" کیونکہ اللہ نے صرف ان جہانگیر کو بغیر آزمائش کے اُسکی محبت کو اُسے دینے پر کن بول دیا تھا.. " صرف ان جہانگیر جیسے بہت کم لوگ ہوتے ہے.. "جن کو اللہ تعالیٰ بغیر آزمائش کے انکی سب سے محبوب چیز عطا کرتا ہے...."

سنسان سا جنگل چاروں اطراف سے عجیب عجیب سی آوازیں آرہی تھی.. "اُسکے پیچھے جنگلی کتے دوڑ رہے تھے.. "اور وہ ان سے بچنے کے لئے کبھی ادھر تو کبھی ادھر چھپنے کی کوشش میں تھی... "دوڑنے کی وجہ سے پیروں میں جو سوکھے پتے آرہے تھے "وہ بھی ایک بھیانک آواز کر رہے تھے چڑچڑچڑ..... جس کی وجہ سے خوف کے مارے اسکا دل حلق سے باہر نکلنے کو بیتاب تھا۔۔۔ وہ دوڑتے دوڑتے جنگل کے درمیان میں رُکی پھر چاروں اطراف میں نظر دوڑائی... "کتوں کی آواز اسکو اپنے بہت قریب سے آرہی تھی.. "بھاگتے بھاگتے اسکا بُرا حال ہو گیا تھا.. یا اللہ کہاں جاؤں..؟ یا کہاں چھپوں میں... "وہ حواس باختہ سی اپنے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگی.. "لیکن اسکو کہیں بھی چھپنے کی جگہ نہیں دکھائی دی۔۔۔ اس نے پلٹ کر ایک نظر اپنے پیچھے دیکھا... "جہاں سے کتوں کی آوازیں آرہی تھی..."

بھوں بھوں بھوں..... دو تین جنگلی کتے اسکو دکھائی دیئے... یا اللہ یہ تو میرے بہت قریب ہے.... "کیا کروں کیا کروں..." اسکی آنکھوں سے آنسوؤں چھلکنے لگے تھے.... جب اسکو کوئی جگہ نہیں دکھائی دے تو وہ پھر سے بن سوچے سمجھے دوڑنے لگی تھی..... آں آں آں آں..... اسکا کسی گڈھے میں پیر پھنس گیا اور وہ زمین بوس ہو گئی..... وہ اپنے پیر کو گڈھے سے نکالنے کی بہت کوشش کر رہی تھی..... اس سے پہلے وہ اپنے پیر کو نکال پاتی۔۔ کتوں نے اسکو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بھونکننا شروع کر دیا..... بھوں بھوں بھوں بھوں بھوں بھوں..... اسکو بہت ڈری لگ رہا تھا پلیز مجھے کچھ مت کرو۔ دیکھو میں تمہیں بہت سارا کھانا لگا کر دنگی... "لیکن مجھے کچھ مت کہو پلیز ز..... وہ روتی ہوئی التجائیں انداز میں کتوں کے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی... "جیسے وہ جانور نہ ہو کر انسان ہو.. "اور وہ کتے اسکی بات کو سمجھتے ہو..... لیکن وہ تو جانور تھے.. "اور وہ بھی جنگلی کتیں کیسے اپنا شکار اپنے ہاتھ سے جانے دیتے... "وہ کتیں تو اپنے شکار کو سامنے دیکھ کر اس پر جھپٹ پڑے تھے..... اللہاااااااااا.....

..... اسکی چیخ بلند تھی. "وہ چیختی ہوئی اٹھ بیٹھی.. "پسینے سے پورا جسم شرابور تھا.. "ماتھے پر ننھے ننھے قطرے دکھ رہے تھے.....

ڈر کی وجہ سے اس نے ابھی بھی اپنی آنکھیں بند کی ہوئی تھی..... "کیا ہوا جانِ حیات.....؟ کسی نے فکر مندی سے اپنی مخصوص مغرور آواز میں پکارا تھا.. "اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھولی... اور سائڈ پر بیڈ کے نزدیک پڑے سٹول پر دیکھا..... جہاں کوئی بیٹھا تھا... "اُسکی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی ہی رہ گئی... وہ اسکو دیکھ کر ہی اپنے خواب کو بھول گئی تھی.."

اسکو ایک پل بھی نہ لگا تھا اسکو پہچاننے میں... "اس شخص کو وہ کیسے بھول سکتی تھی...؟ اس شخص کی وجہ سے ہی تو وہ پچھلے ایک مہینے سے بیڈ کی ہو کر رہ گئی تھی... "اس ایک مہینے میں اس شخص کِ بار بار کال آنا" کبھی اُسکے پر سنل نمبر پر تو کبھی آفس والے نمبر "وہ بہت پریشان ہو کے رہ گئی تھی... "اور آج تو حد ہی کر دی اس شخص نے "اب وہ اس کے روم تک آپہنچا تھا... "آپ پ پ.....؟ وہ گھبراتی ہوئی اسکو دیکھ کر بولی..... "جی جانِ سازی... وہ سٹول پر سے کھڑا ہو کر اُسکے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا..... اور اُسکے ماتھے کو چھونے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا "مدیحہ اُسکے یوں بیڈ پر بیٹھنے سے اور ہاتھ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر سہمتی ہوئی تھوڑی پیچھے کو کھسکی... "جو کی شہزین کونا گوار گزرا..... "اور اس کو مدیحہ پر بہت تاؤ آیا تھا" اس نے غصے سے اسکا بازو پکڑا "اور اُسکے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی اور لے جاتے ہوئے بیڈ کراؤن سے لگا

گیا.... "پھر اپنا چہرہ مدیحہ کے چہرے پر جھکایا اور اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس سے گویا ہوا... "کتنی بار میں نے تمہیں کال کی ہی" لیکن تم نے اٹھانا بھی ضروری نہیں سمجھا" یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں پھر بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے والا... "اور میں نے پہلے بھی تم کو سمجھایا تھا... کہ مجھ سے کبھی دور ہونے کی کوشش مت کرنا..... وہ غصے سے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا..... اُسکی پکڑا تنی مضبوط تھی کہ مدیحہ کو اپنی انگلیاں ٹوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی..... اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنے کو تیار تھے... "درد کی وجہ سے وہ کرہ اٹھی.. آں.. لیکن مقابل پر غصہ اتنا سوار تھا کہ اُسکی کراہت کو نہیں محسوس کر پایا تھا..... درد اتنا شدید تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر گالوں پر پھسلنے لگے تھے..... شہزین نے جب اُسکی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اسکو اپنے غصے کا احساس ہوا تھا.... اس نے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا... "لیکن ابھی بھی وہ اُسکے چہرے پر جھکا ہوا تھا. لیکن تھوڑے ہی فاصلے پر تھا اسکا چہرا..... آئی ایم سوری....

I am sorry Jaan.....

I really really sorry to Jaan...

مجھے غصہ آ گیا تھا.... "تمہارا مجھ سے یوں دور ہونا مجھے برداشت نہیں ہوا تھا..." اس لیے غصے میں میں نے تمہیں درد پہنچا دیا... "سوری جانِ شازی....." کیا تھا یہ شخص .. "کبھی غصہ کرتا تو کبھی معافی مانگتا..." آخر اس کے روپ کتنے تھے.....؟ مدیحہ تو بس اس شخص کو دیکھتے ہی رہ گئی تھی..... "جس کا چہرہ بھی صاف نہیں دکھ رہا تھا.... روم میں اندھیرا ہونے کے باعث اسکو بس اُسکے ہونٹ اور آنکھیں دکھائی دے رہی تھی..... وہ اب درد دے کر معافی مانگ رہا تھا..... اور اپنی وجاہت بھی پیش کر رہا تھا.. پھر وہ تھوڑا سا اُس پر جھکا تھا..--" اور اپنا حق استعمال کرتا اپنے لبوں سے اُسکے گالوں پر سے آنسوؤں کو چُسنے تھے.. "نہ جانے کیوں..؟ لیکن مدیحہ کو اس شخص کا یوں چھونا بالکل بھی بُرا نہیں لگا تھا...." شہزین نے اُسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی نشانی چھوڑ دی تھی..... وہ اب اس سے تھوڑا دور ہوا اور بولا... "جانِ شازی... بہت جلد تم میری دسترس میں ہوگی..." تم صرف میری ہو... صرف اور صرف شازی کی..

Mine only you are mine.....

Jaan e shaazi.....

I will coming soon.....

اپنا بہت سارا خیال رکھنا... "میرا انتظار کرنا.. اپنے شازی کے لئے...." کیونکہ تم میری زندگی ہو.. "آگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں یعنی تمہارا شازی ختم ہو جائے گا بلکل ختم..... تم سانس ہو میری "جسم میں ہوں تو تم روح ہو میری، اگر دل میرا ہے تو اس کی دھڑکن تم ہو..... وہ ایک جذب سے اسکو دیکھتے بول رہا تھا..... "مدیجہ خاموشی سے بس اسکو سن رہی تھی.... نہ جانے کیوں..؟ لیکن مدیجہ کو اس "حائڈین" شخص پر ایمان لانے کو دل کر رہا تھا... "اُسکی لبوں کے الفاظ.. "آنکھوں سے چھلکتی چمک... "اُسکے الفاظوں کی ترجمانی ان سب میں اسکو سچائی نظر آ رہی تھی..... کروگی نہ انتظار میرا...؟" اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا... "مدیجہ جو اُسکی ہی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی... "بیختیاری میں وہ گردن ہاں میں ہلا گئی تھی..... پھر وہ شخص کب گیا کیسے گیا...؟ اسکو پتہ ہی نہیں چلا تھا... "وہ تو بس اس "حائڈین" شخص کے سحر میں اس قدر جکڑ چکی تھی کہ.. "اس کا سحر تب ٹوٹا.. "جب اسکو دروازے پر دستک سنائی دی..... مدیجہ بی بی..... دھڑا دھڑا..... آجاؤ... "اس نے دروازے کی طرف چہرا کیا اور دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی.. "جب تک اس نے اپنا حلیہ درست کر لیا تھا..... دروازہ کھلا اور اندر آنے والی رحیمہ تھی..... آووو..... بی بی جی

آپ اب تک سو رہی ہے..... رحیمہ کو حیرت ہوئی.... مدیحہ کے اتنی دیر تک سونے پر تو وہ بولی..... بی بی جی آپ کو پتہ ہے "میری اماں تو اتنی دیر تک سونے پر میرے سر پر جوتے برسادیتی...." اور کہتی الگ سے.. "اے منوس ماری تجھ جیسی کڑی تو پورے محلے کی زمے داری اٹھالیتی ہے.. "اور تو ہے کہ تو نے منوسیت پھیلا کر رکھا ہے....." وہ ایسے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنا دکھڑا بتا رہی تھی کہ مدیحہ کی تو ہنسی ہی چھوٹ گئی تھی..... "پچھلے ایک مہینے سے وہ بہت کمزور ہو گئی تھی. "ہنسنا بھول گئی تھی.. نہ کسی سے بات کرتی.. "آفس جاتی.. "اور وہاں سے آکر سیدھا اپنے روم میں.... "جیسے وہ مرجھاسی گئی تھی.. "اسکو اب گھر سے باہر نکلنے کا دل نہیں کرتا تھا... "وہ اس شخص کی باتوں سے گھبرا گئی تھی... "یوں اچانک اُس شخص کا اُسکی زندگی میں آنا.. اُسکی زندگی کو پلٹ کر رکھ دیا تھا اس واقعے نے... "لیکن آج اس شخص نے ہی اُسکی ہنسی اسکا ڈر ختم کیا تھا... "یہ اُسکی اس شخص سے دوسری ملاقات تھی.. "اور اتنی.... اس سے زیادہ وہ سوچ بھی نہ پائی.. ہائے اللہ!.. بی بی جی آپ کتنا سوہنا ہنستی ہے.... "ایک بار پھر رحیمہ کی زبان میں خو جلی ہوئی تھی..... اچھانی بی جی ایک بات پوچھوں آپ سے... "رحیمہ نے رازداری سے اسکو دیکھ کر اجازت مانگی... "مدیحہ نے گردن ہاں میں ہلا کر اُس کو اجازت دے دی... "بی بی جی آپ پچھلے ایک مہینے سے کچھ کمزور سی ہو گئی

ہے..... "اور آپنے جیسے ہنسنا بھی چھوڑ دیا ہے.. "کچھ بات ہو گئی کیا...؟ رحیمہ نے مشکوک نظروں سے مدیحہ کی طرف دیکھتے ہوئے رازداری سے پوچھا تھا... "وہ کچھ جواب دیتی پیچھے سے آواز آئی..... "رحیمہ..... جاؤ اپنا کام کرو دیکھو کچن میں کیا ہو رہا ہے..... "وہ پلٹی عائشہ بیگم کو دیکھ کر بولی.. جی بیگم صاحبہ... وہ یہ بولتی وہاں سے چلی گئی تھی..... بیٹا اب کیسے طبیعت ہے تمہاری....؟ عائشہ بیگم نے مدیحہ کے سر پر بوسا دیتے پوچھا تھا... "اب ٹھیک ہوں ماما... اچھا.. "کچھ کھاؤ گی.. " عائشہ بیگم بولی.. "نہیں ماما بھی ضرورت نہیں ہے... "او کے بچہ.. بیٹا مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی... "جی بولے اب دونوں ماں بیٹی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی... "وہ بیٹا "آپ کا ایک رشتہ آیا ہے... "بہت اچھا ہے لڑکا.. "سب سے بڑی بات منہال کے دوست کا بڑا بھائی ہے... "آپ نے بھی دیکھا ہوا ہے "بیٹا آپ کو ان لوگوں نے پارٹی میں دیکھا تھا.. "تو آپ انکو بہت پسند آئی.. اس لیے وہ لوگ آنا چاہتے ہے.. " میں بول دوں کیا ان لوگوں کو دیکھنے آنے کے لیے... "اُسکی سوئی تو بس لڑکے پر ہی اٹک گئی تھی..... "جانِ شازی... بہت جلد تم میری دسترس میں ہو گی... "تم صرف میری ہو.. صرف اور صرف شازی کی..

Mine only you are mine.....

Jaan e shaazi.....

I will back coming soon.....

اپنا بہت سارا خیال رکھنا... "میرا انتظار کرنا..

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

"... اس کے کانوں میں ابھی تھوڑی دیر پہلے اس شخص کے بولے جانے والے الفاظ

گو نجنے لگے... "کہاں گم ہو بیٹا...؟ عائشہ بیگم نے اُسکی سوچ کی محوئیت کو توڑا تھا.."

ن نہیں ماما کہیں پر بھی تو نہیں.. "ماما آپ کو جو ٹھیک لگے وہ کریں۔۔۔۔۔ وہ یہ بول کر

اٹھ گئی تھی... "اور باہر لان میں آگئی۔۔۔ آج کا موسم بہت اچھا تھا..... وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس انجان شخص کے بارے میں سوچنے لگی تھی....." مجھے نہ جانے کیوں ایسا لگتا ہے۔۔ "جیسے اس شخص سے میرا کوئی شرعی رشتا ہو۔۔ ایسا لگتا ہے یہ میرا بہت اپنا ہے۔۔۔" میرا دل نہ جانے ریت کی طرح میرے ہاتھوں سے پھسل رہا ہے۔۔ "مجھے وہ شخص اچھا لگنے لگا ہے... "اُسکی قربت سے مجھے بہت سکون محسوس ہوتا" حالانکہ یہ ہماری دوسری ملاقات ہے۔۔ "لیکن ایسا لگتا ہے جیسے میں اسکو برسوں سے جانتی ہوں.. "وہ سوچ میں اس قدر گم تھی کہ اسکو صرفان کے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا تھا....." بھوں ں ں..... وہ ڈر کر اچھل ہی تو گئی تھی....." اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا.. "جہاں سرفان کھڑا دانتوں کی نمائش کر رہا تھا....." بھائی می ی..... یہ کیا طریقہ ہے...؟ پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی.. "اس نے سرفان کو دیکھ کر سکھ کی سانس لی اور پھر منہ پھلاتیں اس سے شکوہ کرنے لگی....." ہائے ے ے....." دیکھوں دیکھوں.. "وہ اُسکے گول گول گھومتے اسکو دیکھنے لگا اور پھر بولا بھئی میری جلی کلکڑ جیسی بہن بھی ڈر جاتی ہے... "یہ تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا...." وہ حیرت کی ایکٹنگ کرتا بولا۔۔ "مقصد صرف مدیحہ کو جلانا تھا..."

ہاھاھاھا....."

Very funny.....

"میں ڈرتی نہیں بس وہ خیالوں میں مبتلا تھی تو ایسی ہی کہ دیا میں نے.. "بھئی مدیحہ کی بھی تو کوئی عزت تھی.. "ایسے ہی تھوڑی نہ صرف انفقفسف. "کزن سے اپنی بعزتی کروالیتی.... ہاں ہاں مجھے پتہ ہے... "اچھا یہ بتاؤ ویسے سوچ کیا رہی تھی...؟ اور تم اتنی کمزور کیسے ہو گئی.....؟ مطلب جب میں دہلی گیا تھا تو تم اچھی خاصی گول گپہ سی تھی. "اور ایک مہینے کے اندر.. "لگتا ہے میرے کہنے پر عمل کر لیا ہے... تم نے ایک وقت کا کھانا چھوڑ دیا ہے۔ ہیں نہ "میں صحیح بول رہا ہوں نہ "وہ اب اسکو لگے ہاتھوں ٹانگ کھینچ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اسنے اپنی بات کی تصدیق بھی چاہی تھی.... "بھائی ی ی ی... "آپ مجھے پریشان مت کریں... "میں آل ریڈی بہت پریشان ہوں... "وہ کھستے ہوئے بول گئی... اُسکی بات پر سرفان کے کان کھڑے ہوئے اور وہ ایک دم سنجیدہ ہوا... "کیا ہوا گڑیاں...؟ کیوں پریشان ہو...؟ اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا... "ن نہیں بھائی.. "کچھ بھی نہیں میں نے تو ایسے ہی اینوی میں بول دیا ہے... "وہ نظریں چراتی بولی.. "اب تم اتنی بڑی ہو گئی ہو جو اپنے بھائی سے بات چھپانے لگی ہو... "چلو شاباش جلدی سے بتاؤ کیا ہوا ہے میرے پیچھے... "اب وہ اسکو لیے ایک بیچ پر بیٹھ گیا... ن ش ش... "جلدی سے جو پوچھا ہے صرف وہ

بولو.... "اس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اس سے کہا تھا... "اور مدیحہ کرتی کیا نا کرتی اسکو پھر بتانا ہی پڑا تھا.. "لیکن وہ وہ بات چھپا گئی تھی.. "جو اس کے لیے پرائیویسی سے کم نہیں تھی... "تھی تو وہ ایک لڑکی ہی "لڑکی چاہے کتنی بھی آزاد خیال ہو یا پھر اُسکے فیملی نے کتنی بھی آزادی اسکو دی ہو "لیکن وہ بھی کبھی اپنی گھر کی لڑکیوں کو اپنے گھر کی عزت کا جنازہ نکلنے کی اجازت نہیں دے سکتے.... "کیونکہ مال شہرت انسان کبھی بھی کما سکتا ہے... "لیکن عزت "عزت صرف ایک بار ملتی ہے... "اب یہ انسان کے اوپر ہوتا ہے وہ کیسے اپنی عزت کو بچاتا ہے..... کیا اااا...؟ اور تم اب بتا رہی ہو... وہ اُسکی بات پر چلا ہی تو گیا. "بھائی کیا بتاتی میں "وہ بولتا ہے کہ میرا اور اُسکا بہت پرانارشتہ ہے... "ہوں ل ل ل... سرفان نے بس اتنے پر ہی اکتفا کیا... "تم نے اسکا چہرہ دیکھا.. "نہیں بھائی... "اچھا ٹھیک ہے "تم پریشان مت ہو تمہارا یہ بھائی سب ٹھیک کر دے گا... تم چننا مت کرو سرفان نے اُسکی تسلی بخشی تھی.. "جس پر مدیحہ نے گردن ہلادی.... "اچھا منہال کہاں ہے...؟ بھئی بہت دن ہو گئے اپنی محبوبہ کو دیکھے... "اس نے مدیحہ سے پوچھا... "پتہ نہیں بھائی "ماما بتا رہی تھی کہ منہال بھائی کسی سے ملنے گئے ہیں... "آپکو پتہ ہے بھائی منہال بھائی کی ایک زبردست نیوز ہے میرے پاس... "مدیحہ کا اب کافی حد تک موڈ اچھا ہو گیا تھا تو وہ اپنی پرانی ٹون میں

آتی بولی.. "اُسکی بات پر سرفان کے کان کھڑے ہوئے تھے... "جلدی بتاؤ کیا نیوز ہے...؟ وہ بولا... "پہلے کچھ چاہئے.. "اتنی اچھی نیوز ہے میرے پاس ایسے کیسے بتا دوں اُسکے لئے پہلے کچھ دینا پڑے گا.. "وہ اپنی ہتھیلی اُسکے سامنے کرتی بولی.... "ویسے شرم تو بالکل بھی نہیں ہے لڑکی تم میں... "اتنی بڑی بزنس کی مالکن ہو لیکن پھر بھی وہیں بھکاریوں والی عادت... چپے چپے چپے..... "اس نے مدیحہ کو شرم دلانی چاہی تھی... "لیکن وہ بھی مدیحہ تھی "ہاں یہ بات آپ نے ہنڈریڈ پر سینٹ بالکل درست فرمائی... "اب کیا کروں آپ کے ساتھ رہ رہ کر میں نے شرم ایک طرف رکھ دی.. "کیونکہ جب بھائی میں ہی کوئی شرم نہیں ہو تو بہن سے آپ کیا توقع کر رہے ہے...؟ اسنے بھی لگے ہاتھوں سرفان کی ٹونٹ اس پر ہی دے ماری. "یہ لو اور بتاؤ کیا نیوز ہے...؟ سرفان نے اسکو گھوری سے نوازا اور اُسکے ہاتھ پر دو ہزار کے چند نوٹ رکھے تھے... "یہ ہوئی نہ بات... "اچھا تو بھائی بات یہ ہے.. کہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے بھائی اسکو پسند کرنے لگے ہے.... "اس نے جان بوجھ کر نام نہیں لیا تھا وہ مدیحہ ہی کیا جو سرفان کو ترسا ترسا کر کچھ نہ بتائے.... "مدی می می..... یہ جو رشوت لی ہے نہ اس لیے نہیں دی کہ تم مجھے تڑپا تڑپا کر بات بتاؤ گی... "اب جلدی سے پھوٹو.... اس نے مدیحہ کو لتاڑا تھا... "اچھا اچھا بھائی میں بتا تو رہی ہوں.. "اس کا نام مہاں جلدی بولو

نہ.... "اس کا نام مانثا ہے..... وہ آخر میں اتنی تیز چلائی تھی کہ صرف ان کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑ گیا تھا...." اللہ کان کے پردے پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا لڑکی... " اور تمہیں پکا یقین ہے کہ منہال کو مانثا سے محبت ہو گئی ہے... " اس نے جیسے پوچھا تھا۔ "کیونکہ کئی بار مدیحہ نے صرف ان کو جھوٹی بات بتا کر منہال سے ڈانٹ پڑوا چکی تھی۔۔" اس لئے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کو مدیحہ پر رتی بھر بھروسہ نہیں تھا.... ہاں نہ بھائی.. "آپ کو کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں...؟ اس نے آنکھیں چھوٹی بڑی کر کے صرف ان سے پوچھا.... "ہوں ںں لگتا تو یہی ہے... " صرف ان نے بھی اپنی طرف سے اسکو تپانے کی بھرپور کوشش کی.. آپ کو نہیں لگتا اگر میں نے اس طرح کی نیوز منہال بھائی کے لیے بنائی تو آپ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی سچہ مل سکتی ہے.. " اس نے بہت عقل مندی سے جواب دیا۔۔ ٹھیک ہے یقین کر لیتا ہوں.. " لیکن اگر نیوز جھوٹی نکلی تو پھر تم دیکھنا جلی گکڑ.. " اس نے بھی وارننگ دینا ضروری سمجھا تھا... "ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ وہ بھی آسانی سے مان گئی۔۔۔۔۔ ویسے بھائی"....

I am sure

ہونہ ہو.. "بھائی کو محبت ہو گئی ہے.. " اور آپ کو پتہ ہے " وہ لڑکی بہت ہی خوبصورت ہے.. " لیکن بھائی نہ جانے کیوں وہ لڑکی مجھے بہت معصوم اور اپنی اپنی سی لگتی ہے..... وہ پر سوچ انداز میں بولی تھی... " وہ معصوم لگتی ہی نہیں ہے بھی.. " پتہ ہے مدیحہ اُسکی ایک بڑی بہن بھی تھی.. " اتفاق سے اسکا نام بھی مدیحہ ہی تھا.. " لیکن ایک دن " یعنی جب وہ پیدا ہوئی تو اُسکی ماما اور اُسکی بہن کا کچھ اتہ پتہ نہیں.. " وہ نہ جانے کہاں کھو گئے ہے کہ آج تک اُنکا پتہ نہیں چلا " اور تمہیں پتہ اُسکی تربیت اُسکے بابا نے کی ہے... " بہت اچھی تربیت کی ہے اُسکے بابا نے... " اس نے مدیحہ کو بتایا.. " اچھا بھائی.. " تبھی تو.. " میں ضرور انکل سے ملنا چاہتی ہوں.. " آخر میں بھی تو دیکھوں انکل کو... " وہ پر جوش سی سرفان سے بولی تھی... " نہیں دیکھ سکتی.. " وہ کیوں بھائی.. " کیونکہ گڑیاں کمال انکل اب اس دنیا میں نہیں ہے... " اوہہہہ... مدیحہ کو بہت دکھ ہوا تھا... " ہمممم..... اچھا گڑیاں میں.. چلتا ہوں اور اپنی محبوبہ کی بھی خبر لیتا ہوں.. " آج وہ نہیں بچنے والا میرے ہاتھوں سے... وہ آستین چڑھاتے ہوئے بولا.. " جیسے منہاں اُسکے سامنے ہی کھڑا ہو... " بھائی ماما سے مل کر جاؤ " وہ آپ کو بہت یاد کر رہی تھی... " گڑیاں میرا رات میں یہی پر رکنے کا ارادہ ہے.. " اس لیے میں پھوپوں سے رات میں ہی مل لوں گا... ٹھیک ہے بھائی.. جیسی آپ کی مرضی " وہ چلا

گیا تھا " اور مدیحہ بھی اندر آگئی تھی۔۔۔ "اب اکیلی بیٹھ کر وہ کرتی کیا.....؟ اس لیے وہ اندر چلی گئی...."

"باندرا سی سائڈ" پر بنا ایک خوبصورت ساریسٹورانٹ..... "جہاں سے سمندر بہت آسانی سے دکھتا تھا... "کھلی فضا میں.. "سمندر کی لہروں سے ٹکڑا کر آنے والی ٹھندی ٹھندی ہوائیں دل کو سکون بخش رہی تھی.. "سورج کی نارنجی کرنیں جو سمندر کے پانی میں اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ دیکھنے والا بس اسکو دیکھتا رہے.. "ماشا اللہ" کتنی پیاری جگہ ہے۔۔۔ "وہ خوش ہوتی بولی.. "ہاں" آپ کو پسند آئی... "ہاں نہ اس نے خوش ہوتے جواب دیا..... "آؤ میں آپ کو بالکل سمندر کے کنارے لے جاتا ہوں.. "اس نے پیشکش دی.. "جس پر مائشانے بھی خوش ہوتے ہاں میں گردن ہلائی... "اب وہ دونوں ریسٹورانٹ کے ٹریس پر کھڑے تھے۔۔۔ وہ بہت خوش تھی بہت ہی زیادہ کتنے دنوں بعد وہ یوں کھل کر مسکرائی تھی.. "وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ کسکے ساتھ ہے اور یہاں کیوں آئی ہے.. "اگر اُسے کچھ یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ آج کھلی فضاؤں میں سانس لے رہی ہے.. "اچھا ہے نہ" منہاں نے اسکا دھیان اپنی طرف کرنے کے لئے پوچھا... "ہاں بہت حسین.. "اور میں منہاں نے اسے پوچھا.. "..."

آپ پ.. وہ پلٹ کر بولنے والی ہی تھی "جب اس نے منہال کی بات پر غور کیا تو" اپنی زبان دانتوں نیچے دبائیں.. "کیا ہوا..؟ کیا میں اچھا نہیں..؟" اس کا یوں اپنی بات بولتے بولتے رک جانا منہال کو بہت لطف دے گیا تھا..

اس بات سے انجان یہ خوشی اُسکی کچھ ہی پلوں کے لئے ہے "اس نے بھنویں اچکا کر اپنے سوال کا جواب مانگا... "اُسکی بات پر مائشا نے اپنی نظریں جھکالی... "پھر اس نے بہت عقلمندی سے جواب دیا.... "السا کی بنائی ہر چیز ہی بہت پیاری ہوتی.. "کیونکہ وہ خود ہی اتنا پیارا ہیں۔۔۔۔۔" منہال اُسکے جواب کی داد دیے بغیر نارہ سکا.. "اُن دونوں کو وہاں پر آئے پندرہ منٹ سے زیادہ وقت گزر گیا تھا.. "لیکن منہال نے وہ ضروری بات ابھی تک شروع نہیں کی تھی..... "مائشا سوچ رہی تھی کہ منہال خود سے ہی بات شروع کریں.. "لیکن وہ تھا کہ کچھ بول ہی نہیں رہا تھا... "بس اسکو گھورنے میں مصروف تھا" اور مائشا کو اُسکی نظروں سے اُلجھن سے ہو رہی تھی.. "آپ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتے تھے.. "اس نے خود ہی پوچھ... "منہال نے ایک لمبی آہ بھری "اور پھر بولا.. "کیا لیس گی آپ کافی یا جو س... "اس نے مینیو کارڈ تھا مے پوچھا... "نو تھینکس.. "مجھے کچھ نہیں لینا صرف وہ بات کریں.. "جس کے لیے اپنے مجھے بلایا ہے.... "اس نے منہال سے کہا تھا.... "اب وہ دونوں فیملی کین میں

تھے.. "منہال نے ایک نظر اُسکے چہرے کو دیکھا" اور پھر اپنی بات شروع کی.. "مائشا میں بات کو زیادہ گھما پھرا کر نہیں بولوں گا.. "وہ م میں" میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں.. "وہ بول گیا تھا..... "وہ رُکا" جیسے ہر طرف خاموشی اختیار کر گئی... اور یہ خاموشی آنے والے طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی "مائشا نے دم بخود ہو کر منہال کے چہرے کو دیکھا.. "اُسکے ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے تھے... "آنکھوں سے آنسوں چھلکنے کو تھے" جس کو اس نے بڑی مشکل سے روکا ہوا تھا... "وہ بہت دیر تک اُسکے چہرے کو دیکھتی رہی.. "اُسکی سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اس شخص کو بدلے میں کیا جواب دے... "پھر ایک دم اُسکے چہرے کے تصورات بدلے جہاں خاموشی اور حیرانی تھی اب وہاں پر غصے نے اپنی جگہ پکڑ لی... "وہ ایک دم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی... " اور ٹیبل پر ہاتھ جمائے تھوڑا سا جھکی اور منہال سے گویا ہوئی.. "مسٹر منہال سلمان شاہ... "آپ نے یہ بیہودہ بات کرنے کے لیے مجھے یہاں پر بلا یا تھا.. "کیا دو ملاقات ہوئی ہماری" اور آپ سیدھا شادی کا پیغام لے کر ہی حاضر ہو گئے... "واہ کیا بات ہے..؟ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی منہال کا مذاق اڑاتے ہنسی.... "وہ بالکل بھی یہ الفاظ اس شخص کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہتی تھی.. "لیکن اُسکی مجبوری تھی... "کیا کرتی اگر اس نے ابھی اس شخص کو نہیں روکا تو شاید اس کا دل بھی بغاوت پر اتر جاتا.. "جو کی

وہ بالکل نہیں چاہتی تھی... اور آپ کی اطلاع کے لئے... آپ ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے اپنا پیغام لے کر آئے ہیں.. "جس کی شادی اس ہفتے ہونے والی ہے... "میں نے سوچا تھا کہ آپ بہت اچھے انسان ہے.. "پر نہیں آپ تو بالکل وہی مرد نکلے.. "جو لڑکی دیکھتے نہیں کی سیدھا اظہارِ محبت کرنا شروع کر دیتے ہیں.. "اور ساتھ ہی ساتھ شادی کا پیغام بھی لے کر حاضر ہو جاتے ہے.. "مسٹر منہال شاہ.. " آئندہ مجھے اپنی شکل بھی مت دیکھائے گا.. "ورنہ بہت بُرا ہو گا... "اس نے بول کر منہال کی طرف دیکھا. "اور اسکو دیکھ کر اسکا ضبط جواب دینے لگا... "وہ تو خود ٹوٹ گئی تھی اپنے الفاظوں سے.. "اس شخص کا کیا حال ہو رہا ہو گا.. "اس نے آنسوؤں کا گولا اپنے اندر اتارا تھا.. "منہال کا تو دل ایک بار پھر کرچی کرچی ہو کر بکھر گیا تھا... "ایک بار پھر وقت نے اسکو پانچ سال پہلے پہنچا دیا تھا... "مائشا کے الفاظ منہال کے دل کو ایسے چھ رہے تھے "جیسے خنجر سے اُسکے دل کو گھونپ دیا ہو... "وہ جاچکی تھی... "لیکن منہال سلمان شاہ کو لگا اُسکی زندگی روتھ گئی ہو.. "پھر بھی منہال نے مائشا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ لیے تھے "جو کچھ اور ہی بیان کر رہے تھے "جن کو مائشا نے چھپانے کی بھرپور کوشش کی تھی... اور منہال کے لیے یہی ایک اُمید کی کرن تھی.. وہ اٹھا اور

باہر آیا جہاں اُسکی گاڑی کھڑی تھی.. "گاڑی میں بیٹھا" اور اُسکی سپیڈ بڑھا
دی.....

اس نے ریسٹورینٹ سے باہر نکل کر رکشا پکڑی اور حویلی کا ایڈریس بتا کر اس میں بیٹھ
گئی۔۔ "آنکھوں سے آنسو مسلسل برس رہے تھیں" جن کو وہ روک نہیں پارہی
تھی..... مجھے معاف کرنا" میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی... "مجھے معاف
کرنا...." وہ بڑبڑارہی تھی... "جب رکشا حویلی کے سامنے رُکی.. "اس نے رکشا
والے کو پیسے تھمائے اور دوڑتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی.. "جہاں پر اسکا ایک اور دکھ
انتظار کر رہا تھا...
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"* لفظوں کے میں نے ایسے تیر چھوڑے

جو تیرے وجود کو کر گئے گھر

محبت میں نے بھی کی ہے تم سے

لیکن قسمت ہم پر نہیں ہے مہرباں *"

ملیچہ (محبیبہ) چودھری

وہ روم میں آئی "بیدردی سے اسنے اپنا حجاب اُتار کر دور اُچھالا...." اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے فرش پر بیٹھتی چلی گئی..... "السلامااا....."

میں نے کبھی تجھ سے کچھ نہیں مانگا "نہ کبھی سوال کیا.. "پھر میں ہی اتنے آزمائش میں کیوں..؟ میرے لیے ہی یہ درد یہ غم کیوں...؟ مجھ سے کون سے گنہ سرزد ہو گئی میرے مولا جس کی سزا میں اٹھارہ سال سے کاٹ رہی ہوں... "میں جس شخص سے بھی محبت کرتی ہوں.. "یا تو آپ اسکو اپنے پاس بلا لیتے ہے یا پھر اسکو میری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی دور کر دیتے ہیں... کیوں السلام کیوں....؟ آج وہ اپنے رب سے سوال کر رہی تھی.. "بکھرے ہوئے بال، آنکھوں سے ٹپ ٹپ بہتیں آنسو وہ بکھر چکی تھی... "میرے السلام میں تیری رحمتوں سے مایوس نہیں ہوں.. "پر السلام تیری یہ گنہگار بندی بہت ٹوٹ گئی.... "اللہ جی یہ آپ بھی جانتے ہے اور میں بھی.. "کہ میں منہال سے کتنی محبت کرتی ہوں..... "لیکن میں چاہ کر بھی اسکو بتا نہیں سکتی..... "وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی.... "رونے کی وجہ سے اُسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی.. "آنکھوں کے پوٹے بھی سو جھ گئے تھے..... "وہ روتی روتی وہیں فرش پر سو گئی..... "اُسکی آنکھ کسی احساس کے تحت کھلی "اسکو لگا جیسے کوئی اُسکے

چہرے کو چھو رہا ہو.... "اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں.... "جو اس نے دیکھا" وہ اس کے لیے شوکڈ کرنے کے لئے کافی تھا..... "آپ..... وہ سہم کر پیچھے کو ہٹی تھی..... "نہ جانم بلکل بھی نہیں.. "اب شرمناہ کس بات کا" بھئی تم میری منگیتر ہو.. "اب تو ہم دونوں کچھ..... "کیا کچھ بھی...؟ ہاں کیا کچھ بھی.....؟ وہ غصے سی چلائی.. "بتائے میں نے آپ سے شادی کرنے کے لیے ہاں بول دی تو آپ کو لگنے لگا کہ آپ میرے ساتھ کچھ بھی کرے گے.... "اس دن آپ نے میرے ساتھ جو کیا تھا.... "میں نے اس گھر کے مکینوں کو نہیں بتایا آپ کی کر توت کسی کو نہیں بتائی... "آپ کو کیا لگتا ہے میں نے یہ سب ڈر کر نہیں بتایا... "مائشا نے اُسکی طرف بھنویں اچکا کر پوچھا..... "مجھے معلوم ہے کہ آپ مجھ سے شادی کیوں کے رہے ہیں...؟ اس لیے ہی نہ کی میرے بابا کی جو جائیداد میرے نام ہے وہ آپ لے سکے.. "مجھ سے شادی کر کے آپ کیوں اتنی مشقتیں اٹھا رہے... "میں آسان کیے دیتی ہوں نہ... "ایک کام کرے اس جائیداد کی سارے پیپرزمیرے سامنے لائے اور میں ان پرسائن کے دیتی ہوں... "لیکن پھر بھی آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہے تو میں بتائے دیتی ہوں کہ "میں مائشا کمال شاہ... "میں نے بہت ڈر لیا آپ لوگوں سے " لیکن اب نہیں... "اور اگر آپ یہ سمجھتے ہے کہ میں ایک لڑکی ہوں "اور یہ میری

کمزوری ہے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے... "سب سے بڑی طاقت ہی میرا لڑکی ہونا ہے... "اس نے آج خود سے ایک وعدہ کیا تھا کہ اب وہ کسی سے نہیں ڈرے گی" لیکن وہ کیا جانتی تھی کہ اس کی ایک سب سے بڑی کمزوری ان لوگوں کے پاس ہے "وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ جو شادی نہ کرنے کا ارادہ کیے بیٹھی ہے "وہ ختم ہونے والا ہے.. " اور اس سے کئی زیادہ حیرت شاہزیب کو تھی... "کیونکہ اس کے لیے مائشا کا یہ روپ بالکل مختلف تھا.. "یہ وہ تو نہیں تھی.. "ڈری سہمی مائشا... " اور ایک اور بات میں آپ سے شادی ہر گز بھی نہیں کروں گی.. "سنا اپنے میں مائشا کمال شاہ شاہزیب ملک سے مر کر بھی شادی نہیں کروں گی.. "اس نے شاہزیب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بغیر خوف کے کہا تھا... "اُسکی آخری بات پر شاہزیب کو تو تاؤ ہی آ گیا تھا..... "میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے شادی سے انکار کرتی ہو.. "اب تو میں تم سے ہی شادی کروں گا.. "اور وہ بھی بہت جلد "اُسکی آنکھوں میں کچھ تو تھا" جس پر مائشا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا... "پر کیا...؟ شاہزیب حتمی فیصلہ سناتے وہاں سے چلا گیا تھا... "اور مائشا بس اسکو آنسوں بہاتے ہوئے دیکھتی ہی رہ گئی تھی.....

آسمان میں گھنے روئی جیسے بادلوں میں چاند آنکھ میچولی
کھیل رہا تھا.. "ہلکی ہلکی چاند کی روشنی، تیز خوش کن ہوائیں چل رہی تھی اور رات کے
دونج رہے تھے" وہ ٹریس پر کھڑی آسمان کو دیکھ رہی تھی "چاند کی روشنی اُسکے سوہنے
مکھڑے کو اور پر نور بنا رہی تھی" بلاشبہ اللہ نے اُسکی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ نور بھی
بہت دیا تھا.. "سو جھمی ہوئی آنکھیں، بکھرے ہوئے بال بے ترتیب ساحلیہ، اُجڑی
ہوئی حالت میں وہ آج بغیر حجاب کے کھڑی اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ آج بہت ٹوٹ
چکی تھی.. بابا آپ دیکھ رہے ہیں نہ" "اب آپکی بیٹی غموں کو سہنا سیکھ گئی.. "میں نے
آج اپنے ہاتھوں سے خود اپنی زندگی کو روگ بنا دیا" بابا میں بہت اکیلی ہو گئی ہوں بہت
زیادہ... "لیکن بابا آپکی بیٹی نے آپکا وعدہ نہیں توڑا.. "م میں جب تک اپنی زندگی میں
خوشی نہیں آنے دوں گی" جب تک آپکا وعدہ پورا نہیں کر دوں.. "لیکن بابا میں مر
جاؤں گی.. "بابا میرے پاس اب کچھ نہیں بچا کچھ بھی تو نہیں... "میرے پاس صرف
ایک دل تھا" اور وہ بھی اب کسی اور کا ہو کر رہ گیا.... "بابا آپکی بیٹی صرف اور صرف
ایک زندہ لاش بن کر رہ گئی... "بابا آپ سے زیادہ محبت کو کون جانتا ہو گا.. "میں
منہال سے بہت محبت کرتی ہوں بہت زیادہ اللہ..... وہ بے تحاشہ
رورہی تھی.. میں مر جاؤں گی میں مر جاؤں گی..... "بابا اگر میں اسکا نہیں ہو سکتی تو

میں اپنی زندگی میں کسی اور کو بھی شامل نہیں کر سکتی..... "بابا آپ سمجھ رہے ہیں نہ....." بابا آپ سن رہے ہیں نہ..... "مجھے پتہ ہے آپ اپنی بیٹی کی بات سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں.. "لیکن بابا یہ لوگ نہیں سمجھتے مجھے.. "ان لوگوں نے تو مجھ سے پوچھنا تک گوارا نہیں سمجھا..... "میں کیسے بتاؤں کہ میں اس شخص کے بغیر نہیں جی سکتی..... "میری محبت ادھوری رہ گئی.. "بابا میں خالی ہاتھ رہ گئی.. "بابا آپ کی پرنسز اُجڑ گئی ہے..... "بابا آپ کیوں چھوڑ کر چلے گئے..... "میرا دل فٹا جا رہا ہے م میں اسکا سر چکرانے لگا تھا.... "ب بابا م اُسکی زبان سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے.... ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر فرش پر گر گئی تھی.... آااااا.... اُسکے سر میں درد کی شدید لہرا اٹھی تھی.... "م میں نہیں رہ سکتی.... "وہ لڑکھڑائے.... میں منہال کے بغیر نہیں رہ س وہ چکر کر زمین بوس ہونے والی تھی.... "جب دو مضبوط بازوؤں نے اسکو تھاما تھا... مائشا کی آنکھیں بند ہونے کو تھی جب اس نے اس شخص کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن اس شخص کا چہرہ اسکو دھوندا لانا نظر آ رہا تھا جب بھی اسکو کچھ کچھ منہال کا عکس نظر آیا تھا... اور وہ زبان سے بھی وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی... اس شخص نے اپنے چہرے کے نزدیک کیا تھا "تاکہ وہ مائشا کی بات سن سکے "ب بابا م منہال س سے محبت ک کرتی ہوں "وہ بمشکل ہی اُسکے

الفاظ سن سکا تھا.... "مائشا اس شخص کی بازوؤں میں جھول گئی تھی.. منہال کو بہت خوشی ہوئی تھی.. "یہ سن کر... لیکن پھر بھی سوچ کے دائرے بہت رنگ ہوتے جا رہے تھے... اس نے اپنی سوچ کو ایک طرف جھٹکا تھا "اور پھر منہال نے مائشا کو بازوؤں میں اٹھایا اور اسکو ٹریس پر سے اندر روم میں لا کر احتیاط سے بیڈ پر لٹا دیا اور اس پر کمفرت ڈال کر وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا تھا... مائشا کے چہرے پر ابھی بھی آنسوؤں کے نشان تھے... "منہال نے اپنا ہاتھ اُسکے چہرے پر سے بال ہٹانے کو بڑھایا تھا. "اور پھر وہ تھوڑا سا جھکا تھا.... طریقہ غلط ہے "پراسکے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے.. "بہت دیکھ لیے تم نے دکھ. "اب اور نہیں "زندگی منہال "تم میرے لئے اتنی ہی ضروری ہو جتنی کہ "جسم میں روح "میں سوچ بھی نہیں سکتا تم سے الگ ہونا کا... "ہاں مجھے تھوڑا درد یہاں پر ضرور ہوا تھا تمہارے الفاظوں.. اس نے اپنی دل کی طرف اشارہ کرتا مائشا کے بے ہوش وجود کو بتایا تھا... "پھر بھی میں اُمید نہیں ہارا تھا.. "کیونکہ تم نے ہی تو مجھے اس رب پر یقین کرنا سکھایا ہے.... "اگر تم میرے بغیر نہیں رہ سکتی تو یہ منہال بھی تمہارے بغیر ادھورا ہے.... "میں نہیں جانتا تم نے ایسا کیوں بولا کہ تمہاری شادی ہونے والی ہے...؟ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں تم صرف اور صرف میری ہو... اپنے منہال کی اور یہ منہال کا وعدہ ہے میں بھی ہمیشہ سے تمہارا

طلوع ہوتے سورج کی کرنیں شاہ حویلی کو ایک نئی چمک بخش رہی تھی... "آج شاہ حویلی میں سب بہت خوش تھے.. "کیونکہ اس ہفتے سے شاہ حویلی میں شہنائیاں گونجنے والی تھی... "حویلی میں ملازم ادھر سے ادھر چکر کاٹتے نظر آرہے تھے.. "کوئی حویلی کی صفائی کر رہا تھا تو کوئی اُسکی دروں دیواروں کو ڈیکوریٹ کر رہا تھے... "صائمہ بیگم آج بہت خوش نظر آرہی تھی.. "سب کے لیے حیرت کا باعث تھا.. "وہ حویلی سجانے والوں کو انسٹرکشنز دے رہی تھی.. "اور باقی سب لاؤنج میں بیٹھے صبح کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے "شہزین شاہزیب دونوں آفس چلے گئے تھے "شادی کے دن قریب تھے "اس لیے پوری فیملی اکٹھا ہوئی تھی "نور بھی ہو سٹل سے آج آنے والی تھی.. "عالیان کو ابھی کسی نے نہیں بتایا تھا شادی کے متعلق. "بی جان میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہم مدیحہ کے گھر چلے شہزین کا رشتہ لے کر "کیونکہ منہال کی ماما نے اجازت دے دی ہے.. "اور پھر نکاح کی تاریخ بھی اس دن کی ہی رکھ لیں گے "جس دن شاہزیب کا نکاح ہے.. "کیوں بھائی میں صحیح بول رہا ہوں نہ.. "ملک شاہ نے اپنی بات بول کر حسن شاہ سے پوچھا تھا.. "ہاں ارادہ تو درست ہے تمہارا.. کیوں بی جان..؟ حسن شاہ نے ملک شاہ کے ہاں میں ہاں ملائی تھی.. "بیٹا جیسے تمہاری مرضی.. "ٹھیک ہے پھر میں اُن لوگوں کو آج شام کا ہی بول دیتا ہوں.. "نکاح میں

دن ہی کتنے رہ گئے ہے.... "ملک شاہ نے سامنے ٹیبل پر رکھا فون اٹھاتے بولا تھا اور پھر منہال کے گھر کا فون ملا یا.. "دو تین بیل پر کال اٹھالی گئی تھی.. "السلام وعلیکم... ملک شاہ نے سلام کی... انہوں نے ان کی خیریت دریافت کرنے کے بعد اصل بات پر آئے تھے.. "بھابی جی ہم آج شام مدیحہ بیٹی کو دیکھنے آرہے ہیں.. "دوسری طرف سے ہاں بول دی گئی تھی... "اور دو تین باتیں کرنے کے بعد ملک شاہ نے کال کاٹ دی تھی.. "ملک بیٹا آج ماٹھا بھی تک روم سے باہر نہیں آئی.. وہ تو سب سے پہلے ہی اٹھ جاتی ہے.. دادو نے اپنے دونوں بیٹوں کی طرف دیکھ کر حیرت سے کہا تھا... "ہاں بی جان... "لیکن وہ تو اتنی دیر نہیں سوئی کبھی... "حسن شاہ نے بھی بی جان کی بات سے متفق ہوئے تھے... ارے رحیل بیٹا یہاں آؤ.. "بی جان نے ایک ملازمہ کو آواز دے کر اپنے پاس بلا یا.. "جی بی جان ملازمہ آکر بولا.. "بیٹا جاؤ ماٹھا بی بی کو دیکھو وہ ابھی تک نیچے کیوں نہیں آئی...؟ دادو نے رحیل کو حکم دیا.. "جس پر ملازمہ گردن ہلا کر ماٹھا کے روم کی طرف چلی گئی تھی... رحیل نے جا کر ماٹھا کے روم کا دروازہ نوک کیا تھا.. "ٹک ٹک ٹک..... ایک بار نہیں دو بار بھی نہیں کئی بار رحیل نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا.. "لیکن اندر سے کوئی رسپانس نہیں آیا... "اب کی بعد رحیل نے دروازے پر ہلکا سا دباؤ دیا تھا... "جو وہ کھلتا چلا گیا... "رحیل نے اندر جھانک کر دیکھا

اور پھر روم میں آگئی سائڈ سے روم کِ لائٹ آن کیا "چاروں طرف نظریں جمائے۔"
 اور بیڈکِ طرف بڑھ گئی "جہاں مائشا" سو رہی تھی.. "بلکہ بخار سے تپ رہی تھی...
 مائشابی بی جی مائشابی بی جی اٹھے آپ کو بی جانِ بلا رہی ہے "رحیل نے جیسے ہی مائشا کو
 جگانے کے لیے اسنے اسکو چھوا تھا "وہ کرنٹ کھا کر پیچھے کو بد کی تھی.. "ہائے اللہ ان کو
 تو بہت تیز بخار ہے.... "وہ لٹے پاؤں بھاگی تھی..... "بی جان بی جان..... وہ
 ہانفتی ہوئی نیچے آئی.. "اُسکے یوں چلانے پر سب نے پریشانی سے رحیل کی طرف دیکھا
 تھا.. "ارے کیا ہوا..؟ جو یوں ہانفتی ہوئی اس رہی ہو... "بی جان نے اسکو لتاڑا
 تھا.... بی جان وہ... اس سے سانس پھولنے کی وجہ سے بولا نہیں جا رہا تھا....."
 ٹھہر کر بتاؤں.. "رحیل نے ایک لمبی سانس لی اور پھر بولی "بی جان مائسابی بی بخار سے
 تپ رہی "انکو بہت تیز بخار ہے..... "اُسکی بات کو سن کر داد واپنی جگہ سے کھڑی ہو
 گئی تھی.... "اور پھر وہ اپنی لاٹھی سنبھالتی مائشا کے روم کِ طرف چلی گئی تھی "اور
 انکے پیچھے حسن شاہ اور ملک شاہ بھی تھے.....

منہال گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا.. "مائشا کے بولے گئے الفاظ اُسکے دماغ میں ہتھوڑے کے
 ماند برس رہے تھے.. "دل پھٹنے کو تھا.. "آنکھیں اشک بار تھی. میرے ساتھ ہی

کیوں ہوتا ہے.. "ہر بار ہر بار میں ہی کیوں اتنی ازیت سہتا ہوں.. " اور کوئی کیوں نہیں... "میں نہیں چھوڑ سکتا.. "جب تک میری سانس میری وجود میں ہے تب تک تو بلکل بھی نہیں.... "اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی "اور اسٹیئرنگ کو مضبوطی سے تھام لیا.. "مجھے اس کا جواب ضرور لینا ہے.. "کہ ماٹھانے شادی سے انکار کیوں کیا... "اس نے گاڑی کو ایک سائیڈ روک دی تھی اور اپنا سراسٹیئرنگ پر سر جھکا لیا تھا... میں نہیں ہونے دے سکتا اسکو کسی اور کا.. "میں اپنی زندگی کو کیسے کسی اور کی ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں... "ابھی تک میں نے سوچا تھا کہ تمہاری اجازت سے ہی میں تمہیں اپنے آنکھن میں لاؤں گا... "لیکن ایسے نہیں تو ایسے ہی سہی... "اس نے سڑک کے کنارے کھڑے ساڑھے چھ گھنٹے گزار دیے تھے... اس دوران اس نے کئی سگریٹ پھونک دی تھی... "اپنے اندر کا اضطراب کم کرنے کے لیے.. "لیکن اسکا اضطراب کم نہیں ہو رہا تھا.... "وہ جھٹکے سے اٹھا اپنی واچ میں وقت دیکھا "جورات کے دس دکھا رہا تھا.. "پھر اس نے اپنا موبائل کی طرف دیکھا جہاں پر سرفان کئی ساری کال آئی ہوئی تھی... "اسنے اپنا فون ڈیس بورڈ پر رکھا اور ایک ارادہ کرتا گاڑی کو شاہ حویلی کی طرف موڑ دی... اب ڈھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ شاہ حویلی کے پچھلے طرف کھڑا تھا.. "رات کے ساڑھے بارہ ہو رہے تھے... "وہ گاڑی میں بیٹھ کر حویلی

کے مکینوں کا سونے کا انتظار کرنے لگا.. "کیونکہ ممبئی جیسے شہر میں سب ایک یاد سے پہلے تو بلکل بھی نہیں سوتے تھے... "کبھی دو بجے تک حویلی کی لائٹ بند ہوئی تھی.. " چاروں طرف اندھیرا چھا گیا... "وہ اپنی گاڑی سے اتر اور اس نے حویلی کا جائزہ لیا... پندرہ منٹ اُسکو جائزہ لینے میں لگا "حویلی کی دیواریں بارہ فٹ لمبی تھی.. "وہ آسانی سے اس دیوار کو فلانگ کر حویلی کے اس پار جاسکتا تھا... "کیونکہ وہ دیوار بڑے بڑے پتھروں کی تھی.. "جس پر وہ آسانی سے پیر رکھ کر چڑھ سکتا تھا.. "پہلے اُس نے اپنا دایاں پیر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پتھر کو مضبوطی سے تھام لیا.. "تھوڑا سا ایک ہاتھ سے اوپر کو جھٹکا دے کر دیوار کے درمیانی حصے میں پہنچ گیا.. "اس نے یہی ترکیب دوبارہرائی تھی.. "اب وہ دیوار پر کھڑا تھا.. "دیوار کی چوڑائی چار فٹ چوڑی تھی.. "اب وہ دیوار پر کھڑا تھا.. "اس نے ایک ہی جست پے چھلانگ لگائی اور حویلی کے پچھلی طرف لان میں موجود تھا.. "وہاں اندھیرا تھا. ہلکی سی چاند کی روشنی پڑ رہی تھی.. "جس کی وجہ سے وہ آسانی سے دیکھ سکتا تھا.. "وہ آہستہ آہستہ اپنے قدم بڑھانے لگا.. "ابھی وہ تھوڑی ہی دور چلا تھا "جب اسکو کسی کی سسکیوں کی آواز سنی.. "اسنے چاروں اطراف نظر دوڑائی.. "لیکن وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا.. "پھر سے اسنے اپنے قدم بڑھا دیے.. "وہ لان میں اس طرف آگیا جہاں سے مائٹھا کے روم کا

ٹریس دکھتا تھا.. "اس نے ٹریس کی طرف دیکھا.. "دشمن جان بغیر حجاب کے تیز
 ہواؤں سے اڑتے ریشمی بال جو کچھ آگے کی طرف تھے تو کچھ پتلی سی کمر پر ابشار کی
 طرح لہرا رہے تھے.. "سفید شلوار قمیض پہنے شانوں پر سفید دوپٹہ ڈالا ہوا تھا، پر نور
 چہرہ جو انجانے درد سے جھوجھتا ہوا نظر آ رہا تھا، ہری کانچ سی آنکھیں اشک بار تھی.. "
 وہ آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی.. "منہاں کچھ لمحوں تک اسکو دیکھتے رہ گیا.. "منہاں
 کا دل بیقرار ہوا تھا اسکو دیکھ کر... "اُسے بچتیاں ایک سو ننگ یاد آیا تھا" ارجیت سنگھ
 "کی آواز میں



NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری قسمت کے ہر ایک پنے پے

میرے جیتے جی بعد مرنے کے،

میرے ہر ایک کل ہر ایک لمحے میں

توں لکھ دیں میرا اُسے.....

ہر ایک کہانی میں سارے قصوں میں

دل کی دنیا کے سچے رشتوں میں

زندگانی کے سارے میں حصوں

توں لکھ دیں میرا اُسے.....

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا اسکا ہی بنا.....

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا اسکا ہی بنا.....

اسکا ہوں، اس میں ہوں، اُسے ہوں، اسی کا رہنے دیں

میں تو پیسا ہوں ہے دریا وہ ذریعہ وہ جینے کا میرے.....

مجھے گھر دے گلی دے شہر دے اسی کے نام کے

قدم یہ چلے یاڑ کے اب اسی کے واسطے.....

دل مجھے..... دیں اگر..... درد دیں..... اسکا پر.....

اُسکی ہو... وہ ہنسی.. گونجے جو میرا گھر.....

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا اسکا ہی بنا.....

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا سکا ہی بنا.....

اواہ..... (میوزک)

میرے حصّے کی خوشی کو ہنسی کو توں چاہے آدھا کر.....

چاہے لے لیں توں میری زندگی پر یہ مُٹھسے وعدہ کر.....

اُسکے اشکوں پے، غموں پے، دکھوں پے ہے اُسکے زخم پر.....

حق میرا ہی رہے ہر جگہ ہر گھڑی ہاں عمر بھر

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب فقط ہو یہی وہ رہے مجھ میں ہی

وہ جُدا کہنے کو کچھڑے نہ پر کبھی

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا سکا ہی بنا.....

اے خُدا..... اے خُدا.....

جب بنا سکا ہی بنا.....

.....۵۵۱ (میوزک)

میری قسمت کے ہے ایک پئے پے

میرے جیتے جی بعد مرنے کے

میرے ہر ایک کل ہر ایک لمحے میں

تو لکھ دیں میرا اُسے.....

.....۵۵۱ (میوزک)

اے خُدا..... اے خُدا.....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..... اے خُدا..... اے خُدا.....

ارجیت سنگھ

اُسکو لگایہ سونگ بس اسکے لیے ہی بنا ہو..... "اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا" اور پھر

ادھر ادھر کسی چیز کی تلاش میں نظر دوڑائی. "کیونکہ اسکو اب کیسے بھی کر کے ماٹھا کے

روم کے ٹریس پر جانا تھا....." جب اسکو اپنی مطالبہ چیز مل گئی تو وہ جلدی سے اُسکے پاس

گیا تھا.. "شائد وہ چیز سیڑھی تھی... "اس نے وہ سیڑھی اٹھائی اور دائیں

طرف.. "جہاں سے ماٹھا اُسکی دیکھ نہیں سکتی تھی.. "کیونکہ وہاں اندھیرا ہونے کے

باعث کوئی بھی اسکو دیکھ نہیں سکتا تھا.... "وہاں پر لگائی.. "اب وہ آہستہ آہستہ
 سیڑھیوں پر اپنے قدم مضبوطی سے جامائے چھڑنے لگا.. آخری سیڑھی پر آکر اُس نے
 رینگ پکڑی اور اوپر کوہلکا سا جھٹکا دے کر وہ ٹریس پر آ گیا تھا..... "تبھی اسکو ماٹھا آواز
 سنائی دی.... "جو کچھ اُس نے سنا..... "اسکا دل بحتیاری سے ایک لے پر دھڑکنے
 لگا..... اُسکی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا تھا یہ سن کر..... وہ کچھ بولتا کہ اسنے دیکھا ماٹھا
 چکر کھا کر گرنے والی تھی.. "جب اس نے اسکو اپنا سہارا دے دیا تھا.... "اور پھر وہ
 اسکو اپنے بازوؤں میں بھرے اندر کمرے میں لے آیا تھا..... منہال نے پھر کبھی
 ماٹھا سے بات کرنے کا چھوڑ کر اسکو بیڈ پر آرام سے لیٹا کر وہاں سے جیسے جیسے وہ آیا تھا
 واپس چلا آیا تھا.... "وہ حویلی کے پچھلی لان میں تھا.. "اندھیرا ہونے کی باعث وہ آہستہ
 آہستہ اپنے قدم اٹھا رہا تھا.... "ابھی وہ کچھ دور ہی چلا تھا جب اسکو کسی کی پڑ چھائی دکھائی
 دی... "اُسکو حیرت ہوئی تھی رات کے اس پہر حویلی میں کوئی جاگ رہا تھا.. "وہ
 جلدی سے پیڑ کے پیچھے چھپ گیا.... "وہ جو کوئی بھی تھا.. "پینتالیس سال کی عمر کی
 تھی وہ ایک بڑی سی چادر اوڑھے ہوئے تھی... "منہال کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ
 عورت تھی... "اس وقت حویلی میں کون جاگ سکتا ہے....؟ اُسکے ذہن میں الگ
 الگ سوال اٹھ رہے تھے.. "جو کہ اسکے پاس نہیں تھے جواب.. "وہ شخص ادھر ادھر

نظریں دوڑائیں چل رہی تھی "جیسے اسکو پکڑ جانے کا خدشہ ہو.. "وہ اب حویلی کی پچھلی طرف جا رہی تھی... "منہال نے اسکا پیچھا کرنا شروع کیا تھا.... "وہ عورت اب حویلی کے پچھلی طرف بنے ایک تہہ خانے میں گئی تھی... "منہال بھی آہستہ آہستہ سے اُسکے پیچھے جا رہا تھا.... "جب وہ عورت اس تہہ خانے میں چلی گئی تو منہال بھی اُسکے اندر چلا آیا تھا.... "یہ تہہ خانہ ایسا لگتا تھا جیسے کافی عرصے سے استعمال میں نہیں تھا... "ہر طرف مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے.. "ٹوٹا پھوٹا سامان ادھر سے ادھر بکھرا پڑا تھا... "ہر طرف دھول ہی دھول تھی... "اسکو دھول سے الگ کر کے دیکھا.. "جس کو اسنے اپنا گلا گھونٹ کر بمشکل دبائی تھی.. "ایک پل کو وہ عورت رُکی اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا.. "جیسے اسکو لگا ہو کہ کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے. "وہ جلدی سے ایک دیوار کے سہارے سے لگ کر چھپ گیا تھا... "جب اس عورت کو تسلی ہو گئی کہ کوئی نہیں ہے تو وہ آگے کو چل دی تھی... "اب وہ ایک بڑے سے دروازے کے سامنے کھڑی تھی... "اس عورت نے دروازہ کھولا اور اس کے اندر چلی گئی.... "منہال بھی اُسکے پیچھے چلا گیا تھا... "اس عورت نے اس روم کا بلب جلایا تھا.. "بلب کے آن ہوتے ہی ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیل گئی تھی... "اور

منہال کی آنکھوں نے جو دیکھا تھا... "اسکو اپنی آنکھوں پر بلکل بھی یقین نہیں ہوا تھا....."

یہ منظر ہے لندن کے ایک رہائش پذیر سب سے مہنگے اریا کا... بڑی بڑی سٹریٹ چاروں اطراف سٹریٹ کے کناروں پر بڑے بڑے درخت لگے ہوئے تھے..... یہاں پر بڑے بڑے بنگلے تھے.. "ایسا لگتا تھا" جیسے یہ لندن کا سب سے مشہور اور مہنگا ریا ہو.. "ان بنگلوں میں سے ایک بنگلہ اتنا خوبصورت تھا بہت زیادہ.."

سنگ مرمر سے بنایا بڑا سا بنگلہ.. "جو گولڈن اور لائٹ گولڈن رنگ کا تھا.. "انیٹر فینس گیٹ سے لیکر درمیانی حصے تک بہت بڑا لان تھا.. "جس میں مختلف قسموں کے درخت اور پھول لگے تھے... "دائیں طرف پورچ تھا" جس میں دو کالے رنگ کی مہنگی مہنگی گاڑیاں کھڑی تھی.. "بائیں جانب بہت بڑا سوئمنگ پول تھا.. "اب آتے بنگلے کی طرف.. "اس بنگلے کی ساری کھڑکیاں دروازے اور کچھ وال کانچ کی تھی.. "وہ دو منزلہ بنگلہ تھا.. "اور اس اریا کہ سب سے مشہور شخص کا بنگلہ.. "رحمان صدیق.. "اس بنگلے کو سب رحمان ویلا کے نام سے جانتے تھے.. "رحمان صاحب"

لندن کے مشہور ڈاکٹروں کے سینئر تھے.. "عادت کے بہت نیک، سب کی مدد

کرنے والے.. "ویسے تو وہ دہلی کے تھے.. " لیکن کچھ سال انہوں نے ممبئی میں اپنی ایجوکیشن کی تھی.. " اور پھر وہ آگے کی پڑھائی پوری کرنے کے لئے لندن آگئے تھے.. " انکی شادی انکی خالہ کی بیٹی نویرہ سے ہوئی تھی.. " وہ بھی ایک سرجن تھی.. " اُنکے لندن میں اپنے ہی دو بہت بڑے بڑے ہسپتال تھے اور مشہور بھی.... (رحمان صدیق اور انکی جو جوہ نویرہ بیگم) کے صرف ایک ہی بیٹی تھی.. اور وہ تھی "علینہ رحمان صدیق" علینہ اپنے بابا کی لاڈلی اور ماما کی جان تھی.. " وہ بھی ڈاکٹرز کے ہے پڑھائی کر رہی تھی... " رحمان صاحب اور سلمان صاحب کی بہت اچھی دوستی تھی.. " کیونکہ رحمان صدیق اور سلمان شاہ دونوں نے ہی لندن میں ایک ہی یونیورسٹی میں اپنی باقی کی ایجوکیشن کمپلیٹ کی تھی.. " ہاں بس دونوں کے ڈیپارٹمنٹ الگ الگ تھے... " سلمان شاہ جب انڈیا سے آئے تھے تو انکے پاس کچھ بھی نہیں تھا.. " اس سال رحمان بھی ہو سٹل میں رہتا تھا " اور اتفاق سے سلمان شاہ کو وہ ہی اپنا روم میٹ ملا تھا.. " اور دونوں کی یونیورسٹی ایک ہونے کی وجہ سے دونوں ساتھ ہی یونیورسٹی جاتے بھی اور اتے بھی تھے.. " دھیرے دھیرے انکی دوستی بڑھتی گئی..... " اور انکو یہ دوستی بہت ہی گہری ہو گئی تھی..... " رحمان اور جہانگیر نے مل کر اپنی دوستی کا حق چکایا تھا.. " جب سلمان شاہ مصیبت میں تھے " تب جہانگیر نے اسکور ہنے کی پناہ گاہ دی

تھی.. "اور اب" رحمان نے اسکا بزنس میں ساتھ دیا تھا.. "اور کچھ ہیلپ شاہنواز راجپوت (جہانگیر کے بابا) نے کی تھی... "اور آج جو مقام سلمان شاہ کا تھا وہ اپنے دوستوں اور اس رب کی ہی بدولت تھے... "چلو یہ تو ہوا رحمان صاحب اور انکے دوستوں کا تعارف.. "اب آتے بنگلے کے اندر.. "اندر سے بھی بنگلہ خوبصورت تھا.. "لاؤنج میں صوفے پڑے تھے... "لاؤنج کے بائیں جانب کچن تھا" اور اُسکے ساتھ ہی بڑا سا ڈائننگ ہال تھا.. "بائیں جانب ایک بہت بڑی لائبریری تھی.. "جس میں علیینہ آدھا دن تو وہیں گزارتی تھی.. "علینہ بیٹا علیینہ بیٹا... نویرہ بیگم کب سے علیینہ کو آوازیں دے رہی تھی.. "لیکن پتہ نہیں ہماری علیینہ صاحبہ تو کوئی اور ہی دنیا میں گم تھی..... "وہ کیا کہتے ہے.. "ہاں یاد آیا.. "گم ہے کسی کے پیار میں" یہی حال ہماری علیینہ صاحبہ کا تھا.. "جب سے وہ انڈیا سے واپس آئی تھی "اسکا کسی بھی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا.. "ہے چیز سے دل اچاٹ تھا.. "دل کرتا وہ کیسے بھی کر کے اپنے دشمن جان کے پاس چلی جائے..... "تیسری آواز پی وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی تھی.. "کیونکہ نویرہ بیگم نے اب کی بار اُسکے پاس ہی آکر آواز دی تھی.. --علینہ کہاں گم ہو.. "؟ بھی اتنی دیر سے آواز لگا رہی ہوں لیکن مزال ہے ہے جو تم نے سنی ہو.. "نویرہ بیگم علیینہ کو گھورتی بولی... "کیا ماما آپ بھی...؟ بتائے کیا کام تھا... "وہ

بیزاری سے اپنی ماما کو دیکھتی بولی.. "اسکا یہ انداز نویرہ بیگم کے لیے نیا تھا.. "تو انہوں
تشویش سے اسکو دیکھا.. "اور پھر بولی کیا بات ہے بیٹا....؟ کچھ پریشان لگ رہی
ہو...؟ کچھ ہوا ہے کیا.. "طبیعت تو ٹھیک ہے آپکی.. "میں بہت بار نوٹ کر چکی ہوں
آپ کو.. "جب سے آپ انڈیا سے واپس آئی ہو... "کہی کھوئی کھوئی سی رہتی
ہو...؟ نویرہ بیگم نے ایک ہی ساتھ بہت سارے سوال کر ڈالے تھے.... "اوہہہہ
ماما... "آپ بھی نہ.. "کچھ بھی تو نہیں.. بس ایسے ہی پڑھائی کی ٹینشن ہے.. "اسکو اپنی
ماما کی اپنے لیے فکر مندی دیکھ کر بہت پیار آیا تھا اپنی ماما پر.. "وہ بائیں ڈالتی ہوئی
بولی.. "یہی بات ہے نہ.. "انہوں نے اسکو کن آنکھوں سے دیکھا تھا.. "جیسے ابھی بھی
انکو یقین نہیں آرہا ہو.. "انکے یوں دیکھنے پر علیینہ نے اپنی نظریں جھکائی اور بولی ہاں ماما
یہی بات ہے "او کے ٹھیک ہے میں مان لیتی ہوں "نویرہ بیگم بولی.. "اچھا ماما کوئی کام
تھا کیا آپ کو...؟ علیینہ نے شکر کا سانس لیا تھا.. "اور پھر اپنی ماما سے پوچھا... "ہاں
بیٹا "وہ دراصل آپکا ایک رستہ آیا ہے.. "لڑکا بہت اچھا ہے.. "ڈاکٹر ہے.. "انکا ممبئی
میں اپنا ہسپتال ہے.. "اور سب سے بڑی بات لڑکے نے آپ کو دیکھا ہوا ہے.. "آپکو
اپنی کزن کی شادی تو یاد ہے.. "بس وہی آپ کو دیکھا ہے.... علیینہ کی تو سانس ہی
رک گئی تھی اپنی ماما کی بات سے.. "ایک پل کو لگا اب وہ سانس نہیں لے پائیگی... "ماما

کیا نام ہے انکا.. "اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا.. "اسکو لگا کیا پتہ وہی دشمن جان ہو.. "سرفان شاہنواز راجپوت... "اُسکی ماما نے بتایا "اور اسکو وہ لڑکائی یاد آیا تھا.. "کو اُسکی کزن کی شادی میں اُسکے پیچھے لگ گیا تھا.. "اس لڑکے کا نام بھی تو سرفان شاہنواز تھا.... "وہ کچھ نہیں سن رہی تھی.. "اُسکی ماما نے کیا بولا کیا نہیں اسکو کچھ بھی سنائی نہیں دیا.. "اُسکی سوچ مفلوج ہو کر رہ گئی تھی.. "آنکھوں میں پختیار آنسو اُڑ آئے تھے.. "وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی... "اُسکے یوں اٹھنے پر پہلے تو نویرہ بیگم کو حیرت ہوئی پھر انکو لگا کچھ زیادہ ہی پڑھائی کا اسٹریس ہے.. "اس لیے چلی گئی ہے... یہ سوچ کر نویرہ بیگم بھی وہاں سے کچن میں چلی گئی تھی.. "کیونکہ انہوں نے چولہے پر بریانی دم کرنے کے لیے رکھی ہوئی تھی ---

ماضی >>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

بابا کے انتقال کے بعد ماٹھانے ہو اپنوں کے وہ روپ دیکھے تھے.. "جو ناقابل یقین تھے.. "جب اسکو سب سے زیادہ اپنوں کا ساتھ چاہئے تھا.. "وہیں سب چپ کا قفل اوڑھ کر بیٹھ گئے تھے.. "دادو کو دو دو بیٹوں کی جدائی کا غم کھائے ہوئے تھا.. "ملک شاہ جیسے بس کام اور کام تک ہی محدود ہو کر رہ گئے تھے.. "حسن شاہ نے دہلی کو ہی

اپنا رہنے کا ٹھکانہ بنا لیا تھا.. "شہزین شازیب ان دونوں کو تو کسی سے سروکار نہیں تھا.. "ہاں شہزین کبھی کبھی اس کا حال ہموال پوچھ لیا کرتا تھا.. "لیکن صرف کبھی کبھی.. "صائمہ بیگم کو تو اس پر ظلم تشدد سے وقت ملتا تو وہ کچھ اور تب کرتی.. "بچا عالیان ملک شاہ. "ہاں عالیان ملک شاہ نے اسکو ایک دوست کا سہارا دیا تھا.. "اور اپنا دوست ہونے کا حق بھی نبھار ہا تھا... "مائشا نے چپ کا لبادہ اوڑھ لیا تھا... "وہ نہ تو کسی سے زیادہ بولتی تھی اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادہ بیٹھتی تھی... "ہاں ایک چیز جو مائشا کے اندر سب نے نوٹ کی تھی.. "وہ تھی کہ وہ اللہ سے زیادہ نزدیک ہو گئی تھی.. "اس نے اپنے بابا کی جدائی پر صبر سے کام لیا تھا. "مائشا نے اسکو اپنی آزمائش سمجھ کر قبول کر لیا تھا... "کمال شاہ کے چھ ماہ بعد عالیان بھی لندن چلا گیا تھا اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے لیے.. "اب صحیح معنوں میں وہ اکیلی پڑ گئی تھی... " جس مائشا نے کبھی اپنے آگے کا برتن تک اٹھا کر نہیں رکھا تھا.. "اب اس مائشا کی ذمے حویلی کا سارا کام آ گیا تھا.. "اُسکی زندگی نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ اُسکی زندگی کو بدل کر رکھ دیا تھا... "صبر، شکر، حساس پن اور سمجھ داری تو اُس میں قوٹ قوٹ کر بھری تھی... "کوئی یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ وہی مائشا ہے "جو کبھی کمال شاہ کے زمانے میں ہوا کرتی تھی... "صائمہ بیگم نے جو تصدّد اس پر کیے تھے.. "وہ ہر کسی میں سہنے کی

طاقت نہیں تھی.. "لیکن ماٹھا کمال شاہ نے اُس پر بھی یہ سوچ کر صبر کر لیا تھا کہ اللہ سب دیکھ رہا ہے.. "وہ کبھی اس پر اُسکی برداشت سے زیادہ نہیں آزمائے گا...." ایک دن تو حد ہی کر دی تھی صائمہ بیگم نے.. "اس دن رات کے تین بج رہے تھے.."

آسمان میں گھنے سیاہ بادل، کڑکتی بجلی اور تیز طوفانی بارش.. "یہ وہی موسم تھا جب دو سال پہلے اُسکے بابا کے ایکسڈینٹ پر تھا...." ایسے میں وہ لکھنے میں محو تھی.. کیونکہ اسکو پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کا بھی بہت شوق تھا.. "اکثر وہ رات میں لکھا کرتی تھی.."

جب صائمہ بیگم نے اسکو آواز دی تھی.. "وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی.. "جب اُسکی ٹکمر شہزین سے ہوئی" اور پھر جو ہوا اُسکے بعد اُسکی زندگی نے ایک بار پھر پلٹا کھایا تھا.. "ہاں دو سال بعد ماٹھا کمال شاہ کی زندگی نے ایک بار پھر پلٹا کھایا تھا...." شائد یہی اللہ نے اُسکی قسمت میں لکھا تھا... "ماٹھا کمال شاہ کی زندگی میں اس واقعے کے بعد دو شخص آئے تھے... "ایک بڑی بہن بن کر تو دوسرا اُسکی محبت بن کر...." بہن بن کر نور حسن شاہ آئی تھی.. "اور محبت بن کر منہال سلمان شاہ آیا تھا...." وہ اپنے ہر حق نبھا رہی تھی... "لیکن محبت کا حق وہ چاہ کر بھی نہیں نباہ سکتی تھی...." آگے کا آپکے سامنے ہے جو ماٹھا اور منہال کی زندگی میں ہونے والا تھا.. "کیا منہال ماٹھا کو کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھتا رہ جائے گا.. "یا پھر وہ اپنی محبت کو پالے گا...." یہ تو وقت ہی بتائے

فطر کی نماز پڑھ پائی تھی... دادواُسکے سرہانے بیٹھی بار بار اُسکے سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹی
 رخ رہی تھی.. "ملک شاہ اور حسن شاہ وہی اُسکے روم کے صوفے پر بیٹھے تھے.. "جب
 ایک ملازمہ کے ساتھ اُنکا فیملی ڈاکٹر آیا... "اس نے وہاں پر بیٹھے سب ہی نفوس کو
 سلام کی اور پھر ماٹشا کو دیکھنے لگا.. "اماں.. "انکو تو بہت تیز بخار ہے بلکہ انکا نروس
 بریک ڈاؤن ہوا ہے.. "انکی حالت بہت خراب ہے.. "آپکو ابھی ٹورنٹ ہسپتال میں
 ایڈمٹ کروانا چاہیے.. "کیونکہ ذرا سی دیر بھی انکو خطرے سے خالی نہیں
 ہے... "آپ جلدی سے انکو ہسپتال لے جائے.. "ڈاکٹر سالار نے دادو کی طرف
 تشویش سے دیکھتے ہوئے کہا تھا... "لیکن ڈاکٹر نروس بریک ڈاؤن کی وجہ.. "اب کی
 بار حسن شاہ نے پوچھا.. "اُنکے چہرے پر پریشانی چھلک رہی تھی.."
 انھوں نے اسٹریس لیا کسی چیز کا "شائد وہ چیز انکو کافی عزیز ہو... "ڈاکٹر نے جیسے اندازہ
 لگایا تھا... "ٹھیک ہے ڈاکٹر ہم ابھی جاتے ہے.. "یہ بول کر حسن شاہ کھڑے ہو گئے
 تھے.. "ملک شاہ نے شہزین کو فون کر دیا تھا.. "اب شاہزیب اور شہزین دونوں ہے
 آفس سے آگئے تھے.. "ماٹشا کو ہسپتال میں ایڈمٹ کر دیا تھا.. "شاہزیب نے سرفان
 کو پہلے ہی کال کر دی تھی.. "ماٹشا کا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا.. "لیکن اُسکی طبیعت میں بلکل
 بھی سدھار نہیں آ رہا تھا.. "سب کو ہی بہت فکر تھی.. "سوائے شاہزیب

کو.. "کیونکہ اسکا تو کام اور بھی آسان ہو جانا تھا" اگر مائشا خدا خالق کو پیاری ہو جاتی.. "کتنے ظالم ہوتے ہیں نہ کچھ لوگ.. "جو مال کے چکر میں یہ بھی نہیں سوچتے "کون اپنا ہے...؟" اور کون پرایا...؟" ایسے ہی لوگوں میں سے شاہزیب تھا... "اسکو بھی مال چاہئے تھا.. "اسکو مال کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا"... چار گھنٹے ایسے ہی گزر گئے.. "لیکن مائشا کی حالات ایسی کی ایسی ہی تھی.. "بلکہ اور زیادہ بگڑ رہی تھی.... "ڈاکٹرز کی پوری کی پوری فوج لگی ہوئی تھی.. "ساڑھے چار گھنٹے بیت جانے کے بعد تھوڑی دیر کو مائشا کو ہوش آیا تھا.. "لیکن ابھی بھی وہ اپنے حواس میں نہیں تھی.. "آہستہ آہستہ سے وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی.. "صرف ان جو.. "اُسکی انجکشن لگانے والا تھا.. "جب اس نے مائشا کے لب ہلتے دیکھے تو وہ تھوڑا سا جھکا.. "مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ مائشا کی بڑبڑاہٹ سن سکے... "بابا" میں اُسکے بغیر نہیں جی سکتی... "بابا میں من... منہا... ل... ب ہت م... ح... بت... ک کرتی ہوں.. "اُسکی زبان بیہوشی کی وجہ سے لڑکھڑا رہی تھی... "پہلے تو صرف ان کو کچھ سمجھ نہیں آیا.. "لیکن جب اسکو سمجھ آیا تو.. "اُسکا خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا... "اب سرفان کی بھی جی جان سے پوری کوشش تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے... "وہ سیدھا ہوا اور پھر اسکو انجکشن لگا کر باہر آگیا تھا... "اسکو باہر دیکھ کر حسن شاہ "جلدی سے

اُسکی طرف لپکے تھے... "بیٹا اب کیسی ہے.. "مائشا بیٹے کی طبیعت.. "اُنہونے پوچھا.. "انکل

ابھی بھی وہی حالت ہے.. "انکو کسی بات کا بہت اسٹریس ہے.. "کیا گھر پر کوئی بات وغیرہ.....؟ اپنی بات کو ادھوری چھوڑ کر اس نے ان سب کی طرف دیکھا.. "ایک پل کو شاہزیب کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا.. "جو سرفان کو نظروں سے اوجھل نہیں رہا... "اور باقی سب پریشان تھے... "نہیں بیٹا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے.. "بلکہ ابھی ایک ہفتے بعد تو شاہزیب اور مائشا کا نکاح ہے.. "ہاں وہ چپ چپ سی رہنے لگی تھی.. "لیکن گھر پر کوئی ایسا سو نہیں ہوا.. "حسن شاہ نے اسکو ساری انفارمیشن دی تھی..... "اچھا.. "لیکن شاہزیب تم نے تو مجھے اپنے نکاح کے متعلق کچھ نہیں بتایا.. "اب سرفان نے شاہزیب سے حیران ہوتے پوچھا.. "اُسکی بات پر شاہزیب سٹپٹا یا "جیسے اُسکے دل میں کوئی چور ہو.. "وہ میں بتانے ہی والا تھا.. "بس ایک دو دن میں تمہیں کارڈ دیتا.. "اس سے پہلے یہ ہو گیا... "شاہزیب نے اپنی جھوٹی دلیل دی.. "اوکے اچھا.. "کوئی بات نہیں.. "ہوتا ہے.. اچھا آپ سب دعا کریں.. "بس مائشا کو آپکی دعاؤں کی شدید ضرورت ہے.. "اور باقی اللہ کی مرضی... "وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا..... "اب اسکا ارادہ منہال کو فون کرنے کا تھا.."

وہ اپنے آفس میں آیا.. "اور سب سے پہلے اس نے منہال پر کال ملائی... "جو بہت ساری بیل کے بعد بلا آخر اٹھالی گئی تھی.... "السلام وعلیکم.. "کہاں ہو تم..؟ جلدی سے ہسپتال پہنچو.... "یہ بول کر اس نے کال کاٹ دی.. "منہال کی بات سننے بغیر.. "اُسکے پاس ابھی زیادہ وقت نہیں تھا... "وہ پھر سے کچھ ضروری سامان لئے اُس روم میں چلا گیا تھا.. "جہاں مائٹا کو شفٹ کیا ہوا تھا....

دوپہر کا وقت تھا سورج کی حد سے زیادہ تیز روشنی سب کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی، گرمی بھی بہت تھی. "ہوائیں نہ ہونے کے برابر چل رہی تھی..... گلاس وال سے دونوں طرف کے پڑدوں کے درمیان سے ہلکی ہلکی سورج کی تیز روشنی اندر کی طرف آرہی تھی..... دوپہر کے دو کا وقت تھا.. کمرے میں اے سی کی ہلکی ہلکی ٹھنڈک باہر کے موسم کے برعکس بہت سکون بخش رہی تھی "کمرے میں اندھیرا تھا.. "لیکن سورج کی ہلکی روشنی ہونے کی باعث اتنا بھی اندھیرا نہیں تھا..... ٹرین ٹرین ٹرین..... ٹرین ٹرین ٹرین..... ٹرین ٹرین ٹرین..... ساؤنڈ اور پر رکھا موبائل کب سے چنگھاڑ رہا تھا.... "لیکن مقابل تو ایسا گدھے گھوڑے بیچ کر سوراہا تھا... "یاشاند سلپنگ ٹیبلٹ کا

اثر تھا.. "جو اُسکی نیند ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی... ایک بار پھر موبائل چنگھاڑا "ٹرین ٹرین ٹرین..... ٹرین ٹرین ٹرین..... ٹرین ٹرین ٹرین ٹرین....." ایسے لپٹے لپٹے ہی اس نے ڈروار سے موبائل اٹھایا.. "اور کان سے لگایا.. "ہیلو.. "نیند کے خمار میں ڈوبی آواز گھمبیر لہذا. "دوسری جانب سے کیا بولا گیا کچھ پل تو اسکو بلکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا.. "کیونکہ نیند کا اثر ابھی بھی اُسکی آنکھوں سے صاف نظر آرہا تھا.. "پھر ایک دم ہی اُسکے ذہن میں ابھی فون پر صرفان کے بولے جانے والے الفاظ گردش کرنے لگے.... "السلام وعلیکم.. "کہاں ہو تم..؟ جلدی سے ہسپتال پہنچو... "اُسکی آواز سے ہی وہ بہت پریشانی چھلک رہی تھی.. "جب اسکو سمجھ آیا تو وہ جھٹکے سے اٹھا تھا.. "آنکھوں کی نیند پل میں کہیں اُڑن چھوں ہو گئی تھی.... "صرفان اتنا پریشان کیوں ہے..؟ کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا...؟ اس نے اپنے پاس سے ہی انداز لگایا.... "وہ جلدی سے بیڈ سے اُتر اور شاہرہ لینیں ہاتھ روم میں گھس گیا.. "وہاں سے وہ قریب پندرہ منٹ بعد نکلا تھا... "اب وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا.. "سوچو کے تانے بانے مانٹا اور اس عورت کے ارد گرد گھوم رہے تھے.... "وہ بال سیٹ کرتا کرتا پھر سے کل رات ہونے والی واقعے کو سوچنے لگا.. "اس

نے دیکھا اُس بلب کی روشنی میں کوئی چالیس پاپینتالیس سال کی عورت تھی۔۔ "اُلجھے ہوئے کالے لمبے کمر سے نیچے تک آتے بکھرے بال" ایسا لگتا تھا جیسے کئی سالوں سے ان بالوں کو کنگھا نہیں کیا گیا ہو۔۔ "آنکھوں کے ارد گرد کالے سیاہ ڈارک گھیرے۔۔ ہری آنکھیں یہ آنکھ کسی سے ملتی جلتی تھی۔۔ "لیکن کس سے..؟ وہ ابھی زیادہ سوچ نہیں پایا تھا۔۔ "جھریوں جدہ چہرا۔۔" اس عمر میں کہاں آج کے زمانے میں کسی کے چہرے پر جھریاں ملتی تھی۔۔ "لیکن اس عورت کے چہرے پر تھی... "پنکھڑی جیسے لب جو ہلکے ہلکے کالے پڑ چکے تھے... "اُسکے جسم اور چہرے پر کچھ چوٹ کے نشان بھی تھے۔۔ "ایسا لگتا تھا۔۔" جیسے اس عورت کے چہرے پر کونشان تھے وہ ہنٹر کے مارنے کے نشان ہو۔۔ "یعنی اس عورت کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہو۔۔ منہا ل نے سوچا تھا۔۔ "لیکن پھر بھی وہ عورت بہت خوبصورت تھی۔۔ "شائد یہ عورت اپنے وقت پر بہت خوبصورت رہی ہوگی۔۔" اس نے خود ہی اندازہ لگایا۔۔ "جب اسکو اُس عورت کی آواز سنائی دی... "فائنلی میرا بدلہ جلد ہی پورا ہونے والا ہے۔۔" تم نے مجھ سے میری محبت چھینی تھی نہ.. "میں نے تم سے تمہارا سب کچھ چھین لیا ہے۔۔" سب کچھ۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ "وہ ایک مکروح ہنسی ہنستی بولی تھی... "تمہارا شوہر، تمہاری بڑی بیٹی چھینی تھی... "اور اب تم اپنی چھوٹی بیٹی سے بھی جلد ہی دور ہو

جاؤ گی.... "نہ نہ تم یہ مت سوچنا کی میں تیری بیٹی کا قتل کروں گی... "نہ بابا
 نہ... "بلکل بھی نہیں.. "وہ کیا ہے نہ..؟ میں اب بہت اکتا گئی ہوں روز روز کے ان
 کاموں سے... "اب کچھ نیا ٹرائی کرنے کو دل کر رہا ہے.. "اس لیے سوچا کچھ نیا
 کریں.. "اب میرا بیٹا جلد ہی تیری بیٹی سے شادی کرنے والا ہے... "اور پھر اسکو اتنا
 درد دیرگا اتنا دیگا.. کہ خود تیری بیٹی... "نہیں نہیں تم دونوں لیلیٰ مجنوں کی بیٹی خود
 کشتی کر لینے پر مجبور ہو جائے گی.. "یوں تم دونوں کی محبت کی نشانیوں کا اور تمہارا سب
 کچھ ختم ہو جائے گا.. "ہاھاھاھاھاھاھاھاھا... وہ ایک بار پھر ہنسی تھی.... "جس
 دن توں کمال شاہ کی زندگی میں آئی تھی اور کمال شاہ نے مجھے ریجیکٹ کر کے تم سے
 شادی کی تھی... "میں نے اس دن ہی سوچ لیا تھا کہ میں تم دونوں کو کبھی خوش نہیں
 رہنے دوں گی... "پتہ ہے تیری بیٹی ہے نہ بلکل تجھ جیسی ہی ہے... "بلکل تیری ہی ٹو
 کاپی ہے.. "وہی نین وہی نقش.. "بلکل تیری ہی طرح... "پتہ ہے کیا نام ہے....؟
 تجھے کیسے پتہ ہو گا..؟ اتنے دن ہو گئے اب تو شاید تو بھول بھی گئی ہو گی ہے نہ....؟
 اُسکے اس طرح پوچھنے پر اس عورت نے گردنہ میں ہلائی تھی.. "جیسے کہ رہی ہو نہیں
 میں نہیں بھولی... "اچھا.... تو بتا کیا نام تھا تیرے شوہر کا.. "اس عورت نے اس
 کمزور سی عورت کے ایک مارتے ہوئے پوچھا تھا.. "جس کی وجہ سے وہ ایک جانب

دھے گئی تھی... "بول....." "وہ بہت تیز گرائی...." "ک کمال شاہ، مدیحہ کمال شاہ اور اور مانشا کمال شاہ" مانشا کا نام سنتے ہی منہاں کے پیروں سے زمین کھسک گئی تھی.. "آئی بحتیار اُسکے لب ہلے تھے...." - وہ ڈرتی ڈرتی اپنی زبان سے لفظ ادا کر رہی تھی..... "ارے واہہ.... کیا بات ہے.....؟ ویسے تو ہے بہت ڈھیٹ..."

اتنے سال گزر گئے لیکن مزال ہے جو تو بھولی ہو اپنے مجنوں اور اپنے بچوں کو..... "چلو کوئی بات نہیں."

کون سا تیری سیٹیاں اور تیرا محبوب تیرے پاس ہے.. "بھئی میں اتنی بھی ظالم بھی نہیں ہوں جو تیرے دل اور دماغ سے تمہارا سب کچھ چھین لوں.. "اچھا میں اب چلتی ہوں بہت جلد ملاقات ہوگی.. "وہ پٹی ہی تھی.. "توں کون ہوتی ہے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لینے والی.. "اس رب کِ امانت تھی اس نے لے لی ہے.. "اور رہی میرے بیٹی کو نکسان پہنچانے والی تو" مجھے یقین ہے میرا رب اسکو بلکل بھی نکسان نہیں پہنچنے دے گا... "اور میری حالت یہ وقت اور اللہ تعالیٰ پر محسوس ہے.. "کیونکہ وقت کبھی ایک سا نہیں ہوتا اور مجھے پتہ ہے اللہ نے مجھے آزمایا ہے.. "اور میں اپنے رب کی اس آزمائش میں ضرور سر خور ہو جاؤنگی... "وہ عورت پر اعتماد سے اس سے بول رہی تھی.. "منہاں نے جو چیز اس عورت کے اندر دیکھی تھی. "وہ تھی اُسکی پُر اعتمادی، اللہ

پر یقین اور خوف اُسکے چہرے پر کہیں سے کہیں پر بھی نہیں تھا.. "ہونسنن.. " میں بھی دیکھتی ہوں وہ عورت یہ بول کر وہاں سے جانے لگی "اُسکو دیکھ کر منہاں ایک۔ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا.. " اور وہ عورت وہاں سے چلی گئی تھی... " منہاں جلدی سے اس عورت کے پاس گیا تھا.. " اس عورت نے منہاں کو حیرت سے دیکھا تھا.. " بیٹا آپ کون..؟ اس نے سوال کیا تھا.. " آنٹی پہلے آپ یہاں سے چلے.. " میں آپ کو بعد میں بتاتا ہوں.. " اس نے کہا تھا.. " لیکن.. " آنٹی آپ یہ سوچ لے اگلے مجھے یہاں بھیجھا ہے.. " لیکن ویکن چھوڑے اور چلے میرے ساتھ اس سے پہلے کوئی یہاں پر آئے.. منہاں نے اس عورت کو سہارا دے کر کھڑا کیا.. " اور اس کو کندھوں سے تھامے... " ادھر ادھر نظریں گھمائیں ساتھ لے آیا تھا..... اور پھر وہ اس عورت کو اپنے فارم ہاؤس چھوڑ کر آ گیا تھا... " رات کے قریب ساڑھے چھ ہو رہے تھے.. " جب وہ گھر آیا تھا... " اس نے سوچ نے کا ارادہ ترک کرتے سلپنگ دوائی لے کر بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا..... وہ اپنی سوچ سے باہر نکلا.. " اور کنگھے کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اپنا کچھ ضروری سامان لیا.. " ایک نظر مرر میں ڈالی تھی.. " جہاں سے اس کا عکس نظر آ رہا تھا.. " بلیو جینز پر بے بی پنک شرٹ پہنے.. " بالوں کو جیلی سیٹ کیے گئے تھے.. " نیلی آنکھوں میں از حد سنجیدگی سمونے.. وہ بہت ہی ہینڈ سم لگ رہا

تھا.. "ہمیشہ کی طرح.. "وہ اپنے روم سے نکل کر پہلے... "اپنی ماما کے پاس گیا تھا.. "السلام و علیکم ماما.. "عائشہ بیگم جو دوپہر کے کھانے کی ہدایت رحیمہ کو دے رہی تھی.. "انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا.. "و علیکم السلام.. "اٹھ گئے تم... "انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے پوچھا تھا... "ہاں ماما میں سرفان کے پاس جا رہا تھا.. "گڑیاں کہاں پر ہے..؟ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں پوچھا.. "بیٹا وہ تو آفس چلی گئی ہے.. "سب ٹھیک تو ہے بیٹا یوں اچانک سرفان کے پاس.. "ہاں ہاں ماما سب ٹھیک ہے.. "بس اُسکی کال آئی تھی اس لیے جا رہا ہوں.. "شاید کوئی ضروری بات کرنی ہوگی.. "اچھا.. "عائشہ بیگم نے سکون کی سانس کی تھی.. "ورنہ اُنکا دل تو گھبرا ہی گیا تھا... "اچھا آپ کیا لیں گے.. "کافی یا جوس.. "نہیں ماما بس ابھی کچھ نہیں میں سرفان کے ساتھ ہی لپچ کر لوں گا.. "آپ میرا انتظار مت کیجئے گا.. "وہ جلدی جلدی بولا اور جانے لگا تھا.. "لیکن بیٹا مجھے... "ماما آپکو جو بھی بات کرنی ہے شام میں کرتے ہیں نہ.. "اب فلحال آپ اجازت دیں.. "اوک الیسا حافظ وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا... "نہ جانے کیوں پر اسکا دل بہت گھبرا رہا تھا.. "ایسا لگ رہا تھا.. "جیسے اُس سے کوئی اُسکی بہت عزیز چیز چھیننے والی ہو.. "وہ ڈرائیونگ کے رہا تھا.. "آنکھوں کے سامنے مائشکا کا سر تاپا حسن لہرا رہا تھا.. "کانوں میں اُسکے بولے جانے والے الفاظ گونجنے

تھے.... "ب بابام منہاں س سے محبت ک کرتی ہوں" یہ الفاظ منہاں سلمان شاہ کے ڈر کو ختم کر گئے تھے.. "اسکو ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُسکے کانوں میں امرت گھول دیا ہو.. "وہ سکون سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا.. "لیکن وہ کیا جانتا تھا.. جو سکون ابھی اُسکے وجود میں ہے وہ جلد ہی بیسکونی میں بدلنے والا ہے....." اور جانتا بھی کون ہے آخر اس رب کے علاوہ. "ہوتا تو وہی ہے.. "جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے....."

منہاں ہسپتال میں آ گیا تھا.. "وہ کب سے سرفان کے آفس میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا.. "پر وہ ہے کہ آکر ہی نہیں دے رہا تھا.. "وہ بڑبڑاتے ہوئے کھڑا ہو گیا.. "پتہ نہیں کب سدھرے گا.. "وہ اس سے پہلے دروازہ کھولتا.. "دروازہ کھلا اور سرفان اندر آتا نظر آیا.. "کیا ہے..؟ مجھے یہاں بلا کر.. "اپنے آپ محترم غائب ہو گیا.. "کیوں بلایا ہے..؟ وہ بگڑے تیور لئے بولا.. "سرفان نے اسکو دیکھ کر ایک لمبی سانس کھچی اور پھر اُسکی اور دیکھتے بولا.. "تو مائشا سے محبت کرتا ہے...؟ اُسکی بات کو سن کر منہاں نے نہ سمجھی کے عالم میں اسکو دیکھا.. "یا پھر سمجھتے ہوئے بھی انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا.. "کیا پوچھ رہا ہے..؟ مائشا کا کیا ذکر یہاں پر.. "میں نے پوچھا

تو اُس سے محبت کرتا ہے...؟ آج سرفان صاحب کچھ زیادہ ہی سیریس تھے...."

لیکن توں پوچھا کیوں رہا ہے..؟ ہاں یانا.... چلو تم مت بتاؤ.. "لیکن میں تمہیں جو بتانے جا رہا ہوں.. "اسکو دھیان سے سنو.. "مائشا کمال شاہ تم سے محبت کرتی ہے... " اور وہ بھی بے انتہا... " اتنی کہ آج وہ تمہاری محبت کی وجہ سے زندگی اور موت کے درمیان ہے.. " اُسکی بات کو سن کر منہال لڑکھڑایا تھا.. "اس نے جلدی سے چیئر کا سراپکڑ لیا تھا.. "ورنہ وہ گیر جاتا.. "ک کیا ہو ام مائشا کو... " اور تم مجھے اب بتا رہے ہو... "ک کہاں پر ہے..؟ اُسکی زبان ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ ادا کر رہی تھی... "اُسکی حالت کو دیکھ کر سرفان کو ایک لمحہ نہیں لگا تھا.. "اُسکو سمجھنے میں.... "منہال کیا ہوا سنبھالو خود کو... "بتا کیوں نہیں رہے تم بتاؤ نہ کیا ہو ام مائشا کو...؟ اب کی بار وہ پوری طاقت سے چلایا.. "پہلے تم یہاں پر بیٹھو.. " اور یہ پانی پیو... " پھر بتانا ہوں.. " سرفان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو چیئر پر بٹھایا.. " اور اُسکی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے وہیں اُسکے سامنے سٹول پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا.. "منہال نے ایک دو گھونٹ پانی پی کر گلاس کو ٹیبل پر رکھ دیا.. " اور اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا.. "جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب بتاؤ.. " سرفان نے مائشا کی ساری کنڈیشن منہال کے سامنے رکھ دی تھی... " اور پھر وہاں توڑی دیر کے لیے پورے روم میں خاموشی چھا گئی.. اس خاموشی کو سرفان

نے توڑا تھا "منہال جو مائشا کی حالت ہے.. "مجھے ایسا لگتا ہے. "جیسے اسکو تمہاری بہت ضرورت ہے.. "اکثر ایسا ہوتا ہے.. "کہ جب مریض کو کوئی حد سے زیادہ عزیز ہو.. "اور وہ اُسکے پاس نہ ہو. "یعنی وہ اُسکے نہ ملنے کی اُمید چھوڑ دے۔۔ اور اُسکی حالت ایسی ہو جائے. "جیسی اب مائشا کی ہے تو۔۔۔۔ "مریض جینے کی اُمید ہی چھوڑ دیتا ہے... "اور مجھے ایسا لگتا ہی جیسے مائشا نے بھی جینے کی اُمید چھوڑ دی ہے۔۔۔ "وہ جینا نہیں چاہتی.. "جب تک تم اسکو یہ احساس نہ دلاؤ.. "اگر ایک بار اسکو یہ احساس ہو گیا نہ کہ تم اسکو اپنے آپ سے دور نہیں ہونے دو گے.... ہو سکتا ہے وہ اپنے آپ کو ریکور کر لے۔۔۔ "منہال وہ لڑکی ہے.. "لڑکی چاہے کتنی بھی مضبوط ہو لیکن وہ کبھی خود سے اپنی محبت کا اظہار اپنی فیملی کے سامنے نہیں کرے گی.. "اور مائشا جیسی لڑکی تو بالکل بھی نہیں... "مائشا کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے منہال "وہ لڑکی خود مر جائے گی.. "لیکن کبھی اپنی فیملی سے اففف تک نہیں بولے گی... "تمہیں پتہ ہے.. "جب اُسکے بابا کا ایکسڈنٹ ہوا تھا "اور انکی ڈیٹھ ہو گئی تھی.. "جب وہ پورے دس دن بیہوش رہی تھی.. "جو کنڈیشن آج ہے نہ.. "یہی حالت اُسکی اب سے دو سال پہلے تھی... کیونکہ تب بھی میں ہی اسکا علاج کر رہا تھا.. "لیکن تب اُسکی ساتھ یہ پہلی بار ہوا تھا. "تو وہ جلد ہی ٹھیک ہو گئی تھی.. "لیکن اب کوئی چانسز نہیں ہے.. "صرف ایک

اس کے علاوہ "اور باقی اللہ کو پتہ ہے...." اس نے منہال کی طرف دیکھا... "لیکن میں کیسے..؟ وہ بظاہر تو لگ رہا تھا جیسے وہ خود کو سمجھا چکا ہے.. " لیکن اندر ہی اندر اسکو رونے چلانے اور اللہ سے شقوے کرنے کا دل کر رہا تھا.. "اسکا دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا.. "وہ ٹوٹ چکا تھا.. "وہ تجھ سے محبت کرتی ہے... " اور اب اسکو تیری ضرورت ہے.. "تم میرے ساتھ چلو.. "سرفان یہ بول کر کھڑا ہو گیا.. "اور اسکو اپنے ساتھ چلنے کا کہا تھا... "لیکن اگر میں ایسے گیا تو شاید میری وجہ سے اسکو رسوائی ملے... "میں نہیں چاہتا کوئی اُس پاک دامن کے اوپر کیچڑا چھالے.. ہاں یہ بھی تم نے بالکل درست کہا..-- ایک کام کرو تم یہ ماسک لگا لو.. "سرفان نے اُسکو ماسک تھماتے کہا تھا.. "اور اُسکو لیے اس روم میں آگیا تھا جہاں مائشکا کا علاج جاری کیا ہوا تھا..

دادو آج پھر جائے نماز پر بیٹھی اللہ سے دعا کر رہی تھی... "انکی صرف ایک ہی دعا تھی.. "اللہ میری بچی کو کوٹھیک کر دیں... "جب دروازہ کھول کر رحیمہ اندر آئی... "بی جان لندن سے بڑے صاحب کا فون ہے... "وہ دادو کے سامنے فون کرتی بولی.. "دادو نے دعا کے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے اور موبائل کو تھمتے رحیمہ کو

جانے کا اشارہ کیا... "السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.. "اُنہوں نے سلام کی تھی.... "احسان صاحب کیسے آج یاد کر لیا..؟" مجھے تو اب لگنے لگا تھا کہ شاید آپ کی نظروں میں ہم سب بھی مر گئے ہیں... "اُنہوں نے چھوٹے ہی طنز کے تیر چھوڑے تھے... "دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا" جب رکسانہ بیگم بولی تھی.. "احسان صاحب" آپ نے بلکل بھی ماضی میں اچھا نہیں کیا.. "آپ ایک نہایت ہی بے رحم اور پھٹورل انسان ہے.. "پہلے ایک بیٹے کو خود آپ نے ہم سب سے دور کر دیا.. ' اور پھر یہاں سے لندن چلے گئے.. "یہ جانتے ہوئے بھی کہ ابھی آپ کے بچے چھوٹے ہے "ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے.. "لیکن نہیں آپ کو کبھی یہ احساس نہیں ہوا.. "کیونکہ احساس تو ان لوگوں کو ہوتا ہے نہ "جن میں دل ہو.. "جب آپ میں دل ہی نہیں ہے تو احساس بھی آپ کو کیسے ہوگا.. "اور پھر میرا بچہ..... "وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی.. "جس نے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی.. "آپ اپنی خود غرضی اور انا کے وجہ سے اُسکے انتقال پر بھی نہیں آئے... "اس لیے کہ ایک بیٹے نے آپ کی بات نہیں مانی.. "کتنے بے رحم ہے آپ... "آپ کے اس اقدام سے کئی لوگوں کی زندگی تباہ ہو کر رہ گئی ہے... "میں کبھی آپ کو معاف نہیں کرونگی بلکل بھی نہیں... "ایک ماں کا دل دکھایا ہے اپنے... "رکسانہ بیگم عرف دادو وہیں جائے نماز پر

بیٹھ کر رونے لگی تھی... "ایک بار پھر ماضی دہرایا جا رہا تھا...." یارب العالمین تو اپنا رحم فرما.. "اُنکے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے فرش پر گر گیا تھا... 'ایمیری مائشا کو بالکل ٹھیک کر دیں.....' "بڑی بی جانِ بڑی بی جانِ....." "رحیمہ دوڑتی ہوئی اُنکے پاس آئی تھی... "اُسکے ہاتھ میں کچھ تھا... "دادو نے اُسکی طرف سوالیہ نظروں سے پوچھا... رحیمہ یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے...؟ بڑی بی جان یہ مائشا بی بی جی کِ روم سے ملی ہے ہمکو.. ہم اُنکے روم کی صفائی کر رہے تھے جب ٹیرس پر ہم کو یہ پڑا ملا.. "ہم اس کو آپ کے پاس لے آئے...." "اچھا... "ذرا دکھائے.. رحیمہ نے دادو کو ڈائری دے دی تھی.. "اور وہاں سے چلی گئی...." "یہ تو کوئی ڈائری لگتی ہے.. "پر یہ ٹریس پر کیوں پڑی تھی... "دادو پُرسوج انداز میں خود سے مخاطب ہوئی تھی.... السلام وعلیکم دادو.. "نور نے کمرے میں آکر دادو کو سلام کی.. "وعلیکم السلام.. "دادو نے اُسکی سلام کا جواب دیا... "دادو مائشا گڑیاں ابھی تک اکیڈمی سے نہیں آئی کیا....؟ تم کب آئی بیٹا.. "دادو نے اُسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا تھا.. "بس ابھی آئی ہوں... "کیا بات ہے دادو آپ پریشان لگ رہی ہے..؟ سب ٹھیک تو ہے..؟ نور نے دادو کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ لیے تھے.. "اس نے فکر مندی سے دادو کے چہرے کو دیکھتے پوچھا تھا... "اور دادو یہ آپ نے کیا پکڑا ہوا

ہے.. "اُسکی نظر دادو کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈائری پر گئی.. "دکھائے کس کی ہے یہ ڈائری... "اب وہ دادو کے ہاتھ میں سے ڈائری کو لیتے اسکو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی تھی.... "پھر غور سے دیکھنے پر اُسکے دھیان آیا تھا.. "یہ تو گڑیاں کی ڈائری ہیں.. "یہ یہاں کیا کے رہی ہے....؟ اس نے کئی بار مانٹنا کو اس میں کچھ لکھتے دیکھا تھا.... "لیکن اس نے اس ڈائری کے متعلق پوچھا کچھ نہیں تھا مانٹنا سے.. "اب دادو کے ہاتھ میں یہ ڈائری دیکھ کر اسکو حیرانی نے آگھیرا تھا.. "نور نے ڈائری کا پہلا پنا کھولا.. اور اسکو پڑھنے لگی... "جیسے جیسے وہ ڈائری کو پڑھ رہی تھی... "اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں جو بخود نکل آئے تھے.... "جب اس نے آخری تیج کو پڑھنے کے لئے پلٹا.. "اور اسکو پڑھنا شروع کیا... "اُسکے ہاتھ کانپنے لگے.. "آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ پڑی.... "اس نے بے یقینی سے دادو کی طرف دیکھا.. "دادو بھی اُسکے اور ایکسپریشن کو دیکھ رہی تھی.. "دادو نے نور سے پریشانی اور حیرانی کو لئے پوچھا.. "نور بیٹا.. "ایسا کیا ہے..؟ اس میں..؟ دادو آپ لوگ کیسے اتنے ظالم ہو سکتے ہیں..؟ ایک بچی نے اتنا کچھ سہا اور آپ لوگوں نے کچھ بھی نہیں کیا...؟ اور کتنا درد دینا باقی رہ گیا اسکو.. "ہاں.....؟ کیوں ہر بار اسکو ہی درد ملتا ہے کیوں....؟ اور اب آپ لوگ اُسکے بغیر مرضی کے اُسکی شادی ایک ایسے شخص سے کروانے جا رہے ہیں.. "جس نے

اُسکے ساتھ..... "اس سے پورے الفاظ بولے نہیں گئے تھے.. "اس لیے سختی سے اپنے لبوں کو بھینچ لیا تھا.... دادا اُسکی بات کا مطلب سمجھتے ہی ایک دم لڑکھڑائے.... "کیا.....؟"

وہ جیسے ہی روم کے اندر آیا "سامنے مائٹنا کو مشینوں میں جکڑے ہوئے وجود کو دیکھ کر اُسکی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر اُسکے رخسار پر گر گئے تھے... وہ مرد تھا.. کہتے ہیں مرد روتے ہوئے اچھے نہیں لگتے.. "اور بہت سے لوگ تو یہ بھی بولتے ہے.. "کہ وہ مرد ہی نہیں جو اپنی مردانگی کا رعب نہ دکھائے.. "لیکن میرا ماننا ہے "اصل مرد وہ ہے "جس کے اندر کسی کی تکلیف محسوس کرنے کی صلاحیت ہو.. "جو ایک عورت کی عزت کریں.. "اپنوں کا ہر سگھ دکھ میں ساتھ دیں... بلکہ دوسروں کا بھی "جو اپنی بیوی کی عزت کریں... "اسکو معاشرے میں عزت دلائے.. نہ کی اسکو ذلیل کریں.. "وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا.. "اُسکے پاس آیا تھا..... "اور پھر پاس پڑے سٹول پر بیٹھ گیا... "اور اُسکے مشین میں جکڑے ہوئے ہاتھ کو اپنی آہنی گرفت میں مضبوطی سے تھام لیا..... "مایو.. "منہال کی جان....! تم اکیلی نہیں ہو.. میں تمہیں کہیں پر بھی نہیں جانے دوں گا..... "تم میری رگوں میں خون بن کر دوڑتی

ہو.. "پھر کیسے تم نے سوچ لیا کہ میں تمہیں خود سے دور ہونے دوں گا...." کیسے...؟
 تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی... "ابھی تو مجھے تم کو اپنے نام بھی کرنا ہے... " ایک نئی
 زندگی کی شروعات بھی کرنی ہے... "پھر تم اکیلی کیسے جاسکتی ہو....." تمہیں جینا ہو
 گا... "میرے لیے... "اپنی ماما کے لیے اپنی بہن کے لیے... "اور ان سب کے لیے
 جس نے تمہیں تمہارے بابا سے دور کیا ہے.... "ہاں زندگی منہاں.. "تم کو جینا ہو
 گا.... "ہم سب کے لیے....." اُسکی برداشت جواب دے گئی تھی... "وہ اُسکے ہاتھ
 پر سر رکھے زار و قطار رونے لگا... "اُسکے لیے سوہان روح تھا ماٹھا کو ایسی حالت میں
 دیکھنا...." اس سے تو جب بھی اس لڑکی کی تکلیف برداشت نہیں ہوئی تھی.. "جب
 اس کا اس سے کوئی رشتہ بھی نہیں تھا... "اور اب "اب کیسے اس کی تکلیف کو برداشت
 کر لیتا... "جب اس کا اس کے ساتھ محبت کا رشتہ تھا.. تو اب کیسے برداشت کر سکتا
 تھا... "اُسکے وجود کا ہر انگ دعا گو تھا.. "کہ اللہ اُسکی ماٹھا کو بالکل ٹھیک کر دیں... " اور
 اُسکی دعا پر اللہ نے کن بول دیا تھا... "اس رب کے پاس کوئی کمی تھوڑی ہے.. " وہ تو
 صرف اپنے بندے کو آزما رہا ہے... "کسی کو دے کر.. "تو کسی سے لے کر...." اور
 جب بندہ اپنی آزمائش میں سرخور ہو جاتا ہے تو... "اسکو وہ نوازتا ہے.. "جس کا
 بندے کو گمان بھی نہیں ہوتا... کسی نے بالکل صحیح کہا ہے "محبت اور دوستی میں جب

ایک بار شدت آجائے تو وہ مقام انسان کسی دوسرے کو دے ہی نہیں سکتا، اسکا ریپلیسمنٹ کوئی نہیں ہوتا۔ "اور ایسا ہی مائشا کے ساتھ ہوا تھا.. "اُسکی محبت نے کب کی شدت اختیار کر لی تھی.. "تو وہ کیسے اپنی محبت کی جگہ کسی اور کو سونپ دیتی۔۔۔۔ تبھی تو وہ آج زندگی اور موت کے کش مکش میں تھی..... "اسکو ایک گھنٹے سے زیادہ اس پوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہو گیا تھا... "جب اسکو اپنے چہرے کے نیچے کچھ ہلتا محسوس ہوا.. "اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا... "اور دیکھا مائشا کی انگلیوں نے حرکت کی تھی.... "اُسکے لیے یہ خوشی کس باعث تھا... "ش شعری دیکھ مایو کو ہوش آرہا ہے... "اس نے سرفان کو بتایا... "سرفان نے مائشا کو دیکھا... "اور پھر منہال کی طرف دیکھا.... منہال کا پورا وجود اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا... "منہال میں نے آج تک صرف معجزے کے بارے میں سنا ہی تھا.. "لیکن آج دیکھ بھی لیا.... "ہم لوگوں نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی.... "دیکھو اللہ نے تمہاری دعاسن لی اور اب اللہ کے کرم سے بالکل خطرے سے باہر ہے... "سرفان نے مائشا کو چیک کرتے منہال سے کہا تھا.. "ہاں۔۔" وہ بس اتنا ہی بولا.. "اور پھر وہاں سے اٹھ کر جانے لگا... "کہاں جا رہے ہو.....؟ سرفان نے پوچھا.. "تم مجھے مائشا کی ہر ایک رپورٹ بتاتے رہنا... "میں بعد میں ملتا ہوں.. "وہ ایک نظر مائشا پر ڈالے وہاں سے چلا

گیا تھا..... اب جو کرنا تھا منہاں نے کرنا تھا... "بہت سے راج کھلنے والے تھے
 --- جو ماضی میں ہو اب اُس کا حساب لینے کا وقت آ گیا تھا....." کیا سب یقین کر
 پائینگے منہاں کا.. "یہ وقت ہی کے نظر ہے۔۔"

وقت کا کام ہے گزرنا سو گزر ہی گیا... "وہ اپنے بابا کی ڈائری ہاتھ میں پکڑے بابا کی یاد
 کو تازہ کر رہی تھی...." اُسکے بابا اُس سے کہتے تھے... "بیٹا جب کبھی تم بہت پریشان
 ہو اور تمہیں لگے کی تمہاری سوچنے کی صلاحیت مفلوس ہو چکی ہے.. "اور تم سفر کے
 اس مقام پر ہو جہاں سے واپس ہونا بھی ناممکن ہے تو... "یہ ڈائری.. "جو میں آج
 دے رہا ہوں۔۔ اس کو پڑھ لیا کرنا۔۔۔ لیکن بابا مجھے اس کی ضرورت نہیں
 ہے.. "جب آپ میرے پاس ہے.. "تو میں اس ڈائری کو کیوں پڑھوں... "اس نے
 معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائے اپنے بابا سے کہا تھا..... لیکن پرنسز میں ہمیشہ تو
 آپکے پاس نہیں رہ سکتا.... "کیا پتہ کب اللہ کے گھر سے میرا بلاوا آ جائے.. "اور مجھے
 اللہ کے پاس جانا پڑ جائے.... "کمال شاہ نے دل پر پتھر رکھ کر یہ بات اپنی شہزادی سے
 کہی تھی... "بابا آپ ایسی باتیں مت کریں.... "وہ بس اتنا ہی بولی اور خاموشی سے
 ڈائری کو تھام لیا تھا..... "بابا....." وہ ڈائری کو سینے سے لگا کر رونے لگی....

اسکا ماضی کیا تھا۔۔۔۔۔ "غم میں ڈوبا ایک جہاں تھا۔۔۔۔۔ جس کو وہ چاہنے کے باوجود بھی نہیں بھول پاتی تھی" مانثا کمال شاہ نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنی زندگی میں ہمیشہ کسی نہ کسی کی کمی محسوس کی تھی.... "پہلے ماما کی، پھر بابا اور ماما دونوں کی اور اب "اب منہا کی... "اسکا دماغ بغاوت پر اترنے کو مچل رہا تھا... "اور دل "دل خاموش اختیار کرنے کو... "ذہن میں کئی سوال مچل رہے تھے..... "لیکن انکا جواب اُسکے پاس نہیں تھا.... "وہ بظاہر تو بلکل ٹھیک لگ رہی تھی... "لیکن اندر سے وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی.... "اسکو ہسپتال سے آئے دس دن گزر گئے تھے... "شادی کی تاریخ کو آگے بڑھا دیا گیا تھا... "اس نے خاموشی کا لبادہ اوڑھ لیا تھا... "اپنا کام کرتی اور بابا کی ڈائری کو سینے سے لگا کر پوری پوری رات رونے میں گزار دیتی. "لیکن کبھی کھولنے کی زحمت نہیں کی اُس نے ڈائری کو "آج کل اسکو اپنے بابا کی یاد بہت آرہی تھی.... "بابا کی یاد آتے ہی ورنے لگتی اور پھر وہی روتی ہوئی سو جاتی.... "لیکن اس نے اپنا غم کسی کو نہیں بتایا تھا... "صرف اللہ کے علاوہ.... "آج اس نے ہمت کر کے ڈائری کا پہلا پتہ کھول ہی دیا... "جہاں پر بہت ہی پیاری رائٹنگ میں لکھا تھا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.... شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے "....

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

بیشک اللہ کے ذکر میں دلوں کا سکون ہے۔

(القرآن ***)

انسان جب کسی بھی نیک عمل کو کرنے کو تیار ہو جاتا ہے تو شیطان اُس کی راہ کہ ہر ممکنہ دروازے پہ پہریدار بن کہ رکھوالی شروع کر دیتا ہے مسئلہ تب نہیں ہوتا "میری پرنسز" جب شیطان کھڑا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تو اُس مردود کا کام ہے

مشکل تب پیدا ہوتی ہے پتر جب انسان کا نیکی کی طرف بڑھتا قدم یہ سوچ کر رک جاتا ہے کہ شیطان رکاوٹ ڈالے گا اسلئے کبھی یہ سوچ کر اپنے قدم نہ روکنا کہ شیطانی

رکاوٹیں راہ مشکل کر دیں گی بلکہ یہ سوچ کر ثابت قدم رہنا کہ جس نے اپنی حفاظت

میں کھڑا ہو جانے کی توفیق دے دی ہے وہ آگے بھی ہر قدم پہ حفاظت کرتا ہوا منزل پر

پہنچ جانے کی توفیق دے گا۔۔۔ اس ڈائری میں اس طرح لکھا گیا تھا۔ "جیسے خود اُسکے

بابا اُسکے سامنے بیٹھ کر اسکو سمجھا رہے ہو.. "اُسکی آنکھوں سے کئی موتی ٹوٹ کر ڈائری

کے پنے پر اپنا عکس چھوڑ گئے تھے... "اس نے اپنے بابا کے لکھے ہوئے پر بہت پیار سے

ہاتھ پھیرا تھا... "اور پھر اسکو لبوں سے چھوا تھا... "بابا....." اس نے اگلا پنا کھولا

تھا... "جہاں پر "ذہنی اُلجھن" کے نام سے بڑی سی ہیڈنگ تھی۔۔۔

بیٹا اگر تم پر کبھی یہ وقت آجائے.. "جس میں تم پریشان رہنے لگو۔۔ دل میں اُلجھن ہو۔۔ کئی سوالات ہو۔ جن کے جواب تلاش نہ ہو۔۔ ہے چینی ہو اضطرابی ہو۔۔ عجیب کشمکش میں مبتلا ہو جاؤ۔۔ تب کہیں الجھوں مت۔۔۔ بلکہ خود کو سلجھاؤ۔ اکیلے ہو جاؤ کچھ وقت کے لئے۔۔ اور ڈھونڈو دل میں مچلتے ہوئے سوالوں کے جواب۔۔ پہلے اپنے رب سے دعا کرو۔۔ پھر خود کلامی کرو۔ پھر بلکل ہی پرسکون ہو کر خاموش ہو جاؤ.. تمہیں ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔۔ کیونکہ اس پل کوئی بشر نہیں۔۔ بلکہ بشر کا خالق تمہارے ساتھ ہو گا اور تمہارے ذہن کو الجھانے والے سوالوں کو مٹا دے گا..... انشاء اللہ۔۔۔۔۔" اُسکی ہر لفظ کی ساتھ سیسکی بندھ رہی تھی.... "بابا آپ جانتے تھے کہ آپکی گڑیاں بھی کسی دن ذہنی اُلجھن میں گھر جائے گی.. "جس کو نکالنے میں کوئی اپنا بھی مدد نہیں کرے گا...." اس لیے آپ نے میرے لیے یہ ڈائری چھوڑ کر چلے گئے.... "سچ میں بابا آپ وہ ہے.. "جس کی تمنا دنیا کی ہر بیٹی کو ہوتی ہے... "لیکن اللہ نے نوازا مجھے ہے... "آپ تھے.. "جب بھی میں بہت خوش تھی... "بس ایک چھوٹی سی اُداسی تھی کہ کاش میری ماں بھی ہوتی.. "میں بھی اپنی ماں کو دیکھتی.. "اُن کی گود میں سر رکھ کر اپنا ہر دکھ سکھ اُن سے شیر کرتی.... "وہ بھی آپکی محبت توجہ نے میری اس اُداسی کو ختم کر دیا تھا...." اور آج

آپ میرے سامنے نہ ہو کر بھی میرے پاس ہو... "میرے سر پر آپکا ہاتھ کا سایہ ہے۔۔۔" اور اس سے زیادہ خوشنصیبی کیا ہوگی کہ آپکے ہاتھوں کی چھاؤں میں آج بھی محسوس کرتی ہوں... وہ ڈائری کو بند کر رہی تھی "جب اسکی نظر کچھ الفاظوں پر پڑی۔۔۔ کیا خوب لکھا تھا۔۔۔ ان الفاظوں سے اُسکے وجود کو جینے کا نیا طریقہ مل گیا تھا۔۔۔"

میری چھوٹی سی گڑیاں۔۔۔۔۔ اس کو جو رپڑھنا۔

بیٹا... "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...!" اے ابن آدم ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے پر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے سپرد کر دیا خود کو اس کے جو میری چاہت ہے تو میں بخش دوں گا تجھے وہ بھی جو تیری چاہت ہے اور اگر تو نے نا فرمانی کی اس کی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا تجھے اس میں جو تیری چاہت ہے اور پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے... "بیٹا میں نہیں جانتا میں تمہیں سامنے بٹھا کر سمجھا پاؤنگا بھی نہیں.. "اس لیے اس ڈائری میں لکھ رہا ہوں۔۔۔۔ تم کبھی بھی اللہ کو مت چھوڑنا" پھر چاہے تمہیں اُس رب کے لیے اپنی کتنی بھی عزیز ترین چیز چھوڑنی پڑے۔۔ کیونکہ اگر اللہ کو چھوڑ دو گے تو کوئی چیز ہاتھ نہیں آئے گی۔ جہاں اتنا صبر کیا ہے وہاں تھوڑا صبر اور صحیح۔ "پھر دیکھو جو اب تک تمہارے نصیب کا حصہ نہیں

تھا۔ وہ بھی تم تک پہنچا دیا جائے گا۔ غم مت کرنا کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ تھا، ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ ایک ہار پے اُس فتح کو بھول گئے ہو جس سے اللہ نے تمہیں ہمکنار کیا ہے..؟ اس کی رحمتوں کو یاد کرو اور ذہن نشین کر لو کی ہمارا رب ہر شے پر کامل ہے۔۔۔ جو ہمارے لیے ناممکن ہے "وہ اس پاک ذات کے لیے چٹکیوں کا کھیل ہے....." صحیح کہا بابا اپنے۔۔! میں دنیا کی ہر شے اس رب کے لیے قربان کرنے کے لئے تیار ہوں... "میں منہال کو بھول جاؤں گی.. "میں بھول جاؤں گی.. "کہ کوئی منہال نامی شخص سے بھی میں کبھی ملی تھی... "میں اپنے رب کی چاہت پر دل سے خوش ہوں.. "اگر میرا رب یہی چاہتا ہے نہ "کہ میں شاہزیب سے نکاح کروں تو ٹھیک ہے...! میں کر لوں گی نکاح..... لیکن بابا میں محبت کبھی نہیں کر پاؤں گی.. "کیونکہ اس دل میں محبت میرے اللہ نے ڈالی ہے منہال کے لیے..... اب یہ دل اُجڑ تو سکتا ہے۔۔۔ لیکن اور کسی سے بھی دوبارہ محبت نہیں کر سکتا.... "اس نے ڈائری کو بند کر کے سینے سے لگاتے اپنے بابا سے ہمکلام تھی.... "کئی موٹی ٹوٹ کر اُسکے رخسار پر بہ گئے تھے..... "اس کو صبر کرنا تھا.. "صرف اور صرف صبر.. "مائٹا نے ڈائری اپنے ٹیبل پر رکھی اپنے آنسوؤں کو پوچھا اور گھڑی میں وقت دیکھا جہاں گھڑی کی سوئی چار بج رہی تھی... "یعنی عصر ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ تھا.. "وہ اٹھی

اور وضو کرنے با تھرُوم میں چلی گئی۔۔۔ اپنے اللہ کا شکر کرنا تھا اُسے.. نوافل ادا کر کے... "کیونکہ اس پاک ذات نے اسکو بھٹکنے سے پہلے ہی سیدھا راستہ دکھا دیا تھا....."

یہ نظارہ ہے سویزر لینڈ کے سب سے بڑے شہر زیورخ کا.. "زیورخ شہر میں پہاڑوں کے درمیان جھیل گھاٹیوں کے کنارے مشہور گلشیر ہوٹل کا۔۔۔ برف سے ڈھکی چاروں طرف پہاڑ، تیز ہوائیں، خوبصورت سانا نظارہ دیکھنے میں ایسا لگتا جیسے جنت میں آگئے ہو... "ڈوبتے سورج کی نارنجی کرنیں اس نظارے کو اور خوبصورت بنا رہی تھی... "وہ ہوٹل کی گلاس وال سے باہر کا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا... "ایسی جگہوں کو دیکھنا اُسکا معمول تھا... "نہ جانے وہ کیا تلاش تھا ان جگہوں میں "ZM" سرہم کو "ms" کی سب سے بڑی کمزوری مل گئی ہے.... "پچھے سے کسی شخص نے اسکو مخاطب کیا... "اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنے کام کو جاری رکھا.. "ایک بار پھر اس شخص نے اسکو مخاطب کرنا چاہا "اس بار آواز کچھ زیادہ تیز تھی.... "پھر سے نظر انداز کیا گیا.... "اس شخص کو لگا.. "ابھی بھی نہیں سنا ہوگا.... "سرر.....! دھڑام م م.. "اس شخص کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئی

تھے۔ "کیونکہ "ZM" نے اس کے چہرے پر بہت تیزی سے مکہ مارا تھا..... مکہ لگنے کی وجہ سے اس شخص کے ہونٹ فٹ گئے تھے.. "اور اُن میں سے خون رسنے لگا تھا... وہ شخص بس حیران نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔ کیا تھا یہ آدمی کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا اس کو..... "بلیو جینز، ریڈ شرٹ جس میں اسکا کسرتی بدن نمایاں ہو رہا تھا.. " گول چہرا، کھڑاناک، کالی خوبصورت جھیل سے بھی گہری آنکھیں، انابی لب اور سنہری بال جن کو اس نے ترتیب سے سیٹ کیا ہوا تھا.. "دودھ جیتنا گورا رنگ.. "فرینچ دھاڑی میں وہ بالکل فرینچ ہی لگتا تھا... "اس نے سرد مہری سے اس شخص کو دیکھا.. "اُسکے آنکھوں سے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے.. "اس کو دیکھ وہ شخص گھبرا گیا تھا... "کتنی بار سمجھایا ہے... "جب تک میں نہ بلاؤں مجھ سے کوئی بھی ناملنے کی توقع کرے.. "وہ جب بولا تو اُسکی آواز سے دیواریں بھی کامپ اٹھی تھی..... " س سر... "چپ بلکل چپ "zm"..... نے اس شخص کو دھاڑ کر چپ ہونے کو کہا تھا.. "اچھا ہوا تم میرے خاص شخص ہو.. "ورنہ آج اس غلطی کی سزا تمہاری موت ہوتی سمجھیں..... "اب کیا کھڑے ہو یہاں پر دفاع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے "اور دو دن تک نظر بھی مت آنا.... "وہ گراتیں بولا.. "عصے کی وجہ سے اُسکے گردن کی رگیں تن گئی تھی.... "وہ ایسا ہی تھا.. "دنیا کی ہر بُرائی اس

میں تھی.. "اسمگلنگ کرنا، قتل کرنا اُسکے لیے عام سی بات تھی... "وہ دن دھاڑے قتل کر دیتا اور اسکو بلکل بھی دکھ نہ ہوتا... "وہ اپنے آپ کو "ظالم" کہتا تھا... "اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ "ظالم" تھا... "اس نے کبھی بھی اپنا نام کسی کو نہیں بتایا تھا... "کینسٹر میں وہ سب کا ڈون تھا... "پورا اور لڈ اُس کے نام سے کانپتا تھا... "ان سب بُرائیوں کے باوجود اس میں ایک بات بہت اچھی تھی "اور وہ تھی وہ عورتوں کی بہت عزت کرتا تھا... "اس لیے اگر کوئی اس کے سامنے کسی بھی عورت پر ظلم کرتا دکھتا... "وہ بغیر اس شخص کی دلیل سننے اسکا دھڑ سے سر الگ کر دیتا... "اس لیے اُسکے یہ اچھائی بھی بُرائیوں میں شامل ہو گئی تھی... "اور ہاں جاتے جاتے شام کے ہاتھوں وہ فائل بھجوا دینا.. "جس میں اس کمینے کی کمزوری ہے... "اس نے حکم صادر کیا.. "اور آخر میں "ms" کا نام نالے کر اسکو گالی سے نوازتا بولا "zm"... کے اندر انتقام کی آگ جل رہی تھی... "جو وہ انڈیا کو برباد کر کے لینا چاہتا تھا... "کیونکہ ماضی میں ایسا کچھ تو ہوا تھا.. "جس کی وجہ سے ماضی کے اس حادثے نے اسکو اتنا بُرا ظالم آدمی بننے پر مجبور کر دیا... "کیا تھا اسکا ماضی...؟ کیا وہ انڈیا کو تباہ کر کے اپنا انتقام لے پائے گا...؟

رات کا اندھیرا ہر سوں اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا.. "مغرب کی اذان ہو گئی تھی... " وہ پہلے تو کبھی کبھی نماز ادا کرتا تھا۔ " لیکن اب وہ نماز کو باقاعدگی سے ادا کر رہا تھا... سر پر ٹوپی پہنے " ایک ہاتھ میں گاڑی کی چابی اور دوسرے میں کچھ شاپر تھا وہ روم سے باہر نکلا.. " جب اسکی تکرساپنی چھوٹی اور شرارتی بہن سے ہوئی... بھائی... " وہ سر کو تھامے صرف اتنا ہی بولی..... " اس نے جلدی سے شاپر ایک جانب وہی گیٹ پر رکھے اور اپنی بہن کا سر سہلاتے ہوئے فکر مندی سے بولا... " گڑیاں " تیز تو نہیں لگا... " اس معصوم نے جلدی سے سر اٹھایا اور اپنے بھائی کے چہرے پر شرمندگی کے آثار اور اپنے لئے فکر کو دیکھ کر جلدی سے اپنے سر سے ہاتھ ہٹایا.. " اور خود کو کمپوز کرتی بولی..... " ان نہیں بھائی.. " بلکل بھی نہیں..... " میں ٹھیک ہوں..... " اور پھر اسکو سرتا پادیکھا اور بولی.... " بھائی کہیں جا رہے ہیں کیا...؟ " ہاں گڑیاں کچھ کام سے باہر جا رہا ہوں... ماما کدھر ہے؟ -- " ماما اپنے کمرے میں ہے.. " اچھا...! اور تم اتنی جلدی میں کہاں جا رہی ہو...؟ اس نے مشکوک نظروں سے مدیحہ کو دیکھا..... " اووہ میں بس ایسے ہی... " جب اس پر کوئی بہانہ نہیں بنا تو.. " اس نے اپنی چوری کو چھپانے کے لئے جھوٹی ہنسی چہرے پر سجھا کر بولی... " ٹھیک

ہے.... "لیکن مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے تمہارے دماغ میں کچھ کھچڑی پک رہی ہے....؟ ایک بار پھر وہ شکوک انداز میں بولا تھا... "ن نہیں بھائی.. "بھلا میں ایسا کر سکتی ہوں.. "میں اتنی معصوم، چھوٹی اور سمجھدار ہوں... "میرے دماغ میں کہا کھچڑی پکے گی.. "وہ اپنے آپ کے لیے گولڈن الفاظ استعمال کرتی بولی... "ہاں وہ تو دکھ رہا ہے.. "کتنی معصوم ہو...؟ بلکہ ساری معصومیت تو میری بہن پر ہی ختم ہوتی ہے.... "منہال نے بھی اس پر طنز کیا تھا.... "بھائی نماز کو دیر ہو رہی ہے... "جائے ورنہ قضاء ہو جائیگی... وہ جلدی سے بات بدلتی بولی.... "کیونکہ اسکو لگ رہا تھا کہ کہی اُسکی چوری ناپکڑ لے.... "ہاں ارے میں تو بھول ہی گیا تھا.... "منہال نے سر پر ہاتھ مارتے بولا.... "اچھا میں چلتا ہوں.... "رات میں ملتے ہے وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا.... "اور مدیحہ نے شکر کا سانس لیا تھا... "ہاں بول لیے مجھے کیا کرنا ہے....؟ اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل کان سے لگایا تھا... "ٹھیک ہے...! میں کوشش کرتی ہوں.... "اگر مجھے کچھ ہوانا بھائی میں ممانی جان کو بتادو گی... "وہ مخالف کو دھمکی دیتی کال کاٹ گئی.... "اور اپنے منصوبے کو انجام دینے منہال کے روم میں چلی گئی..."

منہال کارڈ راسیو کر رہا تھا "وہ ابھی مسجد سے نماز پڑھ کر آیا تھا" اُسکا ارادہ اپنے فارم ہاؤس جانے کا تھا.... "آج ایک ہفتہ گزر گیا تھا اسکو ماٹشا کی ماما مہرین بیگم کو اپنے فارم ہاؤس لائے ہوئے" لیکن وہ جب سے انکو اپنے فارم ہاؤس لایا تھا اُسکے بعد وہ دوبارہ اُن سے نہیں ملا "کیونکہ یہ ایک ہفتہ اسکا بہت مصروفیت کا گزرا تھا.... "ایک تو بار بار آفس سے نئے آرڈر آرہے تھے..... "اُسکو سویزر لینڈ جانا تھا پندرہ دن کے اندر اندر.... "ان پندرہ دنوں میں اسکو بہت کچھ کرنا تھا.... "اور سب سے پہلے ماٹشا سے نکاح کرنا تھا.... "وہ ان بے رحم لوگوں کے اوپر اور نہیں چھوڑ سکتا تھا اسکو.... "اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی گاڑی کو ماٹشا کے اکیڈمی کی طرف موڑ دی.... پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد وہ اکیڈمی کے باہر کھڑا تھا.... "اب اسکو چھٹی کا انتظار تھا.... اس نے ہاتھ میں پہنی قیمتی واچ میں ٹائم دیکھا "جہاں سات بجنے کو تھے.... "اور پھر روحان کو کال ملائی.... "دو تین بیل کے بعد کال اٹھالی گئی تھی.... "السلام وعلیکم.... "اس نے سلام دعا کے بعد پوچھا تھا.... "یار میں نے تمہیں ایک سٹوڈنٹ کی بارے میں بتایا تھا نا.... "کیا اُسکی ابھی کلاس لگی ہے یا پھر وہ چلی گئی.... "وہ اپنے مین مدے پر آتے بولا.... "دوسری طرف سے نا جانے کیا

بولا گیا تھا کہ وہ بولا تھا.... "تھینک یو" یار "تھینک یو سوچ"..... کیا تم اسکو باہر بھیج
 سکتے ہو.....؟ اس نے پوچھا "جس پر روحان نے دو منٹ انتظار کرنے کا بول کر کال
 کاٹ دی تھی... "اب وہ مائشکا کا باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا....." پانچ منٹ بعد وہ باہر
 آتی نظر آئی..... پنک کارنگ کی پٹیالہ شلوار قمیض پہنے "اسکا ہی ہم رنگ حجاب
 لیے" وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی..... "وہ پہلے سے بہت کمزور ہو گئی
 تھی... "اُسکے گلابی رنگ میں ہلکی ہلکی جردی اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ بہت بیمار رہی
 ہے....." وہ اب اوٹو کا انتظار کر رہی تھی..... "السلام وعلیکم...؟" منہال نے
 اُسکے پاس جا کر سلام کی.... "وہ تو یوں اچانک سلام کوسن کر ہی اُچھل پڑی
 تھی....." اس نے ڈرتے ڈرتے دائی طرف اپنی گردن موڑ کر
 دیکھا..... "جہاں منہال اپنی خوبصورت پرسنلٹی کے ساتھ کھڑا اسکو ہی دیکھ رہا
 تھا....." منہال کو دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا..... "اٹکی ہوئی سانس کو بے
 حال کیا....." اور پھر اُسکی سلام کا جواب دیتی بولی..... "وعلیکم اسلام....." آپ
 یہاں....؟ آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ اس سے مخاطب ہوئی تھی..... یس
 ...! آپکو کوئی اسو ہے ہے میرے یہاں پر ہونے سے.. وہ آنکھوں میں شرارت لئے
 بولا... "ن نہیں مجھے کیا اسو میں تو ایسے ہی پوچھ لیا... "وہ اپنی نظر کامرکز بناتی

سنجھل کر اسکو دیکھتے بولی... "وہ بولنا نہیں چاہتی تھی...۔۔۔" لیکن مجبوری تھی
اُسکی... وہ ایک رکشا کو روکنے کے کوشش کرتی بولی.... "پر رکشا نہیں رُکی... " اسکو
بہت غصہ آیا رکشہ پر بھی اور سامنے کھڑا اس شخص اور بھی کو اسکو آج آزمانے کے لیے
کھڑا تھا کم از کم مائشا کو تو یہی لگ رہا تھا..... "وہ آگے بڑھتی جب اُسکی سماعت سے
منہال کی آواز ٹکرائی.... "مائشا کیا آپ میرے ساتھ کچھ وقت کے لیے چل سکتی ہے
۔۔۔" مجھے آپکو کسی سے ملوانا ہے۔۔۔۔۔" اُسکے قدم وہی ٹھہر گئے..... "وہ پلٹی اور
غصے سے اسکو گھورنے لگی... "آپنے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے....؟ میں آپ کی باندی
ہوں... "کوئی بھی حکم آپ کرے گے اور میں سر جھکائے مان لوں گی.... "آپ ہے
ہی کون میرے... "جہاں تک مجھے اندازہ ہے نا تو آپ میرے کوئی رشتہ دار ہے نا
میرے ک اور نا ہی کوئی دوست..... "پھر میں کیسے آپ کی تھکم مان لوں... "وہ
آج بھری بیٹھی تھی.... "آج صبح سے ہی اسکو بہت غصہ آرہا تھا... "اب وبال کی
صورت میں منہال پر نکال رہی تھی۔۔۔۔۔" میں آپ پر حکم صادر نہیں کر رہا
صرف بول اور اجازت لے رہا ہوں..... "یقین کرے آپ کا میرے ساتھ جانا بہت
ضروری ہے... "وہ اُسکے سامنے آتا بولا..... مائشا کو یوں اُسکے سامنے آکر اسکا راستہ
روکنا بہت برا لگتا "پھر بھی وہ کچھ نہیں بولی تھی... "کیونکہ وہ اسکو کچھ بھی بول

دیتی "درد اسکو بھی ہوتا تھا... " کیونکہ یہ شخص اسکی محبت جنون تھا..... " وہ لب
 بھینچ کر رہ گئی.... " پلزمیں نے کہاں نا کہ مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ پھر کیوں
 زبردستی کر رہے ہے..... " اور وقت بہت ہو رہا ہے۔۔۔ مجھے مغرب بھی ادا کرنی
 ہے۔۔۔ آل ریڈی میں پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکی ہوں.... " اب اور نہیں ہو
 سکتی..... " وہ اسکی طرف بے بسی سے دیکھتی بولی..... " منہال کو جب لگنے لگا کہ یہ
 ایسے نہیں جانے کے لئے تیار ہوگی تو وہ اسکی کلائی تھامتے بولا..... " مجھے معاف کرنا
 " لیکن آپ کا بہت ضروری ہے جانا میں یہ کرنا نہیں چاہتا تھا..... " لیکن آپکی ضد کی
 وجہ سے مجھے کرنا پڑ رہا ہے..... " اس نے جب اپنی کلائی کو منہال کے ہاتھ میں دیکھا
 اسکو بہت غصہ آیا... " یہ کیا بیہودگی ہے.... " اب آپ یہ کریں گے... " چھوڑو میرا
 ہاتھ.... " مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ " وہ گرہ کر بولی تھی... " منہال نے اُسکے رد
 عمل کو خاطر میں نالا کر اسکو کھینچتا ہوا گاڑی تک لایا.. " فرنٹ ڈور کھولا اسکو گاڑی میں
 بیٹھا کر اسکو لوک کیا کہیں وہ نکال ہی نا جائے۔۔ " پھر خود بھی آکر ڈرائیونگ سیٹ کو
 سنبھالی اور گاڑی کو جن سے آگے بڑھادی.....

مہرین بیگم نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھی "جب نیل ڈور بجی...." انہوں نے اپنے چہرے پر دعا کے ہاتھ پھیر کر جائے نماز کی تہہ کی اور وہی بیڈ پر رکھ دی۔۔۔۔۔ "اس وقت کون ہو سکتا ہے...؟ وہ خود سے بڑ بڑاتی دروازہ کھولنے چلی گئی....." جب انہوں نے دروازہ کھولا تو سامنے کوئی اٹھارہ انیس سالہ لڑکی کھڑی تھی..... "حجاب کے ہالے میں سفید پر نور چہرا" کھڑا ناک "پنکھڑی لب، ہری کٹیلی آنکھیں...." جس میں اس وقت صرف اجنبیت تھی.... "مہرین بیگم اس لڑکی کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی.. "جیسے پہچاننے کی کوشش میں ہوں... "السلام و علیکم آنٹی....." منہال سلام کرتا ہوا ماشا کے بگل میں کھڑا ہو گیا... "وعلیکم السلام بیٹا... "کہاں چلے گئے تھے آپ...؟ مجھے یہاں اکیلی کو چھوڑ کر... "مہرین بیگم نے منہال کے سر پر ہاتھ پھیرتے بہت اپنائیت سے پوچھا تھا..... "بس آنٹی بہت مصروفیت تھی... "آج وقت ملا تو یہاں آ گیا.... "وہ سب لاؤنج میں آگئے

تھے... "اوهههه...." صحیح بیٹا آج کل بس سب کی مصروفیت ہوتی ہے۔۔۔ "آنٹی چھوڑے ان باتوں کو.. "اب آپ کی طبیعت کیسی ہے....؟ اس نے مہذب انداز میں پوچھا تھا..... "الحمد للہ بیٹا اب پہلے سے بہت بہتر ہوں....." بیٹا یہ کون ہے....؟ مہرین بیگم نے دل میں بہت دیر سے مچلتے سوال کو آخر کر ڈالا تھا.... "منہال

نے ایک نظر مائشا کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اپنی انگلیوں کو بے دردی سے مروڑ رہی تھی.... "آئی یہ آپ کی بیٹی... "مائشا کمال شاہ.... "اس کی طرف سے انکشاف کیا گیا تھا... "بلکہ مائشا کے سر پر ایک دھماکہ تھا.... "مائشا جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی... مہرین بیگم کی خوشی سے آنکھوں میں انسو چھلک پڑے... "یہ کیا مذاق ہے..؟ مسٹر منہال سلمان شاہ "وہ لفظوں کو چباتی بولی... "عصے سے اسکا چہرہ لال سرخ ہو گیا تھا.... "مائشا میں مذاق نہیں کر رہا" سچ میں یہ آپ کی ماما ہے.... "اگر یقین نہیں آتا تو آپ اپنی دادو سے پوچھ لیجئے گا.... "وہ اپنی طرف سے دلائل دیتے بولا.... "مائشا کا غصہ اُسکے بات کو سن کر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا... "مائشا نے اپنی ماما کی طرف دیکھا.... "کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں محبت ماں کی ٹھنڈک اُنکی ممتا کیا نہیں تھا.... "میری بچی.... "مائشا.... "اُنکی زبان سے پہلے ممتا سے لبریز پہلا لفظ یہ ادا ہوا... "بیٹا ایک بار اپنی ماں کے گلے لگ جاؤ سکون دے دو میرا بچہ... "مہرین بیگم فرط جذبات سے مائشا سے بول رہی تھی... "مائشا سے اپنی ماما کا رونا نہیں دیکھا گیا.... "بیحتیار اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگی تھی.... ماما.....!.....!.....! آ آپ کہاں چلی گئی تھی....؟ آپ کو پتہ م میں نے اور بابا نے آپکے بغیر کیسے دن گزارے... وہ ہچکیوں لیتی زار و قطار رونے لگی..... ماں کی آغوش ہوتی ہی ایسی

ہے.. "بچہ اپنا ہر غم ہر درد دکھ سب بھول جاتا ہے... " وہ اپنے آپ پر بتی سب بھول جاتا ہے... " ماں ہوتی ہی وہ واحد شخص اللہ کے بعد اگر کوئی خالص محبت کرتا ہے وہ ماں ہوتی ہے... " ماں بھی اپن درد اپنا غم سب بھول گئی تھی کچھ یاد تھا وہ تھا کہ اُسکی ماں اسکول گئی تھی.. " ماں کی ممتا کو وہ محسوس کر سکتی تھی.. " اس دنیا میں اس سے محبت کرنے والی اُسکی ماں تھی.. " دنیا کے سرد گرم سے بچانے والی اپنی ممتا کی چادر میں چھپانے والی..... " وہ ہر ٹینشن کو بھلائے پر سکون ہوتی آج کئی سالوں بعد اپنی ماں کے آغوش میں سو گئی.... " پتہ بھی نہیں چلا مہرین بیگم بھی بار بار اپنی پھول جیسی کوئل بیٹی کو پیار کرتی اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ بھی وہی صوفے پر سے ٹکائے ایک ٹک اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی تھی.... " منہاں کب کا وہاں سے جا چکا تھا... " وہ اُن دنوں ماں بیٹی کو وقت دینا چاہتا تھا... " جو وہ دے چکا تھا....

رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے.. " جب ماںشا کی آنکھ کھلی.. " وہ آنکھیں مسلتی ہوئی بیٹھ گئی... " لمبے گھنے بالوں کا جڑا بنا یا اور کلیچر میں مقید کیے... " پھر ادھر ادھر نظریں دوڑائیں.... " اندھیرے کے باعث اسکو کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا.... " ماما..... ماما! وہ ہاتھوں سے کچھ ٹٹولتی ہوئی اپنی ماں کو آواز دے رہی تھی... " ذہن

ابھی بھی صحیح سے کام نہیں کر رہا تھا.... "اسکو سمجھ نہیں آیا وہ کہاں پر ہے....؟ وہ جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری... "سائڈ لیمپ جلایا" اندھیرے میں ڈوباروم روشنی سے چکا چوند ہو گیا..... "یہ تو میرا روم ہے....!!" یہاں پر مجھے کون لایا....؟" میں تو ماما کے پاس تھی.... "پھر یہاں کیسے آئی....؟ کئی سوال اُسکے ذہن میں گردش کر رہے تھے.. "لیکن اُسکے پاس سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا...." کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی....؟ ہاں شاید خواب ہی تھا.... "وہ خود سے اندازہ لگاتی پلٹی ہی تھی... "سامنے بیٹھے نفوس کو دیکھ کر اُسکے حلق سے چیخ برآمد ہونے والی تھی... "پر مقابل نے اُسکے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکی چیخ کا گلا گھونٹا.....

شششششش.....!! مرواؤ گی کیا....؟ مانا کہ تم مجھے یہاں دیکھ کر بہت حیران ہو.... لیکن یار کچھ تو لحاظ کر لور ات کے اس پہر چلا کر تم اپنے دشمنوں کو الٹ کر رہی ہو....؟ ماننا تو سامنے کھڑے اس شخص کو آنکھیں کھول کر دیکھ رہی تھی.... "دیکھو میں تمہارے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا رہا ہوں...." پلزز چلنا مت... "مجھے پتہ ہے تم بہت خود غرض ہو اور اپنی من مانی کرنے والی.. "وہ بھی صرف میرے سامنے... "لیکن میں درخواست کرتا ہوں "مس ماننا کمال شاہ" اُرف فیوچر "ماننا منہاں سلمان شاہ" جو کہ تم بہت جلد بننے والی ہو.. وہ صرف دل

میں ہی سوچ سکتا تھا" ابھی چلائیں گامت "کیونکہ مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے....." کیا تھا یہ شخص کبھی ایک پل میں اپنا بنا دیتا اور ایک پل میں ہی پر آیا بھی کر دیتا... "سمجھ گئی ہونا... "وہ اپنی بات کو بول کر اس سے پوچھ رہا تھا... "جس پر مائشا اسکو فٹی فٹی نظروں سے دیکھتی گردن ہاں میں ہلا دی.... "گڈ گرل.....! مجھے یہ ہی اُمید تھی تم سے... وہ اُسکو خُمار آلود نظروں سے دیکھتا بولا... پھر اس نے مائشا کے چہرے سے ہاتھ ہٹا دیا تھا.... "اب وہ اسکو بتانے کے لیے لفظوں کو ترتیب دے رہا تھا... "اور مائشا اُسکو دیکھ رہی تھی... "اور کوشش بھی کر رہی تھی آخر ایسی کیا بات ہے جس کو بتانے کے لیے منہاں جیسے چھ فٹ سے نکلتے قد والے مرد کو بھی اتنا سوچنا پڑ رہا ہے..... "آپکو کیا بتانا تھا...؟ وہ ہمت کرتی بولی.... "پلز بتائے ایسی کیا بات ہے.....؟ اب وہ اسکو دیکھ رہی تھی.... "مائشا میں نہیں بتا سکتا....." وہ دل میں اس سے مخاطب ہوا.... "پھر بھی بتانا ضروری تھا... "ورنہ یہ لڑکی اپنی ضد پر قائم رہنے والوں میں تھی... وہ دراصل بات یہ ہے کہ مجھے آپکی ماما کے کیدنا پر کا پتہ چل گیا ہے....؟ کیا.....!.....؟ وہ ایک دم چلا ہی تو گئی تھی..... "ک کون ہے وہ...؟ وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی.... "چپ کیوں ہے....؟ بتائے نا....." وہ سامنے کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی..... "لیکن وہ جواب

نہیں دے رہا تھا..... "آپ بول کیوں نہیں رہے.....؟ دیکھے پلرز بتا دیں....." وہ ہاتھ جوڑتے بولی..... "کیا کر رہی ہو مائشا یہ.....؟ ہاتھ نیچے کرو....." وہ ایک دم اُسکے ہاتھوں کو تھامتے بولا..... "آپ بھی تو نہیں بول رہے....." وہ روہی تو گئی تھی..... "پلرز رو نہیں مجھے تمہارے ان آنسوؤں سے بہت تکلیف ہوتی ہے....." وہ بس دل میں سوچ سکا تھا... "ہاں بتاتا ہوں....." لیکن اس سے پہلے مجھ سے ایک ڈیل کرنی ہوگی..... "اُسکے بدلے میں تمہیں مجھے کچھ دینا ہوگا.." منظور ہے....." وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولا..... "ہاں مجھے سب منظور ہے بس آپ اس شخص کا نام بتائے جس کی وجہ سے مجھ سے میری ماما اور بہن دور ہوئی تھی....." وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی بولی..... پہلے سن تو لو محترمہ..... "نہیں بعد میں سنوں گی...." پہلے آپ وہ بتائے..... "رات کے اس پہر مائشا کا مدہوش کرتا حسن....." اسکو اپنے حصار میں جکڑ رہا تھا..... "وہ بہت مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا....." وہ نظروں کا زاویہ بدلتے بولا..... "اوکے ایز یوش" لیکن پھر پیچھے مت ہٹنا....." وہ آخری بار اسکو یاد دہانی کراتے بولا..... "مائشا کمال شاہ مر جائے گی لیکن کبھی اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹے گی...." وہ پُر عزم انداز میں بولی..... "ٹھیک

ہے.....!!! تمہاری ماما کی کید نیپر تمہاری تائی امی۔ "صائمہ ملک شاہ
ہے....." مانثا تو ایک دم لڑکھڑاتی ہوئی گرنے والی تھی.... "ب بیٹام میری
بات غور سے سنو.. "جس شخص نے ت تمہاری م ماما کو اغواہ کیا ہے وہ اس کا
نام ص ص ص..... اُسکے دماغ میں بابا کے بتائے جانے والے آخری الفاظ بازگشت
کرنے لگے تھے...." "جب منہال نے آگے بڑھ کر اسکو تھاما تھا....." اور پھر
بولا..... "مانثا ایسے کئی اور دھماکے ہے جو تمہیں سننے اور محسوس کرنے
ہے...." اس لیے ہر بار تمہیں کوئی نہیں ہوگا سنبھالنے والا..... "وہ اُسکے ساری
بات بتاتے بولا... اور وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ خاموشی سے اسکو سن رہی
تھی..... اس کا مطلب بابا مجھے نام بتانے والے تھے... "لیکن اللہ نے انکو بتانے کی
مہلت نہیں دی اور اپنے پاس بلا لیا....." "وہ بتانا چاہتے تھے....." کہ صائمہ تائی
امی ہی تھی..... "وہ جانتے تھے....." "وہ خود سے بڑبڑاتی منہال سے مخاطب ہوئی
تھی....." "آپکو پتہ ہے بابا بھی مجھے آخری وقت پر بتانا چاہتے تھے... "وہ بتانے ہی
والے تھے..... جب وہ اللہ کو پیارے ہو گئے..... "کیا بتایا تھا آپ کے بابا
نے.....؟ منہال نے اس سے پوچھا.... وہ کوئی ص..... سے شروع ہونے والے
لفظ کو بول ہی رہے تھے... "جب وہ دم توڑ گئے تھے..... وہ روتی بولی اچھا.....! اور

ضرور وہ ص لفظ والا شخص اور کوئی نہیں بلکہ تمہاری تائی امی ہی ہوگی.... "منہال نے
 اندازہ لگایا.... "تبھی تو انکار وہ تمہارے ساتھ اتنا ہتک آمیز تھا.... اچھا تم روں مت
 ... "اب کوئی تمہیں کچھ نہیں کرنے والا.... "تمہیں پتہ ہے.... "میں تم کو اس جہنم
 سے باہر نکالنا چاہتا تھا.... "تمہیں وہ خوشی دینا چاہتا تھا.... "جس کی تم حقدار
 ہو.... "اس لیے ہی میں نے تم سے شادی کا پوچھا.... "لیکن تم نے مجھے منا کر
 دیا.... "اور اپنے آپ کو تکلیف دے ڈالی.... "مجھے لگا تم اس شخص کو پسند کرتی
 ہو.... "لیکن مجھے کیا معلوم تھا.... "وہ شخص تم کو بلیک میل کر کے شادی کر رہا
 ہے.... "اور جب مجھے پتہ چلا اس وقت تک بہت دیر ہو گئی تھی.... "اب
 آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے.....؟ وہ اپنے آنسو کو صاف کرتی خالی خالی نظروں
 سے اسکو دیکھتی پوچھ رہی تھی.... "نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے.... "اور ان
 لوگوں سے بہت دور جو تمہاری اور آنٹی کی خون کے پیاسے ہے.... "لیکن میں ایسے
 نہیں جاسکتی.... "مجھے اب اپنی ماما اور آپ کی حساب لینا ہے.... "وہ بولی
 تھی... "نفرت اُسکے ہر انداز سے چھلک رہی تھی.... "ہاں لیں گے نا بہت اچھے
 سے لیں گے لیکن ہم نہیں الٹ لیں گے.... "اور وہ انصاف دے گا.... "تمہارا دل پپر
 کامل یقین ہے بس اسکو بنائے رکھو.... "لیکن پھر بھی میں نہیں کر سکتی.... "دادو تاپا

ابا... "شاہزین اور عالیان ان لوگوں نے مجھے دھوکہ نہیں دیا...." اور میں کیسے ان کی عزت کو اچھا ل سکتی ہوں.... اب تم اپنے وعدے سے مکر رہی ہو " اور پھر کون کہتا ہے کہ تم عزت کو اچھلو.... " میں تمہیں باعزت طریقے سے اپنے نکاح میں شامل کروں گا... "سب کے سامنے....." بس تمہاری ہاں کی درکار ہے.... "وہ اُسکے سامنے بیٹھتا بولا....." دیکھو ماںشا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے.... "مجھے پندرہ دنوں کے اندر سویزر لینڈ جانا ہے...." اس لیے میں جلدی کر رہا ہوں... "اب وہ اپنی پریشانی بتا رہا تھا...." لیکن آپ فلم انڈسٹری سے جڑے ہے...." جو کہ حرام ہے...." اب وہ معصومیت سے سوچتی اسکو اسکی فیملی کی یاد دہانی کروا رہی تھی... "اُسکی بات پر وہ بیحتیار مسکرایا...." تم فکر نہیں کرو.... "انشاء اللہ میں تمہیں حرام نہیں کھلاؤں گا....." بس یہ سمجھو.... "اب فحاح میں کسی اہم مشن پر ہوں...." وہ اسکو تسلی دیتا بولا..... "وہ مطمئن ہو گئی تھی اُسکی باتوں سے....." وہ گردن جھکاتی بولی جیسا آپ کو بہتر لگے..... "تھینک یو سوچی...." وہ اُسکے ہاتھ کو اپنی آہنی گرفت میں لیتا بولا.... "پھر وہ کھڑا ہو گیا...." انشاء اللہ کل ملتے ہے.... "انتظار کرنا میرا.. " اور ڈرنا بالکل نہیں...." اب سے تمہاری ہر مشکل کو مجھ سے ہو کر گزرنا

ہوگا... "وہ اُسکے یقین دلاتا وہاں سے چلا گیا تھا... "اور مائٹھانوا فل پڑھنے کے لیے
 ہاتھ روم چلی گئی.... "کیونکہ اسکو اپنے رب کا شکر ادا کرنا تھا... "بے شک وہ ہر
 اندھیرے کے بعد ایک نئی اس روشنی دینے والا ہے.....

سر میں نے آج کی ٹکٹ کروادی ہے آپ کی انڈیا کی... "آج رات آٹھ بجے کی فلائٹ
 ہے.... "شیام نے آکر اسکو فلائٹ کے بارے میں اطلاع دی.... "او کے یا سمین سے
 بات ہوئی... "وہ شخص کہاں پر ہے آج کل اسکا کیا ٹارگیٹ ہے.... "کیا چل رہا ہے
 کچھ پتا چلا.....؟ "اس نے شیام سے پوچھا... "نہیں سر آج کل وہ فون نہیں اٹھا
 رہی... "میں کئی مرتبہ کال کر چکا ہوں... "لیکن وہ نہیں اٹھا رہی کال اس نے اسکو
 ڈرتے ہوئے بتایا... "کہی اسکو ہی نامار ڈالے.... "ٹھیک ہے تم جاؤ اور بی اماں کو بولو
 کہ وہ بھی اپنا سامان پیک کر لیں.... "اس بار ہم وہاں زیادہ دن کے لیے جا رہے
 ہے.... "اور ہاں وہ فائل بھی دیتے جاؤ.... "جس میں اس کا مینے انسان کی ساری
 ڈیٹیلز ہے.... "او کے سر میں ابھی دیتا ہوں وہ یہ بول کر وہاں سے چلا گیا
 تھا.... "کچھ دیر بعد zm کے ہاتھ میں وہ فائل تھی... "جس میں ms کی
 ساری ڈیٹیلز تھی.... "وہ اس بات سے بے خبر فائل کھولنے لگا... "کہ اس ایک

فائل کے کھولنے سے اُسکی زندگی ایک نئے ڈگر پر چلنے کو تیار ہے..... "اُس نے جیسے ہی فائل کھولی.... "پہلے ہی پیج پر اُسکی فوٹو تھی....." گلابی رنگ کے حجاب میں چمکتا پر نور چہرا... "ہری آنکھیں جس میں ایک الگ ہے چمک تھی...." گلابی پنکھڑی لب.. "جس پر اس وقت بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ لیے ہوئے تھے...." شاید زندگی کی مسکراہٹ تھی.... "دودھ جیسا چمکتا چہرا....." اگر کوئی اسکو دیکھتا تو اُسکے حسن کے حصار میں جکڑا جاتا..... "اُس نے اپنی زندگی میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھی...." لیکن اس لڑکی کی تو کوئی اور خوبصورتی تھی... "کیا خوبصورتی ہے....؟ ماشاء اللہ...." آج پہلی بار اس نے اللہ کا نام لیا تھا... "اسکو خود بھی پتہ نا چلا....." اسکو نہیں یاد پڑتا کبھی اس نے اللہ کا نام لیا ہو..... "لیکن آج لیا تھا....." شاید یہ اُسکی زندگی بدلنے کی پہلی سیڑھی تھی.... "اور بدلنے پر پہلا لفظ....." اُسکا دل بختیار دھڑکا..... "اسکو بھی سمجھ نہیں آیا....." خوف ایک دم وجود پر طاری ہو گیا zm....." جو کبھی کسی کو قتل کرتے نہیں ڈرتا تھا آج وہ ماشاء اللہ بولنے سے ہی ڈر گیا تھا...." اس نے جلدی سے فائل بند کر دی..... "اور آٹھ کھڑا ہو گیا....." اُس نے ہاتھ میں پہنی وانچ پر دیکھا.... "جہاں پانچ بج کر دس منٹ ہو رہے تھے...." وہ ڈریسنگ روم کی طرف

گیا.. "اور وہاں سے ہینگ کیے ہوئے کچھ کپڑے لایا تھا... "پھر انکو سوٹ کیس میں رکھا..... "اور کچھ ضروری فائل لے کر اسکو بھی رکھا اور سوٹ کیس کو لاک کر دیا..... "اب اسکا ارادہ شاور لینے کا تھا..... "وہ شاور لینے باتھ روم میں چلا گیا... "کچھ دیر بعد وہ مکمل تیار تھا..... "بلیک جینز اور بلیک ہی لیڈر کی جیکٹ پہنے وہ بہت ہی پرکشش لگ رہا تھا... "وہ اپنا ہر کام خود کرتا تھا... "یہاں تک کہ اپنے روم کی صفائی بھی خود ہے کرتا تھا... "اسکو جلدی سے کسی پر یقین نہیں آتا تھا... "کوئی نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ ورلڈ کنگڈم ڈون ہے..... "جس سے ساری دنیا کا پتی تھی... "وہ دنیا کو تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا... "صرف انڈیا کے علاوہ..... "آخر کیا ہوا تھا انڈیا میں اُسکے ساتھ... "جو وہ انڈیا سے اتنی نفرت کرتا تھا..... "یہ تو وقت ہی بتائے گا..... اب وہ گاڑی میں بیٹھا ایرپورٹ کے لیے روانہ ہو گیا..... "پہلی گاڑی سیکیورٹی گارڈ کی تھی... "دوسری بہت بڑی مہنگی گاڑی میں وہ خود تھا..... "اور تیسری گاڑی میں بی بی اماں اور کچھ گارڈ تھے..... سات بج کر چالیس منٹ پر وہ ایرپورٹ پہنچا.... "ابھی ہوائی جہاز کی اڑان بھرنے میں اپنדרہ منٹ باقی تھے..... "وہ سیٹ پر بیٹھا..... "باہر دیکھ رہا تھا..... "ایکسیوزمی "کسی لڑکی کی آواز کو سن کر اس نے اپنا چہرہ موڑ کر دیکھا..... پانچ فٹ پانچ انچ لمبا قد، پتلا

ناک، سراہی دار گردن انبی لب، کالی جھیل سی آنکھوں، دودھ جیسا چمکتا رنگ شوڈر تک آتے بال وہ بلیک ہی جینز اور بلیک گھٹنوں تک آتے قمیض پہنے بلا کی مسکراہٹ چہرے پر سجھائے بہت پیاری لگ رہی تھی "اُس نے اس لڑکی کی طرف دیکھا....." آپ میری سیٹ پر بیٹھ گئے ہیں.... "اس لڑکی نے اسکو اپنی سیٹ کا بتایا...." تو وہ سرد مہری سے دیکھ کر بولا تھا.... "تو محترم یہ ہے کہ آپ ذرا سا منڈھو جائے مجھے اپنی سیٹ پر بیٹھنا ہے....." اس لڑکی کو اس سامنے بیٹھے مغرور لڑکے کی یہ تو بالکل ایک آنکھ نہیں بھائی تھی..... "اُس نے بھی اُسکے ہی انداز میں جواب دیا...." محترمہ یہ سیٹ بھی خالی ہے "آپ یہاں پر بیٹھ جائے....." اس نے سیٹ کی طرف اشارہ کیا.... "جی نہیں.....!!!!" مجھے کسی کی سیٹ پر بیٹھنے کی عادت نہیں ہے.... "ہاں بشر تیک مجھے لگتا ہے آپ کو عادت ہے...." اس لیے آپ ہی بیٹھ جائے... "لیکن میں نہیں بیٹھوں گی...." وہ اپنا حتمی فیصلہ سناتی بولی.... "اور ساتھ ہی ساتھ اسکو اُسکی زندگی کی تلخ حقیقت بھی باور کرائی....." وہ اُسکو کھرا لود نظروں سے دیکھتا.... "اپنے لبوں کو بھینچتا کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے اٹھ گیا تھا....." کیونکہ وہ عورت ذات کی بہت عزت کرتا تھا.... "سو وہ کچھ نہیں بولا....." وہ لڑکی بھی اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی..... "تھوڑی دیر بعد ہوائی جہاز نے پہلی اڑان بھری تھی...." وہ لڑکی چیخ ہی

تو گئی.... "اور پاس بیٹھے zm کا بازو ٹائٹ سے پکڑتے چلائی
..... "مُمی....." بچاؤ zm"..... نے پہلے اس طوفان کو
دیکھا.... "جو جب سے آئی تھی بس اسکو آزما ہی رہی تھی... " اور پھر اپنے بازو
کو.... "جو اس معصوم بلہ کے گرفت میں تھا....." ہٹائے ہاتھ
اپنا.... "وہ گرتیں بولا...." وہ جو آنکھیں بند کیے اپنا ڈر کم کر رہی تھی.... "اُسکے
گراہت کو سن کر جلدی سے اپنا ہاتھ بٹایا...." اور اسکو دیکھنے لگی.... "محترمہ اگر
اتنا ہی ڈر تھا... "تو یہاں آئی ہی کیوں ہے...؟ آئی مین... "ہوائی جہاز میں بیٹھی ہی
کیوں....؟ کوئی بس یار کشالے لیتی... "ہاں تھوڑا وقت ضرور لگتا لیکن یقین
مانیے... "ڈر بلکل نہیں لگتا تمہیں... "وہ اُسکے ڈر پر چوٹ کرتے بولا.... "وہ بھی خود
کو سنبھال چکی تھی.... "دیکھیے جناب... "پہلی بات کسی کی کمزوری پر اسکو یوں ٹونٹ
نہیں کرنا چاہیے... "لیکن شاید یہ آپ کی عادت ہے... "میں کچھ نہیں کہہ
سکتی... "دوسری بات "آئی ایم سوری...." میں نے جان بوجھ کر نہیں
کیا.... "وہ اپنی وضاحت دیتی بولی.... "آپ کچھ زیادہ ہی نہیں جانتی میری
عادت کے بارے میں محترمہ.... "چلو بتا ہی دو اور کون کون سی عادت کے بارے
میں جانتی ہو میری آپ.... "وہ دانتوں کو کچکچاتے بولا.... "ارے نہیں نہیں آپ تو

بُرا ہی مان گئے... "یہ میرا تکیہ کلام ہے... "وہ پھینکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجھائے
 بولی..... "ہانی تو آپکی تو عادت ہے پوچھنے کی..... "وہ بڑبڑائی تھی..... "کیا
 کہا.....؟ کچھ نہیں کچھ نہیں میں تو بول رہی تھی اب نہیں بولوں گی.... "وہ اپنی
 زبان کو دانتوں کے نیچے دباتی بولی..... "ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب پھر
 سے اسکی زبان میں کھجلی ہوئی تھی..... بائے داوے "آپ کا نام کیا ہے..؟ zm
 نے اُسکی طرف دیکھا.... "جیتنا وہ آج بے بس دکھ رہا تھا شاید کبھی ہوا
 ہوگا..... "صحیح کہتے ہے سب... "لڑکیاں اور گدھے میں کوئی فرق نہیں
 ہوتا... "کیونکہ جب گدھا بولتا ہے تو پھر کتنا بھی اس پر ڈنڈے برساد وہ چپ نہیں ہو
 سکتا.. "اور یہی حال لڑکیوں کا ہے... "ایک بار صرف ایک بار لڑکیوں کی زبان اپنی
 پٹری پر سے اتر جائے پھر وہ نہیں رُک سکتی..... "اور اُن لڑکیوں سب سے پہلا نمبر
 آپ کا ہے محترمہ... "وہ اسکو گھورتے بولا.... "اب ایسی بھی بات نہیں "آپ کو پتہ
 ہے میں بہت کم بولتی ہوں..... "وہ منہ بصورتے بولی..... "اچھا!!!!
! محترمہ کیا آپ بتا سکتی ہے جب کم بولنے والے ایسے ہوتے ہے تو زیادہ بولنے
 والے کیسے ہوتے ہے....؟ وہ زچ ہی تو ہو گیا تھا..... "اللہ اللہ
 اللہ..... "مسٹر محترم میں نے ایسا بھی کیا بول دیا جو آپ اتنی غصہ ہو رہے...؟

بس ایک نام ہی تو پوچھا تھا.... "اور اس میں بھی آپ ایسا ٹیکٹ کر رہے
ہے....." وہ اس بات سے بے خبر اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی کہ اگلے شخص کی حالت
السا کا نام سن کر کیسی ہو رہی تھی..... "پتہ ہے آپ پر ایک بات بہت سوٹ کرتی
ہے... " اور وہ بات یہ ہے.....

"آپ کو دیکھتے ہی میں نے کی ہے اللہ سے یہ

آرزو

آل تو جلال تو آئی بلا کوٹال تو"

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Urdu Books | Urdu Library

وہ اپنی بات کو بول کر کہا لگا کر ہنس دی تھی..
بس س س..... "چپ بلکل چپ اگر دوبارہ بولی تو میں" کیا میں ہاں آپ کوئی بہت
بڑے ڈون ہے جو میں آپ سے یا آپ کی دھمکی سے ڈر جاؤں گی..... "ایسے ہی
نہیں مجھے میری دوست کہتی ہے سچ میں عالیہ جو تم دیکھتی ہو وہی بول دیتی ہو.. " اس
لیے ہی تو تم ہم سب دوستوں میں سب سے بڑی فسادی ہو..... " وہ اپنی شان میں
قصیدے سنار ہی تھی... اور درمیان میں اُسکے بات کا ٹٹی بولی "وہ تو اس سے بہت تنگ
آگیا تھا... " تم ہی بیٹھو... " وہ غصے سے وہاں سے اٹھ کر جانے لگا..... ارے کہاں
چل دیے.....؟ مرنے جا رہا ہوں چلو گی.... " وہ اُسکل گھورتے ہوئے بولا.....

آپ zm ہے... "پھر بھی مجھے نہیں ڈر لگے گا..." کیونکہ پھر بھی آپ مجھے نسان نہیں پہنچا سکتے..... وہ پر عزم سے بولی تھی.... "اور یہ خوش فہمی کیوں لاحق ہوئی.....؟ مجھے خوش فہمی لاحق ہوئی نہیں بلکہ ہے....." جیتنا میں آپ سے بول رہی ہوں.... "اب تک تو zm میرا سر قلم ہی کر دیتا...." اچھا محترمہ یہ دیکھو یہ رہے میرے دونوں ہاتھ.... "اور یہ رہا میرا چہرہ... چپ کر جاؤ....." اور مجھے بھی سکون سے یہ سفر کرنے دو..... "وہ اُسکے لیکچر سے پریشان ہوتا ہا تھا جوڑ کر بولا..... "زندگی میں وہ کبھی اتنا نہیں بولا تھا جتنا آج اس لڑکی کے سامنے بول گیا تھا..... ٹھیک ہے.....! کیا یاد کرو گے آپ بھی.... کہ سفر میں کسی لڑکی سے پالا پڑا ہے میں چپ ہو جاتی ہوں.... "بس آپ اپنا نام بتادیں...." وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتی اس پر احسان کرنے کے انداز میں بولی تھی..... "محترمہ احسان ہے آپ کا...." اور آپ میرا نام جان کر کیا کرے گی....؟ اس نے آئی برو اچکاتا بولا..... "وہ دراصل میرے پاس اچار نہیں ہے...." اور مجھے ہینڈ سم لڑکوں کے نام جان کر اچار ڈالنا ہوتا ہے.... "اس لیے پوچھ رہی...." تاکہ آپ کا نام جان کر اچار ڈال سکوں.... "اور دو وقت کی روٹی آسانی سے کھالوں....." وہ چہرے کو ٹیڑھا میڑھا کرتی بولی.... "ذیشان مجتبیٰ....." وہ بھی اُسکے نام بتا کر اپنا پیچھا چھوڑوانا

چاہتا تھا.. "اس لیے نام بتا دیا.. اور یہ ہی zm کی زندگی کی پہلی اور آخری سب سے بڑی غلطی تھی....." تھینک یو... "اب میں آسانی سے اچار ڈال سکوں گی...." اور دو وقت کی روٹی آسانی سے کھا لوں گی..... "وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی تھی.... اور پھر شانت ہو کر بیٹھ گئی آگے کا سفر آن دونوں نے خاموشی سے کاٹنا تھا.....

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا... "ایک خوشگوار موسم کے ساتھ....." چاروں اطراف میں چڑیاؤں کی چہچہاہٹ گونج رہی تھی.... "خوشگوار سی سکون دینے والی ہوئیں... "ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے یہ موسم یہ ہوئیں یہ فضا میں صرف اُسکے لیے ہی بنائی ہے....." وہ بہت خوش تھی... "اتنی کی اگر بیان لفظوں میں ادا کرتی تو بھی تو بھی نہیں کر سکتی تھی... اور خاموشی میں بھی اُسکی آنکھوں سے شکر کے آنسوؤں گالوں پر بہ کر پھسل رہے تھے....." کالے رنگ کی خوب گھیر دار فراک اس پر اُسکے ہی ہم رنگ حجاب لیے ہمیشہ کی طرح سب سے منفرد لگ رہی تھی..... "السلام وعلیکم دادو....." اس نے دھڑام سے دروازہ کھولا اور چہکتے

ہوئے سلام کی..... "وعلیکم السلام....." میرا بچہ..... "دادو نے اسکو پیار کرتے کہا... دادو دادو مجھے ایک بات بتانی ہے آپ کو... "مائشانے دادو کو دیکھتے خوش ہوتے بولی... "اُسکے چہرے سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ کتنی خوش ہے..... "اچھا.....!!" بہت خوش ہے میرا بچہ..... "دادو نے بھی اُسکے ہی انداز میں پوچھا تھا..... "ہاں دادو الحمد للہ بہت خوش ہوں میں...." اتنی کہ بہت زیادہ اور اگر آپ بھی اس بات کو سن لیں گی تو یقین مانیے آپ بھی الٹا شکر ادا کرتی نہیں تھکے گی..... "اب وہ روم کو سیٹ کرتی بولی تھی....." مائشابٹا یہاں پر آؤ..... "دادو نے اسکو اپنے پاس بیٹھ پر بلایا...." وہ فرما برداری سے سارا کام چھوڑتی دادو کے پاس آگئی..... "جی دادو....." وہ تو دادو کے یوں پکارنے پر اپنی بات کو ایک پل کے لئے بھول ہی گئی تھی.... "اب وہ دادو کی طرف اُلجھی نظروں سے دیکھ رہی تھی... "جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیا بات ہے دادو.....؟ اُس کی آنکھوں میں سوال نایاب رہے تھے..... "بیٹا یہ بتاؤ تم شاہزیب سے شادی پر خوش ہو بھی یا نہیں....." کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے... "جو تمہارے دل میں ہے وہ بتادو....." بچہ ہم سب تمہارے ساتھ ہے..... "دادو کے سوال پر اس نے اپنا چہرا دوسری طرف موڑ لیا تھا....." قرب سے آنکھیں بند کی اور آنسوؤں کا گولا اپنے

اندر اُتارا.... "جو خوشی کچھ پل پہلے تھی وہ اب کہیں کھوسی گئی تھی...." اب چہرے پر صرف سنجیدگی تھی..... "وہ کچھ لمحوں بعد خود کو سنبھالتی بولی تھی....." "آپ کیوں پوچھ رہی ہے....؟" دادو آپ لوگوں کو جو ٹھیک لگے وہ کریں.... "نا چاہتے ہوئے بھی تلخی سے بولی تھی...." "میری طرف دیکھو بیٹا... میں جانتی ہوں ہم کو یہ پہلے ہی پوچھنا چاہیے تھا...." پر بیٹا تمہاری یہ بوڑھی دادی بہت کمزور ہو گئی ہے.... "کچھ یاد نہیں رہتا....." دادو نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے کہا تھا..... "بیٹا تم یہ مت سمجھنا تم اکیلی ہو نہیں ابھی بھی وقت ہے بیٹا جو تمہارا فیصلہ ہو گا... ہم بخوشی اسکو قبول کریں گے...." ایک بار تم اپنا فیصلہ سناؤ تو صحیح.... "دادو نے اسکا ہاتھ اپنے جھریوں جدہ ہاتھ میں تھام کر بہت پیار بھرا ہوا وصلہ دے کر پوچھا تھا...." اور واقع میں ماٹھا کو بہت حوصلہ بھی ملا تھا.... "دادو سچ میں وہ بتادوں جو میں چاہتی ہوں.. "کیا آپ لوگ اسکو تسلیم کرو گے...؟" کیا کوئی اس پر آپشن نہیں اٹھائے گا...؟" کیا بڑے پاپا بھی اُن کو قبول کر لیں گے...." وہ ایک آس لیے بولی تھی.... "آنکھوں میں ہنر سنجیدگی برقرار تھی....." بلکل.....! یہ تمہارا بھی گھر ہے.. "یہاں پر جو فیصلہ لڑ کے لیتے ہے.. "وہی لڑکیوں کو پورا پورا حق ہے...." میں نہیں چاہتی ایک بار پھر ماضی دوہرایا جائے...." ایک بار پھر کسی اپنے کو

کھونے کے سکت نہیں ہے ہم میں.... "بہت اپنوں کو کھویا ہے... " بہت زیادہ... "دادو یہ بول کر رونے لگی تھی..... "دادو روئے مت ہو گا وہی جو اللہ کو منظور ہو گا... "میرے مانگنے اور فیصلے سے میرا نصیب نہیں بدلے گا.... "ہاں بس انسان ہوں خواہش میرے اندر بھی پہنچتی ہے.... "کیونکہ میں انسان ہوں کتنا بھی اللہ کے نزدیک ہو جاؤں لیکن پھر بھی فطرت ہے وہ بدلتی نہیں..... "وہ دادو کے آنسوؤں کو دیکھ کر تڑپ ہی تو گئی تھی..... "ہاں بیٹا تم صحیح بول رہی ہو.... "اُس نے دادو کے آنسوؤں کو اپنے پوروں سے چنے تھے.... "اور پھر بولی..... "دادو میں اسکو بہت شرم آرہی تھی... "لیکن یہ اختیار اس کے اللہ نے اسکو سونپا ہوا تھا.... "ڈر بلکل نہیں تھا" اسکو ناب اور ناپہلے تھا.... "بس وہ اپنوں کی عزت کے وجہ سے خاموش ہو گئی تھی.... "اور اب تو اُسکے ساتھ منہال کا ساتھ بھی تھا.. "ڈر کس بات کا تھا.... بس شرم آڑے تھی... "وہ اسکو بلائے تاک رکھتی گویا ہوئی.... "دادو میں منہال سے محبت کرتی ہوں.... "وہ بول کر خاموش ہو گئی تھی..... "شرم سے گال پر سرخی پھیل گئی تھی.... "حیا سے آنکھیں اٹھنے سے انکاری تھی..... "ماشاء اللہ.....! بہت پیار بچہ ہے وہ دیکھا میں نے ایک بار بہت مہذب انداز نرم دل اور سب سے بڑھ کر بڑوں کی عزت کرنے

والا..... "دادو اُسکے سوہنے مکھڑے کو دیکھتی بولی... " اور ساتھ ہی ساتھ ماٹشا کی نظر بھی اُتاری تھی... "جو منہاں کے نام پر ہی سرخ گلال ہو گیا تھا..... " وہ آج بہت خوش تھی... "اسکو ایک نہیں دو دو خوشی سے اللہ نے نوازا تھا..... " بے شک وہ رب اپنے بندوں کا دل کا حال بخوبی جانتا ہے.....

ماما ناشتہ دے دیں... " اور وہ بھکڑ بھی آرہا ہے... " بس آتا ہی ہوگا..... " اس بھکڑ کے لئے بھی ناشتہ بنا دیں..... " وہ انٹرائنس گیٹ کی طرف دیکھتے بولا..... " ہاں بیٹا لاتی ہوں..... " عائشہ بیگم حیرت سے منہاں کو دیکھتی بولی... " تھوڑی دیر بعد عائشہ بیگم نے اُسکے آگے جو س اور اولیٹ اور بریڈ رکھے تھے... "خود بھی وہی اُسکے سامنے بیٹھ کر بریڈ پر جیم لگانے لگی... "کیا بات ہے کمینے جلیل انسان اکیلے اکیلے ہی کھایا جا رہا ہے..... ڈائمنگ ہال میں قدم رکھتے صرف ان نے منہاں کو ناشتہ کرتا دیکھا تو اُسکی زبان میں خو جلی ہوئی... ہاں ذلیل انسان آجاتوں بھی... "مجھے معلوم ہے توں میرا پیچھا تو کبھی نہیں چھوڑنے والا... "منہاں نے گردن پیچھے کی طرف موڑتے کہا تھا... "اُن دونوں کو دیکھ کر عائشہ بیگم ہنس دی..... السلام وعلیکم پھپھوں..... "یار پھپھوں یہ غلط ہے... "آپ اس کو ہی کھلاتی ہے.. "مجھ معصوم

اور دوبارہ کچن کا رخ کیا تھا.. وہ اس سے پہلے ہاتھ بڑھاتا... "السلام علیکم اپوری
 ون".... مدیحہ جھٹ سے آئی ناشتے کی پلیٹ اپنے سامنے رکھی اور ٹھوسنا شروع کر
 دیا..... "منہال تو بس دیکھتا ہی رہ گیا....." کہ یہ کیا تھا....؟ ہاھاھاھا
 ہاھاھاھا..... "اور صرف ان کا کہہ کا بیحتیار تھا....." جلیل انسان پہلی بار اتنی خوشی
 سے ڈاننگ ہال میں آکر ناشتہ کرنے لگا تھا... "پر نہیں تجھے کہاں میری خوشی
 برداشت ہوتی...۔۔۔۔" وہ صرف ان کی کمر میں مکہ جڑتا بولا۔۔۔۔ آں آں
 آں..... "کیوں مجھ معصوم پر ظلم کر رہے ہو.....؟ اتنا معصوم ہوں کہ چراغ جلا کر
 بھی نہیں ملنے والا میرے جیسا معصوم....." صرف ان دہائی دیتا بولا
 تھا..... "ہاں ہاں نہیں ملنے والا تیرے جیسا معصوم کیونکہ توں معصومیت کے نام
 پر دھبّا جو ہے....." منہال چیڑتے ہوئے بولا..... "الے الے میلا بچہ
 کیوں روتا ہے.....؟ فکر نہیں کر میں ابھی فیڈر منگواتا ہوں....." وہ منہال کے
 چہرے کو چھوتے ہوئے بھاگا تھا..... "کیونکہ اب منہال کا غصہ آسمان کو چھوں رہا
 تھا....."

جلیل

کینے

ایک نمبر کا ڈراما باز.....

دھرتی پر بھوجھ.....

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

منہال اسکو نئے نئے گولڈن الفاظوں سے نوازا رہا تھا..... "اور وہ اُسکی طرف دل جلا

دینے والی مسکراہٹ پاس کرتا لاونچ میں بھاگا.... جیسے بول رہا ہے بیٹا کچھ بھی کہہ کو

کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے. "منہال بس تل ملا کر رہ گیا....." اس دوران مدیحہ ہر

شے سے بے نیاز ناشتہ کرنے میں مگن تھی..... "وہ ناشتہ ایسے کر رہی

تھی....." جیسے برسوں سے اسکو کچھ ناملا ہو..... "آرام سے کرو....." کوئی

نہیں چھیننے والا....." منہال نے مدیحہ پر طنز کرتے کہا..... اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا کہ میرا ناشتہ ہے پھر بھی میں تم دونوں کی طرح بھکڑ نہیں ہوں...." لیکن وہ کچھ نہیں بولی... "بس گردن جھکائے ناشتہ کر رہی تھی..... اس کا یہ انداز منہال کو ہضم نہیں ہوا... "اسکو لمحہ بھی نہیں لگا سمجھنے میں....." اس نے جھٹ سے مدیحہ کے آگے کی پلیٹ کو پرے کو سرکایا.... "اور برابر کی چیئر پر بیٹھتا بولا....." کیا نیا کارنامہ انجام دیا ہے...؟ "جلدی بتاؤں...." اب تمہاری کون سی نئی شرارت کا شکار بننے والا ہوں میں...." مدیحہ نے پہلے منہال کی طرف دیکھا.... "اور پھر اپنے جیم لگے بریڈ کی طرف....." بھائی ناشتہ کرنے دیں... "آفس کو لیٹ ہو رہی میں...." وہ آنکھیں پٹ پٹاتے بولی..... "آں آں ہا..... پہلے بتاؤں....." بھائی میں یعنی مدیحہ سلمان شاہ احسان انڈسٹریز کی مالک کوئی چھوٹی موٹی شرارت کر سکتی ہے... "آپ کو یہ اُمید ہے مجھ سے...." اسٹو نوٹ فیئر "مجھے بلکل بھی آپ سے یہ اُمید نہیں تھی... "وہ بھی تو صرف ان کی کمپنی میں رہتی تھی... "تو پھر ڈراما وہ دونوں نا کریں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا....." نیور.....!! "گڑیاں جی ارففففف احسان انڈسٹریز کی مالکن صاحبہ مجھے اُمید تو بہت کچھ ہے تم دونوں سے...." اب جلدی بتاؤ کیا چل رہا تم دونوں کے دماغ میں....." بھائی ہمارے دماغ کیا کوئی روڈ

تھوڑی ناہے... "جو اس میں کچھ چلے گا...." "ہاھاھاھا..... پیچھے سے صرف ان صاحب کا بلند کہکاسن کر منہاں کی بہت غصہ دلا گیا تھا..." "لیکن مقابل اور اس کے غصے کا کوئی اثر ہو تو چلے نا۔۔۔ مدیحہ ااا....." "منہاں نے ان دونوں کو گھور گھور کر دیکھا....." "اور وہاں سے پیر پٹکتا چلا گیا...." "پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کو تالی دیتے ہنس دیتے تھے۔۔۔ اگر کسی کو راستے سے ہٹانا ہی تو اس کو اپنی شرارت کا شکار بنادو ہاھاھاھا۔۔۔" "یعنی پلین نمبر تو کامیاب ہے... وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بولے... "بلکل مدیحہ نے صرف ان کی ہاں میں ہاں ملائی... "اور ہنس دی....." "بھائی آج شام میں ریڈی رہنا...." "منہاں بھائی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے...." "آپ انکو مصروف رکھنا تب تک کے جب تک میں آپ کو اشارہ نا دے دوں... "وہ خوش ہوتے صرف ان کو ہدایت دے رہی تھی... "ٹھیک ہے...!! پر تیاری اچھے سے کرنا...." "بھئی سر پر ائیسید ہے۔۔۔ اس کمینے انسان کو پسند آنا چاہیے.... اور ہاں اس تیاری کے چکر میں اپنی مت بھول جانا۔۔۔ بھئی منگنی ہے آج تمہاری۔۔۔ وہ شرارت سے بولا... "او کے...! میں یاد رکھوں گی۔۔۔ لیکن پہلے میرے لیے بھائی کی بر تھڈے پارٹی امپورٹنٹ ہے۔۔۔ بس آپ اپنا کام اچھے سے کرے اور میں اپنا....." "اچھا بھائی میں چلی بہت ساری تیاری کرنی ہے....." "وہ یہ

لگی.... "ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی.. جب اسکو باہر سے بہت سی آوازیں سنائی
دی... "وہ ہاتھ پونچھتی باہر لاؤنچ میں آئی "جہاں کچھ ملازمین پھلوں کی ٹوکریاں رکھ
رہے تھے تو کچھ مٹھائی کے ٹوکریوں کے لیے ہوئے تھے.... "وہ نہ سمجھی سے صغرا خالہ
کے پاس گئی... خالہ جانی... "صغرا خالہ ملازموں کو کچھ ہدایت دے رہی
تھی..... "مائشا کی آواز پر وہ پٹی..... "جی بیٹا..... "خالہ جانی یہ سب..... وہ ان
سب سامانوں کی طرف اشارہ کرتے بولی.... "بیٹا جی یہ.... "صغرا خالہ ابھی کچھ بتاتی
جب نور اہانیتی ہوئی مائشا کے پاس آئی تھی.... "مائشا بی بی..... مائشا بی بی
جی..... "کیا ہو انور تم اتنا ہامپ کیوں رہی ہو..... "مائشا انور کی آواز پر اسکو پریشان
نظروں سے دیکھتی فکر مندی سے پوچھ رہی تھی.... "وہ وہ..... "ریلیکس
نورا..... !!! تھوڑا سانس تو لو..... !!! انور نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی... "اور
پھر بولی..... بی بی جی... "آپ کو بی جان اپنے کمرے میں بلا رہی ہے.... "لیکن
کیوں...؟ مائشا نے پوچھا.... "وہ پتہ نہیں بی بی جی... "بس انہوں نے بولا مائشا بی بی کو بلا
کر لاؤ..... "ٹھیک ہے میں آتی ہوں.... "تم جاؤ.... "نورا وہاں سے چلی گئی تھی
--- "خالہ جانی میں آتی ہوں.... "وہ یہ بولی کر.. "دادو کے روم کی طرف چلی
گئی تھی... "اب وہ دادو کے پاس موجود تھی..... "دادو اپنے بلایا....؟ وہ سوال کرتی

آنکھوں سے داد کی طرف دیکھتی بولی... "ہاں بیٹا.. "رات کا کھانا مت بنانا
 --- "لیکن کیوں دادو...؟ بیٹا آج شام میں ہم سب کو منہال کے گھر جانا
 ہے... "اُسکی برتھڈے پارٹی ہے" اور سوچ رہے کیوں نہ شہزین اور مدیحہ کی منگنی
 بھی کر آئے... "دادو نے اسکو بتایا تھا....." اس کو اب سمجھ آیا تھا کہ یہ اہتمام کیوں
 ہو رہا ہے..... "نور آپنی ہو سٹل سے کیوں آرہی سب سمجھ آ گیا تھا اسکو....." اوکے
 دادو..... "میں جاؤں دادو وہ شرم حیا سے لال ہوتی اجازت مانگ رہی تھی... "نہیں
 ...! دادو شرارت سے بولی... "یہاں آو دادو نے اسکو بہت پیار سے اپنے پاس
 بلایا... "وہ دادو کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی... "جی... "ماشاء اللہ کتنی پیاری لگتی
 ہو... "منہال کے نام پر تمہاری خوبصورتی اور بڑھ جاتی ہے... "ہمیشہ خوش رہو دادو
 اُسکی نظر اتارتی اسکو دعائیں دے رہی تھی.. "جس پر ماٹھانے دل ہی دل میں آمین بولا
 تھا.... "اچھا بیٹا تم صبح کچھ بتانا چاہ رہی تھی... "کیا بات ہے بیٹا...؟ دادو نے اس سے
 پوچھا... "اب نہیں اب تو آپ ان سے مل لیجئے گا...." وہ خوش ہوتی
 بولی.... "ٹھیک ہے بیٹا... "وہ جانے لگی جب کچھ یاد آنے پر وہ پلٹی اور بولی... "دادو
 کب تک جانا ہے...؟ رات ساڑھے آٹھ بجے تک... "وہ اپنے روم میں چلی آئی..."

یار تو بلا وجہ کیوں خوار کر رہا ہے... "میں تیری طرح کام سے خالی نہیں ہوں... " اور
 بھی بہت سے کام ہے میرے.... " وہ دونوں یعنی صرفان اور منہال دونوں بہت دیر
 سے "ریڈروز" مول آئے ہوئے تھے شاپنگ کے لیے۔۔ بلکہ یہ کہنا بہتر رہے
 گا۔۔ آج صرفان میاں کو شاپنگ کا بھوت سر سوار تھا... "اس لیے وہ منہال کو
 زبردستی کھینچ کر مول لایا تھا..... "منہال اُسکے کبھی اس شاپ سے دوسری شاپ
 کبھی تیسری کے چکر کاٹتے بہت پریشان ہو گیا تھا..... "اب وہ زچ ہوتے صرفان سے
 بول رہا تھا..... "کہاں یارا بھی تو کچھ خریدا ہی نہیں.... "پہلے میں اپنی شاپنگ کر
 لوں "پھر تیری بھی باقی ہے.... "وہ ایک ٹی شرٹ کو دیکھتے بولا.... "میری
 کیوں...؟ میرے پاس بہت ہے... "بس اپنے لیے ہی کر لیں شاپنگ... "بھئی
 جلدی کر.... "تجھے تو کوئی فکر نہیں.... "پر مجھے ہے.... "وہ غصے سے اسکو گھورتے
 بولا.... "کیسے فکر اور کس چیز کی فکر.... "وہ بے نیاز سا بولا.... "بیٹا ایک بار توں گھر
 چل... "پھر بتاتا ہوں کس چیز کی فکر.... "منہال نے آہستہ آواز میں انتہائی غصے سے
 اسکو کہا تھا..... "ہاھاھاھا.... "ہاں ہاں بتا دینا... "لیکن اب فلحال شاپنگ کرنے
 دیں... "صرفان اُسکے غصے کو خاطر میں ناللاتے جواب دیا... "جس پر منہال بس اپنی
 میٹھی کو بھینچتا اپنے آپ کو کنٹرول کر رہا تھا..... "اچھا دیکھ یہ کیسی لگ رہی

ہے... "وہ ایک ٹی شرٹ کو منہال کے سامنے کرتا بولا... "ٹھیک ٹھاک ہی ہے....!"

منہال نے گھسا پٹا سا جواب دیا... "جس پر صرفان بد مزہ ہوا تھا... "یار جلدی

کر..... ورنہ میں جا رہا ہوں.... "منہال میں اب مجید ہمت نہیں تھی...." اس

لیے وہ غصے سے پلٹتا ہوا بولا... "بس بس ہو گئی...." صرفان نے شاپر کو پکڑتے

ہوئے منہال سے کہا تھا.... "چل اب.. "اتنی شاپنگ تو لڑکیاں بھی نہیں

کرتی... "جتنی تو نے کی ہے...." بچاری لڑکیوں کو تو ایسے ہی بدنام کیا ہوا

ہے.... "ورنہ رکارڈ تو نے توڑا ہے...." ضرور تیرے جیسے ہی لوگ ہوتے ہو

گے... "جو اپنی کرنی دوسروں پر ٹھوپتے ہو گے...." وہ اسکو کئی ساری سلوٹے سناتا

آگے بڑھ رہا تھا... "اور صرفان اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے اُسکے پیچھے پیچھے تھا...." وہ

ابھی کچھ ہی قدم کی دوری پر تھا جب اسکو اپنے نام کی پکار سنائی دی.... "منہال بھائی

... منہال بھائی...." اس نے سائڈ میں دیکھا.... "نور تھی... " اور وہ

آواز دیتی منہال کی طرف ہی آرہی تھی.... "نور گڑیاں...." وہ زیر لب

بڑبڑایا.... "نور نے ان دونوں کے پاس آکر سلام کی...." اور حال احوال دریافت

کیا.... "گڑیاں یہاں آپ...؟ منہال نے پوچھا... "ہاں بھائی... " وہ دراصل مجھے

اپنے لیے اور ماشا کے لیے کچھ شاپنگ کرنی تھی.. "اس لیے آئی ہوں... " میں نے

آپ دونوں کو دیکھا تو یہاں آگئی... "اچھا...!!! منہاں میں ابھی آیا...." صرفان
یہ بول کے وہاں سے چلا گیا تھا.... "کیونکہ اسکو منہاں کے لیے آرڈر کئے ہوئے
ڈریس بھی تو لینے تھے۔۔۔" بھائی مجھے نہیں سمجھ آ رہا میں ماٹشا کے لیے کیا لوں..؟
آپ ہیلپ کر دیں.... "اُسکی بات پر منہاں کھل کر مسکرایا... "سب جانتا
ہوں....." کیا چل رہا ہے تم لوگوں کے دماغ میں.... "لیکن چلو...." اپنی فیلوچر
وائف کے لیے میں اتنا تو کر ہی سکتا ہوں..... "اوهوهوهوهو....." فیلوچر
وائف..... "نور بھی مسکرا دی تھی اُسکی بات پر...." اب وہ دونوں ایک شاپ پر
تھے..... "منہاں نے بہت پیار سا لانگ فرائک لیا تھا... " اور پھر تھوڑی بہت سی
شپنگ کر کے نور کو دی.... "اور وہاں سے چلا گیا صرفان کے ساتھ کیونکہ اُسکی بہت
ضروری کال آگئی تھی.....

سر zm! "....! انڈیا آ گیا ہے...." اسکا ارادہ یہاں پر کچھ دن قیام کرنے کا
ہے.... "اور ہاں سر ایک اور بات... "وہ عورتوں کو کچھ نہیں کہتا... "اس کی دشمنی
ہمارے ملک کے مردوں سے ہے... "وہ ہمارے ملک کے مردوں کو ختم کرنا چاہتا
ہے... "وہ چاہتا ہے کہ اس ملک کے مردوں کو مار کر وہ اپنا بدلہ پورا

کرے.... "ایجنٹ 1122 نے ایجنٹ 1119 کو ساری انفارمیشن دی.... اوکے
 مس ایجنٹ 1122 بس آپ اس پر نظر رکھے... اور ہم کو اُسکی پل پل کی انفارمیشن
 دیتی رہے اور ہاں وہ خطرناک ہے۔۔ ایسے لوگوں کا کچھ نہیں پتہ ہوتا تو تھوڑا محتاط
 رہیے گا.... "ایجنٹ 1119 نے ایجنٹ 1122 کو تنقید کی تھی... اوکے سر یہ بول
 کر ایجنٹ 1122 نے سلیوٹ کیا اور دروازہ کھول کر وہاں سے چلی
 گئی... ایجنٹ 1119 جو اُن کا سینئر تھا.... "وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گیا
 تھا... "آگے کا لہجہ عمل طے کرنے کے لیے۔۔۔ پھر اس نے کسی پر کال ملائی دو تین
 بیل کے بعد کال اٹھالی گئی.... ہیلو.....!!! ایجنٹ 1131 وہاں کا کیا حال
 ہے۔۔۔ کچھ ثبوت لگے یا نہیں... دوسری طرف سے بتایا گیا۔۔ "سرا بھی کچھ نہیں
 پتہ چلا.. "صرف اس کے علاوہ کہ zm کا اگلا ٹارگٹ یونیورسٹی میں پڑھنے والے
 نوجوان لڑکے ہے.... "لیکن سرا اس بار وہ اپنے کسی بندے کو وہاں پر نہیں بھیج رہا بلکہ
 اس بار وہ خود ہی اس کام کو انجام دیگا... "سرا ایک اور ضروری بات اس بار zm
 ہمارے ملک کے ہونے والی وزیراعظم رائے کا پرچہ اٹھا رہا ہے... "دوسری طرف
 سے ایک اور دھماکہ کیا گیا.... "واہت.....؟ لیکن یہ کیسے پاسبل ہو سکتا
 ہے....؟ "انڈیا میں تو مسلمان وزیراعظم بن ہی نہیں سکتا..... "ایجنٹ 1119

نے کچھ سوچتے کہا تھا... "سریہ بات آپ کی درست ہے۔۔ لیکن سروہ کسی اپنے بندے کو فرضی سا سامنے کر رہا ہے لیکن اصلیت میں بیک پروہ ہوگا.... "اچھا...!! اور مال کا کیا ہوا...؟ اس نے پوچھا 'سرا بھی فلحال کے لیے روک دیا گیا ہے... "نیکسٹ منٹھ جائے گامال.. اور اس میں ڈر گز رہے افیم ہے اور بہت ساری نشہ آور چیزیں ہے.... "ٹھیک ہے.... جلدی سے ثبوت ڈھونڈھنے کی کوشش کرو اور وہاں سے نکلو... "اوکے سریہ بول کر کال کاٹ دی گئی۔۔۔ پھر وہ وہاں سے اٹھ کے چلا گیا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساڑھے چھ تک نور حویلی پہنچی تھی... "مائشا گڑیاں کہاں پر ہو... "وہ دادو سے مل کر آواز دیتی مائشا کے روم میں آئی... "مائشا جو کبور ڈ میں سر دیے کپڑے سیلیکٹ کر رہی تھی... "نور کی آواز پر اس نے کبور ڈ کا ایک حصہ بند کیا اور بولی اسلام و علیکم... "یہ رہی میں.... "و علیکم السلام میری جان... "تم یہاں کیا کر رہی ہو....؟" نور نے بہت پیار سے مائشا سے پوچھا.... "کپڑے سیلیکٹ کر رہی تھی.... "بھائی کی منگنی میں پہننے کے لئے۔۔۔۔۔ اچھا!!!!.... یہ بات ہی ہے یا اور کچھ بھی نور نے ایک آنکھ کا کونا دبا کر شرارت سے مائشا سے بولی.... "اُسکی بات پر مائشا کی حیا سے پلکیں ذھک گئی

تھی.... "وہ رخ بدلتے بولی....." "آپی آپ بھی کچھ بھی بولتی ہے....." ہائے
 ہائے..... "میری گڑیاں دیکھو تو چہرا....." "ماشاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو...." "بھئی
 جب ابھی یہ حال ہے تو بھائی کے سامنے... "اس نے فقرے کو ادھورا چھوڑ کر مائشا کی
 طرف دیکھا.... "اور بیچارے مائشا کو وہاں سے ہٹنا ہی پڑا تھا..... پیچھے نور کا کہ کا بلند
 تھا...." "ہاھاھاھا....."

ممبئی کے سب سے مہنگے ترین ہوٹل میں مدیحہ اور شہزین کی انگیجمنٹ تھی اور منہال کی
 برتھڈے پارٹی رکھی گئی تھی.... "مہمانوں سے پورا ہوٹل بھرا پڑا تھا لیکن شہزین اور
 اُسکی فیملی ہوٹل نہیں پہنچی....." اور منہال صاحب کا تو دور دور تک کوئی اتا پتہ نہیں
 تھا..... "بھائی دیکھئے ابھی تک منہال بھائی نہیں آئے... "آخر آپ اُن کو چھوڑ کر
 کہاں آئے تھے... "مدیحہ ایک گھنٹے سے بار بار انٹرنس گیٹ کی طرف دیکھتی پھر اپنی
 کلائی میں پہنی مہنگی ترین قیمتی واچ کی طرف دیکھتی.... "آج اس کی انگیجمنٹ تھی
 لیکن اس کو کوئی سروکار نہیں تھا.. "سوائے منہال کے برتھڈے پارٹی کے...." اب
 وہ صرف ان کو گھورتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی..... "بہنا بھائی صاحب کی اتنی
 فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... "صرف اپنی کرو فکر تم اور ہمارے ہونے

والے بہنوئی صاحب کی.... "وہ شرارت سے بولا...." جس پر مدیحہ کا چہرہ لال گلال ہو گیا تھا.... "حد ہے ویسے بھائی...! آپ کو بلکل بھی شرم نہیں آتی... " ایک بھائی کا کچھ اتنا پتہ نہیں.. " اور دوسرے بھائی کو بہن کو پریشان کرنے سے ہی فرصت نہیں... " وہ بات کو بدلتے ہوئے منہ بسور کر بولی.... " بھی ہم ٹینشن فری انسان ہے... " ٹینشن تو ہم سے ہو کر بھی نہیں گزرتی... " پھر آپ کو ہم سے اُمید لگانا بے کار ہے.... " اس نے بات کو ہتھیلی پر رکھ کر پھونک مار کر اڑادی تھی.... " تبھی لڑکے والے آگئے لڑکے والے آگئے کا شور آٹھ گیا... " اس بار تو عائشہ بیگم کو بھی منہاں کی فکر ستانے لگی تھی... " صرف ان ذرا کال تو کرو اس کو ذرا بھی فکر نہیں ہے اس کو بہن کی " یہاں ماں خوار ہو رہی ہے... " اور یہ دونوں باپ بیٹے ہے کہ کوئی پرواہ ہی نہیں ہے... " عائشہ بیگم غصے سے بولتی مہمانوں کو دیکھنے لگی.... " میں آتی ہوں جب تک تم کال کرو اور پوچھو اب کون سے کام میں وہ سرخپا رہا ہے... جی پھپھپوں میں دیکھتا ہوں.. " وہ بول کر اپنی پاکٹ سے فون نکال کر فون ملاتا ایک جانب خاموشی میں چلا آیا تھا کیونکہ اندر بہت شور تھا.... " دو تین بیل پر کال اٹھالی گئی... " ہیلو.... " کہاں ہو یار....؟ مطلب کے حد ہے.... " اور تم بھوکنا شروع کرو گے کہ تم اس وقت ایئر پورٹ پر کیا کر رہے ہو....؟ صرف ان اچھا خاصہ چڈ گیا تھا... " جلدی سے نیو ایرا

ہوٹل پہنچو.. "کچھ خبر بھی ہے تمہیں....؟ یہاں بہن کی انگیجمنٹ ہے اور تم ہو کہ
ایئر پورٹ پر ڈیرہ جمائے بیٹھے ہو مجھے کچھ نہیں سننا.. "پندرہ منٹ ہے تمہارے پاس
اونٹلی پندرہ منٹ... "تمہارا ٹائم شروع ہوتا ہے.. "نو سینتالیس ہو رہے ہے.. "صحیح
دس بجے تم یہاں ہوٹل میں موجود ہونے چاہئے... سمجھے... "صرف ان منہاں کی
کوئی بھی بات سنے بغیر کال کاٹ چکا تھا..... "وہ اندر جانے کے لئے پلٹا تھا.. "اور اندر
کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہوا موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے سامنے دیکھے بغیر جا رہا
تھا.. "آؤ چچ چچ چچ.....! یا اللہ میں مر گئی..... "صرف ان کے ہاتھ
سے موبائل چھوٹ کے دور جا گرا... "پاگل ہو دیکھ کر نہیں چل سکتی... "آنکھیں
ہے بھی کہ نہیں یا اندھی ہو..... "السنے ان کو استعمال کرنے کے لیے دیا ہے نہ کہ
اٹھا کر سٹور کر کے رکھنے کے لیے..... آج میں بتاتا ہوں....
کہ.....؟" صرف ان اپنے موبائل کا حشر نشر "رہتے ہوئے دیکھ کر موبائل کو
دیکھتے بولا آخری بات اس نے سامنے دیکھ کر بولنے والا تھا لیکن سامنے کھڑی ہستی کو
دیکھ کر بات وہی ادھوری کی ادھوری ہی رہ گئی..... اس نے ٹکرانے والے انسان
نہیں نہیں بلکہ بلہ کو دیکھا تھا... "اور جب دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا.... "گولڈن فل
ایمبرائیڈری ہوئے خوب گھیر دار گاؤں میں اُسکی سنہری چمکتی رنگت.. "گلابی ہونٹوں

پر ریڈ لپسٹک لگائے..... " بالوں کو کھلا چھڑے وہ نہایت ہی خوب صورت لگ رہی تھی.... صرف ان کی اس کو دیکھ کر ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی.. " کچھ دیر پہلے والے سردرد کو وہ بھول گیا تھا.. " ایک ٹک وہ اسکو ہی دیکھے جا رہا تھا.... " وہ بھی نم ہوئی پلکوں سے اسکو دیکھ رہی تھی... " علیینہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلا.. " اور کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے جانے لگی تھی.. " ارے ارے ایسے کیسے محترمہ...؟ موبائل تو اٹھا کر دیتی جائے... صرف ان بڑی ہی رفتار سے اُسکی کلانی کو اپنی گرفت میں لیتے بولا.... " علیینہ نے اپنی کلانی کو صرف ان کی گرفت میں دیکھ کر قرب سے آنکھیں بند کی تھی دو آنسو اُسکے آنکھوں سے ٹوٹ کر گالوں پر بہ گئے تھے.... " وہ پیٹی اور اپنا ہاتھ اُسکی گرفت سے آزاد کراتی.... " اُسکا موبائل اٹھا کر اُسکی ہتھیلی پر رکھتی خاموشی سے پلٹ گئی.... " صرف ان نے جو اسکو تنگ کرنے کا ارادہ بنا لیا تھا... " علیینہ کی خاموشی کو دیکھ کر اسکو بہت حیرت ہوئی تھی.... " وہ ایسی چپ رہنے والوں میں سے تو نہیں تھی.... " اتنی خاموش طبیعت تو بالکل بھی نہیں.... " کہی یہ وہ بات کی وجہ سے غصہ تو نہیں ہے....؟ صرف ان نے خود سے آئیڈیا لگایا.... " پھر وہ سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا....

مائٹا نور کے ساتھ تھی... "وہ گا ہے بگا ہے ایک نظر ادھر ادھر بھی مار رہی تھی...." وہ جس کو بار بار ڈھونڈنے کی کوشش میں تھی وہ تو کہی پر بھی نہیں تھا.... "آؤ مائٹا بھابی صاحبہ انففف مدیحہ۔ میڈم سے بھی مل لیتے ہے...." نور اسکا ہاتھ پکڑتی بولی.. "جی آپی... "وہ بھی اُسکے ساتھ چلنے کے لیے تیار تھی....." السلام علیکم بھابی جی..... "نور نے شرارت سے مدیحہ کو سلام کرتے کہا....." وعلیکم السلام.... "کمینی جلیل میں کوئی تمہاری بھابی وھابی نہیں ہوں.. "میں مدی... "تمہاری دوست پلس بہن ہوں اور مجھے یہ رشتہ ہی بہت عزیز ہے...." سو اگر پھر کبھی بھابی بولی تو پٹوگی بہت میرے ہاتھوں سے.... "مدیحہ کو نور کا بھابی بولنے پر ہی آگ کے پتنگے لگ گئے تھے... "وہ دانت کچکچاتے ہوئے وارنگ دے رہی تھی..... "نہیں بھئی میں تو بھابی ہی بولوں گی... "کیا کر لوگی تم...." وہ پھر سے ایک آنکھ کہ کونہ دباتی شرارت سے بولی..... "نور ررررر تم نہیں بچنے والی...." ارے ارے نہیں....؟ بلکل بھی نہیں... "ورنہ لوگ بولے گے... "ہائے کتنی بے شرم لڑکی ہے... "اگر ذرا بھی خیال ہو تو اس لڑکی کو... "یہاں سگائی ہو رہی اور ادھر اس کوں سوکھ مستیاں چھا رہی ہے...." نور کو مدیحہ کو چھیڑنے میں بہت مزہ آ رہا تھا.... "اس لیے وہ بولی...." نور رررر... "بس وہ

اسکو گھور کر ہی رہ گئی.... "آپی میں ابھی آئی...." مائشا بول کر وہاں سے جانے لگی... "گڑیاں کہاں جا رہی ہو....؟" مدیحہ کی آواز نے اُسکے کانوں میں رس گھول دیا تھا.... "اتنے محبت سے پکارنے پر وہ پلٹی...." آنکھوں میں ڈھیر ساری محبت لیے وہ مسکرائی تھی.... "اور پھر بولی... "آپی یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے... "اس لیے میں تھوڑی کھلی جگہ پر جانا چاہتی ہوں... "آئی مین مجھے زیادہ رش نہیں بھاتا... "دل گھبرانے لگتا ہے اس لیے وہ مدیحہ کو وضاحت دیتی بولی... "اوکے گڑیاں آپ وہاں جو تھوڑی ہٹ کے چیئر اور ٹیبل ہے اُن پر بیٹھ جائے وہاں کوئی نہیں آئے گا... "میں ابھی ویٹر سے بول کر آپکے لیے جو سبجواتی ہوں... "وہ گردن ہلا کر وہاں سے مدیحہ کی بتائے جگہ پر آ کر بیٹھ گئی تھی.... ارد گرد سے بے نیاز وہ آسمان میں چمکتے تاروں کو دیکھ رہی تھی... "اور دل ہی دل میں منہال کو دیکھنے کی دعا بھی کر رہی تھی.... "ایکس کیبوز میم....؟ اس نے اس آواز پر چہرہ آسمان کی طرف سے ہٹا کر اس شخص کی طرف کیا.... "وہ بلیک اور وائٹ کپڑوں میں ملبوس... "ویٹر کے کپڑوں میں سر پر کیپ اوڑھے.... "آنکھوں پر گلاسز لگائے وہ کوئی تیس سالہ خوب رو نوجوان تھا... "جی...." مائشانے آسمان میں چمکتے تاروں پر سے نظر ہٹا کر اس ویٹر کی طرف دیکھا... میم آپ کے لیے... "اس نوجوان نے جو س کا گلاس مائشا کی طرف

بڑھایا تھا..... اور لوازمات ٹیبل پر رکھے تھے "مائشا نے تھینک یو بولتے ہوئے گلاس اس ویٹر سے لے کر سامنے ٹیبل پر رکھا... "اور پھر آسمان کی طرف دیکھنے لگی..... "وہ ویٹر مائشا کے طرف دیکھ رہا تھا... "کچھ تو ایسا ضرور تھا اس شخص کی آنکھوں میں جو مائشا کو دوبارہ دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی... "آپ گئے نہیں یہاں سے.... "مائشا نے سوالیہ نظروں سے اس ویٹر کی طرف دیکھا.... "وہ جو اس پر نور چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا... "اس کی آواز پر ہوش میں آتا سٹ پٹاتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا..... "مائشا نے کندھے اُچکاتے ہوئے ایک نظر نور لوگوں پر ماری اور آسمان کی طرف دیکھنے لگی تھی.....

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر آج ms کی چھوٹی بہن کی انگیجمنٹ ہے... شیاام نے آکر اسکو ایک نئی انفارمیشن دی.... "ہمممم.....! ایک کام کرو وہاں پر جانے کی تیاری کرو.... "وہ ضرور وہاں پر ہوگا.... "آج چھوٹی سی ملاقات ہو ہی جائے... "جناب کو ایک اپنی جھلک دکھا کر آتے ہے.. "بیچارہ بہت دنوں سے لگا ہے یہ چہرہ دیکھنے کے لیے.... "اس نے ایک مکروہ سی مسکراہٹ چہرے پر سجھائے شیاام سے کہا.... "پر سر.... "شیاام نے کچھ کہنا چاہا... "لیکن اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسکو کچھ بھی بولنے سے روکا اور پھر ہاتھ

کی پشت کو ہلا کر اسکو جانے کا اشارہ کیا تھا..... "شیام بھی وہاں سے چلا گیا...." کیونکہ اگر اس نے اب کچھ بولا تو کوئی بیر نہیں کہ وہ شخص اسکو شوٹ کرنے دیتا... "اس لیے اس نے جانے میں ہی عافیت جانی تھی....." تو جناب آج رات میں تمہارا اور تم میرا روبرو چہرہ دیکھو گے... "ہاں بس فرق اتنا ہو گا کہ تم مجھے پہچان نہیں پاؤ گے... " لیکن میں میں تمہارا چہرہ انا دیکھ کر بھی بہت اچھے سے پہچان جاؤں گا....." "ہاھاھاھا....." "ہاھاھاھاھاھا. "اُسکی خوفناک ہنسی سے اس حویلی کی دیواریں بھی کامپ اٹھی تھی ---- zm "کو انڈیا آئے دس دن سے زیادہ ہو گئے تھے... " ان دس دنوں میں انڈیا میں اس نے اتنی دہشت گردی پھیلا دی تھی کہ انڈیا کی عوام گھروں سے اپنے نوجوان بیٹوں کو باہر نکالتے ہوئے بھی ڈرنے لگی تھی..... "اسکو ان نوجوانوں کی چیخ پکار ایک سکون بخشتی تھی... "خوشی ہوتی تھی اسکو...." جب وہ ان سب کو خوفناک موت مرتے دیکھتا. "دل کو ٹھنڈک مل رہی تھی...." برسوں کی آگ پر تھوڑی بہت فواران کی چیخوں سے بجھنے لگی تھی..... "لیکن اصل ٹھنڈک اسکو جب پہنچتی.. "جب وہ ms کو ختم کر دیتا....." اس لیے ہی تو وہ یہاں آیا تھا.... "اسکا سب کچھ چھین کر دردناک موت دینے... "اپنی برسوں کی دل میں بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھانے...." دل کو قرار دینے....." ایک بار پھر سامنے

ٹیبل پر پڑی نیلے رنگ کی فائل اٹھا کر وہ دیکھنے لگا..... "پہلا صفحہ...." اور ماٹشاکا
چمکتا چہرا.... "سامنے تھا....." وہ اس چہرے میں کھوسا گیا تھا..... "دل
رُبا....." "بیختیار اُسکے منہ سے نکلا....." "وہ خود بھی حیران تھا....." اس نے
جلدی سے فائل بند کی اور کھڑکی پر آ کر باہر کے نظارے دیکھنے لگا..... "شام کے
سائے پھیلا رہے تھے...." "سورج غروب ہو رہا تھا...." "سورج کی نارنجی کرنیں کالی
کالی اندھیری رات میں ڈھالنے لگی تھی...." "آسمان میں نہ تو کوئی پنچھی تھی اور نہ ہی
کوئی اور شے....." "ہو ایس آج بلکل شانٹ تھی...." "پورے آسمان پر ویرانی سی
چھائی ہوئی تھی...." "یا پھر اسکو ایسا محسوس ہو رہا تھا...." "کیونکہ یہ ویرانی برسوں
پہلے اسکا خاصہ جو بن گئی تھی....." "اس نے اپنے ہاتھ میں پہنی واچ کی طرف
دیکھا....." "جورات کے ساڑھے چھ بج رہے تھے...." "وہ اپنے روم میں
آیا...." "شاہور لیا...." "اور تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں آ گیا....." "ہیلوبی
اماں....." "لاؤنج میں ہی اسکو بی اماں مل گئی تھی....." "بیٹا کہیں جا رہے
ہو...." "بی اماں نے تاسف سے گردن نہ میں ہلائی... "جیسے بول رہی ہو کہ کچھ نہیں ہو
سکتا...." "اور پھر اس سے بولی تھی....." "جی...." "میں رات گئے واپس لوٹوں
گا...." "آپ میرا انتظار مت کیجئے گا....." "وہ مختصر سا بولتا اپنے ڈرائیور کو حکم دیتا

وہاں سے چلا گیا تھا..... "اب وہ نیو ایر ہوٹل میں ویٹر کی ڈریس پہنے کھڑا تھا....." جب اس کی نظر اسٹیج پر کھڑی مائشا پر گئی تھی..... "اور پلٹنے سے انکاری تھی....." "خوبصورت.....! البہلے اور ایک نیا نام دے گئے....." "اب اسکو مائشا کا اکیلے ہونے کہا انتظار تھا....." "اسکو انتظار زیادہ نہیں کرنا پڑا...." "اس نے مائشا کو دوسری طرف جہاں کوئی نہیں تھا وہاں جاتے دیکھا....." "وہ اسکا تعاقب کرتے پیچھے جانے ہی لگا تھا...." "جب اسکو مدیحہ نے آواز دی....." "ویٹر..... وہ آواز پر پلٹا....." "ادھر آؤ....." "حکم صادر کیا گیا....." "اسکو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ صبر کر گیا...." "کہاں وہ سب کو حکم دیتا ہے.. اور کہاں آج اسکو اس چھوٹی سی لڑکی کے حکم کی تعمیل کرنی تھی..۔" "وہ فرما برادی سے مدیحہ کے پاس اسٹیج پر آیا تھا....." "جی میم.....؟ گردن جھکائے بے تاثر چہرے سے بولا....." "اس لڑکی کو دیکھ رہے ہے....." "مدیحہ نے مائشا کی طرف اشارہ کرتے zm کو بتایا تھا...." "آپ اس تک ایک فریش جو س پہنچادیں... اور ہاں کچھ لوازمات بھی لے جانا....." "جی.....! وہ گردن ہلا کر وہاں سے چلا آیا تھا....." "اب وہ مائشا کو سامان دے کر وہاں سے ایک جانب جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا وہاں کھڑا تھا مائشا کو دیکھ رہا تھا....." "یہ لڑکی کیا تھی.....؟" "کیوں تھی...؟ اور کیسی

تھی.....؟ کوئی فرق نہیں پڑتا تھا.... "یہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کا روگ بن رہی تھی..... "ہر لمحے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی.... "اس کے چہرے پر ایسا کچھ تو ضرور تھا.... "جس کو وہ پڑھنا اور ایمان لانا ضروری ماننے کو تیار تھا.... "یہ پُر نور چہرا اُسکی دنیا کو ہلا گئی تھی...۔۔۔ دل کے تاروں کو نئی دھن بخش گئی تھی...۔۔۔ جس کو وہ مان بھی رہا تھا.... "اور پانا بھی چاہتا تھا.... "لیکن پھر بھی نہ جانے اندر ہی اندر وہ اپنے آپ کو اس لڑکی کے قابل نہیں سمجھ رہا تھا.... "اس کو ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ اس سے بہت کمتر ہے... "یا zm ماںشا کمال شاہ کے قابل نہیں ہے..... وہ اپنی سوچوں کو ایک طرف جھٹک کر اپنا کام کرنے لگا جس کام کے لیے وہ آج آیا تھا.....

وہ ابھی ابھی اپنے آفس سے نکلا تھا... "جب اسکو صرف ان کی کال آئی.... "اس نے ڈیس بورڈ پر رکھا موبائل اٹھایا... "اور کال پک کرتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر پر کیا.. "السلام علیکم جناب.... "لیکن یہ کیا.... "؟ صرف ان جناب تو سلام کا جواب دیے بغیر ہی شروع ہی چکے تھے..... "بھئی میں ابھی ایئر پورٹ پر ہوں.... "اب اس نے صرف ان کو اور پریشان کرنا تھا "اس لیے وہ شرارتی انداز میں جھوٹ

بولا..... "دوسری طرف کچھ بولا گیا تھا..." "جب وہ بولا نہیں آتا تو کیا کر لو
 گے....." "ارے ارے اتنا کیوں ہائپر ہوتے ہو کالم ڈاؤن میں آرہا ہوں..." "اس
 نے صرف ان کو پریشان کرنے کا اردہ ترک کرتے بولا تھا.. اور کال کاٹ کر گاڑی کی سپیڈ
 بڑھادی تھی۔۔۔ کیونکہ اب جلد سے جلد اُسکو ہوٹل جانا تھا.... صحیح پندرہ منٹ میں وہ
 نیو ایرا ہوٹل کی پارکنگ میں تھا..... وہ گاڑی کی پارک کرتا اندر جا رہا تھا... اور ساتھ ہی
 ساتھ ادھر ادھر بھی نظروں سے دیکھ رہا تھا....." "جب اسکو ایک جانب مائشا بیٹھی
 دکھائی دی...." "وہ آسمان کو دیکھ رہی تھی..." "اور ساتھ ہی ساتھ کچھ بول بھی رہی
 تھی." "کیونکہ اُسکے لب جو ہل رہے تھے۔۔۔ منہاں نے اپنے قدم مائشا کے جانب
 بڑھادیے تھے...."

کاش وہ آجائے... اللہ جی پلیزز... "پلیزز... اللہ جی....." "بہت دل کر
 رہا ہے...." "کیا کروں.....؟؟" "وہ آسمان کی طرف چہرہ کیسے الٹا سے دعا گو
 تھی..... اللہ نے آپ کی دعا کو قبول کر لی ہے...." "وہ اُسکی آواز پر اچھل ہی تو گئی
 تھی...." "دل دھڑکنے لگا تھا..." "گالوں پر سرخی پھیل گئی تھی.... آنکھیں ایک نظر
 منہاں کو دیکھ کر جھک گئی تھی....." "اُسکی اس ادا کو منہاں کے چہرے پر بہت

خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔ "دور بیٹھی مدیحہ اور نور نے یہ منظر دیکھا تھا...." اور پختیار ماشا اللہ نکلا تھا..... "مدیحہ کے دماغ نے ایک ترکیب بنائی تھی... "جس پر اسکو ابھی کے ابھی عمل بھی کرنا تھا...." اللسان دونوں کو ہمیشہ خوش رہے ان دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رہے آمین...!!!!!! دونوں نے ہے آمین بولا اور اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا کہیں ان کی ہی نظر نہ لگ جائے... "بھئی ایسے شرماؤ تو نہیں ورنہ ایک منٹ نہیں لگاؤں گا... " نکاح کرنے میں قسم سے..... "منہال نے اسکے سامنے چیئر پر بیٹھتے دل پر ہاتھ رکھ کر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ ہوٹوں پر سجھائے بولا تھا... "جس پر مائشا کی نظریں اور جھک گئی تھی..... "ہائے میرا کیا ہوگا.....؟ منہال نے ایک لمبی سانس کھینچ کر اسکے سوہنے مکھڑے کو دیکھا تھا..... "کیا مطلب.....؟ مائشا نے جھٹکے سے سراٹھایا تھا..... " اور منہ بسور کر منہال سے پوچھ رہی تھی... "بھئی مطلب یہ ہے تم شرماتی بہت ہو اس لیے میرے پاس آ کر تو تم شرماتی ہی رہا کرو گی.... " وہ شرارت سے بولا.... "ہاں تو آپ کو کیا...؟ میں شرماؤں یا نہیں...؟ وہ اب منہال کو گھور رہی تھی..... " ارے مجھے نہیں ہوگا تو کسے ہوگا....؟ آخر کو اب کچھ دنوں بعد ہم دونوں کا نکاح ہونے والا ہے... " وہ حیرت کے ملے جلے مصنوعی تاثرات سے بولا..... "آپ

پ..... میں بہت خوبصورت ہوں ہے نہ.....؟؟؟؟ مجھے پتہ ہے
جان..... "وہ اُسکی بات کاٹتا ہوا بولا.... "خوش فہمی ہے آپ کی....." وہ زچ ہوتی
وہاں سے جانے لگی..... کیونکہ وہ منہال کی نظروں سے بہت پرزل ہو رہی
تھی..... "منہال نے بر رفتاری سے مائشا کی کلائی اپنے ہاتھ میں لی تھی...." اور
اسکو اندھیرے میں ایک جانب لے آیا تھا..... "اور اُسکی کلائی کو چھوڑ دی تھی... "وہ
جانتا تھا.. "مائشا کو چھونا بالکل نہیں پسند...." معازرت وہ اُسکے چہرے کو دیکھتے
بولا.... "مائشا اُسکے پسند کے خوب گھیر دار فراک میں تھی...." سیلو اور ڈارک پنک
رنگ کا فراک تھا.... "جس کے نیک پر بہت خوبصورت سی ایمبر ایڈری ہوئی
تھی... "اور آستینوں پر بھی ایمبر ایڈری ہوئی تھی...." فراک کے ہی ہم رنگ
حجاب کے ہالے میں چھپا پر نور چہرا..... "جس میں اسکا سفید گلابی رنگ بہت ہی دمک
رہا تھا...." ہونٹوں پر ہلکی رنگ کی گلابی لپسٹک لگی تھی.. "جو اسکے حسن کو اور
خوبصورت بنا رہی تھی...." وہ ایک ٹک اسکو دیکھ رہا تھا.... "بہت پیاری لگ رہی
ہو....." منہال آنکھوں میں محبت کے دیپ جلائے بولا..... "مائشانے منہال
کے آنکھوں میں دیکھا تھا...." جہاں اسکو اپنا عقص نظر آیا.... "اور ڈھیر ساری

مجبت..... "تھینک یو....! وہ نظریں چراتے بولی...." اور وہاں سے بھاگنے سے کے انداز میں چلی گئی۔۔۔ "پیچھے منہاں اس کو مسکراتے جاتے ہوئے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

یار ہے کہاں توں.....؟ مجھے بتائیں لینے اتا ہوں تمہیں... "صرفان نے کال ملا کر منہاں سے پوچھا تھا... "یہیں پر ہوں... "منہاں نے اسکو بتایا.... "لیکن کہاں مجھے دکھ کیوں نہیں رہا...؟ صرفان نے چاروں جانب نظریں دوڑا کر اسکو ڈھونڈنا چاہا تھا.... "یہ رہا میں.....؟ منہاں نے دھیرے سے اسکو پیچھے جا کر اسکے کان میں بولا..... "آواز اتنی تیز تھی کہ وہ اچھل ہی گیا تھا.... "موبائل گرتے گرتے بچا تھا..... ہائے اللہ! تم سب کیا آج میرے موبائل کے دشمن بنے ہو...؟ وہ اسکو گھورتے بولا.... "نہیں ہماری کیا مزال صرفان جہانگیر شاہنواز راجپوت کا موبائل توڑ سکے... وہ مٹھا سا طنز کرتے بولا.... "کہاں تھے تم...؟ صرفان اُسکی بات کو نظر انداز کرتے بولا.... "جہاں بھی تھا.. "کم از کم تم کو وہاں پر جانے کی ہدایت بالکل نہیں ہوگی... "کیونکہ تم جانا چاہتے ہو ہی نہیں... "اب کی بار منہاں سنجیدہ ہوا... "یار بس دو دن اور دے دو... "اُسکے بعد میں اور میرا کام ہوگا.... "وہ منت پر اتر آیا تھا... "کیوں ان دو دنوں میں نکاح ہے کیا تمہارا...؟ اس نے بھنویں اکائے

پوچھا تھا.... "ارے کیا یاد دلا دیا بلکہ دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا...." اس نے اپنا ڈراما شروع کر دیا تھا.... "چل بے...! بند کر یہ ڈراما.. "میں پندرہ منٹ میں آیا...." جب تک تم دیکھ لینا.... "منہال نے یہ بول کر اپنے قدم پارکنگ کی طرف بڑھائے تھے... "ہاں جیسے پہلے تو تم ہی سنبھال رہے تھے نہ جواب بول رہے ہو...." صرفان نے پیچھے سے ہانک لگائی... "جس پر منہال نے پلٹ کر اُسکی طرف زچ کرتی مسکراہٹ پاس کی تھی...." صرفان نے اُسکی طرف ہاتھ کا مکہ بنا کے دکھایا تھا.... "اور منہال نے ایک گھوری نوازی اس کو...." بیچارے صرفان نے جلدی سے ہاتھ نیچے کیا.... "اور پھر دونوں ہی مسکرا دیے... "منہال پلٹ کر گاڑی کی طرف چل دیا.. "اور صرفان اندر کی جانب بڑھ گیا....."

بارہ بج نے میں ایک منٹ تھا جب اس نے ہوٹل کے سیلبر تنگ اریا میں پہلا قدم رکھا.. جہاں پر اندھیرے کے علاوہ کچھ بھی نہیں نظر آ رہا تھا.... "یہ کیا...؟ کہاں گئے ہے سب....؟ اسکو اندھیرا دیکھ کر بہت حیرت ہوئی تھی....." جیسے ہی اس نے دوسرا قدم رکھا.... "ایک فلولاٹ منہال کے اوپر پڑی تھی....." اب منظر یہ تھا.... "ہر جانب اندھیرا اور خاموشی تھی... "لیکن وہ فلولاٹ میں نہایا ہوا کوئی بہت

ہی خوبصورت شہزادہ لگ رہا تھا..... "پھر دھیرے دھیرے وہ فلو لائٹ منہال کے چاروں طرف گول دائرے میں چکر کاٹنے لگی.... "منہال کو بہت حیرت ہوئی اس لائٹ کو دیکھ کر اسکو بلکل بھی دھیان نہیں تھا اپنے برتھڈے کا..... "گھڑی کی سوئی بارہ پر آئی تھی.... "اور ہر جانب سے ہنسی برتھڈے ٹویو منہال کا میوزک بجا تھا..... "اور ساتھ ہی ساتھ پارٹی میں آئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کیا تھا.... "منہال کی نظر سب سے پہلے جس شخص پر ٹھہری تھی وہ تھی اُسکی محبت اُسکے جینے کی وجہ "مائٹا کمال شاہ" جو تھوڑے دن میں مائٹا منہال شاہ بننے والی تھی..... "وہ سب کو دیکھ کر بیحتیار مسکرایا..... "سب سے پہلے منہال کو عائشہ بیگم نے وش کیا.... "اُسکے بعد مدیحہ اور صرفان نے..... "پھر دھیرے دھیرے سب نے ہے اسکو وش کیا تھا.... "لیکن منہال کو سب سے زیادہ جس کا انتظار تھا وہ تو اسکو وش کرنے آئی ہی نہیں تھی..... "جاؤ نہ.....!!! نور نے مائٹا کو کوہنی مارتے منہال کو وش کرنے کا کہا..... "آپی پر سب کیا سوچے گے.....؟ فور گوڈ سیک.....!!!!!! مائٹا کبھی تو لوگوں کی فکر چھوڑ دیا کرو..... "کیا دیا ہے ان لوگوں نے تمہیں.....؟ جو تم اتنی فکر کرتی ہو.....!!! جاؤ وش کرو بھائی کو.... "نور گھورتے ہوئے بولی..... "نہیں آپی مجھ سے نہیں ہوگا اتنی سارے لوگوں میں یہ

سب..... "وہ بالکل بھی نہیں تیار تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ منہال کے جب جب سامنے ہوتی بہت شرم آتی... "اور آج کی گفتگو کے بعد تو وہ بالکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی منہال کے نظروں کے سامنے..... "مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا....." ورنہ جو تمہارا حال ہے نہ اللہ ہی رحم کریں.... "نور زج ہوتی دادو کے پاس چلی گئی تھی....." اور ماشائے ایک نظر منہال کی دیکھا... "جو بات تو کسی سے کر رہا تھا لیکن دیکھ اسکو ہی رہا تھا....." پنک شرٹ اور بلیک جینز اور اس پر بلیک ہی جیکٹ پہنے وہ ان سب کی نظروں کا مرکز بن رہا تھا..... تبھی صرف ان اسٹیج پر آیا تھا..... "لیڈریز اینڈ زینٹل مین.....!!!! السلام وعلیکم.....!!!! آپ سب جانتے ہے آج میری پیاری بہن کی انگیجمنٹ ہے... "اللہ کے فضل و کرم سے یہ اب ہمارا پیچھا چھوڑنے والی ہے....." اس کی بات پر وہاں پر کھڑے سب ہی ہنس دیے تھے..... "اور ساتھ ہی ساتھ اسٹیج پر بیٹھی مدیحہ نے اسکو گھوریوں سے نوازا تھا....." "لیکن مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے...." دکھ اس لیے نہیں ہو رہا یہ پرانی ہو گئی... "بلکہ دکھ اس لیے ہو رہا ہے...." کہ میرے کم بولنے والے بھائی شہزین ملک شاہ کیسے برداشت کر پائے گے.....؟ اس آفت کو....." ایک بار پھر پورا ہول ہنسی سے گونج اٹھا..... "ابھی بھی وقت ہے بھائی....." پھر مجھے مت بولے گا کہ

ایسی بہن دی ہے۔۔۔۔۔ کبھی خاموش ہی نہیں ہوتی.... "کرتی کچھ نہیں مفت کی روٹیاں توڑتی ہے یہ صرفان نے شہازین کی طرف چہرہ موڑ کر اس سے کہا تھا... " اور شرارت سے مدیحہ کو منہ چھڑایا..... "نہیں نہیں یار مجھے یہ اپنی تمام خوبیوں تر قبول ہے... "شہزین جلدی سے بولا... "پاس بیٹھے لڑکے لڑکیوں نے ہونٹنگ کی تھی اوہ ہو ووووووو..... "جس پر مدیحہ کا چہرہ لال سرخ ہوا تھا..... "اور شہزین مدیحہ کو یو دیکھ کر مسکرایا..... تھوڑی دیر بعد مدیحہ اور شہزین کا انگیجمنٹ کی رسم ادا کی گئی..... "تھی.... "سب کو مبارک بعد دی گئی... منہال نے اپنے گڑیاں کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسکو بہت دعاؤں سے نواز تھا..... دادا سیٹج پر آئی تھی.. "اور مدیحہ کے پاس بیٹھتی ہوئی بولی.... "بچہ ہمارے یہاں ایک رسم ہے جب ہم لڑکی کو لڑکے کے نام سے منسوب کرتے ہے تو اس کے بعد لڑکی کی جو بھی ایک خواہش ہوتی ہے اسکو پوچھ کر اسکو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہے.... "آپ کی جو بھی خواہش ہو بے جھجک ہو کر بول دیں انشاء اللہ ہم اسکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے... "دادی نے مدیحہ کے سر پر بوسہ دیتے بہت پیار سے کہا تھا..... "مدیحہ نے سگلت سے دادو کو دیکھا..... "پھر منہال کی طرف.... "اور دور بیٹھی مائشا کی جانب۔۔۔۔۔ اسکو اس سے اچھا کوئی اور موقع نہیں دکھا تھا.... "وہ گردن جھکا کر دادو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں

تھامتی اس پر بوسہ دیتی بہت مہذب انداز میں بولی تھی..... "دادو میری کوئی بہت بڑی خواہش نہیں ہے...." اللہ کا دیسا ب کچھ مجھے وقت اور مانگنے سے پہلے ملا ہے..... "لیکن پھر بھی رسم ہے وہ میں نبھاؤنگی...." اس لیے آپ وعدہ کریں میں جو بھی آپ سے مانگوں آپ مجھے ابھی اس وقت ہی دے گی۔۔۔ مدیحہ نے بہت آس بھاری نظروں سے دادو کی طرف دیکھا تھا..... "رکسانہ بیگم (دادو) نے اپنے سب بیٹوں کی طرف دیکھا... "اور پھر مدیحہ سے بولی..... "ارے یہ بھی کوئی وعدہ کی بات ہوئی... "اچھا آپ کی تسلی کے لیے...." وعدہ.... "آپ جو بھی مانگے گی آپ کو ملے گا...." مدیحہ مسکرائی تھی.... "اور بولی...." دادو آپ مائٹا گڑیاں اور منہال بھائی کا نکاح کر دیں.... "وہ بول چکی تھی.. پھر سب کے چہرے کی طرف دیکھا.... "اُسکی اس خواہش سے سب ہی شو کڈ ہوئے تھے.... "اور دادو کو بہت خوشی ہوئی لیکن جہاں سب کو خوشی ہوئی تھی وہی صائمہ بیگم کو شدید جھٹکا لگا تھا.... "کیونکہ انکا بننا یا پلان جو خراب ہونے والا تھا.... "ملک شاہ اور حسن شاہ سے دادو نے پہلے ہی بات کر لی تھی... "وہ بس اپنی بھائی کی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔ اور مائٹا کی خوشی منہال میں تھی تو انکو کیسے اعتراض ہو سکتا تھا.... "بیٹا یہ آپکی پہلی خواہش ہے.... "تو ہم کیسے منا کر سکتے ہے....؟ پھر دادو عائشہ بیگم کے جانب پلٹی... "عائشہ

بیٹا آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ان دونوں کے نکاح سے....؟ اُن ہونے پوچھا.... "ارے بی جان یہ آپ کیسی بات کر رہی ہے۔۔۔؟ بھلا مجھے کیوں اعتراض ہونے لگا....؟ سب کی رضامندی سے مولوی کو بلایا گیا تھا....." مانشا کو پر ڈے کی آڑ میں بٹھایا گیا تھا.... "ایک منٹ....!!! سب نے منہال کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا...." مجھے نکاح سے پہلے آپ سب کو کسی سے ملوانا ہے...؟ منہال نے ان سب سے کہا پھر کسی کو فون ملایا تھا.... "ہیلو ہاں آ جاؤ اندر.. "ہاں ٹھیک ہے میں یہی پر ہوں.....!!! دور کھڑا zm جو ویٹر کی ڈریس میں تھا.... "وہ حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا...." اُسکی برداشت سے باہر تھا.. "نہیں نہیں.....؟ اس کا نکاح بلکل بھی اس شخص سے نہیں ہونا چاہیے.....؟ جو zm کو پسند آجائے وہ کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہے...؟ کچھ تو کرنا ہو گا...." لیکن کیا....؟ وہ سوچ میں پڑ گیا.... "کالی جھیل سی آنکھیں اور گہری ہو گئی تھی جس میں غصّہ وجہہ طور پر دکھ رہا تھا... تبھی اُسکی دماغ میں ایک آئیڈیا آیا.... وہ کسی کو کال ملاتے ہوئے وہاں سے گزر رہا تھا جب اس کی ٹلکر شاہزیب سے ہوئی تھی.... "دیکھ کر نہیں چل سکتے....؟ میرا موبائل گرا دیا ہے...." پتہ بھی ہی کتنا مہنگا ہے.....؟ اگر کچھ ہو انہ میرے فون کو تو تمہیں یہی زمین میں گاڑ دوں گا سمجھے....! شاہزیب غصّے سے چلاتے ہوئے بولا.... "اب

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو...؟ اٹھاوا سکو....." اس نے حکم صادر کیا۔۔۔۔۔ zm کا دل چاہا بھی اسکو اپنی گن سے شوٹ کر دیں لیکن ابھی اُسکے پاس وقت نہیں تھا... "وہ غصہ کنٹرول کرتا دھکا موبائل اٹھا کر شاہزیب کو دیا....." اور سوری سر بولتا وہاں سے گوزر گیا تھا... "لیکن ایک ارادہ پختہ کر کے وہاں سے گذرنا تھا وہ کہ اس لڑکے کو وہ زندہ نہیں چھوڑے گا... "اس سے کوئی بیر نہیں تھی کہ وہ جو بھی ارادہ کرتا تھا اسکو پورا کر کے ہی سانس لیتا تھا.....

ایک سترہ اٹھارہ سال کی بہتہ خوبصورت سی ہی لڑکی اور اُسکے ساتھ کوئی سینتالیس سال کی ایک عورت تھی... وہ دونوں ارد گرد دیکھتی ہوئی... "نیو ایرا ہوٹل کے سلبرٹینگ اریا میں آئی تھی... "ہر طرف گہما گہمی تھی.. "شور شرابے ہلکی ہلکی آواز میں کوئی بہت ہی اچھا سا سونگ چل رہا تھا..... "آئی وہ دیکھیے وہ رہے منہال بھائی....؟ اس لڑکی نے مہرین بیگم کو اشارہ کیا تھا..... "اب وہ دونوں اسٹیج کی طرف اپنے قدم بڑھا چکی تھی۔۔۔۔۔" دور بیٹھے منہال نے مہرین اور سمیرہ کو دیکھ لیا تھا... "اس لیے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور مہرین بیگم کا ہاتھ تھام کر اُنکو اپنے ساتھ اسٹیج پر لے گیا..... "اسٹیج پر بیٹھے سب ہی نفوس نے منہال کی طرف دیکھا اور پھر ایک

دوسرے کے جانب.... "جیسے پوچھ رہے ہو بھئی یہ کون ہے.....؟ ماٹشا جو سر جھکائے بیٹھی تھی.. "اس نے جب اپنی ماما کو دیکھا تو وہ سب بھلائے اپنی ماں کے جانب لپکی۔۔۔ ماما.....!!!! وہ اُن کے گلے لگتے بہت پیار سے بولی تھی... "ماٹشا کے ماما بولنے سے سب کو ہی بہت حیرت ہوئی..... "بی جان یہ ماٹشا سیٹیاں ان کو ماما کیوں بول رہی ہے.....؟ نور العین بیگم نے آہستہ سے دادو سے پوچھا... "پتہ نہیں..؟؟؟ دادو نے بھی کندھے اُچکائے۔۔۔۔ اور صائمہ بیگم کا تو دیکھنے والا حال تھا... "مہرین بیگم کو یہاں سب کے سامنے دیکھ کر یان کے چہرے سے ہوائیاں اُڑ گئی تھی..... "یہ منہوس یہاں کیا کر رہی ہے.....؟ وہ خود سے بڑ بڑائی..... "ماتھے پر آئے خوف کی وجہ سے ننھے ننھے قطرے پونچھے..... خود کو درست دکھانے کے لیے سنبھالا اپنے آپ کو۔۔۔ ڈر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا ذہن میں کہیں مہرین سب کو بتانہ دیں کہ اتنے سال میں نے اسکو قید کیا ہوا تھا..... "مہرین بیگم جو ماٹشا سے گلے لگے ہوئی تھی صائمہ کے چہرے پر خوف کے تاثرات دیکھ چکی تھی.... "وہ مسکرائی تھی صائمہ کو دیکھ کر..... "آپ سب کے ذہن میں یہ سوال مچل رہے ہو گے کہ یہ کون ہے.....؟ میں نے ان کو یہاں پر کیوں بلایا ہے....؟ اور ماٹشا ان آنٹی کو ماما کیوں بول رہی ہے.....؟ تو میں بتا دیتا ہوں.... "بلکہ میں نہیں مایو بتائے گی آپ کو.... "ماٹشا

بتاؤ سب کو "منہا ل نے کہا تھا... "مانشا گردن ہاں میں ہلا کر سب کی طرف متوجہ ہوئی..... "دادو یہ میری ماما ہے" مہرین کمال احسان شاہ.....!!! شاہ حویلی کی سب سے چھوٹی بہو..... "مانشا نے جیسے سب پر خوشی کا دھماکا کیا تھا..... "کیا اااا.....؟

دادو بس اتنا ہی بولی بختیار آنسوؤں سے انکا ذہری جدہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہوا تھا..... "میری بچی..... "اور ایک ماں کی طرح اپنی باہیں پھیلائی تھی... "مہرین بھی آنسوؤں سے تر چہرے کو لے کر ان کی باہوں میں جا سامائی اماں لں "وہ اب زاروں قطار رو رہی تھی..... "سب کی ہی آنکھیں اشک بار تھی... "سویت بیوٹیفل لیڈیز پلیرز رونا بند کریں اور جلدی سے نکاح کی رسم شروع کریں..... "صرف ان ماحول کو خوشگوار بناتے بولا..... "جس پر سب ہی ہنس دیے تھے..... "کس کا نکاح ہو رہا ہے.....؟ شاہزیب جو ابھی آیا تھا... "بولا تھا "سب نے پیچھے پلٹ کر دیکھا..... شاہزیب کھڑا سب سے سوال پوچھ رہا تھا.....

آپ سب نے کیسے سوچ لیا کہ میں شاہزیب ملک شاہ اپنی منگیترا کا نکاح کسی اور سے ہو جانے دوں گا۔۔۔ یہ میری منگیترا ہے اور میں بالکل بھی اس نکاح کو ہونے نہیں دوں گا۔۔۔ وہ گرائیں ہوئے بولا.. "شاہزیب گھر جا کر بات کرتے ہے.. "اب

تھی..... "ب بابا آپ نے مجھے مارا....." وہ جب بولا تو بغاوت کی آگ اُسکے لہزیں سے بخوبی دکھ رہی تھی.... "اس د..... بسسسس---!!

ایک اور لفظ نہیں..... "اماں نے بولا تھا آپ کو کہ گھر جا کر بات کرتے ہے... "لیکن نہیں آپ کو تو تماشہ لگانے کا جو شوق چڑھا ہے..... "آج ہی نکاح ہوگا مانٹا بیٹے کا... "اور رخصتی بھی آج اس وقت ہی ہوگی.... "جو کرنا ہے کر لو... "ہم بھی دیکھتے ہے تم اپنی ماں کی تربیت کا کتنا اثر دکھاتے ہو..... "ملک شاہ غصے سے دھاڑے تھے..... "اور پھر مولوی صاحب کو نکاح شروع کرنے کا اشارہ کیا..... "دور کھڑے zm نے بھی دیکھا تھا اب اسکو شاہزیب پر اور زیادہ غصہ آیا... "اس نے اپنی ہاتھوں کی مٹھی بند کی تھی... "اور خود کو کچھ بھی غلط کرنے سی روکا... "اور وہاں سے نکلتا چلا گیا..... دیکھ لوں گا میں.... "ابھی تو جا رہا ہوں لیکن بہت جلد بہت جلد واپس آؤں گا میں..... "برباد کر دوں گا تمہاری زندگی اگر یہ میری نہیں ہو سکتی تو میں اس کو تمہاری بھی نہیں ہونے دوں گا شوٹ کر دوں گا تمہیں... "آئی ول کلنگ یوں.....!!!!!!..... "وہ وہاں سے چلا گیا تھا.... "مانٹا بہت گھبرا گئی تھی... "اس نے کب ایسی سچویشن سوچی تھی..... مولوی صاحب آپ نکاح شروع کریں..... "منہال نے اب کی بار زور سے کہا.... "جس پر مولوی

صاحب نے نکاح شروع کیا..... "مائشا کمال شاہ ولد کمال احسان شاہ، آپکو منہال سلیمان احسان شاہ، سکے رائج الوقت بیس لاکھ دیا جاتا ہے..! کیا آپ کو نکاح قبول ہے...؟؟ وہ تو بہت خوش تھی بہت زیادہ لیکن یہ کیا.....؟ اب وہ خوش نہیں تھی۔۔ ایک ڈر بیٹھ گیا تھا اسکے دل میں.... "کہ اگر اس نے یہ نکاح کر لیا تو منہال کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے... "میں" برباد کر دوں گا تمہاری زندگی اگر یہ میری نہیں ہو سکتی تو میں اس کو تمہاری بھی نہیں ہونے دوں گا" آئی ول کلنگ یو.....!!!!!! آئی ول کلنگ یو.....!!!!!! نہیں پلرز نہیں اسکے دماغ پر شاہزیب کے الفاظ ہٹوڑے کے ماند برس رہے تھے.... "وہ ایک دم جھٹکے سے چلاتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی" سب اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے... "ک کیا ہوا بچے.....؟ دادو نے گھبراتے پوچھا..... "منہال بھی اُسکی طرف لپکا تھا... "وہ بھول گئی تھی اپنے آس پاس کے لوگوں کو.. "اگر کچھ یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ منہال کو اس کی وجہ سے وہ مار ڈالے گا....." دادا دوو وہ مار ڈالے گا ان کو دادا دوو میں نہیں دیکھ سکتی دادو مار ڈالے گا ماما وہ وہ نہ نہیں نہیں.....!!!!!! میں ایسا بالکل نہیں ہونے دوں گی... م میں خود کو ہی ختم کر لوں گی.... "ما یو میری جان.....!!!!!! مجھے کچھ نہیں ہو گا دیکھو وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتا میرا....." بس تم ریلیکس ہو

جاؤ دیکھو میں بالکل صحیح تو ہوں تمہارے سامنے بالکل ٹھیک...! منہاں نے اسکو تسلی دینی چاہی تھی.. "جب وہ بولی... "نہیں نہیں وہ آپ کو مار ڈالے گا..." کچھ نہیں ہوگا... "ایک بار ہمارا نکاح ہو جائے پھر وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا...." اور اس شخص کو دیکھ کر اس نے اٹکتی آواز میں اپنے الفاظ پورے کرنے کی کوشش کی تھی.. جب منہاں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اسکو سمجھیا... "کچھ نہیں ہوگا... تم بیٹھو یہاں پر منہاں اس کا ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں مضبوطی سے تھامے ہوئے بیٹھ گیا... پھر نکاح پڑھوایا گیا تھا...!! تھوڑی دیر میں وہ مانشا کمال شاہ سے مانشا منہاں سلمان شاہ ہو گئی تھی.....!! اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہ رہی تھی... "ایک ڈر جو بیٹھ گیا تھا اسکے دل میں... پھر تھوڑی بہت چھوٹی موٹی رسم کی گئی تھی... یوں مانشا کو منہاں کے ساتھ رخصت کر دیا گیا...

کسی کو بھی نہیں معلوم تھا کہ شاہ حویلی کی بیٹی یوں رخصت ہوگی.. "لیکن آج اس حویلی کے ہی ایک فرد کی وجہ سے حویلی کی بیٹی کو رخصت کیا گیا تھا....." مانشا کو رخصت کر کے سب معازرت کرتے وہاں سے حویلی آگئے تھے... رات کے دو

بج رہے تھے.. "لیکن حویلی کے مکینوں کی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی... "اماں" وہ اتنا بد لحاظ بد تمیز اور خود غرض کیسے ہو سکتا ہے....؟ آج تک ہمارے خاندان میں ایسا تو کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔۔ یہ کس کا خون ہے.....؟ ملک شاہ یہاں سے وہاں ٹہل ٹہل کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے.... "اُن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شاہزیب کو زندہ ہے قبر میں دفن آئے.... "ملک کیوں پریشان ہوتے ہو...؟ جانے دو بچہ ہے وہ ابھی...!! حسن شاہ نے اپنے چھوٹے بھائی کو شانت کروانا چاہا... "بھائی کیسے غصہ ٹھنڈا کر لوں...؟ اپنے دیکھا اس نے کیسے ہم سب کی ناک کٹا دی.... "کیا عزت رہ گئی ہماری خاندان بھر میں...!! کیا سوچتے ہو گے لوگ کہ شاہ حویلی میں رہنے والے ویسے تو بہت پارسا بنے پھرتے ہے لیکن اپنے ہی گھر کی بیٹی کو ایسی ویسی نظروں سے دیکھتے ہے... "ملک شاہ حسن شاہ کو دیکھتے بولے۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا... اگر اللہ نے چاہا تو... "اور تم جاؤ آرام کر لو۔۔۔ صبح بات کرتے ہے... "نور بیٹے جاؤ بی جان کو انکے روم تک لے کر جاؤ... "نور دادو کو لے کر روم میں چلی گئی تھی... "شہزین بیٹا آپ بھی سو جاؤ جا کر... "شہزین بھی وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا... "اور پھر حسن شاہ بھی اپنے روم میں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

شہزین کو رہ رہ کر بہت غصہ آ رہا تھا... "وہ تو شاہزیب کو بہت سمجھدار سمجھتا تھا۔۔ پھر یہ کیا تھا... "اسکو اتنا تو معلوم تھا کہ شاہزیب اور اُسکی ماما دونوں ہی گھر میں کمال چاچو سے نفرت کرتے تھے... "لیکن پھر یہ کیا تھا... "اسکو نہیں معلوم تھا کہ ماٹشا کو شاہزیب کے نام سے منسوب کرنے کا ارادہ گھر والے رکھتے تھے... "اگر پتہ ہوتا تو وہ کبھی نہ ہونے دیتا... "لیکن پھر بھی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا جو شخص اس لڑکی کی مرنے کے دعا کرتا تھا آج وہ اس لڑکی کے لئے ہی بغاوت پر اتر آیا تھا... اب فحال اُسکی ساری سوچنے کی صلاحیت مفلوس ہو چکی تھی... "سوچ سوچ کر اسکا سر درد کرنے لگا... "آخر شاہزیب کے دماغ میں چل کیا رہا ہے...؟ کچھ تو بات ہے جو اسکے دماغ میں چل رہی ہے...؟ اور پھر جب گھر والوں نے ماٹشا کی منگنی شاہزیب سے کرنے کا ارادہ بنا ہی لیا تھا تو یوں اچانک اُسکی منگنی شاہزیب سے نہ کر کے منہال سے نکاح کرنے کی کیا وجہ ہے...؟ "جہاں تک میں اپنی فیملی کو جانتا ہوں وہ ایک پرانی لڑکی جو صرف منگنی کے بندھن میں ہی بندھی تھی... "اُسکی خواہش تو بالکل نہیں پوری کرنے والے... "کیونکہ یہ خواہش کو چھوٹی موٹی خواہش تو نہیں تھی... "جو آسانی سے مان لی جاتی... "پھر کیسے اتنی آسانی سے یہ لوگ مان گئے...؟ اور ایک سب سے اہم بات چاچی اتنے سالوں بعد یوں اچانک کیسے سامنے آ گئی...؟ جبکہ چاچی جان کو

کمال چاچونے ہے جگہ ڈھونڈ لیا تھا " پھر کیسے.....؟ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے.....؟ کیسے پتہ لگاؤں.....؟ میری سمجھ سے باہر ہے یہ سب کچھ تو بات ضرور ہے۔۔؟ جو گھر میں سب جانتے ہے۔۔۔۔۔ لیکن میں نہیں جانتا.... " وہ اضطراب سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بہت ہی پریشان نظر آ رہا تھا... " اور اس اضطراب کو صرف ایک ہی شخص ٹھنڈک پہنچا سکتا تھا.. " اور وہ تھی اُسکی جان.....!! مدیحہ شہزین ملک شاہ.....!!!

آج کا سنورا روپ شہزین کی آنکھوں میں لہرایا تھا.. " وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی.. " کوئی آسمان سے اُتری پری سے تو بلکل بھی کم نہیں.... " اُسکے ہونٹوں پر بیختیار مسکراہٹ پھیل گئی... " میری جان.....!!! وہ اپنی سوچوں کا تسلسل مدیحہ کی طرف موڑتے بیختیار بولا اور پھر بیڈ پر آکر لیٹ گیا..... وہ کچھ سوچتے ہوئے مدیحہ پر کال ملانے لگا.. " دو تین بیل پر کال اٹھالی گئی تھی..... " ہیلو...!! جان سازی...! کیسی ہو.....؟ وہ اپنے مخصوص انداز میں بولا تھا... ج جی آپ کون.....؟ مدیحہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی تھی... " وہ جانتی تھی کہ وہ کون ہے...؟ لیکن پھر بھی انجان بننے کی ایکٹنگ کرتی بولی..... " آپکا معصوم شوہر...!!! جو آپکے عشق میں مبتلا ہے... " اور شاید مرنے کے بعد بھی عشق ہی کرتا رہے گا..... " وہ جان چکا تھا کہ مدیحہ انجان بننے کی ناکام کوشش میں ہے... " تو وہ کیسے نہ اسکو یادداشت درست

کرتا.... "اس شوہر.....!!!! مدیحہ نے ہونٹوں کو تر کیا تھا... "دل بہت تیزی سے
 دھڑکا تھا اسکا.... "اتنے دنوں بعد کال آئی تھی اُسکی... "وہ اپنی انگلیجمنٹ سے بلکل
 بھی خوش نہیں تھی... "کیونکہ اس اجنبی نے جو دل میں جگہ بنائی تھی.... "تو پھر وہ
 کیسے یہ جگہ کسی اور کو دے سکتی تھی... "ناراض ہو.....؟ شہزین کو پتہ تھا وہ اسکو بہت
 یاد کر رہی تھی... "اس لیے وہ بات کو طویل دیتے بولا... "م میں کیوں ناراض ہونے
 لگی...؟ وہ بھی تو مدیحہ سلمان شاہ تھی کیسے اپنی کمزوری ظاہر کر سکتی تھی.... جانِ
 شازی...!!!! جی.....! بحتیار مدیحہ بولی تھی.... اسکے ہونٹوں پر بہت ہی
 خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا..... آج منگنی تھی نہ آپکی.....؟؟؟
 مدیحہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا.... "ایک پل کو وہ ساکت تصویر بنی کھڑی
 موبائل کو غور سے دیکھنے لگی... "یہ شخص کیسے اس کی پل پل کی خبر رکھتا
 تھا.... "نہنے نہنے قطرے اُسکے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکنے لگے تھے.. "اے
 سی میں بھی اسکو پسینہ آنے لگا تھا.... کئی پل تک تو وہ کچھ بھی نہیں بولی
 تھی.... "کیا ہوا..؟ جانِ شازی آپ میری جان ہے...!! "جینے کی وجہ میں چاہ کر
 بھی آپکو کچھ نہیں بول سکتا.. "بس آپ ایک بات ذہن نشین کر لیں... "آپ
 میرے نکاح میں ہے اور بیوی ہے آپ میری وہ بیوی جو میرے نکاح میں دو سال کی عمر

سے ہے.... "جو مقام میرا ہے آپکی زندگی میں وہ مقام اور کسی کو دینے کا سوچئے گا بھی مت.. "ورنہ آپکا اور میرا وہ زندگی کا آخری دن ہوگا.....!! وہ کچھ زیادہ ہی ایمو شنل ہو گیا تھا.. "کیونکہ اُسکی نظروں سے مدیحہ اور رحمان غازی کی ملاقات چھپی نہیں رہی تھی... "رحمان غازی ایک بزنس مین تھا آج کل مدیحہ اُسکے ساتھ مل کر ایک پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے... "رحمان غازی مدیحہ میں کچھ زیادہ ہی انٹر سٹڈ لگ رہا تھا... "اور یہ بات شہزین کی نظروں سے چھپی نہیں تھی..... "اس لیے وہ اسکو پہلے ہی وارن کر رہا تھا.. "حالانکہ اسکو یقین تھا کہ مدیحہ جیسی فیلڈ اور لوگوں میں رہتی ہے... وہ ایسے ماحول میں بہت ہی اپنے آپ کو چھپا کر رکھتی تھی... "بلکل مائشاک کی طرح جو بات ان دونوں بہنوں میں کامن تھی وہ تھی وہ زیادہ لڑکوں سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی.... اور ہاں ایک اور بات رحمان غازی سے دور رہو آپ وہ ٹھیک انسان نہیں ہے.... "آئندہ اُسکے آس پاس نہیں نظر نہیں آنی چاہیے.... "وہ بولا تھا.... "سمجھ آگئی....؟ اُسنے اپنی ابات بول کر اس سے پوچھا تھا... "ج جی.....! اوکے آپ ریسٹ کرے.... "کل بات کرتا ہوں..... اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ.....! اس نے کال کاٹ دی تھی.... "اور اسکو سوچتے ہوئے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی پتہ ہی نہیں چلا اور وہ دور خوابوں کی سیر کرنے لگا.....

بھائی پہلے میرا حق دیں پھر جانے دے گے... "منہال جو ابھی اپنے دوستوں کو باہر چھوڑ کر اپنے روم میں جانے کے لیے آیا تھا صرفان، علیینہ اور مدیحہ کو اپنے روم کے گیٹ پر کھڑا پھرے داری دیتے ہوئے دیکھا تو پوچھے بغیر نہ رہ سکا تھا.... "بھئی یہ کس خوشی میں میرے روم کی چوکیداری کی جارہی ہے... "اور ڈاکٹر صرفان اپنے کب سے ڈاکٹری کو چھوڑ کر چوکیداری پکڑ لی ہے....؟ اگر چوکیداری لے ہی لی تھی تو کم از کم مجھے بتاؤ دیتے یار میں سیلری بھی فکس کر دیتا۔ یوں بنا سیلری کے تو تمہیں کھڑا تو نہیں ہونا پڑتا....؟ وہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتا بولا تھا.... بس بس اپنے دانتوں کی نمائش کرنا بند کرو اور جلدی سے کریڈٹ کارڈ دو.... "وہ مدیحہ اور علیینہ کو ہنستے ہوئے دیکھ چکا تھا.. "اس لیے وہ اپنا روب جماتے بولا.... "ہاھاھاھا.....!!!! یار تونے کب سے جینڈر چینج کر لیا....؟ منہال نے ہنستے ہوئے پوچھا....! کیا مطلب...؟ اس نے بھنویں چڑھائی... "مطلب کہ یہ تو نند کا حق ہوتا ہے... "اور تو کب سے میری بیوی کی نند بن گیا....؟ منہال سے اس بار اپنی ہنسی بالکل بھی کنٹرول نہیں ہوئی تھی اس بار اسکا کہہ کا بلند تھا.. "ہاھاھاھاھا.....!!!! مدیحہ اپنے بھائی کی یہ ہنسی ہی تو چاہتی تھی... "اور یہ ہنسی کو ماٹنا سے ملی تھی اسکو شاید اور کسی سے

ملتی....!! بحتیار اُسکے دل سے دعا نکلی تھی اپنے بھائی کے لیے..... "بھائی بس اب بہت ہو گیا۔۔ جلدی سے ہمارا نیک دیں اور ہمیں فارغ کریں۔۔ کیونکہ اب اور نہیں انتظار ہوتا...." بہت شدید نیند آرہی ہے مجھے.... "وہ آنکھوں کو مسلتے بولی تھی... "منہال بھی اُن کو پریشان کرنے کا اردہ ترک کرتے اپنے والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکالتے ہوئے مدیحہ کے ہاتھوں تھمایا.. "اور پھر بولا.... "تھینک یو سوچیج....!! گڑیاں آپ نے آج جو میرے بر تھڈے پر گفت دیا ہے نہ۔۔ بہت ہی نایاب اور قیمتی تحفہ ہے یہ میرے لیے۔۔ اتنا کہ اگر لفظوں میں بیان کرنا چاہوں بھی تو نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ "وہ اپنی گڑیاں کا ہاتھ تھامے بولا.... "بس بس بھائی رہنے دیں....." اور ہاں اب مجھے کبھی تھینک یو بولنے کی ضرورت نہیں... "کیونکہ میں اپنے بھائی کی خوشی کے لیے کچھ بھی کے سکتی ہوں پھر چاہے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینا پڑے.....!! وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں کو دباتی بولی.... "نہیں گڑیاں اللہ نہ کرے۔۔۔ میری عمر بھی تمہیں لگ جائے.... "آمین.....!!! کتنا پیارا ہوتا ہے نہ بہن بھائی کا رشتہ ہر شے سے بلکل پاک خوبصورت دل کے بہت قریب۔۔۔ اُن لوگوں سے پوچھو اس رشتے کی کمی جن کے پاس یہ خوبصورت رشتہ نہیں ہوتا۔۔۔ "زندگی میں ہر کمی پوری کی جاسکتی ہے.. "لیکن جس کے پاس بہن نہ ہو یا پھر

بہنوں کے پاس بھائی نہ ہو... "اُن کے دلوں سے پوچھو کیسے اُن کو بھائی نہ ہونے کی ایک کمی ہمیشہ دل کو ستاتی ہے... "جو کوئی بھی پورا نہیں کر سکتا صرف اس پاک ذات کے علاوہ جو چاہے توپل میں اس کمی کو پورا کر سکتا ہے۔۔۔ کیونکہ وہ بہت بڑا ہے ہر چیز کا مالک۔۔۔ اوہ بھائی بس اب رُلانے گا کیا...؟ صرف اُن دونوں کو ایمو شنل ہوتے دیکھا تو بولا تھا.. "جس پر وہ تینوں ہی مسکرا دیے.. "اچھا بھائی آپ ماٹھا کو دیکھے ہم جاتے ہیں... "اب نیند بہت آرہی ہے۔۔۔ وہ سب بولتے وہاں سے چلے گئے تھے اور منہال بھی اپنا دروازہ کھولتے اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔۔ لیکن یہ کیا۔۔۔؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مدیحہ جیسے ہی اپنے روم میں آئی اس کا موبائل بیڈ پر پڑا زور و شور سے چنگھاڑ رہا تھا... "وہ جلدی سے موبائل کی طرف لپکی تھی..... "اس سوچ کے تحت کی اس ہانڈیون شخص کی ہی کال ہوگی۔۔۔۔۔ اس نے کال اٹھا کر جیسے ہی وہ بولتی اس سے پہلے وہ شخص اپنی مخصوص آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔ مدیحہ جس لفظ کو سننے کے لیے کافی وقت سے پریشان تھی آج اُسکے منہ سے سن کر ایک سکون اُسکے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہونک بنی بس اُسکی باتوں کو اُسکے لفظوں کو بہت غور سے ذہن نشین کر رہی تھی..... "تھوڑی دیر بعد اس شخص نے کال کاٹ دی۔۔۔ لیکن مدیحہ سلمان

شاہ کی پوری رات اب اُسکی یادوں میں ہی کٹنی تھی۔۔۔۔۔ اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ شخص اُسکے پاس ہو وہ اسکا چہرہ دیکھے اس سے باتیں کریں۔۔۔۔۔ وہ ہو اور بس وہ شخص اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔ پھر اُسکی نظر اپنے ہاتھ میں پہنی رنگ پر گئی جو بہت ہی خوبصورت تھی۔۔۔۔۔ لیکن مدیحہ کو وہ بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔۔۔۔۔ اور لگتی بھی کیسے کیونکہ اُسکی نظروں میں تو یہ کسی اور کی تھی... "اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ کی انگلی سے رنگ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اور ایک لمبی گہری سانس کھینچ کر بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔ نیند تو خیر اب اسکو آنی نہیں تھی۔۔۔۔۔ سو سوچوں کا تعلق اس شخص کی طرف موڑ دیا جو آج کل اُسکے دل اور دماغ پر اپنی ایک نامٹنے والی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

منہال نے جب روم میں قدم رکھا تو اُسکی آنکھیں کھلی کہ کھلی ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک دم اُسکی گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔۔۔ ماشا ماشا۔۔۔۔۔!!! کہاں ہو تم اس نے سب جگہ ڈھونڈ لیا لیکن وہ کہیں پر بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے خوش تھا کہ اُسکی زندگی اب اُسکے پاس ہے ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔ وہ خوشی ایک دم گھبراہٹ میں تبدیل ہو گئی۔۔۔۔۔ اُسکی کانوں میں شاہزیب کے الفاظ

گو نجنے لگے تھے "آئی ول کلنگ یو!!!!!"۔۔۔۔۔ کہاں ہو یاد۔۔۔۔۔؟؟ اس نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اور ذہن سے سوچو کو جھٹکتے بولا..... "پھر اسکو ٹریس کا خیال آیا....." ایک وہی جگہ تو دیکھنی رہ گئی تھی..... "وہ جلدی سے ٹریس کے جانب بھاگا تھا....." مانشا.....!!! جب اس نے مانشا کو ٹریس پر کھڑے چاند کو غور سے دیکھتے پایا تو اُسکی جان میں جان آئی تھی..... "مانشا۔۔۔۔۔!! وہ بھی اُسکے برابر میں جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ اور پھر بہت آہستہ سے مانشا کو پکارا....." وہ ایسے ہی چاند پر نظریں جمائے "جی...!! فقط اتنا بولی.... کیا تلاش کر رہی ہو چاند میں.....؟؟" مانشا نے ایک پل کے لئے چاند اور سے نظر ہٹا کر منہال کے چہرے کو دیکھا تھا.... "اور دوسرے ہی پل پھر سے چاند کو دیکھنے لگی....." بس دیکھ رہی ہوں اس دنیا میں اور کتنے روپ ہے لوگوں کے...؟ تلاش کر رہی ہوں کہ ہمیشہ لڑکی ہی کیوں آزمائش کے لیے ہوتی ہے دنیا میں...؟ دیکھ رہی ہوں کہ مجھ سے زندگی میں ایسی کون سی خطا سرحد ہوئی ہے۔۔ جس کی سزا بھی بھی باقی ہے....." وہ خالی خالی نظروں سے منہال کو دیکھ رہی تھی..... "مانشا.....!!! اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اسکا موبائل وا بیریٹ ہوا تھا...." اس نے موبائل کی سکرین کی طرف دیکھا اور جلدی سے کال پک کر لی..... "ہیلو ہاں ہاں اوکے میں آتا ہوں.....!!! اس نے کال کاٹ کر مانشا کے

چہرے کو دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہ اب کہاں جا رہے ہیں اس وقت آپ۔۔۔؟ لیکن زبان سے کچھ نہیں بولی کیونکہ اُسکی بھی اکیلے پن کی شدید ضرورت تھی۔۔۔۔۔ ماپو میری جان۔۔۔۔۔!!! میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں بہت ایمر جنسی ہے۔۔۔۔۔! اور ہاں کچھ سوچو مت اب تم منہال سلمان شاہ کی بیوی ہو۔۔۔۔۔" اور کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں جو منہال سلمان شاہ کی بیوی کو کچھ کہے۔۔۔۔۔" میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا آپ کی ہر پریشانی اب سے میری ہے۔۔۔۔۔ وہ یہ کہتا اُسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی نشانی چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔" اب آپ سو جاؤ۔۔۔۔۔ صبح میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ یہ بول کر اسکو روم میں لے آیا۔۔۔۔۔ پھر اسکو بیڈ پر لیٹا کر وہاں سے چلا گیا تھا اور ماٹشانہ محسوس انداز میں کئی لمہوں تک اُسکے لبوں کو اپنے سر پر محسوس کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر پتہ ہی نہیں چلا کب نیند کی دیوی اُس پر مہربان ہوئی۔۔۔۔۔ آج دوسری دفاع وہ پر سکون ہو کر سو رہی تھی۔۔۔۔۔

سر آپ آگئے۔۔۔۔۔!!! ایجنٹ 1132 نے اسکو سلیوٹ کیا تھا اور پھر بولا۔۔۔۔۔" سر ایجنٹ 1122 zm تک پہنچ گئی ہے۔۔۔۔۔" سر جیسے اپنے بولا تھا بالکل ویسے ہی۔۔۔۔۔" لیکن سر ایک پرو بلم ہے۔۔۔۔۔؟؟ ایجنٹ 1132 اُسکے چہرے کو دیکھ کر

اپنی گردن ذھکالی تھی... "کیا.....؟ ایجنٹ 1119 نے پوچھا تھا.. "سر وہ... سر...
وہ ہم اسکو کارڈ لیس دینا بھول گئے ہے... جلدی میں یاد ہی نہیں رہا ہم
کو.... "وہ گردن جھکا کے بولا تھا.... "شرمندگی اُسکی ہر انگ سے نظر آرہی
تھی..... "اوہہ گوڈ..؟ یہ کیا کر دیا.... "تم نے میں نے آپ سب کو بار بار تنقید کی
تھی کہ اسکو کارڈ لیس دے دینا.... "اور پھر اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتے ہو تم
سب.....؟ اسکو غصہ تو بہت آیا لیکن کنٹرول کر گیا تھا.... "اچھا اب ہو ہے گیا ہے تو
میں کچھ کرتا ہوں.... "تم جاؤ اور اب کی بار مجھے کوئی غلطی نہیں چاہئے.... "ایجنٹ
1132 اسکو سیلوٹ کرتا باہر نکال گیا تھا... وہ بہت گہری سوچ میں ڈوب گیا
تھا.... "اب کیا کریں وہ...." اُسکی سمجھ سے بالاتر تھا.... لیکن کچھ تو کرنا ہی تھا
اسکو.... "اور کیا.....؟ وہ اس کیس میں کوئی بھی ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا جس کی
وجہ سے ساری زندگی اسکو پچھتا نا پڑتا.... پھر اسکے دماغ میں ایک پلان آیا
تھا... اسکو ترتیب دیتا وہ آفیس سے باہر نکل آیا تھا... اور گاڑی کو روڈ پر ڈال دی
تھی.....

Zm جب نیوایرا ہوٹل سے باہر نکلا تو ایک بہت ہی قیمتی کالے رنگ کی گاڑی اسکا
انتظار کر رہی تھی.... وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔۔ ڈرائیور نے گاڑی کا گیٹ
کھولا تھا۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ آتے وقت اس نے اپنی ڈریس چینج کے دی
تھی۔۔۔ "اب وہ ریڈ شرٹ اور بلیو جینز پہنے آنکھوں پر گلاسز لگائے بہت
خوبصورت لگ رہا تھا..... گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ڈرائیور نے اُسکی سے
پوچھا۔۔۔ سر کہاں پر جانا ہے....؟ گھر....!!! وہ بس اتنا بولا تھا۔۔۔ غصے سے
اُسکی رگیں تنی ہوئی تھی۔۔۔ ڈرائیور نے گاڑی گھر کے جانب ڈال دی۔۔ اور وہ
باہر دیکھنے لگا۔۔۔ سنسان سڑک تھی۔۔۔ بہت زیادہ درخت کی تعداد تھی
وہاں پر۔۔ ایسا لگتا جیسے کوئی جنگل ہو یہاں پر۔۔۔ عجیب سی ویرانی تھی
۔۔۔۔۔ آس پاس کوئی بھی جی روح تک نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہاں پر خاموشی تھی اور
اس خاموشی کوں چیرتی ہوئی گاڑی کی آواز۔۔۔ "تبھی ایک لڑکی ان کی گاڑی سے
آکر ٹکرائی تھی... "ایک دم ہے ڈرائیور نے بہت زور سے بریک لگائی
تھی۔۔۔۔۔ وہ آگے کی سیٹ سے لگنے سے بچا
تھا۔۔۔۔۔ ابراہیم م م م م۔۔۔۔۔!!! وہاں نو نسینس از
ڈز.....؟؟ آنکھیں ہے بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔ ڈھنگ سے نہیں چلا سکتے۔۔۔۔۔ وہ

عافیت جانی۔۔۔۔ zm ایک بار پھر اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ "اپنا ہاتھ اس لڑکی کے شو لڈر اور رکھا اور اُسکی اپنی طرف پلٹا تھا۔۔۔۔" جو چہرہ اُسکے سامنے آیا تھا۔۔۔ وہ شاکڈ سے کم نہیں تھا۔۔۔ "وہ اس لڑکی کو کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔۔ اسکو ایک دم اس لڑکی سے ہونے والی پہلی ملاقات یاد آئی تھی۔۔۔۔ جی نہیں۔۔۔۔۔!!!!!!" مجھے کسی کی سیٹ پر بیٹھنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔ "ہاں بشر تیک مجھے لگتا ہے آپ کو عادت ہے۔۔۔۔" اس لیے آپ ہی بیٹھ جائے۔۔۔۔ "لیکن میں نہیں بیٹھوں گی۔۔۔۔" وہ اپنا حتمی فیصلہ سناتی بولی۔۔۔۔ بچتیار zm کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔ باتونی اُسکے لب ہلے تھے۔۔۔۔ ڈرائیور نے حیرت سے zm کی طرف دیکھا جو وہ اس لڑکی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا وہ ڈرائیور کی آنکھیں سے او جھل نہیں تھا۔۔۔۔۔ سیننن۔۔۔۔۔ کہیں سر کا دماغ تو نہیں چل گیا۔۔۔۔ ڈرائیور نے حیرت سے اسکو دیکھتے سوچا۔۔۔۔۔ لیکن بولا کچھ نہیں۔۔۔۔۔ جلدی سے گاڑی کا گیٹ کھولا۔۔۔۔ zm نے ڈرائیور کو حکم دیا جس پر وہ تعمیل کرتا جلدی سے گاڑی کا گیٹ کھولا تھا۔۔۔۔ zm نے اس نازک سی لڑکی کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور گاڑی کے جانب اپنے قدم بڑھائے ہی تھے۔۔۔۔۔ وہیں رک جاؤ۔۔۔۔!! ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا۔۔۔۔ اس لڑکی کو ہمارے حوالے کرو۔۔۔۔ ورنہ گولی مار

دونگا۔۔۔ پیچھے سے آواز آئی تھی۔۔۔ وہ پھر بھی اُنکی آواز کو نظر انداز کرتا اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا۔۔۔ میں بول رہا ہوں وہی پر رک جاؤ ورنہ۔۔۔!! ایک بار پھر دھمکی دی گئی تھی۔۔۔ وہ سرے سے ہی اُنکی دھمکی کو نظر انداز کر گیا۔ اور اس لڑکی کوئی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر احتیاط سے لٹایا تھا۔۔۔ اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔ پلٹا۔۔۔!! اور سامنے دیکھا۔۔۔ وہاں پر تین لڑکے تھے۔۔۔ جو حلیے سے ہی گنڈے لگ رہے تھے۔۔۔ ہاں تو تم سب کیا بول رہے تھے۔۔۔؟ وہ اکیلی مجھے سنائی نہیں دیا تھا۔۔۔ zm مکروہ سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولا۔۔۔ اُسکی مسکراہٹ ایسی تھی کہ ایک پل کو تو ان تینوں لڑکوں کو ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔ بولو بولو۔۔۔ بھئی میرا پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے اپنے قدم ان کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔ ہم بول رہے تھے کہ۔۔۔!! ایک لڑکا بولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ اُسکی آواز اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔ ہاں ہاں کہ۔۔۔ zm؟ اُسکے لفظوں کو دہراتے بولا۔۔۔ کہ ہم گولی مار دے گے۔۔۔!! اتنا بولنا تھا کہ zm نے گھما کر اس لڑکے کے ٹانگوں پر لات ماری جس کی وجہ سے وہ لڑکا نیچے کو جھک گیا تھا۔۔۔ چیخ اتنی شدید تھی کہ سنسان جنگل بھی گونج گیا تھا۔۔۔ آں آں آں۔۔۔!! پہلے ٹانگوں پر کھڑا ہونا تو سیکھ جاؤ" پھر گولی چلانا سیکھنا کیونکہ ابھی تم

بہت کچھ ہو اس کھیل میں zm نے اس پر طنز کیا۔۔۔۔۔ "اتنا دیکھ کر دوسرے لڑکے نے گن کا ٹریگہر دیا تھا۔۔۔۔۔" اور پھر گن کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔ اس بار پھر اس جنگل میں شور ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔ س۔۔۔۔۔! ڈرائیور جلدی سے zm کی طرف لپکا۔۔۔۔۔ جسکو zm نے ہاتھوں سے روک دیا تھا۔۔۔۔۔ گولی zm کے بازو میں لگی تھی۔۔۔۔۔ خون اُبل کر ریڈ شرٹ میں پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔۔ اُسے بمشکل اپنے بازو کو پکڑا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ آج پہلی بار اسکو بہت درد ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لیے یہ کوئی نیا تو نہیں تھا۔۔۔۔۔ پھر یہ درد۔۔۔۔۔! پہلے بھی تو اس سے بڑے بڑے زخم کھا چکا تھا۔۔۔۔۔ پھر یہ۔۔۔۔۔؟ وہ خود بھی اس درد کی وجہ نہیں جان پایا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اُن لڑکوں کے طرف بڑھا۔۔۔۔۔ ایک گولی اور چلی تھی اور اس بار اُسکے دوسرے بازو کو زخمی کر گئی۔۔۔۔۔ وہ لڑکے وہاں سے بھاگ گئے تھے۔۔۔۔۔ zm بعد کے اوپر چھوڑتا اپنے بازو کو پکڑ کر فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اور ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا حکم دیا۔۔۔۔۔ "تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک عالیشان بنگلہ کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس لڑکی کو اپنے بازوؤں میں بھرا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ جب وہ لاؤنج میں آیا تو بی اماں کو اپنا منتظر پایا۔۔۔۔۔" بی اماں نے جب اُسکے بازوؤں میں کسی لڑکی کو بیہوش دیکھا تو وہ

جلدی سے اُسکی طرف لپکی تھی۔۔۔۔۔ ب بیٹائی یہ کون ہے۔۔۔؟ کیا ہوا اسکو۔۔۔۔۔؟
 وہ گھبرائی آواز میں zm کی طرف دیکھتے بولی۔۔۔۔۔!! بی اماں جلدی سے ڈاکٹر کو
 بلائے۔۔۔ وہ اسکو احتیاط سے صوفے پر لٹاتے ہوئے بی اماں کے سوالوں کو نظر انداز
 کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔ لیکن بچے۔۔۔۔۔!! بی اماں ابھی سوال نہیں کرے تو اچھا
 ہے۔۔۔ بس آپ ڈاکٹر کو بلائے۔۔۔ جب تک میں آتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ بولتا ہوا وہاں سے
 اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

صبح کے چار بج رہے تھے۔۔۔ جب مائشا کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔ اندھیرا چاروں طرف
 اپنا بسیرا جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ وہ اٹھی سائنڈ پر ہاتھ مارنے لگی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو
 ۔۔۔ بڑی مشکل کے بعد اسکو لیمپ کا سوئچ ملا۔۔۔ جس پر اُس نے ہاتھ مار کر آن کیا
 تھا۔۔۔ "ایک دم پورا روم روشنی سے نہا گیا تھا۔۔۔۔۔ مائشا کی آنکھیں چندھیا گئی
 تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کی تی۔۔۔" اور ایک بار پھیر آنکھوں کو
 کھولا۔۔۔ "جو چہرہ اسکو نظر آیا وہ سامنے خواب خرگوش تھا۔۔۔" کئی پل تک مائشا بنا بلکہ
 جھپکائے اس چہرے کو دیکھتی رہی تھی۔۔۔ "اُس نے اس چہرے کو دیکھنے کی خواہش تو کی
 تھی لیکن اتنی جلدی۔۔۔" اسکو اپنی قسمت پر بہت رشک ہوا۔۔۔ "پھر ایک دم ہی اسکا

تھا۔۔۔ "ایک کام کرتا ہوں میں ہی آجاتا ہوں... " جیسے وہ ایک نتیجے پر پہنچ کر بولا..... "ن نہیں آپ بھی نہیں آسکتے.....! لیکن کیوں...؟ اس بار منہال کی نظروں میں اُلجھن تھی..... " وہ دراصل میں اپنے بال کسی کو نہیں دیکھاتی وہ بولی۔۔۔ وہ ناظرین جھکائے بولی... "اُسکی بات پر منہال کا کہہ کا بھتیار تھا.... "ہاھاھاھاھاھاھاھاھاھا.....!!!!!! مائشا نے اُسکی طرف حیران نظروں سے دیکھا.... "جیسے پوچھ رہی ہو کہ اب آپ کیوں ہنس رہے ہے...؟ اسکو یوں دیکھتا پا کر منہال کی ہنسی کو بریک لگی تھی... " اور پھر بہت پیاری مسکراہٹ لیے وہ بولا تھا... "سر یسلی یار.....! مطلب اب تم اپنے شوہر نامدار کو بھی اپنے بال نہیں دکھا سکتی.....!!!! پہلی بار ایسی بیوی دیکھ رہا ہوں۔۔۔ ایک بار پھر وہ اپنی بات کو بول کر ہنسا تھا.... " اور اُسکی یہ ہنسی مائشا کو غصہ دلا گئی تھی.. "اسکو لگا منہال اسکا مذاق بنا رہا ہے..... " وہ تن فن کرتی بیڈ سے اُتری تھی اور منہال کے پاس سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور وہاں سے ہاتھ روم میں گھس گئی منہال تو بس سوچتا ہی رہ گیا تھا کہ آخر یہ کیا تھا....؟ کیا تھا یہ.....؟ اتنی فرنی.....؟ انفنف اتنی فرنی تو ایک فورس میں بھی نہیں..... "واہ منہال بیٹا واہ کیا چوائس ہے تیری... "مطلب عشق ہوا بھی تو کس سے... "جو شرمیلی، پھرتی والی، خوبصورتی کا پیکر اور جو صرف تیری.....!! واہ وہ خود کو ہی سباش دیتا بولا.... " اور

خود ہی مسکرا دیا تھا..... جو بھی پھر بھی ہی تم "زندگی منہاں" اب وہ بیڈ پر آکر لیٹ گیا تھا..... "وہ جان گیا تھا.. "مانشا کے دماغ سے شاہزیب والی بات کیسے نکالنی تھی..... مانشا جب وضو کر کے باتھ روم سے نکلی تھی منہاں بیڈ پر آڑھا طرح لیٹا ہوا تھا.. "اب وہ بہت گہری نیند میں لگ رہا تھا.... "مانشا کے چہرے پر بہت بھلی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا.. "پھر وہ جائے نماز بچھا کر نماز کے لیے کھڑی ہو گئی تھی..... "کیونکہ آذان بہت دیر پہلے ہو گئی تھی....."

وہ جب سے روم میں آئی تھی صرف روئے ہی جا رہی تھی۔۔۔ ایک پل بھی ایسا نہیں گزرا تھا کہ اسکے آنسو تھمے ہو..... "کیوں کیوں...؟ تمہیں میری نظروں میں میری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نہیں نظر آتی۔۔۔ یا اتنی نفرت کرتے ہو کہ محبت پر تمہاری نفرت حاوی ہو گئی... وہ زار و قطار رو رہی تھی... "بیڈ سے سر ٹکائے وہ اپنے ماضی میں کہیں کھوسی گئی تھی".....

ماضی >>>>>>>>

13 نومبر کی ٹھنڈی شام تھی... لندن جیسے ملک میں اور بھی ٹھنڈ تھی برف چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی ایسے میں ایک لڑکی اور اُسکی کچھ دو ستیں شاپنگ پر نکلی ہوئی تھی.....

(Dude, look at those cute shoes).....

"یار ان خوبصورت جوتوں کو دیکھو۔۔۔؟"

(Dude, I'm taking these shoes).....

بھئی میں یہ جوتے لے رہی ہوں۔۔۔ وہ لڑکی انگلش میں ایک جوتوں کو کی طرف اشارہ کرتی بولی.... "علینہ جو اپنے لیے جوتے دیکھ رہی تھی..." اس نے پلٹ کر مشا جو جوتوں کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔ اُس نے جوتوں کو دیکھا....

(so pretty..... بہت خوبصورت)

علینہ جوتوں کی طرف دیکھتے بولی تھی...

(Yes, dude, these are very cute shoes.)

"ہاں، یار، یہ بہت ہی خوبصورت جوتے ہیں۔۔۔"

(take it...) لے لو۔۔۔

!.... اُس نے بھی اس لڑکی کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ یہ بول کر اپنے لیے بھی جوتے سیلیکٹ کرنے لگی تھی۔۔۔ اُسکی نظر سامنے رکھے جوتوں پر گئی۔۔ وہ جوتے بہت ہی پیارے تھے۔۔ پنک اور وائٹ تھیم کے جوتے تھے۔۔ دیکھنے میں جیتنے سیمپل تھے۔۔ اس سے زیادہ وہ خوبصورت تھے۔۔ اس نے جوتوں کو اٹھا کر پیک کرنے کے لیے بولنے ہے والی تھی جب کسی نے اُسکی ہاتھ سے جوتے چین کر بولا تھا۔۔ ایکسیوزمی...! محترمہ یہ جوتے میں نے لے لیے ہے۔۔ سوپلڈز آپ اور دوسرے دیکھ لیں۔۔۔ وہ اس آواز پر پلٹی اس شخص کو راپاؤں دیکھا۔۔ جس نے اسکے ہاتھ سے جوتے چھینے تھے۔۔ اور پھر بڑے ہی سکون سے سامنے والے کو دیکھ کر پوچھا گیا تھا۔۔۔

Are you crazy?....

کیا آپ پاگل ہیں۔۔۔؟

(what do you mean..? I do not understand)

.. آپ کا کیا مطلب ہے، میں سمجھا نہیں..؟ اس شخص نے بھنویں تننتے پوچھا تھا۔۔۔ محترم وہ اس لیے کہ آپ میں تمیز نام کی کوئی چیز مجھے سرے سے ہی نہیں دکھ رہی ہے۔۔۔ اب کی بار وہ اردو بولی تھی۔۔ کیونکہ وہ اتنا توجان گئی تھی کہ یہ

شخص اردو بولنا جانتا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ آپ نے جس انداز میں میرے ہاتھوں سے یہ
 جوتے چھینے ہے نہ "وہ جوتوں کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔۔۔۔ اور پھر اس شخص کے
 چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔ ایسے کوئی پاگل ہی چینتا ہے۔۔۔۔۔ اس لیے پوچھا میں نے
 کہیں آپ پاگل تو نہیں۔۔۔۔۔ تاکہ میں پاگل ہاسپٹل فون کر سکوں۔۔۔۔۔ اس کی
 بات پر پاس کھڑی رمشا کا کہہ کا یہ اختیار تھا۔۔۔۔۔ ہاھاھاھاھا۔۔۔۔۔ اس شخص نے
 رمشا کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ اسکو اپنے بہت سبکی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔ دیکھیے
 محترمہ پہلی بات میں نے جوتے چھینے نہیں لیے ہے اور دوسری بات آپ ہوتی کون
 ہے مجھ سے اس انداز میں بات کرنے والی۔۔۔۔۔ یہ میں نے پہلے خرید لی ہے تو میں اپنی
 چیز کیسے بھی لوں آپ کو کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔۔ اس کو غصہ تو بہت آیا تھا لیکن وہ
 کنٹرول کر گیا۔۔۔۔۔ آج پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی لڑکی صرف ان راجپوت کو سبکی دلار ہی
 تھی۔۔۔۔۔ وہ یہ بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور وہ اس شخص کی پیٹھ کو گھورتی رہ گئی
 تھی۔۔۔۔۔ اب اسکا ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ رمشا تم نے شوز لیے ہے کہ
 نہیں اب وہ غصے سے صرف ان کا غصہ رمشا پر اتار رہی تھی۔۔۔۔۔

Dude, what happened? Now this person has not said anything that will make you so angry

...

یار کیا ہوا؟ اب اس شخص نے کچھ نہیں کہا ہے جو آپ کو اتنا غصہ دلائے گا... رمشا سکی غصے سے واقف تھی۔۔ اس لیے وہ اسکو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

(what happened?)

کیا ہوا...؟ دولڑکی اور جورمشا اور علینہ کی ہی دوست تھی وہ دونوں جب رمشا اور علینہ کے پاس آئی اور علینہ کو غصہ ہوتے دیکھا تو پوچھ بیٹھی تھی۔۔

nothing happened ..I have a bad mind..

کچھ نہیں ہوا.. میرا دماغ خراب ہے۔۔۔ اس لیے اگر تم سب کی شاپنگ ہو گئی ہو تو پلز گھر چلنے کا شرف بخش دیں۔ ورنہ میں جا رہی ہوں وہ غصے سے تن فن کرتی وہاں سے پارکنگ اریا میں آگئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس سے پہلے اپنی کار سٹارٹ کرتی۔۔۔ صرفان...!!! کیا ہو گیا یار...؟ کیوں سرد درد کر رہے ہو۔۔؟

چھوڑو۔۔ تم صرفان جہانگیر راجپوت ہو۔۔ شاہنواز راجپوت کے بیٹے۔۔۔ اور

تم پر غصہ اچھا نہیں لگتا۔۔۔ اب دماغ درست کرو اور اوٹنگ پر چلو پھر کل تمہاری فلائٹ بھی ہے۔۔۔ اور تم نے انڈیا چلے جانا ہے۔۔۔۔۔ اس نے یہ سب اس شخص کے دوست کے منہ سے بولتے سنا تھا۔۔۔۔ اور اُسکی سوئی تو بس صرف ان جہانگیر راجپوت پر اٹک گئی تھی۔۔۔ صرف ان جہانگیر شاہنواز راجپوت۔۔۔۔۔ اوئے پیدی یہ لہجہ باکس مجھے دیں ورنہ۔۔۔۔۔!! پانچ سال کی ایک لڑکی لہجہ وقت پر اسکول میں ایک درخت کے نیچے بیٹھی لہجہ کر رہی تھی۔۔۔ "جب ایک دس سال کا لڑکا اور اسکے کچھ دوست اُسکی پاس آئے تھے۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے جیسے ہی اس بچی کے سامنے سے لہجہ باکس اٹھانا چاہا اس لڑکی نے بڑی ہوشیاری سے اس باکس کو اٹھا کر وہاں سے اٹھ کر دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اب وہ اپنے لہجہ باکس کو چھپانے کے بھرپور کوشش میں تھی۔۔۔۔۔ وہ لڑکا قدم بقدم اٹھا کر اُسکی پاس آیا اور اب لہجہ باکس مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔ نہیں میں نہیں دنگی۔۔۔ وہ چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ دیں ورنہ۔۔۔!! کیا ورنہ میں اپنے بابا کو بتاؤنگی... "ارے جا جاتا دیں میں نہیں ڈرتا اور تا تمہارے بابا سے۔۔۔۔۔ اور پھر اپنے دوستوں کے ساتھ مل کرنے ہنسنے لگا۔۔۔۔۔ اچھا تو ایسے نہیں دے گی۔۔۔۔۔ اوئے نعیم ذرا چھین تو اس سے اسکا لہجہ باکس.....! اسنے حکم دیا۔۔۔۔۔ اوکے بوس۔۔۔!! اور اسکا دوست اُس سے لہجہ باکس چھیننے

لگا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ لنچ باکس اس لڑکے کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ "میں اپنے بابا سے تم سب کی شکایت لگو اور تم سب کو دیکھنا ٹیچر سے بھی شکایت کروں گی۔۔۔ پیٹل کہیں کے۔۔۔!! وہ یہ بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ پھر اس کا معمول بن گیا تھا۔۔۔ اس لڑکے کو پیٹل بولنا جہاں دیکھتی اس کو پیٹل بول دیتی۔۔۔ ایک دن وہ اپنا ہونے ورک کر رہی تھی۔۔۔ جب اس نے وہاں سے اس لڑکے کو گزرتے دیکھا تھا۔۔۔ پیٹل پیٹل پیٹل.....! وہ بولتی اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کرنے اس کا مذاق اڑانے لگی۔۔۔ وہ لڑکا آج بہت غصے میں تھا اور کچھ اور ہوا اس چھوٹی سی لڑکی نے دلہ دیا۔۔۔ تم نے صرف ان جہانگیر شاہنواز راجپوت کو پیٹل بولا۔۔۔ رو کو میں ابھی بتاتا ہوں.....! وہ اس کے پاس آیا تھا... "اور اُسکی ساری ہوم ورک کی نوٹ بک پھاڑ ڈالی۔۔۔ اور وہاں سے یہ بولتا ہوا چلا گیا اگر اب کبھی مجھے اس نام سے پکارا نہ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں۔۔۔ اور وہ بس کھڑی اپنی کاپی کو دیکھتی رونے لگی تھی۔۔۔ یار کیا سوچ رہی ہو...؟ اب کار چلانے کا بھی ارادہ ہے کہ نہیں۔۔۔ تم نے کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر لیا ہے۔۔۔ اب چلو اور ہم سب کو ہو سٹل چھوڑ دو اور گھر جا کر تم ریٹ کرو۔۔۔ اس نے اپنی سوچو سے باہر نکلتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی اور ان سب

کو ہو سٹل چھوڑ کر وہاں سے اپنے گھر آگئی تھی یہ بڑے ہونے کے بعد ان دونوں کی پہلی ملاقات تھی۔۔۔ لیکن دونوں ہی اس ملاقات میں ایک دوسرے سے انجان تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کی صبح کچھ نکھری نکھری سے تھی آسمان میں ہلکی ہلکی دھوپ۔۔۔ ٹھندی ٹھندی تیز ہوائیں ایک خشگوار سی خوشی سے سے رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ فجر کی نماز پڑھ کر صوفے پر لیٹ گئی تھی... اور اب اُسکی آنکھ دروازے نوک ہونے کی آواز پر کھلی۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی تھی اور اپنا دوپٹہ درست کرتی دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔ مورنینگ گڑیاں۔۔۔!! سامنے مدیحہ کھڑی اسکو مورنینگ بول رہی تھی۔۔۔ اس نے بھی مسکراہٹ ہو نٹوں پر کا کے بہت ہی پیار سے جواب دیا۔۔۔ اور مدیحہ کو اندر آنے کا کہا۔۔۔۔۔ ارے نہیں نہیں بعد میں اب فحالی میں آپکو اور بھائی کو بلانے آئی ہوں کیونکہ سب آپ دونوں کا باہر ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔۔!! مدیحہ نے اندر جھانکتے اُسکی بتایا۔۔۔۔۔ اور پھر بولی یہ کیا بھائی ابھی تک نہیں اٹھے۔۔۔۔۔؟ اور پھر ماٹھا کی طرف دیکھا جائے بھئی اور اٹھائے بھائی کو.... "اس نے منہال کو اٹھانے کا اشارہ کیا... "م میں....؟ پ پر میں کیسے اٹھا...، اور نہیں تو کیا آپ ہی اٹھائے۔۔۔۔۔ مدیحہ

بھی اپنے بالوں کو چھپاتی ہو....!!! رہنے دو یہ آپکاروم ہے آپ آزادی سے رہ سکتی ہے۔۔۔ دوپٹہ لینے کی ضرورت نہیں ہے.... "اور میں کوئی غیر محرم تو نہیں ہوں۔۔۔ شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ اللہ نے میرا اور آپکارشتہ ایک پاک اور جائز ڈور سے باندھا ہے۔۔۔ میرا آپ پر اور آپکا مجھ پر پورا حق ہے۔۔۔ بس آپ بے فکر رہے اور آزادی کے ساتھ۔۔۔ وہ اب واشروم میں چلا گیا تھا۔۔۔ ماٹھا بھی اب اپنے بالوں کو کنگھا کرنے لگی تھی.. "جب وہ واشروم سے نکلا تو اس وقت ماٹھا حجاب درست کر رہی تھی... "مطلب اب وہ مکمل تیار کھڑی اسکا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔ حجاب درست کرنا تو صرف ایک بہانہ تھا۔۔۔ مہروم رنگ کی خوب گھیر دار فراک پہنے اسکا ہی ہم رنگ حجاب لیے ہکا سامیک اپ کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ نظر لگ جانے کی حد تک۔۔۔!! ماشاء اللہ منہال نے دل ہی دل میں کہا اور اپنے بال سیٹ کرتا ہوا گویا ہوا۔۔۔ آپ ریڈی ہے۔۔۔؟ ج جی...!! وہ اپنی انگلیوں کو رگڑتی بس اتنا ہی بولی... "ہممم...! تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آگے پیچھے روم سے نکل گئے۔۔۔

السلام وعلیکم...!!! دونوں نے ڈانٹنگ روم قدم رکھتے سب کو سلام کیا تھا... "عائشہ بیگم مہرین بیگم سے باتوں میں مشغول تھی.. "صرف ان کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جبکہ مدیحہ گیم کھیل رہی تھی اور نور مدیحہ کو کچھ بتا رہی تھی۔ جس کا جواب وہ ہوں ہاں میں دے رہی تھی... "سب ہی سلام کرنے والوں کے طرف متوجہ ہوئے... "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...!!! ماشاء اللہ ماشاء اللہ نظر نہ لگے میری بچی!!! مہرین بیگم چیئر اور سے اٹھ کر مائشا کے گلے سے جا لگی تھی اور اس کا ماتھے پر بوسہ دیتی بولی... اور پھر منہاں کے سر پر بھی بوسہ دیا...۔۔۔۔۔ عائشہ بیگم نے ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر بہت سی دعاؤں سے نوازا تھا...۔۔۔۔۔ ایک خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا...۔۔۔۔۔ اب سب لاؤنج میں بیٹھے بات کر رہے تھے...۔۔۔۔۔ ارے جلدی سے منہ دکھائی تو دکھاؤ جو بھائی نے دی ہے تمہیں نور اور مدیحہ نے مائشا سے پوچھا...!! منہ دکھائی...!! مائشا نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا... "وہ کیا ہوتی ہے آپی...؟" اب وہ پوچھ رہی تھی... "ہا ہا ہا ہا مائشا یار تمہارا کیا بنے گا...؟ مطلب منہ دکھائی کا بھی نہیں پتہ تمہیں...!! حد ہے ویسے...۔۔۔۔۔ بھائی آپکی بیوی بلکل سگھڑ ہے سچی میں...! نور نے شرارت سے منہاں کو کہا تھا... "کوئی بات نہیں بہن ہم سگھڑ بیوی ہی ٹھیک ہے...! منہاں جو صرف ان کو ہدایت دے رہا تھا.. "نور کی بات پر ہنستے

ہوئے بولا تھا.... "ہاھاھاھاہا بلکل مجنوں ہے آپ سچی میں...!! اس بار مدیحہ بھی ہنستے ہوئے بولی ہے۔۔۔ بلکل بلکل...!! بھائی اب ہم سسکو ٹریٹ چاہیے سمجھے..."

ہاں ہاں کیوں نہیں...! جب چاہو بندہ حاضر ہے۔۔۔ صرف ان جو بہت دیر سے خاموش بیٹھا تھا۔۔۔ وہ بولا یار تمہاری دوست نظر نہیں آرہی... "کہاں ہے وہ محترمہ....؟ کیوں بھائی کہیں محبت تو نہیں ہو گئی.....؟ جو دوست کو یاد کیا جا رہا ہے...؟ مدیحہ نے ہنستے ہوئے صرف ان کی ٹانگ خیسچھی تھی ہاھاھاھا۔۔۔۔۔"

نہیں نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا.. "کیونکہ وہ رات ہمارے ہی ساتھ تھی نہ اس لیے...." بس اس لیے ہی... "لیکن مجھے تو کچھ اور ہی نظر آرہا ہے...؟" نور نے بھی اپنی مداخلت ضروری سمجھیں.... "اری میری پیاری بہنوں بس تم سب اپنے آپ پر دھیان دو" اور مجھ بیچارے کو بخش دو... "یہ رہے میرے ہاتھ آئے یہ رہے میرے معافی کے الفاظ... "وہ اپنی جان چھڑانے کے لیے بولا... "ہاھاھاھا... "ہاں گڑیاں علیینہ کہاں ہے..؟ منہ ہال ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا.. "ہنسی اُسکی صرف ان پر آرہی تھی.... "بھائی وہ صبح ہی چلی گئی تھی.. "بول رہی تھی کہ اُسکی بہت ضروری کام ہے پھر اُسکی واپس لندن بھی جانا ہے....! ہممم "لیکن کہاں گئی ہے وہ....؟ ایک بار پھر پوچھا گیا.... "پتہ نہیں...!! ٹھیک ہے...!! اچھا اب ہم چلتے ہے...! مہرین بیگم

کھڑی ہوتی بولی... "مائشا جو خاموش اپنی ماما کے پاس بیٹھی اُنکی باتیں سن رہی تھی... "وہ بھی اُنکے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی.. "اجازت دیں.. "تھوڑی دیر اور بیٹھ جاتی مہرین بہن.. "نہیں پھر کبھی بی جان ہم دونوں کا انتظار کر رہی ہے... "اور پھر وہ دونوں مائشا سے گلے ملتی اُن دونوں کو دعائیں دیتی وہاں سے چلی گئی تھی... عائشہ بیگم بھی مائشا کو ریٹ کرنے کہا تھا... "وہ مدیحہ کے ساتھ اپنے روم میں چلی گئی" "تھوڑی دیر بعد مدیحہ بھی وہاں سے چلی گئی تھی... "اب وہ اکیلی بیٹھی سوچ رہی تھی کہ کیا کریں وہ...؟ کیونکہ اسکو ایسا بیٹھنا بلکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا... "پھیر کچھ سوچتے ہوئے اس نے عالیان پر کال ملا دی... "اسکو عالیان سے بات کی کافی دن گزر گئے تھے..."

ڈاکٹر نے چیک اپ کیا پھر دو تین ٹیبلٹ بی اماں کو دی تھی اور ہدایت دی کہ اس لڑکی کا خاص کھیال رکھا جائے...!! بی اماں نے گردن ہاں میں ہلا دی تھی وہ ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا... "بی اماں بھی اس لڑکی کی چادر درست کرتی روم کی لائٹ آف کرتی وہاں سے zm کے روم کی طرف چل دی تھی... "تھوڑی دیر بعد وہ zm کے روم کا دروازہ نوک کر رہی تھی... "اندر سے آواز آئی.... کون...؟؟ بیٹا میں ہوں...! بی

اماں نے بھی اسکو بتایا.... "اماں آپ لاؤنج میں میرا انتظار کریں میں ابھی دس منٹ تک آتا ہوں.... "ٹھیک ہے بیٹا....!! اماں وہاں سے لاؤنج میں آگئی تھی.... اب وہ zm کے آنے کا انتظار کر رہی تھی.....

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بغیر شرٹ کے کھڑا اپنے زخم کو دیکھ رہا تھا "جس میں سے ابھی بھی خون ہلکا ہلکا رس رہا تھا...." اس نے ہیٹر پر ایک باریک سی سٹک گرم کی تھی اور پھر اپنے بازوؤں میں لگی گولی کو نکالنے لگا۔۔۔ درد بہت ہوا لیکن وہ گولی نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا.... "ایسے ہی دونوں بازوؤں میں سے اس نے گولی نکالی تھی...." اور پھر اس پر پٹی باندھتا ہوا بلیک رنگ کی شرٹ پہن کر باہر آگیا تھا.... "باہر لاؤنج میں ہی اس نے بی اماں کو اپنا منتظر پایا تھا...." بی اماں اب کیسی طبیعت ہے اس لڑکی کی..؟ ڈاکٹر نے کیا کہا..؟ بیٹا وہ ٹھیک ہے..! اور ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بس گھبراہٹ کی وجہ سے بیہوش ہوئی تھی۔۔۔ لیکن بیٹا یہ لڑکی ہے کون؟ اور آپ اسکو ہسپتال لے جانے کے بجائے یہاں کیوں لائے ہے...؟ اماں چھوڑے اسکو ضرورت تھی سو ہم نے ہیڈپ کر دی۔۔۔ لیکن بیٹا وہ لڑکی انجان ہے آپکے لیے۔۔۔ اماں میں پہلے بھی مل چکا ہوں اس لڑکی سے..... بس آپ اس کا خیال

رکھنا۔۔۔۔۔ جب اسکو ہوش آجائے تو ہم اسکو اُنکی گھر واپس بھیج دیں گے۔۔۔۔۔ اچھا
 اماں پوری رات تو ایسے ہی گزر گئی ہے۔۔۔۔۔ پریشان ہوتے۔۔۔۔۔ جائے آپ بھی
 سو جائے۔۔۔۔۔ لہجہ پر ملاقات کرتے ہیں۔۔۔۔۔ "وہ یہ بولتا پھر سے اپنے روم میں گم ہو گیا
 تھا۔۔۔۔۔"

شادی کو ایک مہینہ گزر گیا تھا اس بیچ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔۔۔ آج 25
 جولائی تھی۔۔۔۔۔ معمول کے مطابق سب جلدی اٹھے تھے۔۔۔۔۔ صرف مدیحہ کے
 علاوہ۔۔۔۔۔ وہ آفس کے لیے تیار ہو کر ناشتے کے لیے ڈائننگ ہال میں آئی تھی۔۔۔۔۔ ماٹھا
 اسکا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ مدیحہ کو دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھی تھی اور سلام کرتی
 بولی۔۔۔۔۔ آپ آج اتنی لیٹ۔۔۔۔۔؟ سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔؟ ہاں گڑیاں سب
 ٹھیک ہے۔۔۔۔۔! بس آج سوچا تھوڑا لیٹ جا کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ مدیحہ چیئر پر بیٹھتی
 مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ ہممم۔۔۔۔۔!!! چلے آج لیٹ ہونے کا بھی مزہ اچھا لیں
 آپ۔۔۔۔۔ ماٹھا نے جو س کا گلاس اُنکی سامنے رکھتے کہا۔۔۔۔۔ ماٹھا اور مدیحہ کافی حد تک
 گھل مل گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے اپنے پورے دن کی بات شیئر
 کرتی رات کا کھانا وہ دونوں مل کر بناتی اور پھر سب ایک ساتھ مل کر کھانا کھاتے ایک

خوشگوار ماحول میں۔۔۔۔۔ جو پیار ان لوگوں نے اسکو اس ایک مہینے میں دیا تھا۔۔۔ وہ
 آج تک بھی شاہ حویلی کی بیٹی ہونے کے ناطے کسی نے نہیں دیا تھا اسکو۔۔۔۔۔ ہاں
 عالیان اور دادا اُسکی بعد نور آپی نے بھرپور کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ لیکن ایک ڈر تھا اسکو
 جس کی وجہ سے وہ اپنی آزادی سے زندگی نہیں جی پاتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اب "وہ اس
 ایک مہینے میں ساری زندگی جی گئی تھی۔۔۔۔۔ مانو اُسکی ہر ایک خواہش اللہ نے پوری کر
 دی ہو۔۔۔۔۔ جو اس نے کبھی دعاؤں میں بھی نہیں مانگی تھی۔۔۔۔۔ کیا سوچ رہی
 ہو۔۔۔۔۔؟ ناشتہ کرو بھی۔۔۔۔۔ مدیحہ نے اسکو سوچوں سے باہر نکالا۔۔۔۔۔ "ہاں
 ہاں۔۔۔۔۔!! وہ بولی اور ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ ویسے کیا سوچ رہی
 تھی۔۔۔۔۔" مدیحہ نے بریڈ کا ایک بائٹ لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔!!
 کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔۔!! وہ گھبراتے بولی۔۔۔۔۔ اب تم اپنی بہن سے
 چھپاؤ گی۔۔۔۔۔" شاباش۔۔۔۔۔!! جلدی بتاؤ کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔؟ اتنے پیار سے پوچھنے
 پر وہ بولی۔۔۔۔۔"آپی میں سوچ رہی تھی کہ اتنی جلدی اور اتنے زیادہ خوشیاں۔۔۔۔۔!!!
 اللہ نے دی ہے مجھے۔۔۔۔۔ مجھ سے تو سنبھالا ہی نہیں جا رہی ہے "جو پیار بہن کے
 روپ میں اپنے اور نور آپی نے دیا ہے۔۔۔۔۔ سچ بتاؤں تو شاید میں اس کی حقدار نہیں
 تھی۔۔۔۔۔" پھر دو دو پیار کرنے والی ماما اللہ نے مجھے عطا کی دوست کے روپ میں عالیان

اور راین کو دیا۔۔۔ اُن دونوں نے میرا ہر قدم پر ساتھ دیا۔۔۔ جب بابا کا انتقال ہوا تو میرا اپنا کوئی بھی میرے ساتھ نہیں تھا۔۔۔ سب کو اپنے اپنے غم بڑے لگتے تھے۔ شاید میرا وجود کہیں دفن ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔ کسی کو بھی میرا خیال نہیں تھا۔ "لیکن عالیان نے مجھے جب سنبھالا تھا۔۔۔ میں چاہنے کے باوجود بھی اسکا احسان زندگی بھر نہیں اتار پاؤنگی۔۔۔۔۔ وہ ایک ہی زیست میں سب بول گئی" آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہ رہی تھی۔۔۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی۔۔۔ ماشا اللہ تم اتنی سویٹ ہو خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ خوب سیرت ہو۔! اللہ نے تمہیں اعلیٰ سوچ دل شفاف عطا فرمایا ہے۔۔۔ تو پھر تمہارا حق کیوں نہیں ان سب پر۔۔۔؟ ضرور حق ہے۔۔۔!! تم مجھ سے زیادہ جانتی ہو۔۔۔۔۔ یہ بات بھی اچھے سے جانتی ہو کہ اللہ صرف اپنے نیک بندوں کو آزمائش کے لیے چنتا ہے۔ اور وہ اپنے بندے کے ظرف سے زیادہ کبھی آزما تا نہیں۔۔۔۔۔ میں یہ تو کہ نہیں سکتی کہ اللہ نے ہم سب کی آزمائش کو ختم کر دیا ہے کہ بھی نہیں۔۔۔۔۔ پرہاں اتنا ضرور بتا سکتی ہوں کہ ہر آزمائش کے بعد اللہ اپنے بندے کا دامن خوشیوں سے بھرتا ہے۔۔۔۔۔ ہر اندھیرے کے بعد روشنی ضرور نکلتی ہے۔۔۔ اور اس روشنی کی پہلی کرن ہی سارے اندھیرے کو چھانٹ دیتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ سے ہمیشہ اچھے کی اُمید رکھو۔۔۔۔۔ جو پیل

اچھے گزرے اُنکو یادگار بنا ڈالو اور جو غم کے تھے اُنکو ایک بُرا خواب سچھ کر بھول جاؤ اور کچھ نہیں۔۔۔!! اچھا آپکی مجازی خدا ہے کہاں...؟ ابھی تک اٹھے نہیں کیا۔۔۔؟ وہ کچھ یاد آنے پر بولی۔۔۔ و"ارے یار مدیحہ کیا پوچھ لیا۔۔۔ کم از کم بندہ پوچھنے سے پہلے سوچ تو لیتا۔۔۔ منہاں جو بہت دیر سے کھڑا ان دونوں کی بات سن رہا تھا۔۔۔ وہ ماحول کو خوشگوار بناتے بولا تھا۔۔۔ مطلب بھائی...؟ مدیحہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ مطلب بہنا یہ کہ آپکی گڑیاں جی اب دو تین گھنٹے تک شرمائے گی پھر گھورے گی اُسکی بعد آٹھ کر اپنے روم میں بھاگ جائے گی۔۔۔۔۔ وہ مائشا کی طرف دیکھتے بولا تھا۔۔۔ جو اسکو ہی گھور رہی تھی۔۔۔ دیکھو دیکھو بھئی کیسے گھور رہی ہے۔؟ ایسا لگ رہا ہے جیسے ناشتے کی جگہ مجھے کھانے کا ہی ارادہ ہے بیگم صاحبہ کو۔۔۔۔۔ مدیحہ نے مائشا کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر بہت زور سے ہنسنے لگی "ہاھاھاھاھاھا۔۔۔۔۔!!! سر سیلی یار اپنا چہرہ ایشیے میں دیکھو جا کر کیسے لال ٹماڑ ہو رہا ہے شرم کے وجہ سے۔۔۔ آپی آپ بھی۔۔۔ ارے ارے نہیں۔۔۔!!! بھائی کیوں میری گڑیاں کو پریشان کر رہے ہو آپ....؟ وہ اب منہاں کی طرف شرارت سے بولی۔۔۔ نہیں گڑیاں ہماری اتنی مزال کی میں مائشا منہاں کو پریشان کر سکوں۔۔۔ بس میں تو اپنی بیگم کو پریشان کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اچھا اچھا بھئی میں چلی۔۔۔!

لیٹ ہو گئی ہوں۔۔۔ وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی چابی اور شو لڈ ریگ اٹھا کر باہر کو بھاگی تھی۔۔۔۔۔ اب اُن دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ "وہ اٹھ کر جانے لگی تھی۔۔۔ منہال نے اُسکو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جانِ منہال بیٹھو مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔!! وہ اتنا سنجیدہ نظر آ رہا تھا کہ اسکو بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔۔۔ ماٹشا میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی اسٹڈی جاری رکھے اور اپنی اسٹڈی پر دھیان دیں۔۔۔۔۔ کل سے آپ یونیورسٹی جاؤ گی میرے ساتھ۔۔۔۔۔ اور ہاں اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اللہ ہے نہ سب کچھ ٹھیک کر دیگا۔۔۔۔۔ انسان کا یقین پختہ ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اُسکو نلکان دے سکے۔۔۔۔۔ اور ہاں ایک اور بات خیال رکھنا کہ کسی سے بات نہیں کرنا۔۔۔۔۔ کیونکہ شاہزیب آپ کو نلکان دینے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ سچ رہی ہونہ آپ میری بات...!! اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ماٹشانے گردن ہاں میں ہلا دی تھی۔۔۔۔۔ میں جاؤں اب وہ اجازت مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔ اگر میں کہوں کہ آپ رک جائے تو کیا رک جائے گی آپ۔۔۔؟ وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔۔ اُسکی بات پر اُسکی پلکیں خود بخود جھک گئی تھی۔۔۔۔۔ ایک اور بات آج شام ماما واپس آرہی ہے۔۔۔۔۔ اُسنے ماٹشا کو بتایا تھا۔۔۔۔۔ وہ جو وہاں سے بھاگنے کے ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔۔ پھر سے وہیں پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اور خوش ہوتے

ہوئے بولی۔۔۔ سچی۔۔۔!! کب کی فلائٹ ہے ماما کی۔۔۔؟ وہ پر جوش انداز میں منہال سے پوچھنے لگی۔۔۔ رات دس بجے کی۔۔۔ بابا بھی آرہے ہیں...؟ اس نے ایک اور سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر منہال کا چہرہ ابجھ سہ گیا تھا۔۔۔ وہ نظریں چراتا بولا۔۔۔ نہیں...!! لیکن کیوں.....؟ ایک اور سوال داغ کیا گیا۔۔۔ پتہ نہیں...!!! یہ کیا بات ہوئی۔۔۔!! پتہ نہیں۔۔۔ میں جب سے اس گھر میں آئی ہوں ایک بار بھی بابا کو نہیں دیکھا۔۔۔ نا آپ سے بات کرتے دیکھا۔۔۔ آپ کے اور بابا کے درمیان کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟ وہ بولتی ہوئی اُس سے پوچھ بیٹھی تھی۔۔۔ اور منہال کا چہرہ اتار یک پڑ گیا تھا۔۔۔ جیسے اس نے اُسکی چوری پکڑ لی ہو۔۔۔ کیا ہوا آپ چپ کیوں ہے...؟ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا وہ بولتا ہوا چیئر کو پیچھے کی طرف دھکیلتا کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟ وہ پریشان سے اب اسکو پوچھ رہی تھی.. "بہت ضروری کام ہے آتا ہوں شام تک۔۔۔! میں یہاں اکیلے کیا کروں گی...؟ اتنا بڑا گھر ہے اور رہنے والی ننھی سی جان ہوں...!! وہ منہ بیسور کر بولی۔۔۔ جب سے عائشہ بیگم لندن گئی تھی وہ اکثر کبھی رامین کے پاس چلی جاتی تھی یا پھر شاہ حویلی چلی جایا کرتی تھی۔۔۔" لیکن بار بار بھی تو نہیں جاسکتی تھی وہ وہاں پر۔۔۔ اس لیے اب وہ منہال سے پوچھ رہی

تھی۔۔۔" بس تھوڑی دیر کی بات ہے جانِ منہال میں آتا ہوں.. "طب تک اپنا جو
اسٹڈی سے متعلق کام رکا ہوا ہے اسکو کمپلیٹ کرو۔۔۔۔۔ میں آپکو بک اسٹڈی روم میں
لا کر رکھ دی ہے۔۔۔ آپ اسکو کمپلیٹ کرو۔۔۔ پھر رات کا ڈنر باہر کرتے
ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔!! ام میں عالیان سے بات کر لوں اس نے ڈرتے ڈرتے
پوچھا تھا۔۔۔" اس میں بھی کوئی پوچھنے والی بات ہوئی۔۔۔ آپکا جہاں دل چاہے وہاں
بات کرے۔۔۔۔۔ میری طرف سے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔۔۔ اب میں
جاؤں۔۔۔۔۔ وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتا ایک جہاں کی محبت آنکھوں میں سموئے
شرارت سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔ ہاں...!! اُس نے اجازت دے دی گردن ہلا
کر۔۔۔۔۔ منہال کا منہ لٹک گیا۔۔۔۔۔ کیسی بیوی ہو یار۔۔۔۔۔ ایک بار جھوٹے
منہ سے یہ نہیں بولا کہ نہیں آپ مت جائے۔۔۔" لیکن مذاں ہے۔۔۔۔۔ اب وہ
شکوہ کر رہا تھا۔۔۔ لیکن صرف شرارت میں۔۔۔" اُسکی بات پر مائشا کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔۔۔ جسکو وہ چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔ میں جھوٹ نہیں بولتی تو
پھر جھوٹے منہ کیوں بولوں.....؟ اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ
مسکراہٹ لبوں میں دبائے بولی۔۔۔۔۔ ہاں ہاں بھئی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ میری تو کسی کو
بھی پرواہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ وہ جاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔ اب آپ ایسا کیوں بول

رہے ہے۔۔۔؟ ہیں نہ سب کو پرواہ آپکی ماما کو، آپی کو اور صرف ان بھائی کو ماموں کو
 ممانی کونانوں کو بابا کو اور تو اور..... وہ اُسکی ساری فیملی کا نام کاؤنٹ کرتے
 ہوئے آخر میں اپنی بات کو درمیان میں چھوڑ کر اسکو دیکھا تھا۔۔۔۔ اور منہال اور کو
 دہراتا ہوا نہ جانے کیا سننا چاہتا تھا۔۔۔ وہ پر جوش انداز میں اسکو دیکھ ک پوچھ رہا
 تھا۔۔۔ اور۔۔۔۔۔!! اور تو اور م..... ہاں ہاں بولو.....!! وہ بہت
 مدہم آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔ "اور تو اور میری پوری فیملی کو بھی آپکی پرواہ
 ہے۔۔۔۔ منہال کی ساری خوش فہمیاں پر پانی ڈال چکی تھی۔۔۔۔۔ پتہ
 تھا۔۔۔۔۔" لیکن آپ بتاؤ تمہیں ہے پرواہ میری...؟ نہ جانے وہ کیا جاننا چاہتا تھا؟
 کیا سننا چاہتا تھا.....؟ جائے آپ مجھے بہت سارا کام کرنا ہے۔۔۔۔۔ ماٹھانے اسکا ہاتھ
 پکڑ کر باہر لے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ پہلے
 بتاؤ۔۔۔۔۔!!! ہممم....!! وہ نظریں ذھکائے بولی۔۔۔ اور منہال کی تو خوشی کی
 انتہا نہیں تھی۔۔۔۔۔ اوکے اپنا خیال رکھنا اور شام میں ریڈی رہنا آپ پھیر ہم سب
 نے مل کر باہر ڈنر کریں گے اُسکی بعد ماما کو ایئر پورٹ سے ریسو کرنے جائے
 گے۔۔۔۔۔ وہ اُسکے ماتھے پر بوسہ دے کر یہ بولتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ پیچھے
 وہ اسکو بس دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ بیشک اللہ نے اُسکی خوشیوں سے جھولی بھر دی

تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی اُسکی بہت بڑی آزمائش سے گزرنا
ہوگا۔۔۔۔۔

سر آج رات مال جائے گا۔۔۔ باہر کنڑی میں.. "ایجنٹ 1132 نے اپنے سینئر کو
اطلاع دی۔۔۔ ہم..!! سینئر نے صرف اتنے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔ سر اب آگے کیا
کرنا ہے۔۔۔؟ کب تک سر ہم ایسے ہی بیٹھے رہے گے۔۔۔؟۔۔۔ وہ انڈیا آنے کے
بعد اتنا سب کچھ کر رہا ہے۔۔۔ ظلم پر ظلم اتنے لوگوں کو اس نے اپنے ظلم کی بھینٹ
چڑھا دیا ہے اور ہم ہے کہ کچھ بھی نہیں کر پارہے ہیں۔۔۔۔۔ سر اب برادشت سے
باہر۔۔۔۔۔ نیوز دیکھتے ہوئے بھی ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔۔۔ ڈر موت کو دیکھ کر نہیں لگتا
بلکہ اُن ماؤں بہنوں کی چیخوں کو سن کر لگتا ہے۔۔۔۔۔ سر ظلم کرنے والے سے بڑا اپنی
آنکھوں کے سامنے ظلم ہوتے دیکھنے والا ظالم ہوتا ہے۔۔۔ "ایجنٹ 1132 اپنے سینئر
سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔ ہم آپ نے صحیح کہا...!" لیکن ایجنٹ 1132 ہوش بھی کچھ
ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ہمیں یہاں جذبات سے نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ ہوش اور بل سے کام لینا
ہے۔۔۔۔۔ ابھی وقت کا انتظار کرو۔۔۔۔۔ اور جہاں تک مجھے انفارمیشن
ملی ہے۔۔۔۔۔ وہ لڑکیوں کی اسمگلنگ نہیں کرتا۔۔۔۔۔ اُسکی دشمنی ہمارے وطن کے

مردوں سے ہے۔۔۔" اور رہی بات آج رات میں باہر جانے والے مال کی تو۔۔۔ تیار رہنا آج رات کو ہمیں وہاں سے وہ مال باہر نہیں جانے دینا۔۔۔ ہم کو انکا وہ اڈہ ختم کرنا ہے وہاں پر چھاپا مار کر اُسکے آدمیوں کو گرفتار کرنا ہے۔۔۔ بس آپ ایک کام کرو سارے ہائی وے پر پولیس کو تیار رہنا کہ بولو۔۔۔ جو بھی گاڑی وہاں سے گزرے اُنکی چیکنگ کے لیے بولو" اور کچھ اپنے ایجنٹ کو بھی وہاں پر نگرانی کے لئے کہو۔۔۔ کیونکہ مجھے پولیس پر ذرہ برابر بھی یقین نہیں ہے۔۔۔" او کے سر۔۔۔!!! ایجنٹ 1132 وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ پیچھے وہ بھی نکلا تھا۔۔۔ اور پھر ایک کال ملائی۔۔۔ اور سب کو ایک جگہ کا ایڈریس دیا اور ان سب کو وہاں موجود ہونے کا بولا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اب اُسکی جلد از جلد وہاں پر پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Zm.....

ایک فائل پر تبصورا کر رہا تھا۔۔۔ جب اُسکے روم کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔ کمنگ...! اُس نے اجازت دے دی تھی۔۔۔ شام دروازہ کھولتا اندر آیا۔۔۔!! اسکے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔۔۔" اس سر یہ فائل آج رات باہر جانے والے مال کی ہے۔۔۔!! وہ اس

فائل کو zm کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ zm نے فائل کو تھام کر اسکو دیکھنا شروع کیا۔۔۔ "تھوڑی دیر بعد وہ فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد شام سے بولا تھا۔۔۔ دھیان رہے آج کل ہمیں اور محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔ ms کو بلکل بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے ورنہ وہ ایک پل بھی نہیں لگائے گا۔۔۔۔۔ ہمارے پلان کو برباد کرنے میں۔۔۔۔۔ انڈرسٹنڈ.....!!! جی سر.....!!! وہ جانے ہی لگا تھا جب zm نے اسکو روکا.... "شام نے zm کے طرف دیکھا اور گردن جھکالی تھی... "اب اسکو zm کے حکم کا انتظار تھا۔۔۔۔۔ zm آٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا تھا۔۔۔ "پھر وہاں سے ایک سفید رنگ کہ بڑا سا پیکٹ لایا اور شام کو تھماتے بولا۔۔۔۔۔ اس میں کچھ فوٹو ہے۔۔۔ اور کو فوٹو اس میں موجود ہے۔۔۔ وہ لڑکا مجھے آج رات تک میرے پرانے گودام میں چاہیے۔۔۔۔۔ سمجھے...!!! او کے سر شام وہاں سے چلا گیا تھا... "شاہزیب ملک شاہ Zm...!!! سے بد تمیزی کرنے کی سزا اب تم کو بڑی مہنگی پڑنے والی ہے۔۔۔۔۔ تیار رہنا...!!! اھا اھا اھا zm کبھی اپنا بدلہ نہیں بھولتا۔۔۔۔۔ zm سے بد تمیزی کرنے والے کو اُسکی دشمنی تڑپتی موت کے روپ میں چھٹکارا ملتا ہے۔۔۔۔۔ اور اب میں تمہاری وہ حالات کروں گا کہ تمہارے موت سے یہ دنیا والے ایک سابق ضرور سیکھے گے۔۔۔۔۔ کہ zm کے

کرنے کے لئے کچھ بھی کے سکتی تھی کچھ بھی پھر چاہے اس میں اُسکی جان ہی کیوں نہ نکل جائے۔۔۔ اسکو کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔۔۔ زیادہ درد ہو رہا ہے...؟ "zm"

نے اُسکی پاؤں کو دیکھ کر پھر اسکو دیکھتے پوچھا تھا... "ہاں اُس نے بھی گردن ہاں میں ہلا دی تھی.. "ہو گا تو ہے ہی۔۔۔ کیونکہ بلڈ جو اتنا بہ گیا ہے... "ایک منٹ میں ابھی آیا... "وہ اسکو بولتے ہوئے اپنے روم سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اُسکے ہاتھ میں ایک پیالا تھا اور ایک میں فرسٹیڈ باکس تھا... "وہ پھر سے اُکڑو بیٹھ گیا اور اسکا پر اپنے گٹھنے پر رکھتے ہوئے اُسکے پیر سے خون صاف کرنے لگا تھا۔۔۔ اُسکی بعد اُس نے بلڈ روکنے کے لیے اُسکے پاؤں پر برف رکھا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد خون رک گیا تھا۔۔۔ پھر اس نے اُسکی پیر کی ڈریسنگ کی تھی... "اور وہاں سے اٹھ کر وائٹ روم میں گھس گیا تھا۔۔۔۔۔"

آگے بر خودار۔۔ کہاں سیر سپاٹے کرتے پھر رہے ہو۔۔۔ آج مہینے بعد گھر کی کیسے یاد آ گئی۔۔۔؟ جیسے ہی شاہزیب نے لاؤنج میں قدم رکھا ملک شاہ نے اس پر طنزیہ تیر چھوڑ دیے تھے۔۔۔۔۔ شاہزیب نے لاؤنج میں بیٹھے سب ہی فریقین پر نظر ڈالی تھی۔۔۔ "وہاں سب ہی موجود تھے سوائے صائمہ بیگم کے "وہ وہاں آ بھی نہیں سکتی

تھی "کیونکہ پہلے وہ مائشا کی وجہ سے اپنے روم سے باہر کم ہی نکلتی تھی۔۔۔" لیکن اب "اب تو انہوں نے مہرین بیگم کی وجہ سے باہر نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔" وہ بغیر کچھ بولے وہاں سے جانے لگا۔ "رو کو یہیں پر" اب کی بار ملک شاہ اس تک چل کے آئے اور اسکے روبرو ہوتے بولے تھے "جو تمہارے دماغ میں چل رہا ہے نہ" میں اچھے سے واقف ہوں "اس لیے بہتر ہو گا اس دماغ کو دوڑنا بند کرو اور جو حقیقت ہے اسکو تسلیم کرو۔۔" اور حقیقت کیا ہے.....؟ شاہزیب نے ان سے پوچھا تھا۔۔ "حقیقت یہ ہے کہ مائشا منہال کی بیوی ہے" انہوں نے بتانا ضروری سمجھا تھا... "اور میرے لیے یہ حقیقت ہے کہ مائشا میری منگیتر ہے۔۔" مجھے اپنی حقیقت کے سامنے کسی دوسرے کی حقیقت تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے ملک احسان شاہ... "وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اُنکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہا تھا... "میں اسکو پانے کے لیے کچھ بھی کے سکتا ہوں کچھ بھی "پھر چاہے اچھا ہو یا بُرا" اُسکے لیے مجھے چاہے منہال کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے میں ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔ وہ یہ بولتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ "سب ہی اُن دونوں باپ بیٹے کی لڑائی کو سنکو کی طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔ دیکھ رہی ہے اماں "اس لڑکے میں ذرا بھی تمیز باقی نہیں بچی ہے کیسے بول رہا ہے یہ... "وہ منڈھال سے نیچے صوفے پر دھسے سے گئے تھے۔۔ بیٹا اسکے سر

بغاوت چڑھ کر بول رہی ہے۔۔۔ "تمہاری غلطی نہیں ہے۔۔۔" یہ صائمہ کی تربیت ہے۔۔۔ "پھر نفرت بغاوت تو اس میں ہوگی ہی.. "تم فکر نہ کرو" انشاء اللہ اللہ سب ٹھیک کر دیگا۔۔۔ اللہ سے اچھے کی امید رکھو... "بی جان نے اپنے بیٹے کو سمجھایا تھا۔۔۔" اور پھر مہرین بیگم بولی تھی.. "بھائی جان آپ فکر نہ کریں۔۔۔ اماں صحیح بول رہی ہے۔" اگر میری بیٹی کے قسمت میں خوشیاں ہے تو کوئی اسکی خوشی چھین نہیں سکتا اور اگر ابھی آزمائش اور باقی ہے تو کوئی بھی اسکی آزمائش کو چھنات نہیں سکتا۔۔۔۔۔ بس آپ لوگوں کی دعا اور ساتھ کا اسے بہت ضروری درکار ہے۔۔۔۔۔ مہرین بیگم نے آنکھ کا گوسہ صاف کرتے کہا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اور سب نے نم آنکھوں سے مہرین بیگم کو جاتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی اپنی اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی "جب اُسکا موبائل رینگ ہوا...۔۔۔" اس نے بنا دیکھے ہی کال اٹھالی تھی.. "ہیلو...! وہ بولی۔۔۔ السلام و علیکم....! عالیان نے اسکو سلام کی تھی۔۔۔" و علیکم السلام...!!! محترم آج کیسے دوست کی یاد آ گئی۔۔۔۔۔ "مائشاعالیان کی آواز پر بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔" اب وہ اس سے پوچھ رہی

تھی..... "بھئی دوست کی یاد ستار ہی تھی۔۔" سوچا بات ہی کر لوں عالیان نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔ ہاھاھاھا "یعنی تمہیں۔ دوست کی یاد بھی آتی ہے۔۔۔" مانٹا نے ہنستے ہوئے کہا.. "جی جی بلکل" اور جب دوست اتنا سویٹ پریٹ اور خیال رکھنے والا ہو "پھر کون ظالم ہے جسکو دوست کی یاد نہ آئے....." ہاھاھاھا.. "مانٹا ہنستی رہی.. "بائے داوے" کیا کر رہی تھی..؟ کیا بتاؤں دوست..؟ اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی... "بہت سارا کام باقی ہے۔۔ اتنے دن کی چھٹی ہوئی ہے۔۔" اب اسکو کمپلٹ کر رہی ہوں.. "وہ بیزار سی نظر آنے لگی تھی... "ہاھاھاھا.. "عالیان ہنسا تھا اور پھر بولا "کیوں بھئی کس خوشی میں چھٹی کی گئی ہے.. "ویسے جہاں تک مجھے اپنی دوست کا پتہ ہے.. "وہ کبھی یونیورسٹی کی چھٹی نہیں کرتی پھر "کیا وجہ درپیش آگئی۔۔۔ کی دوست کو چھٹی کرنی پڑ گئی... "اُسکی بات پر مانٹا ہلکا سا مسکرائی تھی.. "اور پھر بولی.. "وہ دراصل شہزین بھائی کی منگنی کی وجہ سے چھٹی ہوئی تھی "اور پھر.....!! اب اسکو شرم نے آن گھیرا۔۔۔ "اور پھر کیا...؟ عالیان کو بے چینی نے آن گھیرا اس نے پوچھا.. "مانٹا نے عالیان کو جو بتایا وہ اُسکی لیے شاکد سے کم نہیں تھا... "اُسکے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا.... "وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولا.... "خوش ہو تم.....!! مانٹا نے بہت آہستہ سے کہا تھا

-- ہممم...!! عالیان تمہیں پتہ ہے یہ سب بہت اچانک ہوا تھا۔۔۔۔۔ "میں بہت گھبرا گئی تھی.. "لیکن جس طرح منہال اور اُسکی فیملی نے مجھے سنبھال اپنائیت بخشی ایک بیٹی جیتنی محبت مجھے دی سچ میں کوئی بھی نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ "بہت اچھے ہے یہ پوری فیملی... "ہوں...!! بس تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں.. "ہمیشہ خوش رہو. "منہال بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔ بہت خیال رکھنے والا.... "اچھا میں رکھتا ہوں. "بہت ضروری کام ہے مجھے... "عالیان نے جلدی سے کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔ "مائٹانے موبائل کی طرف گھورا تھا... "اس کو کیا ہوا...؟ ابھی تو ٹھیک تھا۔۔۔۔۔ "اور اب.. "کیا پتہ ہو بہت ضروری کام اسکو... "وہ بڑ بڑاتی ہوئی پھر سے اسائنمنٹ پر ذہک گئی تھی۔۔۔۔۔ اسکورات سے پہلے اپنا سارا کام کمپلٹ کرنا تھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی ابھی یونیورسٹی سے آیا تھا۔ اسکا MBA کلاسٹیر تھا.. "پیپر ز ہونے میں صرف کچھ ہی مہینے رہتے تھے... "پھر اسکا ارادہ انڈیا واپس جا کر اپنا بزنس شروع کرنے کا تھا.. "دادا جان دادا جان وہ جب گھر آیا تو بہت خاموش تھی۔۔۔۔۔ "جو کہ بہت حیرت کی بات تھی "آج اسکو دادا جان لاؤنج میں نہیں دکھائی دیے تھے۔۔۔۔۔ "اب وہ

اُنکو ڈھونڈتے ہوئے انکے کمرے کے جانب چل دیا۔ "اس نے دروازہ نوک کیا اندر سے اجازت ملنے کے بعد اس نے دروازہ اندر کودھکیلا تھا۔" چوڑکی آواز سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔ وہ اندر آیا "داداجان چہرے پر بک رکھے رینگ چیمڑ پر بیٹھے آگے پیچھے کو جھول رہے تھے... "داداجان السلام وعلیکم...!! اس نے چہکتے ہوئے سلام کرتے داداجان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔۔ وعلیکم السلام میرے پُتر... "اُنہونے بھی اُسکے سر پر پیار کرتے سلام کا جواب دیا... "داداجان آج لاؤنج میں نہیں آئے خیریت تو ہے۔۔۔؟ ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے...!! وہ نظریں چراتے بولے... "ادھر دیکھے دادا جان...!! آپ اپنے پُتر سے کچھ چھپا رہے ہیں...؟ بتائے کیا بات ہے...؟ وہ بڑے ہی پیار سے پوچھ رہا تھا... "کچھ نہیں بیٹا.. "کھانا کھایا...؟ اُنہونے عالیان کی بات ٹالتے پوچھا "داداجان آپ جانتے ہیں کہ میں کھانا ہمیشہ آپکے ساتھ ہی کھاتا ہوں" اور اب میری بات کا جواب دے کیا ہوا...؟ داداجان کی آنکھوں سے انسوؤں کو قطرہ ٹوٹ کر عالیان کی ہتھیلی کی پست پر گرا تھا... "وہ پریشان ہو گیا.. "دادو میرے دوست آپ رو کیوں رہے ہے۔۔۔؟ مجھے بتائے کیا ہوا ہے...؟؟ میرا بچہ میں بہت تھک گیا ہوں بہت زیادہ...! مجھ سے اب اور بوجھ نہیں سنبھالا جا رہا ہے یہ بوجھ۔۔۔ بیٹا میں بہت گنہگار ہوں.. "میں ایک ماں کو اسکے بیٹے سے جُدا کرنے کا گنہگار ہوں۔۔۔ پھر ایک بچی

جس کے ماں کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے اور باپ خدا سے جا ملا... "اُسکے ساتھ بھی نہیں... "جب اُسکی زمے داری مجھ پر فرض ہے" اس سے جان چھڑوا کر یہاں بیٹھا ہوں... "اب دادا جان زار و قطار رو رہے تھے... "دادو میرے دوست میری طرف دیکھیے... "آپ ہی کہتے ہیں کہ یہ سب قسمت میں ہوتا ہے. "اور جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے اسکو کوئی رد نہیں کر سکتا... تو پھر آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں...؟ مجھے پتہ ہے آپکو سب کی بہت یاد آرہی ہے... پھر آپ اپنے آپ کو یوں تکلیف میں کیوں دے رہے ہیں... "جبکہ آپ انڈیا واپس جاسکتے ہیں... وہ بہت ہی پیار سے دادا جان سے بول رہا تھا "بیٹا میں کیسے واپس جاسکتا ہوں...؟ کیا مطلب کیسے...؟ دوست آپ ہوائی جہاز سے جائے گے پیدل نہیں... ہا ہا ہا... وہ اپنی بات پر ہنسا تھا... دادا جان میں اگلے ہفتے انڈیا جا رہا ہوں.. "اس بار آپ بھی میرے ساتھ انڈیا چلے گے" بہت اپنے آپ کو اپنے سزا دے لی "اب اور نہیں...!! آپکو پتہ ہے آپکے بیٹے کمال چاچو کی شہزادی آپکا ہر بار پوچھتی ہے... "لیکن آپ ہے کہ جاتے ہی نہیں... "اس بار کوئی بہانہ نہیں چلے گا.. "ڈیٹس فائنل...! میں آتا ہوں پھر دونوں دوست مل کر کھانا کھاتے ہیں... "وہ اب کھڑا ہو گیا تھا... "اور اُنکو بولتے وہاں سے چلا گیا..."

عالیان اور احسان شاہ لندن میں ایک ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے تھے.. "کچھ رقبہ پر پھیلا یہ بنگلہ اپنی شان و شوکت سے کھڑا اپنی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔ گولڈن وائٹ رنگ کا بنگلہ۔" بڑا سائینٹر مینس گیٹ سے لیکر بنگلہ کے اندر جانے تک کا وقت دو منٹ سے زیادہ لگتا.. "بنگلہ کے چاروں اطراف سرسبز شاداب درخت چھوٹی چھوٹی ہری ہری گھاس۔۔۔ خوبصورت سے کئی طرح کے پھول.. "اینٹر مینس گیٹ سے لیکر پورچ تک ایک سڑک تھی۔۔۔ بنگلہ درمیان میں کھڑا اسکے سامنے فوارے کی بوچھاڑ سے پانی بہتا ہوا ایک جھرنے کے روپ میں خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی بنگلہ کے اندر جائے تو ایک بہت بڑا لاؤنج اسم رکھے صوفے۔۔۔ "لاؤنج کے دائی طرف ایک بہت بڑا کچن.. "بائی طرف سیڑھیوں سے کے نیچے ایک بہت بڑی لائبریری "جس میں ہر طرح کی کتابیں بہت تعداد میں سلیقے سے رکھی تھی... "لائبریری کے بربریوں ہی دادا جان (احسان شاہ) کا کمرہ تھا... "سیڑھیوں سے اوپر ایک شاہ حویلی کے ہر فرد کے روم تھے.. "لیجئے سارے کمرے فلحال بند تھے سوائے عالیان کے روم کے کیونکہ وہ ہی دادا جان کے

ساتھ اس حویلی میں رہتا تھا۔۔۔۔۔ عالیان کاروم ایک شہزادے کی طرح بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔

وہ اپنے ٹریس پر کھڑا تازہ ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔ اُسکی ایک عادت تھی۔ "جب بھی وہ لہج کرتا تو ہمیشہ کافی اپنے ٹریس پر پیتا کیلے میں بیٹھ کر پیتا تھا۔۔۔۔۔" اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرتا مائشا اور اپنے مستقبل کا سوچتا۔۔۔ "لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔" جس شخص کو اس نے اپنی دل کی دنیا کی شہزادی بنایا ہوا ہے۔۔۔ "وہ روح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی اور کے نام کر دی گئی ہے۔۔۔" پر ابھی وہ انجان تھا۔۔۔ "آج مائشا سے اسکو بات کیے ایک مہینہ ہو چلا۔۔۔ جب اس نے مائشا سے بات کی تھی۔۔۔" اُسکے بعد وہ اتنا مصروف ہوا کہ اسکو سانس لینے کا بھی وقت نہیں ملا تھا۔۔۔ "آج اسکو اپنی مصروفیات سے جان چھٹی تھی۔۔۔" اس نے سامنے ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔ "اور مائشا سے بات کرنے لگا۔۔۔۔۔" تھوڑی گپ شپ ہونے کے بعد باتوں ہو باتوں میں مائشانے جو اسکو بتایا تھا۔۔۔۔۔ "وہ اُسکے لیے ناقابل یقین تھا۔۔۔" اُسکی دنیا ہی ہل گئی تھی۔۔۔ "وہ تو مائشا کے ساتھ اپنی دنیا بسانے چلا تھا۔۔۔" لیکن اُسکی دنیا تو بسنے سے پہلی ہی اُجڑ گئی تھی۔۔۔ "مائشا کمال شاہ مجھے کبھی تمہاری طلب نہیں رہی ہے۔۔۔" میں صرف تمہارا ساتھ چاہتا تھا۔۔۔ "جو کہ اللہ نے نہیں لکھا۔۔۔" مجھے کسی سے بھی کوئی گلا

شقوقہ نہیں ہے۔۔۔ تم میرا عشق تھی، ہو اور ہمیشہ رہو گی۔۔۔ انشاء اللہ۔۔۔ تمہاری جگہ جو میرے دل کے مقام پر ہے وہ کسی اور کی کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ تم ہمیشہ خوش اور آباد رہو۔۔۔ آمین۔۔۔ !!! اُسکی آنکھوں سے آنسو بہن لگے تھے... "دل سے وہ دعا گو تھا اپنی دوست اپنی محبت کے لئے..." اسکو یہ روگ لگ گیا تھا کبھی نہ ختم ہونے کے لئے... "لیکن وہ پھر بھی اللہ سے مایوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ خوش تھا۔۔۔ بہت زیادہ مانثا کے لئے" اُسکے لیے اس سے بڑھ کر کیا تھا کہ مانثا کی زندگی میں خوشیاں آگئی تھی".....

اس نے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں۔ آسمان کی طرف اٹھائی۔۔۔ اور فقط اتنا بولا۔۔۔ زبان سے نکلنے والے الفاظ۔۔۔ اللہ تیرا شکر ہے...!!!!
الحمد للہ!!!!...

Thank you god....!

O Allah, just keep her happy, his happiness is
my happiness...

اے اللہ بس اسے خوش رکھے، اس کی خوشی میری خوشی ہے۔۔۔!!!!

عالیان جیسے لوگوں کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے "جو ہر حالات میں اللہ کا شکر ادا کرنا اور دوسروں کے لئے اُنکی خوشیوں کے لئے دعا گو ہونا بخوبی جانتے ہیں۔" اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ بہت پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

شہزیب اپنے روم کے بجائے اپنی ماما کے روم میں گیا تھا.. "ماما...!!! صائمہ بیگم اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی...." جب شاہزیب نے اُنکو آواز دی... "شاہزیب کو دیکھ کر صائمہ بیگم جلدی سے کھڑی ہوئی اور شاہزیب کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر پیار

کرنے لگی.... "ب بیٹا کہاں گئے تھے...؟ اتنے دن بعد آج آپ گھر واپس آئے
ہے.. "ایک بار بھی ماں کی یاد نہیں آئی آپکو...." وہ ممتا سے چور لہرزے میں
شاہزیب سے پوچھ رہی تھی... "آئی تھی یاد ماما بہت لیکن مجھے اپنے ادھورے کام کو
سرا انجام بھی دینا تھا... "بیٹا کون سا کام...؟ صائمہ بیگم نے مسمجھی سے اسکو دیکھتے
پوچھا... "ماما ایک ادھورا کام اور آپ میرے کام کو بخوبی جانتی ہے.. "میں ایسے ہاتھ پر
ہاتھ رکھ کر بیٹھنے والا نہیں ہوں... "مانشا کمال شاہ کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملے
گی.. "وہ پیل پیل تر سے گی... "موت کی بھیک مانگے گی وہ اسکو اتنی اذیت دوں گا میں
کہ برداشت کی آخری حد میں بھی اُسکی روح کانپ جائے گی... "اُسکے ہر الفاظ سے
نفرت ہی نفرت چھلک رہی تھی.... "بیٹا میں جانتی ہوں وہ بد چلن کی بیٹی ہے۔ "جیسی
ماں ویسی بیٹی... "لیکن بیٹا نفرت کی آگ کو اپنے اور اتنا سوار مت کرو کہ آپ خود ہی
جل جاؤ... "بلکہ کچھ ایسا کرو.. "جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ
ٹوٹے... "کچھ ایسا کرو جو اُسکی زندگی کو ہلا ڈالے.... صائمہ بیگم اب اُسکا سر سہلا رہی
تھی.... "ویسا ہی کروں گا ماما آپ فکر نہ کریں..... ماما میں چلتا ہوں... "میں یہاں
اپنا کچھ ضروری سامان لینے آیا تھا... "ابیں یہاں نہیں رہوں گا... میں نے اپنا چھوٹا
ساپا پارٹمنٹ لیا ہے... اب سے میں وہی پر رہوں گا... اپنا خیال رکھنا... "وہ

تھا۔۔۔ "دھیرے دھیرے ہاتھ میں سائنلنسر پستول تھا مے سب محتاط ہو کر آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔" اپنی منزل کے قریب۔۔۔ "وہ قریب ساتھ آفیسر تھے۔۔۔" انکا سینئر آفیسر ms تھا۔۔۔ "یہ ایک بندرگاہ کا نظارہ تھا۔۔۔" پانی کا جہاز قطار میں کھڑے تھے۔۔۔ مچھوارے مچھلیوں کو پکڑنے کے لئے جال بچھا چکے تھے۔۔۔ ایک طرف کوڑے کا ڈھیر لگا تھا۔۔۔ ہر جگہ کیچڑ سے لتھپت تھی۔۔۔ "سمندر کا پانی بار بار مٹی پر اتا ایک لہر کے ساتھ اور اُس کا سائیں سائیں کرتا شور اپنے ساتھ مٹی کو بھی بہا کر لے جاتا۔۔۔" اصلاح کا کاروبار کرنے والے بے خوف ہو کر اصلاح کا سامان باہر ملک میں پہنچانے کی جدّھو جہد میں تھے۔۔۔ "جو اہر لعل نہر و بندرگاہ" انڈیا کا سب سے بڑا کنٹینر بندرگاہ ہے جسے نھایا شیوا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ بندرگاہ ممبئی کے قریب نوی ممبئی، مہاراشٹر میں بحیرہ عرب میں واقع ہے اور تھانے کریک سے ہو کر یہاں پہنچا جاتا ہے۔ "نھایا اور شیوا یہاں واقع دو گاؤں تھے ان ہی کے نام پر اس بندرگاہ کو نھایا شیوا بندرگاہ کہا ہے۔۔۔" جہاں یہاں ملک کے اندر باہر ملک سے سامان کا کاروبار ہوتا ہے "وہیں اس بندرگاہ میں رات کے سائے میں وطن کے دشمن جو وطن کو تباہ کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ یہاں سے افیم اور بھی نشا اور چیزوں کی اصلاح باہر ملک میں کرتے تھے۔۔۔ ms "نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ

کیا۔ "اور خود آگے بڑھ گیا۔۔۔" چاروں اطراف میں نظریں دوڑائی۔۔۔ ہر جانب آندھرا تھا۔۔۔ کچھ ٹارچ کی لائٹس نظر آرہی تھی۔ جیسے چھپ چھپا کر کام کیا جا رہا ہو۔۔۔ "کئی ٹرک اصلاح سے بھرے کھڑے تھے۔۔۔ اُن میں سے کچھ ٹرک خالی ہو چکے تھے۔۔۔ اور کچھ باقی رہتے تھے۔۔۔ جن میں سے سامان اُتار کر جہاز میں لوڈ کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اوئے راموں ذرا فون لگانا شام کو ابھی تک ایم کا ٹرک کیوں نہیں آیا۔۔۔ ہم کب سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ یہ جہاز یہاں سے چار بجے روانہ کرنا ہے اور ڈھائی بج گئے ہے ابھی تک نہیں آیا۔۔۔" پتہ نہیں سر کو اس شام میں کیا دکھا ہے۔۔۔ "جو اسکو اپنا خاص بندہ بنا ڈالا۔۔۔ ایک کالا سیاہ موٹا سے آدمی نے رامونا نام کے ادھیڑ عمر کے شخص سے کہا تھا۔۔۔ اور خود بڑبڑاتے ہوئے شراب نوش کرنے لگا۔۔۔ ہاں ہاں جی صاحب ملاتا ہوں۔۔۔ وہ شخص اُسکے حکم کی تعمیل کرتا جلدی سے فون ملانے لگا تھا۔۔۔" بار بار کال ملتا رہا تھا۔۔۔ "لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔ س صاحب جی وہ فون اٹھا رہا ہے۔۔۔ رامونے اس موٹے کالے آدمی سے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔ "کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔۔۔" وہ موٹا آدمی اس رامونا نام کے شخص کو گندی سی گالی دیتا اُسکے ہاتھ سے موبائل چھین چکا تھا۔۔۔ "اور خود بھی کال ملانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگا۔۔۔" پر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔ اب یہ فون کیوں نہیں اٹھا

رہا ہے۔۔۔۔۔؟ اس نے رامو سے پوچھا۔۔۔ اوئے حریم جہاز لوڈ ہو گیا۔۔۔ اس نے ایک شخص کو آواز لگا کر پوچھا۔۔۔ "ہاں ہو گیا۔۔۔" اس شخص نے بھی اسکو بتایا۔۔۔ "اور کتنے ٹرک باقی ہے خالی ہونے میں.. "س سر بس شیا م کا ٹرک رہتا ہے۔۔۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا۔۔۔" پتہ ہے مجھے...! (جناب، یہ ٹرک کی آمد بہت ضروری ہے، اس ٹرک کی قیمت کئی سو کروڑ ہے)۔۔۔

Efendim, bu kamyonun gelmesi çok önemli.O kamyonun değeri birkaç yüz crore.

"اگر وہ ٹرک نہ آیا تو باس کو ہمیں اوپر بھیجنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

O kamyon gelmeseydi, Boss'un bizi yukarı göndermesi uzun sürmezdi.

"حریم نامی شخص نے اس موٹے آدمی سے ترقی لینگو تاج میں کہا تھا۔۔۔ صحیح بول رہا ہے۔۔۔ لیکن یار وہ فون نہیں اٹھا رہا ہے۔۔۔ اب وہ شخص بہت پریشان دکھ رہا تھا۔۔۔ ms کے ہونٹوں پر بڑی ہی خوبصورت مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔ اس نے سب پر نظر ڈالی۔۔۔ وہ دس پندرہ تھے۔۔۔ اور فلہال اپنا کام کر رہے تھے۔۔۔ ms نے اپنے پیچھے مڑ کر سارے آفیسر کو چاروں جانب پھیل جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ اور خود

آگے چلا گیا۔۔۔ اس نے سائنلنسر پوسٹل سے نشانہ بنایا اور ایک بھاری بھر کم ٹرک پر فائر کی تھی۔۔۔ جس سے وہ ٹرک بلاسٹ ہو گیا تھا۔۔۔ "وہاں پر افراتفری مچ گئی تھی۔" پھر چاروں جانب سے گھیرتے ہوئے۔۔۔ "بندوقوں کی چلنے کی آواز پھیلنے لگی تھی۔۔۔ کچھ آدمیوں کو حراست میں لے لیا گیا تھا۔۔۔ جبکہ کچھ گولی لگنے کی وجہ سے وہیں پر مر گئے تھے۔۔۔ وہ جو موٹا آدمی تھا وہ کہیں چھپ گیا تھا۔۔۔ ms نے اسکو ڈھونڈا تھا" جب وہ شخص پیچھے سے گولی مارنے والا تھا۔۔۔ ms نے ایک جانب پلٹا کھایا اور گھوما کر ایک لات اس کے ہاتھ پر ماری تھی۔۔۔ اس شخص کے ہاتھ سے بندوق دور جا کر گری۔۔۔ "پھر ms نے دیر کیے بغیر اس شخص کے دونوں گھٹنوں پر گولی ماری۔۔۔" جس کی وجہ سے وہ کالا موٹا آدمی نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔ اور اپنے آدمیوں کو اسکو حراست میں لینے کا حکم دیا گیا تھا۔۔۔ یہ سارا واقعے کل دس منٹ کے اندر انجام دیا گیا تھا۔۔۔ اور دس منٹ میں ہی وہاں کا نقش بدل گیا تھا سارے اصلاح کا سامان میں آگ لگا دی گئی تھی۔۔۔ سر اس شخص کا کیا کریں ایجنٹ 1132 نے اپنے سینئر سے پوچھا۔۔۔ اسکو لے جاؤ اسکی مین جگہ پر میں آکر لیتا ہوں اس کی کلاس۔۔۔

You are all right...

تم سب ٹھیک ہو..؟

Yes sir we are all right fine..

ہاں جناب ہم سب ٹھیک ہیں۔۔۔!!

اوکے آپ سب جائے میں آتا ہوں۔۔۔ms نے وہاں سے تھوڑا ہٹ کر اپنی پاکٹ سے فون نکلا اور اسکو آن کیا۔۔۔ پھر کسی کو کال ملائی۔۔۔ سر مشن از سکسفل۔۔۔! تھینک یو سر۔۔۔!! ایس سر۔۔۔! اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اور ایک بچا ہوا کام کو نبٹانے چلا گیا۔۔۔ اس کیس کی پہلی سیڑھی تو وہ ختم کر چکے تھے۔۔۔

نوی ممبئی، جسے نئی ممبئی یا نئی بمبئی بھی کہا جاتا ہے، بھارتی ریاست مہاراشٹر کے مغربی ساحلوں پر واقع ایک شہر ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت بنایا گیا شہر ہے۔ یہ تھانے کھاڑی (تھانے کریک) کے مشرقی ساحلوں پر واقع ہے۔ واشی اور ایرولی کے پل اسے ممبئی سے منسلک کرتے ہیں۔ تھانے (تھانے کریک) سے ہو کر ایک الگ سائنسان جنگل سے ہو کر ایک راستہ گزرتا ہے۔۔۔ جو نھایشیوا (کنٹینر بندر گاہ) پہنچاتا ہے۔۔۔ اس راستے کا نام "ایرولی فورسٹ روڈ" کے نام سے جانتے ہیں۔۔۔ اس راستے سے بہت کم ہی لوگ گزرتے ہیں کیونکہ یہ راستہ بہت خطرناک ہے۔۔۔ رات ساڑھے گیارہ کے قریب پورے مہاراشٹر کے راستوں کو بند کر دیا گیا

تھا۔۔۔ ہر راستے پر پولیس کھڑی تھی۔۔۔ ایک دم راستوں کا بند ہونا۔۔۔ وہ بھی ممبئی جیسے شہر میں۔۔۔ نیوز میں آج کی خبروں میں سب سے بڑی اور حیرت ناک خبر تھی۔۔۔ پورے مہاراشٹر میں اس نیوز نے افراتفری کا ماحول بنا ڈالا تھا۔۔۔ نیوز اینکر ایک سے بڑھ کر ایک مسالہ لگا کر ٹی وی پر خبر دیں رہے تھے۔۔۔ کوئی راستوں کو بند کرنے کی وجہ بم بلاسٹ بتا رہا تھا تو کوئی "بتا رہا تھا کہ ان میں سے کسی ایک راستے پر ٹر اسٹ ہے۔۔۔ لیکن انکا یہ نہیں معلوم کون سا راستہ ہے۔۔۔ سب نے گھروں سے باہر نکلنا ہی بند کر دیا تھا۔۔۔ zm جو نیوز دیکھ رہا تھا اُسے راستوں کے بند ہوتے ہی شام کو الٹ رہنے کے تنقید کر دی تھی۔۔۔۔۔" اور دوسرے انجان راستوں سے مال کو لیے جانے کو کہا جہاں سے بہت ہی کم لوگ گزرتے تھے۔۔۔ "شام کو اس راستے سے اچھا کوئی راستہ نہیں دکھائی دیا۔۔۔ اس نے ٹرک کو اس راستے پر ڈال دیا۔۔۔ وہ دو شخص تھے ٹرک میں ایک شام اور دوسرا zm کا بہت وفادار ڈرائیور۔۔۔ اکثر وہیں جاتا تھا۔۔۔ اصلاح کا سامان لے کر۔۔۔۔۔ یار مال اب سے پہلے پہنچانا تھا۔۔۔ لیکن یہ پولیس ہے نہ کبھی سکون نہیں لینے دیگی۔۔۔ اچھا خاصہ مال لے کر جا رہے تھے۔۔۔ شام نشے سے دھٹ تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی اُسکی نشا نہیں چڑھا کیونکہ اسکو اب جو عادت ہو گئی تھی نشے کی۔۔۔ کہتے ہیں نہ نشا تو صرف اسکو چڑھتا ہے جو نیا ہونشے کی دنیا

میں۔۔۔"ہاں یار صحیح کہا۔۔۔!! ڈرائیور نے بھی اُسکی حاں میں حاں ملائی۔۔۔ اچھا تو بھی لیں نہ ایک بوتل۔۔۔ شام نے بوتل اُسکی طرف بڑھائی تھی۔۔۔ نہیں میں اسکو نہیں پیتا۔۔۔" اس شخص نے شام کا ہاتھ پرے کو دھکیلتا کہا۔۔۔ لے نہ بہت مزے کی ہے۔۔۔ ایک بار پھر پیشکش کی گئی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔!! لے لے لیں نہ "شام کی آواز لڑکھڑانے لگی تھی۔۔۔ شاید اس نے آج کچھ زیادہ ہی پی لی تھی۔۔۔" اس شخص کو شام کی یہ فضول کی بار بار کی پیشکش پر غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ضبط کر گیا۔۔۔ اچھا میں لیتا ہوں... "پر ایک بات بتا اس سے ہوتا کیا ہے۔۔۔" اور اگر زیادہ نشا چڑھ گیا تو پھر اترے گے کیسے...؟ اس شخص نے شام سے پوچھا۔۔۔ "بسبس.....! اتنی سی بات ت ت ت.... رنگ ابھی بتاتا ہوں....؟ پھر شام نے ایک چھوٹی سی بوتل نکال کر اسکو دکھائی۔۔۔" ڈرائیور نے نا سمجھی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔ "جیسے پوچھ رہا ہو کہ ہے کیا یہ...؟ یہ سرکہ کی بوتل ہے۔" ایک گلاس پانی م میں دڈال ک ک کر پی لو.. "ن نشا اتر جاتا ہے۔۔۔" وہ لڑکھڑاتی زبان میں بولا۔۔۔ "ہممم...! دکھا تو ذرا... " ڈرائیور نے اُسکے ہاتھ سے بوتل لی تھی... "پھر بہت تیزی سے بریک لگایا تھا۔۔۔" جس سے بوتل ہاتھ سے چھٹکر کھڑکی سے باہر دور جنگلوں میں جا گری تھی۔۔۔ شام چیخای یہ ک کیا کیا تو نے...؟ میرے پاس تو بس

ایک ہی بوتل تھی... "ڈرائیور معصومیت سے بولا۔۔۔ اوہ س سوری یار...! پتہ نہیں کیسے بریک لگ گئی۔۔۔ س سوری۔۔۔" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ "شیام نے آسانی سے معاف کرتے کہا تھا۔۔۔ پھر بوتل شیام کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔ پہلے تو پی لیں۔۔۔" ایک بار پھر شیام نے بوتل کو منہ سے لگایا اور گٹاگٹ پی گیا ایک ہی جست میں اُس نے پوری بوتل خالی کر دی تھی... "ارے م میں۔۔۔ ت تو س ساری ہی پی گیا۔۔۔ وہ ہنستا کھکا لگتا بولا۔۔۔ اور پھر نشے کی حالت میں ایک طرف دھے گیا۔۔۔ جیسے نشا بہت زیادہ چڑھ گیا ہوا سکو... "ڈرائیور نے جلدی سے بلیو ٹو تھ درست کی اپنے لمبے بالوں میں چھپائی اور بہت آہستہ آواز میں بولا تھا.. "اس سر... "آپ" ایرولی فورسٹ روڈ" پر پہنچے.. "جی سر...!!! اس نے جھٹ سے بلیو ٹو تھ ہٹائی اور ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔ قریب رات کے تین بج رہے تھے جب وہ "ایرولی فورسٹ روڈ" کے درمیان میں آئے تھے کیونکہ یہ روڈ بہت لمبا تھا تین گھنٹے کے سفر کے بعد یہ روڈ اپنے اختتام پر پہنچتا تھا۔۔۔ "جب تک شیام کو بھی ہوش آگئی تھی... "آں ل یار سر بہت بھاری ہو رہا ہے۔۔۔ شیام نے سر تھامتے ڈرائیور سے کہا۔ "حال تو یار اتنی ڈرنک کرنے کے بعد تو یہ ہی ہو گا۔۔۔" اچھا یہ بتا کہاں تک پہنچے ہم... "آدھا راستہ بچتا ہے۔۔۔ اس نے سکون سے جواب دیا۔۔۔ کیا.....؟ جیتنے سکون موصول

ہوا تھا.. "اس سے کئی زیادہ اونچی آواز میں شیا م چلایا تھا... "یار ڈیڑھ گھنٹے میں ہم پہنچ جائے گے... "ڈرائیور نے شیا م سے کہا تھا... وقت دیکھ رہے ہو... رات ساڑھے تین ہو گئے ہے... اور چار بجے مال کو یہاں سے روانہ کرنا ہے... آدھا گھنٹہ میں کیسے بھی کرو وہاں پر موجود ہونا ہے ہمیں... اوکے... وہ ابھی کچھ دور ہی چلے تھے "جب ایک گاڑی اُنکے ٹرک کے سامنے آکر رکی تھی..."

مانشا ڈھائی کے قریب اپنے روم میں آئی تھی... "خاموش سا یہ کمرہ اسکو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا... "بہت کم دنوں میں ہی اسکو منہال کی عادت سی ہو گئی تھی... "اور یہ عادت بہت خوش کن ثابت ہوئی تھی... "وہ اکثر جب اکیلی ہوتی تو ایک بے چینی سی رہتی تھی... اور جب منہال کے ساتھ ہوتی تو ایک تو حفظ سا محسوس ہوتا اسکو... "اتنی دیر ہو گئی ابھی تک نہیں آئے...!! وہ پریشان سی گھڑی کی طرف دیکھتی بولی... "کہاں رہ گئے ہے...؟ ٹھیک تو ہو گے وہ...؟ میرا دل کیوں گھبرا رہا ہے...؟ اگر اُنکو کچھ ہو گیا تو...؟ اس نے سوچ کر ہی جھرجھری سی لی تھی... "نہیں نہیں میں بھی کیا اول فول سوچ رہی ہوں... "انشاء اللہ کچھ نہیں ہو گا... "اللہ ہے نہ اُنکے ساتھ... "اب وہ خود کو تسلی بخشنے کی کوشش کر رہی تھی... "ایک بار پھر اس

نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں گھڑی کی سوئی تین دکھا رہی تھی۔۔۔ "وہ اٹھی۔۔۔ اور وضو کرنے با تھرُوم میں چلی گئی۔۔۔" "دس منٹ بعد ہی وہ وضو میں تھی۔۔۔" "چہرے سے ننھے ننھے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے" بازوں فولڈ کی ہوئی تھی دوپٹہ چہرے پر حجاب کے روپ میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔ "وہ بازوں کو نیچے اُتارتی وارڈروب کی طرف بڑھی۔۔۔ وہاں سے گلاف میں لپٹا ہوئی قرآنِ کریم اٹھائی اور جائے نماز بچھا کر اس پر بیٹھ گئی... "قرآنِ کریم کا آخری پارہ کھولا تھا۔۔۔۔۔ اور الشرح پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔"



NEW ERA MAGAZINE 94 سورت نمبر

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت نمبر 1

(94) سورۃ الشرح (مکی — کل آیات 8)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾

کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا۔

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

اور کیا آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتار دیا۔

اَلْذِي انْقَضَ ظَهْرُكَ ﴿٣﴾

جس نے آپ کی کمر جھکا دی تھی۔

”اُسکی آنکھوں سے شکر کے انسو بہ رہے تھے۔ آنکھیں دُھندلا گئی تھی۔۔۔ اللہ

نے کیسے اسکو شاہزیب جیسے شخص سے بچایا تھا۔۔۔ وہ اسکو کیسے بھول سکتی

تھی۔۔۔ اور پھر اُسکے نصیب میں منہال جیسے شوہر عطا کر کے اللہ نے اُسکے غاموں کو

چھانٹ دیا۔۔۔۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾

اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

بے شک وہ بہت رحم والا ہے۔۔۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾

پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

اللہ اپنے بندے کو کبھی اُسکے ظرف سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔ ہے شک وہ بلند مرتبہ

رکھنے والا۔۔۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾

بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾

پس جب آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہوں تو ریاضت کیجیے۔

انشاء اللہ...!! اس نے اپنے دل میں عہد کر لیا تھا۔۔۔

وَالِی رَّبِّكَ فَإِذَا غَبَّ ﴿٨﴾

اور اپنے رب کی طرف دل لگائیے۔

انشاء اللہ...!! اللہ ہم سب کو اپنے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔۔۔ اس نے اپنے

آنسوؤں سے ترچہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔۔ اُس کا دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے پہلے بھی

اپنا معاملہ الٹا چھوڑا تھا اور آج بھی۔۔۔ وہ مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔ "جو ڈراب سے

پہلے اسکو لگ رہا تھا۔۔۔ اب وہ ڈر کہیں دور بھاگ گیا تھا یہ سوچ کر کہ یہاں اُسکی تال

نہیں لگنے والی۔۔۔ تبھی تو اللہ نے فرمایا "جب دل گھبرائے الم نشرح پڑھ لیا

کرو" بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔۔۔ اس نے قرآن مجید پر بوسہ دیا۔۔۔ اور

اُسکو گلاف میں لپیٹ کر وارڈروب میں رکھا۔ گھڑی کی طرف نگاہ کی "جہاں چارج
نے میں پندرہ منٹ باقی تھیں۔۔ اور پھر تہجد کے لئے نیت باندھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

وہ نماز ادا کر رہی تھی۔۔ "جب روم کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کئی آواز
آئی۔۔۔ "آنے والا منہاں تھا۔۔ اس نے جیسے ہی سلام پھیری اُسکی نظر منہاں پر
گئی۔۔۔ وہ دروازہ لوک کر رہا تھا۔۔ "ماں اُٹھانے منہاں کو سر تا پاؤں دیکھا۔۔۔ وائٹ
شرٹ بلیک جینز پہنے بازوؤں کو فولڈ کئے۔۔۔ وہ شاید بہت ضروری کام نبٹا کر آیا
تھا۔۔۔ اُسکے کپڑوں پر کہیں کہیں مٹی کے نشان بھی نظر آرہے تھے۔۔۔ "پھر اُسکی
نظر اُسکے بازوؤں پر گئی۔۔۔ جہاں سے خون رس رہا تھا۔۔۔ اور وہیں جامد ہو
گئی۔۔۔۔۔ "منہاں اسکو دیکھے بغیر ڈریسنگ روم گھس گیا۔۔۔ وہ جلدی سے
اٹھی۔۔۔ جائے نماز کی تہہ کر کے صوفے پر رکھی اور ڈریسنگ روم میں منہاں کے
پیچھے چلی گئی۔۔۔ ک کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔؟ وہ گھبرائی سی منہاں سے پوچھ رہی
تھی۔۔۔۔۔ منہاں چونک کر اُسکی جانب پلٹا

تھا۔۔۔ حیرانی واجیہ تھی۔۔۔ "آپ ابھی تک سوئی نہیں...؟ منہاں نے اُسکے چہرے
کو دیکھتے حیران نظروں سے پوچھا۔۔۔ "نہیں...!!! ای یہ کیا ہوا ہے...؟ اسکو غصہ

تو بہت آیا منہاں پر لیکن ضبط کرتی پھر سے اپنے سوال کو دہرایا۔۔۔ ارے کچھ نہیں بس دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق ہو رہا تھا تو۔۔۔ "وہ بتاتے بتاتے ابھی کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعہ اُسکے آگے فلم بن کر چلنے لگا تھا۔۔۔" وہ ابھی کچھ دور ہی چلے تھے "کہ جب ایک گاڑی اُنکے ٹرک کے سامنے آکر رکی تھی۔۔۔ اور اس میں سے نکلنے والا شخص ms تھا۔۔۔ ms "طوفان کی تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا ایک ہاتھ میں سائنلنسر پستل تھی "جبکہ دوسرا ہاتھ سے اُس نے گاڑی کا دروازہ بہت تیز سے بند کیا تھا۔۔۔" وہ اُنکے ٹرک کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔ zm "کے پالے ہوئے کتوں باہر نکلو۔۔۔!! وہ چلا گیا۔۔۔ اُسکی چلاہٹ بہت تیز تھی۔۔۔ شیر جیسے دھاڑ۔۔۔!!! شام ایک پل کو کانپ گیا تھا۔۔۔ اس نے ڈرائیور کی طرف دیکھا۔۔۔" ہو ہاتھ میں پستل تھا مے اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ "میں جانتا ہوں یہاں یہ ٹرک اکیلا نہیں آیا۔۔۔ یہاں آس پاس zm کے کتے بھی موجود ہے۔۔۔ نکلو باہر۔۔۔ اگر ہمت ہے تو سامنے آکر مقابلہ کرو۔۔۔۔۔" یوں چھپ کر نہیں۔۔۔ ارے تم سب سے اچھا تو کتہ ہوتا ہے۔۔۔ لیکن تم "تم سب تو۔۔۔۔۔" تھوں ںں۔۔۔ "منہاں ایک شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔۔۔" شام گاڑی سے اتر کر اُسکے روبرو آیا اور بڑے غرور سے بولا۔۔۔ ms "مسٹر ms تمہارا یہ روپ واہ۔۔۔" ویسے تم بلکل بھی الگ نہیں

ہو.. "جیسا سوچا تھا.. " اس سے کئی زیادہ پایا ہے۔۔۔ " داد دینی پڑے گی
تمہاری۔۔۔۔۔ " وہ شیطانی کہہ لگاتے بولا۔۔۔۔۔ " پلان بہت اچھا تھا بلکل امیزنگ
.....!!! تعریف جتنی کی جائے اس سے کم نہیں.....!!! تمہیں کیا لگا۔۔۔۔۔ تم ہمیں
ٹریپ کر رہے تھے۔۔۔۔۔ ہاں ہاں...؟ ارے نہیں نہیں۔۔۔ " چلو میں تمہیں بتانا
ہوں... " جب ہمیں یہ پتہ لگا کہ سارے مہاراشٹر کے راستے بند کر دیے گئے
ہے۔۔۔ تو ہم نے یہاں سے گزرنے کا سوچا۔۔۔ سوچا کہ جنگلی راستہ ہے۔۔۔ کسی کو
کانوں کان بھی بھنک نہیں پڑے گی " سوچا تھا کہ پولیس کبھی بھی۔۔۔ یہاں تک نہیں
پہنچ پائے گی.... " لیکن نہیں ہم بھول گئے تھے۔۔۔۔۔ پولیس تو اپنی ہی
ہے۔۔۔ بلکل پالتو جانور کی طرح رنگ بدلتی چڑیاں۔۔۔۔۔ پھر ہم نے سوچا مال تو
ضرور جائے گا.. " لیکن کیسے...؟ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا.. " جب مجھے پتہ لگا یہ راستہ
بھی بند کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ میں بہت گہرا سوچ رہا تھا.. " تبھی مجھے سر کی کال
آئی... " انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ راستہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ اب مجھے کسی بھی
طرح مال وقت پر پہنچانا تھا۔۔۔۔۔ " ہا ہا ہا...!!! وہ اپنی بات بول کر ہنسنے
لگا۔۔۔ " پھر پتہ ہے میں نے کیا کیا...؟ ہا ہا ہا...!!! وہ ایک بار پھر کہہ لگانا نہیں
بھولا ms.... " کا دل کیا اس کو ابھی شوٹ کر دیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا

تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ شخص ہی ms کو zm کی کالی کرتوتوں کو بتا سکتا تھا۔۔۔۔۔" اس لیے خاموشی سے اُسکی بقوا اس ریکارڈ کرتا رہا۔۔۔۔۔ وہ آنے سے پہلے وائس ریکارڈر سیٹ کر کے آیا تھا۔۔۔۔۔ "اب کھڑا اُسکی بات کو سن رہا تھا۔۔۔۔۔" میں نے وہ مال پہنچا دیا۔۔۔۔۔ اس نے ms کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔۔۔۔۔ "لیکن یہ کیا...؟ ms پر تو مانو اُسکی بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا.. "وہ اسکو بہت پر سکون نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔" اور یہ ہی بات شیام کو آگ لگا گئی۔۔۔۔۔ "پوچھوں گے نہیں...؟ مال کیسے پہنچایا گیا ہے...؟" اس نے اسکو اکسانے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی.. نہیں مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ "جو چیز ہے ہی نہیں اس پر میں کبھی تبصرے نہیں کرتا۔۔۔۔۔" ms نے زہریلی مسکراہٹ شیام کی طرف اچھلتے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔ کیا مطلب...؟ شیام نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ جو حال میں اس مال کا اور تمہارے اُن کتوں کا کے آیا ہوں اب وہی حال تمہارا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ ثبوت تم دے ہی چکے ہو...۔۔۔۔۔" یہ بولنے کی دیر تھی کہ چاروں جانب جنگل میں سے بہت موٹے موٹے کئی شخص نکل کر باہر آئے تھے۔۔۔۔۔" اور فائر پر فائر کرنے لگے... "گاڑی ڈرائیور نے آؤدیکھانہ تاؤدیکھا... "اندھا دھند اُن لوگوں پر پلان کے مطابق فائر کر دی... "اب وہاں لاش ہی لاش نظر آرہی

تھی۔۔۔۔ "اس بیچ شام نے بھاگنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔۔۔" اس سر وہ بھاگ گیا۔۔۔ ڈرائیور یعنی ایجنٹ 1134 نے آکر اسکو اطلاع دی۔۔ "ایسے کیسے بھاگ گیا۔۔۔ وہ آج یہاں سے بھاگنا نہیں چاہیے۔۔۔" وہ ہمارے لیے بہت کام آنے والا ہے۔۔۔ چلو ڈھونڈتے ہے۔۔۔ پھر ایک دائی طرف والے جنگل میں گھس گیا جبکہ ms بانی جانب والے جنگل میں گھس گیا۔۔۔ وہ کالی سیاہ رات میں جنگل کے درمیان تھا۔۔۔ چاند کی روشنی میں اسکو خوب صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے ہاتھ میں پستل اپنے محتاط انداز میں اپنے قدم رکھ رہا تھا۔۔۔ "تبھی اسکو جھاڑیوں کی طرف سے سرسراہٹ سنائی دی۔۔۔" اس نے گن کارخ جھاڑیوں کے جانب کیا ہی۔۔۔۔ بانی جانب سے ایک گولی آئی تھی۔۔۔ "اور اُسکے بازو کو زخمی کر گئی۔۔۔ خون بھل بھل بہنے لگا تھا۔۔۔ اُس نے اپنے بازو کو نظر انداز کیا اور جھاڑیوں کے جانب بڑھ گیا۔۔۔ وہ وہاں پر آہستہ آہستہ اپنے قدم رکھ رہا تھا۔۔۔ پھر ایک دم ہی اس نے جھاڑیوں کے جانب لپکا اور شام کا بازو اپنے شکنجے میں قید کیا۔۔۔ اور اسکو گھسیٹ کر ایجنٹ 1134 کو آواز لگائی تھی۔۔۔ شام کو اُسکے حوالے کیا۔۔۔ اور بولا اس کی بھی خاطر پانی اچھے سے کرنا۔۔۔ "میں صبح آتا ہوں وہ بول کر اپنی مغرور چال چلتا گاڑی تک آیا اور وہاں سے گھر کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔" جیسے ہی اس نے لاؤنج

کے اندر قدم رکھا اندھیرے نے اُسکا استقبال کیا تھا۔۔۔ وہ اپنے روم میں آ گیا تھا۔۔۔ "اور دروازہ لوک کرنے کے بعد وہ ڈریسنگ روم میں آ گیا۔۔۔ اسکو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ماٹنارات کے اس پہر جگی ہوگی۔۔۔ کہاں کھو گئے ہے۔۔۔ کچھ بول کیوں نہیں رہے آپ...؟ ماٹنارانے اُسکا دھیان اپنی طرف کرنا چاہا۔۔۔ میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں یہ چوٹ لگی کیسے...؟ وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔ "بتایا تو ہے دوستوں کے ساتھ۔۔۔" آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ "یہ چوٹ ہنسی مذاق کی نہیں ہے" اور اگر آپ دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق میں بھی یہ چوٹ لگتی تو وہ لوگ آپکو ایسے نہیں آنے دینے والے تھے۔۔۔ "سمجھے...!!! وہ تو اس لڑکی کو چھوٹی سے سوچ رہا تھا کہ جیسے بہلا یا جائے گا وہ مان جائے گی۔۔۔" آپ مجھے بہلانے کی کوشش مت کریں اور مجھے بتائے چوٹ کیسے لگی.....؟ اچھا بیگم بس چوٹ کا ہی پوچھتی رہوگی۔۔۔ یا پھر اسکا علاج بھی کروگی۔۔۔؟ منہال نے اُسکا دھیان اپنی چوٹ پر سے ہٹانے کے لئے کہا.... "ہاں" میں ابھی آئی وہ جلدی سے روم میں آئی تھی۔۔۔ "پھر فرسٹڈ باکس لائی اور منہال کو چیئر پر بیٹھا کر بولی....." آپ اپنی بازوں کو اوپر چڑھائے... "لیکن بیگم بازوں تو اوپر نہیں چڑھ سکتی...!! منہال نے اُسکے پُر نور چہرے کو دیکھتے شرارت سے اس سے کہا.... "اچھا میں شرٹ ہی اتار دیتا ہوں پھر کوئی مسلہ نہیں ہوگا۔۔۔" ان نہیں

آپ شرٹ نہیں اتارے.. "وہ جلدی سے بولی۔۔۔" لیکن بیگم پھر ڈریسنگ کیسے کرو گی۔۔۔؟ اب وہ اسکو چھیڑنے کے فل موڈ میں تھا۔۔۔ "ٹھیک ہے...!! اتارے وہ کچھ وقفے بعد بولی... "بیگم مجھ سے نہیں اترے گی۔" کیونکہ بہت درد ہو رہا ہے... وہ معصومیت سے بولا۔۔۔ "ہنز شرارت آنکھوں میں رقصہ تھی۔۔۔" اچھا میں کرتی ہوں کچھ وہ کرتی کیا نہ کرتی آنکھوں کو بند کیے بڑی مشکل سے اس نے منہال کی شرٹ اتاری اور پھر بغیر آنکھیں کھول وہ پلٹی... "منہال کو اُسکایوں پلٹ جانے پر حیرت ہوئی۔۔۔" بیگم ایسے منہ موڑ کر کیوں کھڑی ہو گئی ہو..؟ اس نے پوچھا "میں ابھی آئی وہ جلدی سے ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تھی.. "پھر بیڈ پر سے چادر اٹھا کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔" اور آنکھیں بند کرتی منہال کے پاس جا کر چادر اُسکی طرف بڑھائی۔۔۔ اس نے مائشا کی طرف دیکھا "وہ آنکھیں بند کئے اُسکا چادر پکڑنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔" اسکا میں کیا کروں.....؟ منہال نے نہ سمجھیں سے پہلے چادر کو دیکھا پھر اُسکے چہرے کو "اور پوچھا گیا... "اوہہہہ.. ہووو...!!!! آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔۔"

You are an ignorant person ...! Everything has
to be explained ...

نہ دینا "جس کا دل پورا کا پورا پتھر کا ہو... "ذرا بھی رحم نہیں ہے... "وہ بڑبڑاتے ہوئے واشر روم میں گھس گیا۔۔ "وہ جب بھی مشن پر جاتا تھا ہمیشہ ایسا ہی کرتا.. "حالانکہ منہال اسکو جلدی واپس بھیج دیا کرتا تھا۔۔ لیکن بیچارے کو عادت تھی۔۔ "جس سے وہ مجبور تھا۔۔ "آگے نا صحیح پیچھے اپنی بھڑاس ضرور نکلتا۔۔ اور اب وہ وہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس بات سے بے خبر اُسکا جان سے پیارا بھائی جیسا دوست پلس کزن زخمی ہو کر گھر لوٹا ہے۔۔ "اگر اسکو ذرا سی بھی بھنک پڑ جاتی تو ابھی گھوڑے کی طرح دوڑنا شروع کر دیتا۔۔۔ اور جب تک دوڑتا تب تک وہ منہال کے روم میں موجود نہ ہوتا۔۔۔۔۔ اُن دونوں میں ایک دوسرے کی جان بستی تھی۔۔۔ ایک جان بچانا جانتا تھا تو دوسرا غموں سے باہر نکلنے کا ہنزر رکھتا تھا۔۔۔ "تبھی تو خاندان بھر میں سب زندگی کی خوشیاں بولتے تھے۔ "وہ مشہور بھی تو اس ہی نام سے تھے۔۔۔ "وہ شاور لے کر آیا تو چار چوبیس ہو رہے تھے۔۔۔ "وہ آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔ "تھکن کے باعث وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

مائشانے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھول کر منہال کو دیکھا "ای ای ای ای ای
ی.....!!!!!! آپ چادر اوڑھے صحیح سے" یہ آدھی ادھوری چادر اوڑھنے کو نہیں
بولی۔۔۔ "وہ ناک کے نتھنے پھلاتی بولی۔۔۔" منہال کی اُسکو دیکھ کر ہنسی چھت
گئی۔۔۔ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ جو کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ "کیا
ہے..؟ اب دانتوں کی نمائش کرنے کو تو میں نے بولا نہیں آپ کو" وہ پھاڑ خانے کو
دوڑی۔۔۔ آنکھیں ابھی بھی بند ہی تھی۔۔۔ "یار کیا بنے گا تمہارا...؟ آپ پ...؟
اچھا اچھا بابا سوری۔۔۔ یہ دیکھو کر لی چادر درست اب آنکھیں کھول لو بے فکر ہو
کر۔۔۔ منہال نے اب کی بار اچھے سے چادر درست کی تھی۔۔۔ مائشانے آنکھیں
کھولیں اور پھر اُسکے ہاتھ پر سے چادر کو کندوں پر ڈالا اور اُسکے ہاتھ کا جائزہ لینا شروع
کیا۔۔۔ "یہ چوٹ کا زخم بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ یہ تو...؟ منہال نے اُسکی طرف
دیکھا۔۔۔ کیا۔۔۔؟ تو" یہ زخم گولی لگنے کا ہے۔۔۔ اب وہ اُسکی آنکھوں میں
جھانک کر بول رہی تھی۔۔۔ جتنی سنجیدہ وہ دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ "منہال کی ایک
دم ہنسی چھٹی۔۔۔" ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ "یار کیا ڈاکٹر والی ایکٹنگ کی ہے۔۔۔؟ مزہ آ
گیا۔۔۔ مطلب یہ گولی کا نشان ہے۔۔۔؟ ہا ہا ہا ہا۔۔۔!!!!!! کچھ بھی بولتی
ہو۔۔۔ میں کمزور سا انسان کہاں گولی اور کہاں میں..؟ دور دور تک کوئی واسطہ نہیں

ہے۔۔۔ "اگر گھر کے اندر گولی ہے تو میں لندن میں ملوں گا۔۔۔ وہ ایک بار پھر ہنسا۔۔۔ آپ کی انفارمیشن کے لئے۔۔۔ میں پہلے ڈاکٹر کی پڑھائی کرنے والی تھی۔۔۔" سمجھے۔۔۔ وہ تو بابا کے انتقال کے بعد مجھے MBA میں ایڈمیشن لینا پڑا۔ اس لیے مسٹر منہال آپ مجھے بہکانا بند کریں اور جلدی سے مجھے سچائی سے آگاہ کریں.....!!! زخم زیادہ گہرا نہیں تھا اس لیے مائٹھانے اُسکے بازو کی ڈریسنگ آسانی سے کی دی تھی۔۔۔ "اب وہ اُسکے روبرو بیٹھی اس سے سچائی جاننے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔" منہال جھٹکے سے اٹھا۔ اور چہرہ دوسرے جانب کرتے بولا۔۔۔ "میں ابھی آپکو کچھ نہیں بتا سکتا۔۔۔ اس لیے انتظار کریں۔۔۔" وقت آپکو خود بتا دیگا۔۔۔ اور ایک اور بات بس آپ یہ سمجھ لیں جو میں کر رہا ہوں اُسکا حق میرے دلنے دیا ہوا ہے۔۔۔ میں کو بھی کر رہا ہوں وہ سب جائز ہے۔۔۔ اسلام کے مطابق بھی اور دنیا کے مطابق بھی۔۔۔ "وہ اپنی بات بول کر ڈریسنگ روم سے باہر نکل آیا۔۔۔ مائٹھانے پھر اس سے زیادہ کوشش نہیں کی پوچھنے کی۔۔۔" وہ بھی باہر آگئی تھی۔۔۔ گھڑی کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں ساڑھے چھ بج رہے تھے۔۔۔ "تین گھنٹے اُس نے منہال کے ساتھ باتوں میں گزار دیے اور اسکو پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔ صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔۔۔ سورج کی پہلی کرن گلاس وال سے ہو کر اُسکے بیڈ پر آرہی

تھی۔۔۔۔" یہ پر ڈے شائد ابھی ہٹائے گئے تھے۔۔۔۔ اس نے روم میں چاروں
 جانب نظر دوڑائی وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔" پھر اسکو باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز
 آئی۔۔۔ اسکو پیل بھی نہیں لگا کہ منہال نہار ہا تھا۔۔۔" وہ منہال کے آرام کی وجہ سے
 صوفے پر آکر لیٹ گئی۔۔۔۔ رات کے جاگنے کی وجہ سے اسکو نیند جلد ہی آگئی
 تھی۔۔۔۔ منہال جب باتھ روم سے ہاتھ لے کر نکلا تو مائشا کو صوفے اور سوتا
 پایا۔۔۔" اسکو دیکھ کر اُسکے ہونٹوں پر بہت ہی پیاری مسکراہٹ رہینگئی
 تھی۔۔۔" یہ ہی تو لڑکی تھی اُسکی زندگی "اس لڑکی نے اسکو جینے کی وجہ سکھا دیا
 تھا۔۔۔" وہ احتیاط سے صوفے تک چلتا آیا۔۔۔" اور اپنی چوٹ کی پرواہ کیے بغیر مائشا کو
 اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور فائر بیڈ تک آیا احتیاط سے ہی اسکو بیڈ پر ایک جانب لٹا
 دیا۔۔۔۔ کمفرت درست کیا اور پھر گلاس وال کے پر ڈے پھیلائیں ایک دم اندھیرا سا ہو
 گیا تھا روم میں۔۔۔" اور خود بھی بیڈ پر آکر لیٹ گیا تھا۔۔۔" چہرہ مائشا کی طرف کیا اسکو غور
 سے دیکھنے لگا۔۔۔۔ اور ہاتھ بڑھا کر مائشا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔۔ اور فائر
 کچھ بولا تھا۔۔۔۔

You are a beautiful part of my life. I want to
 be with you everywhere. I don't want to be

with the maidens of heaven. I just want you to
be with me every moment, everywhere, all the
time!!

آپ میری زندگی کا ایک خوبصورت حصہ ہیں۔ میں ہر جگہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ میں جنت کی حوروں کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ ہر لمحے، ہر جگہ، ہر وقت میرے ساتھ رہیں۔۔۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے نیند کی وادیوں میں جا رہا تھا۔ لیکن لب ابھی بھی کچھ بول رہے تھے۔۔۔ آخری الفاظ جو اُسکی زبان سے ادا ہوئے تھے۔۔۔ وہ تھے کہ... "جانِ منہال آئی لو یو...!!! آئی لو یو سوچ میری زندگی۔۔۔!! پھر نیند نے اسکو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔ ایک حسین خواب دکھانے کے لئے۔۔۔" جس کی تعبیر وہ اپنی اصل زندگی میں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

آٹھ مہینے بعد >>>>>

نیا موڑ نیا سفر۔۔۔ زندگی اچانک کتنی بدل جاتی ہے انسان جو کبھی نہیں سوچتا وہ ہو جاتا ہے۔۔۔ "زندگی میں انسان کی بے لگام خواہشات ہوتی ہے۔۔۔ جتنا سوچو ان خواہشوں کو

وہ اتنا اڑنے کا خواب دیکھتی ہے۔۔۔ لیکن ضروری تو نہیں ہر خواہش پروان
چڑھے۔۔۔ کچھ خواہشوں کا ادھورا ہی رہ جانا چھا ہوتا ہے۔۔۔ ورنہ انسان اُن خواہشوں
کو پورا کرتا کرتا خود کو ختم کر دیتا ہے۔۔۔ لیکن اُن خواہشوں کو کبھی منزل نہیں
ملتی۔۔۔ ایک بار پھر اُسکی زندگی ایسی ہی ہو گئی تھی کہ وہ کبھی خوابوں میں بھی نہیں
سوچ سکتی تھی۔۔۔ شاید میری زندگی میں خوشیاں کچھ وقفے کے لیے ہی آتی
ہے۔۔۔۔۔ شاید مجھے خوشیاں راس ہی نہیں آتی۔۔۔ یا شاید اللہ مجھے اور آزمانا چاہتا
ہو۔۔۔ اگر اللہ کی جانب سے میرے لیے یہ سزا ہے تو اللہ تو جانتا ہے۔۔۔ مجھے تیری
ہر سزا قبول ہے " اور اگر آزمائش ہے تو بخدا میرا اللہ جانتا ہے لیکن میں انشاء اللہ ضرور
سرخور ہو جاؤنگی مجھے اللہ پر کامل یقین ہے۔۔۔ " کیونکہ ہر ایک آزمائش کے بعد ایک
خوشی ضرور آتی ہے۔۔۔ اور یہ خوشی میری زندگی میں ضرور آئے گی انشاء اللہ۔۔۔ وہ
رائٹنگ ٹیبل پر بیٹھی اپنی ڈائری کھولے اس پر لکھ رہی تھی۔۔۔ "رات کا اندھیرا ہر
طرف پھیلا ہوا تھا۔۔۔ آسمان میں بادلوں کی گرج بہت تیز تھی۔۔۔ اتنی کہ اُنکی گرج
سے لگتا تھا کہ یہ بادل بھی خوشی چھین جانے پر سوگ بنا رہے ہیں۔۔۔ " اس بار بادلوں
کی گرج اتنی تیز تھی کہ اس نے بنا خوف کے ڈائری سے نظر ہٹا کر کھڑکی سے نظر آتے
آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔ "اب باہر تیز بارش شروع ہی گئی تھی۔۔۔ ایسا لگتا جیسے یہ

بادل بھی آج کھل کر رونا چاہتے ہو۔ "کہتے ہیں انسان مر جائے زمین میں دفن کر دیا جائے تو اللہ صبر دے دیتا ہے۔۔۔ کیونکہ اس پاک رب نے وعدہ کیا ہے۔۔۔" لیکن جب انسان آنکھوں کے سامنے ہو زندہ بھی اور ساتھ میں وہ شخص ہی اُس کا محبوب بھی ہو "اور محبوب کے ناطے میں ہو کر اس شخص کی بے رخی بھی ہو تو انسان ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاتا ہے۔۔۔ اور محبت میں تو یہ لازمی ہے "اور محبت بھی تو وہ جب اپنا ایک سفر شروع کر چکی ہو۔۔۔ جسکی کوئی منزل نہیں ہوتی۔۔۔ جسکی منزل سیدھا موت ہو وہ سفر جس میں وجود کی نہیں روح کی چاہ ہوتی "وہ سفر جس میں ہر جہاں میں صرف محبوب کا ساتھ ہو۔۔۔" میں نہیں جانتی میری کیا غلطی ہے "میں یہ بھی نہیں جانتی کبھی اپنی غلطی پوچھ بھی پاؤں کہ نہیں۔۔۔! لیکن میں صرف اتنا جانتی ہوں میرے وجود سے میری محبت کو تکمیل میری آنے والی اولاد دیگی۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہے رخی کیوں برتے ہوئے ہے۔۔۔ لیکن ایک دن وہ آئے گا۔۔۔ جب آپ مجھے یاد کیا کرے گے "جب آپ مجھے اپنی سوچ میں پائینگے لیکن اس وقت بہت دیر ہو چکی ہو گی۔۔۔ میں کہیں نہیں ہونگی کہیں بھی نہیں۔۔۔! اب اُسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر ڈائری کے صفحہ پر گر رہے تھے۔۔۔" میں کب تک زندہ ہوں مجھے نہیں پتہ لیکن جب تک بھی ہوں میری صرف ایک دعا ہے۔۔۔ اللہ آپ پر ہمیشہ خوشیوں کے

دروازہ کھولے رکھے کبھی آپکو اپنے راستے سے پیچھے نہ ہٹائے۔۔ ہمیشہ آپکو نماز، قرآن اور وہ ہر عبادات کرنے کی توفیق دیں جس سے میرا رب خوش ہو۔۔ آمین۔۔!!!

میں ہمیشہ سے آپ سے محبت کرتی تھی ہوں اور رہوں گی۔ انشاء اللہ۔۔!!! اس نے قلم ڈاڑھی میں رکھا اور پھر اپنے بھرے بھرے وجود کو دیکھا۔ "وقت دیکھا۔۔ ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے۔۔ وہ سیدھا نیچے آگئی۔۔ کچن میں آکر اس نے ایک گلاس میں پانی لیا اور وہی سٹول پر بیٹھ کر پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا اور گلاس کو لبوں سے لگا لیا۔۔ دھیرے دھیرے وہ پانی پینے لگی تھی۔۔ "تبھی دروازہ نوک ہوا۔۔ اس نے گلاس سیف پر رکھا اور گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ "دھیرے سے کنڈی کھول کر اس نے گیٹ کھولا تھا۔۔ "سامنے رحیم بابا کھڑے تھے۔۔" کچھ شاپر بھی ہاتھ میں تھے۔۔ "بابا آپ...!!! اس نے رحیم بابا سے پوچھا..!" کئی دنوں بعد آئے تھے تو پوچھنا اس نے ضروری سمجھا.. "جی بچے..!! یہ دیکھو آپکی اماں نے کچھ سامان دیا ہے" اور بول رہی ہے کہ آپکی ضروریات کا سامان ہے یہ.. "لیکن بابا...!!!

بچہ لیکن ویکیں کچھ نہیں آپ رکھوان کو اپنے پاس..! رحیم بابا..! منہال کے بہت پرانے ملازم رہ چکے تھے۔۔ "وہ منہال کے بنگلے میں ایک جانب بنے ملازم کوارٹر میں رہتے تھے اپنی فیملی کے ساتھ ان کے دو بیٹیاں تھی۔۔ "ایک بیٹی کی وہ شادی کر چکے

تھے "جبکہ ایک بیٹی انکی بچپن میں کہیں گم ہو گئی تھی۔۔۔" آئے نہ بابا اپنی بیٹی کے چھوٹے سے گھر میں آئے نہ۔۔۔ "مائشانے اُنکے ہاتھ سے شاپر لیتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اُنکو اندر آنے کی دعوت دی.. "رحیم بابا اُسکے پیچھے چھوٹے سے لاؤنج میں آگئے۔۔۔ اس نے لاؤنج میں پڑے صوفے پر شاپر کو رکھا۔۔۔ اور پانی لینے کچن میں چلی آئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ کولڈ ڈرنک اور کچھ کھانے کے لوازمات کے کر حاضر تھی۔۔۔ "ارے بیٹا ان سب کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟ رحیم بابا نے شرمندہ ہوتے پوچھا۔۔۔ "بابا۔۔۔! میں گئی تو پانی لینے ہی تھی۔۔۔ لیکن پھر سوچا میرے بابا اتنی دور سے میرے لیے سفر کر کے آئے ہیں۔۔۔" صرف ان چند سامان کی وجہ سے اور اتنی گرمی میں آئے ہیں۔۔۔" بھئی ایک بیٹی کا فرض بنتا ہے نہ کہ وہ اپنے بابا کی خدمت کریں۔۔۔" وہ بہت اپنائیت سے بولی تھی۔۔۔ "رحیم بابا کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔۔" جن کو وہ چھپا گئے تھے۔۔۔ بابا ماما کیسی ہے..؟ مدیحہ آپ کی شادی ہو گئی کیا۔۔۔؟ بابا آگئے واپس..؟ اور اور۔۔۔!! وہ نظریں جھکا گئی تھی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔۔ گلے ایک پھانس سے اٹک گئی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ اس سے کچھ بھی نہیں بولا جا رہا تھا۔۔۔ بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔ سلمان صاحب واپس پھر سے لندن چلے گئے۔۔۔ عائشہ میم آپکو بہت یاد کرتی ہے۔۔۔ مدیحہ بی بی جی کی شادی ہو گئی

ہے۔۔۔ ابھی پچھلے مہینے ہوئی ہے۔۔۔ بلکہ مدیحہ بی بی جی بلکل بھی تیار نہیں تھی "وہ کہتی پہلے میری بہن جیسی بھابی کو لاؤ پھر میں شادی کرونگی" لیکن شہزین کے گھر والے نہیں مانے تھے۔۔۔ اس لیے شادی کی چھوٹی سی تقریب کی گئی تھی۔۔۔ "اور انکی رخصت کر دیا۔۔۔ رحیم بابا نے مختصر سا بتایا اسکو۔۔۔!! اچھا۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولی۔۔۔" بابا نے اُسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔ اور پھر بولے۔ "بیٹیاں" منہال بابو بہت اُداس اُداس رہتے ہیں "نہ کسی سے بات کرتے ہیں" اب انکا حال پہلے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ پہلے وہ اپنا درد "ماٹھانے جھٹکے سے اُنکی طرف دیکھا۔۔۔" کون سا درد...؟ وہ بیٹا میں بول رہا تھا کہ جب اُن کی شادی آپ سے نہیں ہوئی تھی تب وہ کسی حادثے کے تحت وہ گم شم سے ہو گئے تھے۔۔۔ "لیکن جب بھی اُنہوں نے کسی سے بات کرنا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔" ہاں خود کو اُنہوں نے اس وقت مصروف کر لیا تھا۔۔۔ لیکن اب "اب تو جیسے وہ مسکرانا سب کے پاس اٹھنا بیٹھنا سب بھول گئے ہے۔۔۔" وہ بہت کمزور ہو کر رہ گئے ہے۔۔۔ "خود پر دھیان دینا اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے۔۔۔ بس اپنے روم تک محدود ہو کر رہ گئے ہے۔۔۔ اور اور بیٹا وہ۔۔۔۔۔؟

میں نے آپ کو پہلے ہے آگاہ کیا تھا کہ ابھی مجھے شادی نہیں کرنی " لیکن آپ نے نہیں سنا " اب جب شادی ہو گئی ہے تو اور کیا چاہتے ہیں آپ...؟ اس نے عرصے سے سامنے کھڑے شخص سے پوچھا تھا۔۔۔ " میں اور کچھ نہیں چاہتا مدیحہ صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ چھوڑ چڑھاپن چھوڑ دیں آپ کا یہ رویہ مجھے بہت ہارٹ کرتا ہے وہ نے بے بسی سے اسکو دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔ " کیسے آپ ہی بتائے کیسے...؟ میں نے آپ سے صرف یہ کہا تھا کہ آپ شادی تب تک نہ کریں جب تک ماٹھا کچھ پتہ نہ چل جائے۔۔۔ " لیکن نہیں آپ دونوں بھائیوں کو شاید ہمیشہ اپنی خوشی ہی نظر آتی ہے۔۔۔ " اور کچھ نہیں...؟ اب آپ مجھ سے توقع کر رہے ہیں کہ میں آپ سے اپنا رویہ ٹھیک کر لوں۔۔۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی خوشی کے لیے خود کو ٹھیک کر لوں تو مسٹر شاہزین ملک شاہ " میں آپ کی خوش فہمی کو دور کر دیتی ہوں کہ میں یہ بالکل نہیں کر سکتی۔۔۔ " ایک بات آپ نے نہیں مانی تھی.. " اور اب مجھ سے بھی آپ توقع نا ہی کریں تو اچھا ہو گا۔۔۔ " وہ عرصے سے چلائی۔۔۔ " آپ کے بھائی نے کوئی بھی کشر نہیں چھوڑی میرے بھائی اور بھابی کی زندگیوں میں زہر گھولنے کی... " اس حد تک جاسکتا تھا وہ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔ " آپ کے بھائی نے ایک معصوم کا دل دکھایا تھا.. " پھر یہ سزا تو اُسکے لیے بہت کم ہے۔۔۔!! وہ تلخی سے بولتی روم سے باہر نکل گئی

تھی۔۔۔۔۔" پیچھے شہزین بس دروازے کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ کیا کبھی یہ آزمائش ختم ہو سکے گی...؟ کیا کبھی پوری فیملی ایک ساتھ مل پائے گی۔۔۔؟ یہ تو صرف اللہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔۔ میں کیا کروں مدیحہ..؟ میں نے یہ شادی اپنی خوشی کے لیے نہیں کی تھی۔۔۔" میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ آپ کبھی خود کو اکیلا محسوس نہ کریں۔۔۔ اور ابھی تو آپ صرف اسکو بھابی کی حد تک جانتی ہے۔۔۔ جب آپکی محبت اس حد تک ہے اگر آپکو یہ پتہ چل گیا کہ ماٹھا آپکی چھوٹی بہن ہے تو.....؟ اس سے آگے شاید وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ اس سے آگے۔۔۔۔۔ اُسکی جان نکل جاتی۔۔۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا ماٹھا میری بہنوں جیسی ہے۔۔۔۔۔ اور آپ میری محبت۔۔۔۔۔ دونوں ہی میرے لئے بہت اہم ہے۔۔۔۔۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی بہن کو میں بہت جلد واپس لاؤں گا۔ انشاء اللہ.....!!!! وہ بھی اپنی سوچو کو جھکتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ نیم اندھیرے کمرے میں لیٹا ایک ٹک چھت کو گھورے جا رہا تھا۔ "آنکھوں سے اشک ٹوٹ ٹوٹ کر سائڈ سے تکیوں میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔ اسکو وہ دن نہیں بھولا تھا۔" جب اس نے اپنی محبت کو خود سے جدا کیا تھا۔۔۔۔۔ اس دن وہ بہت خوش

تھا بہت زیادہ۔۔۔ لیکن ایسا کیا ہوا تھا جو اسکو اپنی محبت کو خود سے دور کرنا پڑا تھا۔۔۔ وہ پھر سے ماضی کے اس اذیت ناک صفحہ کو پلٹ کر پڑھ رہا تھا۔ "وہ چاہتا تھا کہ اس اذیت کو وہ ہر دن ہر لمحہ یاد کر کے تڑپے جو دردا اس نے اس معصوم کو دیا تھا۔" اور وہ معصوم انفک تک نہیں بولی۔۔ کیونکہ وہ صبر کرنا جانتی تھی۔۔ وہ جانتی تھی کہ اللہ کبھی اُسکے ساتھ بُرا ہونے نہیں دے گا۔۔ وہ جانتی تھی کہ یہ اُسکی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے۔۔ لکھ دیا گیا ہے کہ جو اُسکی قسمت میں ہو گا اسکو ضرور سہنا ہو گا۔۔۔۔۔ اوہہہ میرے اللہ...!!! میں میں بہت بُرا ہوں۔۔۔ میں نے اس پر اعتبار نہیں کیا۔" وہ تو بہت پاکیزہ تھی یہ تو میں شروع سے ہی دیکھ رہا تھا۔ تو پھر کیسے میں اس ذلیل انسان کی باتوں پر یقین کر گیا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ شخص دھمکی دے کر گیا تھا۔۔۔ وہ اب آٹھ مہینے پہلے ہونے والے حادثے کے صفحہ کو پلٹ کر یاد کر رہا تھا۔۔ جو کہ ہر روز کرتا تھا۔۔ آج پھر وہی دوہرا رہا تھا۔۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا ایسا کرنا۔۔

آٹھ مہینے پہلے»»»»»

یہ مشن ہمارے لیے بہت اہم ہے آج ہم سب یہاں اپنی جان کی پروا نہیں کرے گے۔۔ "کیونکہ آج اللہ نے ہم کو موقع دیا ہے۔۔ کسی کو نہیں پتہ کون شہادت پا

جائے۔۔ "اللہ! ہم سب کو نصیب کریں آمین۔۔!! سب نے ایک آواز کہا۔۔ آج ہم کو zm نام کی جڑ کو سیرے سے ہی اکھاڑ پھینکنا ہے یہ موقع پھر کبھی نہیں آئے گا ہمارے پاس... "جو کرنا ہے آج کرنا ہے۔۔ سمجھے...!! اس نے سبھی آفیسرز کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں بولا۔۔ "یس سر...!! اوکے...!! آج رات تیار رہیے گا۔۔ اوکے سر...!! پھر ملتے ہے رات میں انشاء اللہ...! انشاء اللہ" سب نے ایک آواز کہا اور باری باری سب اس لیب نما کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

وہ بھی اپنا والٹ موبائل اٹھا کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بہت خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ "جب اُس کا موبائل واٹس ایپٹ ہوا.. "اس نے موبائل کو کانوں سے لگایا۔۔ "ہیلو...! اپنے مخصوص انداز میں بولا "میں شاہزیب بات کر رہا ہوں.. "دوسری جانب سے بتایا گیا۔ "جانتا ہوں.. "مجھے تم سے ملنا ہے... "کیوں؟ پوچھا گیا۔۔ "کچھ بتانا ہے تمہیں بلکہ دکھانا ہے کچھ... "میرے پاس وقت نہیں ہے "تھوڑا سا وقت چاہیے صرف تمہارا" لیکن میرے پاس تھوڑا بھی نہیں ہے۔۔ اوکے ایزووش... "دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔ منہال نے کئی لمحوں تک موبائل کو دیکھا۔ "پھر کندھے اچکا

دیے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ سلمان ویلہ تھا.. "ماماما...." وہ آواز دیتا اپنی ماما کے روم میں جا رہا تھا۔۔۔ "جب ایک ملازم نے اسے بتایا کہ اُسکی ماما کسی کی فوتگی پر گئی ہوئی ہے۔۔۔" وہ اچھا کہتا اپنے روم میں چلا گیا... "جب اس نے روم کا دروازہ کھول کر اپنا قدم رکھا تو خاموشی نے اُسکا استیکبال کیا تھا۔۔۔" اس نے چاروں اطراف میں نظریں دوڑائی لیکن وہاں مائشا نہیں تھی.. "اس نے باری باری سب جگہ مائشا کو تلاش کیا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا.. "وہ اپنا سر پکڑتا یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔" جب اُسکی نظر ڈراور پر رکھے ایک پیپر پر گئی۔۔۔ "وہ اس پیپر پر لپکا اور اُسکی کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔" NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

جو جو اس پیپر میں لکھا تھا۔۔۔ "وہ اسکو غصہ دلانے پر مجبور کر گیا تھا... "ایسے کیسے کوئی بھی اُسکی زندگی کو کھلونا سمجھ کر آجاسکتا تھا۔۔۔ "لیکن اُسکے ساتھ یہ ہو رہا تھا۔۔۔" یا پھر اسکو سوچنے پر مجبور کر رہا تھا... "نہیں ایسا بلکل نہیں ہو سکتا...! وہ اپنی سوچو کو جھٹکتے ہوئے خود سے بولا جیسے خود کو تسلی دے رہا ہو.. "وہ بلکل بھی ایسی نہیں ہے۔۔۔ میری ہے وہ صرف اور صرف میری "منہال سلمان شاہ کی ہے مائشا کمال شاہ۔۔۔ وہ بہت معصوم ہے" وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بہت پاکیزہ ہے۔۔۔ اُسکے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔ "وہ اپنی دل کی آواز کو سن رہا تھا اور اُسکے وجود میں سکون سرایت کر

گیا۔۔۔ لیکن یہ سکون کچھ وقفے کا تھا۔۔۔ جب اُسکے موبائل کی میسج رنگ ہوئی۔۔۔ اس نے جلدی سے پاکٹ میں سے موبائل نکال کر میسج اوپن کیا۔۔۔ "لیکن یہ کیا تھا۔۔۔" ان سب کو دیکھ کر اُسکی رگیں خون آلود ہو گئی تھی۔۔۔ چہرے سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ غصے کی آخری اسٹیج پر تھا۔۔۔ نہیں ںں.....! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ "وہ کیسے مجھے دھوکہ دے سکتی ہے۔۔۔؟ نہیں دے سکتی۔۔۔ میں ایک بار پھر سے عورت ذات سے نہیں ہار سکتا۔۔۔ وہ تو محبت کرتی ہے۔۔۔" ف پھری یہ کیسے غصے کی وجہ سے اُسکی آواز بھی اُسکا ساتھ دینے سے انکاری تھی۔۔۔ کیا تھا میسج میں۔۔۔؟ جو منہال جیسے شخص کا اتنا بُرا حال تھا۔۔۔ کیا منہال مانشا کو پھر سے وہی جگہ دے پائے گا..؟ کیا پھر سے وہ اس سے محبت کر پائے گا۔۔۔؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔۔ اس نے غصے سے پورے روم کو تحس نہس کر دیا تھا ہر سامان ہر جگہ ٹوٹا بکھرا پڑا تھا جو کرا کبھی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہوا کرتا تھا وہی کرا اب بری طرح پھیلا ہوا تھا۔۔۔ جب اُسکا غصہ کم نہیں ہوا تو وہ گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا وہ کب گھر لوٹے گا۔۔۔۔۔

اس نے رکشہ کو روکا تھا۔ "اور اس میں بیٹھ کر رکشہ ڈرائیور کو ایڈریس بتا کر باہر کا ناظرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب اسکو کسی انجان نبر سے کال آئی تھی۔۔۔" اس نے کال اٹھالی اور موبائل کو کان سے لگایا تھا۔ "دوسرے جانب شاہزیب کی آواز کو سن کر وہ بہت حیرت ہوئی تھی۔۔۔" آپ پ..؟ وہ خود کو سنبھالتی بمشکل ہی بولی۔۔۔" جی میں...! وہ کیا ہے نہ آپ کی آواز آپکا دیدار کیے بہت وقت گزر گیا ہے۔۔۔" تو سوچا چلو آج ایک ملاقات ہو ہی جائے...!! وہ کمینگی سی مسکراہٹ چہرے پر سجھائے بولا تھا۔۔۔" ویسے کیسی گزر رہی ہی میری ڈلائف۔۔۔؟ انجوائے کر رہی ہو یا پھر...؟ شٹ اپ۔۔۔!! آپ اپنے کام سے کام رکھے..! سمجھے آئندہ مجھے کال کرنے کی کوشش مت کریں گا ورنہ نتیجہ بہت بُرا ہوگا...! وہ اُسکی بے تکی باتوں کو سن کر چلا ہی تو گئی تھی۔۔۔" ویسے نہ بتائے مجھے کوئی اتنی ضرورت بھی نہیں ہے پوچھنے کی.."

خیر میرے پاس آپکے لیے ایک گفٹ ہے۔ "ک کون سا گفٹ...؟ ماٹھا کو ایک دم گھبراہٹ ہونے لگی۔ "جس انداز سے شاہزیب بات کر رہا تھا۔۔۔" ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت کچھ بُرا کرنے والا ہے۔۔۔" آں ہاں۔۔۔۔! ایسے نہیں بتاؤنگا۔۔۔" وہ اصل میں میرے اپنے کچھ رول ہے۔۔۔" اور ان ہی رولز میں سے ایک رول ہے کہ میں جب کسی کو گفٹ کرتا ہوں تو بدلے میں گفٹ لیتا ہوں۔۔۔" اور

اپنی پسند کا لیتا ہوں۔۔ "شاہزیب ملک شاہ... " ایک بات کان کھول کر سن لیں.. "بھلے ہی آپ میرے بد قسمتی سے کزن ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں آپکی زیادتی سہنے والی ہوں۔۔ "میں بھولی نہیں ہوں پچھلا وقت "اور میرا آپ سے کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے کہ ہمارے درمیان گفٹ تک کی نوبت آجائے۔۔ "اس لیے آپکو بتا دیتی ہوں یہ گفٹ آپ اپنے پاس رکھے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ "الحمد للہ اللہ کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے۔۔ "دو دو محبت کرنے والی ماں، اچھا شوہر، اچھی بہنیں، اچھے دوست اور مال دولت سب کچھ ہی ہے میرے پاس۔۔ "اس لیے آپکے گفٹ کی گنجائش نہیں ہے میرے پاس۔۔ "اور ہاں اگر اب کبھی کال کی نہ تو پھر میں بتاؤنگی کہ میں کون ہوں..؟ کس کی بیٹی ہوں...؟ اور کس کی بیوی ہوں...؟ وہ فون رکھنے والی ہی تھی۔ "جب ہنستے ہوئے شاہزیب بولا تھا۔۔۔ ہاھاھاھا۔۔!" ویسے بہت غرور ہے نہ تجھے منہال کی بیوی ہونے پر "دیکھنا ایک دن وہی تمہاری غرور کو توڑے گا" اور ہاں یہ تم بعد میں طے کرنا کہ تمہیں گفٹ چاہیے بھی کہ نہیں.. "ایک بار گفٹ کا نام تو سن لو.. "چلو میں ہی بتا دیتا ہوں... "گفٹ ہے تمہاری ماں کی جان... "اگر اپنی ماں کی جان پیاری ہے تو میرے بتائے ایڈریس پر آجاؤ۔!" تمہارے پاس صرف تیس منٹ کا وقت ہے "تیس منٹ کے بعد اپنی ماں کو تم ہمیشہ کے لئے کھودو گی۔۔" اور

ہاں جب آؤ نہ تو چہرے پر بڑی خوبصورت سے مسکراہٹ سجا کر آنا۔۔۔ سمجھی...!!

"مانشا کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔" سانس لینا بھول گئی

تھی۔۔ "آنکھیں دُھندلا گئی تھی" ماتھے سے ننھی ننھی پانی کے قطرے بہنے لگے

تھے۔ "ہاتھ پیر کا پنے لگے تھے۔۔" اور ہاں کسی کو اگر بتانے کی کوشش کی نہ تو پھر

نتیجے کی زمے در تم خود ہو گی۔۔ "وہ کچھ بولتی اس سے پہلے کال کٹ گئی

تھی۔۔" ایک منٹ بعد ہی اس کو ایڈریس مل گیا تھا۔۔۔ "وہ اللہ کا نام لے کر

شاہزیب کے بتائے ہوئے ایڈریس اور پہنچ گئی۔۔" اسکو اگر فکر تھی تو صرف اپنی ماں

کی "وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اپنی ماں کے لیے۔" پھر چاہے اسکو اپنی میں کی جان بچانے

کے لئے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑ جائے۔۔ "اُسکا ذہن مفلوس ہو گیا تھا۔۔" اگر

ذہن میں کچھ تھا تو صرف اُسکی ماں "وہ رکشے والے کو پیسے دے کر ریسٹورینٹ کے اندر

چلی آئی تھی۔۔" جب ایک ویٹر اُسکے پاس ایک کارڈ لے کر آیا "اس نے وہ کارڈ تھام لیا

تھا" اور اسکو کھولا۔۔۔ جہاں ویلکم لکھا تھا۔۔ "اور پھر وہ تھوڑی اور اندر آئی اس بار پھر

ایک اور ویٹر اُسکے پاس آیا۔۔" اس نے بھی ایک سیلورنگ کا کارڈ مانشا کی طرف بڑھایا

تھا۔ "اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔۔" جہاں اور اسکو شاہزیب نہیں دکھائی دیا

تھا۔۔ "اس نے پھر سے کارڈ کھولا تھا" جہاں لکھا تھا "میری جان ہونٹوں پر مسکراہٹ

سجھا کر اپنے قدم آگے بڑھانا اور نہ نتیجہ تم خود جانتی ہو... "ایک اور آرڈر کے ساتھ دھمکی موصول ہوئی تھی۔" اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لبوں پر مسکراہٹ لانا تھا "جو کہ بہت مشکل تھا" لیکن اس نے کیا تھا۔۔۔ "وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائے آگے بڑھ رہی تھی" پھر سے ایک ویٹر اُسکے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا.. "اور بولا میم آپ میرے پیچھے آئے" وہ بھی گردن کو ہاں میں ہلا کر اس ویٹر کے پیچھے کرتے فیملی کیبن کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ "ویٹر اسکو گیٹ پر چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ اندر سے سب کلیئر نظر آ رہا تھا جبکہ باہر سے اندر کا کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا۔" اس نے کانپتے ہاتھوں سے ہنڈل پکڑ کر دروازے کو اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے اندر چلی آئی "سامنے ہی شاہزیب اسکو بیٹھا نظر آیا تھا۔۔۔" شاہزیب کا چہرہ اگلا س وال کی طرف تھا جس کی وجہ سے اُسکی بیک ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔ دروازے کے کھلنے اور بند ہونے پر شاہزیب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔ "وہ پلٹا تھا" اور پھر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اس تک آیا.. "زھے نصیب بہت خوبصورت ہو گئی ہو... " لگتا ہے منہاں کی محبت کا رنگ ٹوٹ کر بکھرا ہے۔۔۔ "مانٹا نے اُسکی فضول کی بقو آس پر اپنے ہاتھوں کو بند کیے تھے۔۔۔" غصے سے اُسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا.. "بھنویں تن گئی تھی۔" "لیکن وہ مجبور تھی وقت اور حالات کے سامنے" ویسے ایسا کیا ہے تم میں جو ہر مرد کو بہت جلدی

قائل کر لیتی ہو.. "بندہ دور سے دیکھ کر قتل ہو جاتا ہے۔۔" وہ بقواس پر بقواس کر رہا تھا۔۔ "مائشا کو برداشت جواب دے گئی تھی.. "انف.....!!!!!! تمہیں کیا لگتا ہے۔۔؟ تم یہ بیہودہ قسم کی بھونکتے رہو گے اور میں سنتی رہوں گی" میں اتنی دیر سے خاموش کھڑی ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم کتوں کی طرح بھونکتے رہو گے" ارے میں بھی کتنے وفادار جانور سے تمہیں ملار ہی ہوں.. "بلکہ اس بیچارے جانور کو بھی مجھ پر غصہ آرہا ہوگا کہ میں اھوان کو اس جیسے وفادار سے ملار ہی ہوں" تم واقعی ابلیس سے بھی بدتر ہو.. "کم از کم اسکو صرف انسان کے آگے جھکنے پر اعتراض تھا" ورنہ اللہ کو تو وہ بھی مانتا ہے.. "پر تم تھو۔۔۔" میرے بابا نے کیا کچھ نہیں کیا.. "تم پر یقین کر کے تمہیں اپنے بزنس کی ساری ذمے داری سونپی کہ تم بابا کے بھتیجے ہو" لیکن وہ نہیں جانتے تھے "جس کو وہ اپنا بزنس سونپ رہے ہیں" وہیں ایک دن اُنکی بیٹی کے لئے آستین کا سانپ بن کر دسے گا.. "وہ بول کر چپ ہوئی تھی" اُسکی بات اور شاہزیب بہت خوفناک ہنسی ہنسا تھا.. "کم از کم مائشا کو تو اُسکی ہنسی خوفناک ہی لگی تھی.. "ہو گیا...؟ لیکن مجھ پر تمہاری کوئی بھی لیکچر کا اثر نہیں ہوا.. "اور ہاں تھوڑا لمٹ میں بولو.. "کہیں یہ ان لمٹ تمہیں بھاری نہ پڑ جائے... "اور پھر بولا مسکراہٹ ہونٹوں سے جدا نہیں ہونی چاہیے ورنہ اپنی ماں کی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گی...." سوویت

ہارٹ....!!! وہ اُسکے گالوں کو چھوتا بولا تھا... "اور پھر اُسکا ہاتھ زبردستی اپنی آہنی گرفت میں لیا۔" جس پر مائشا کو جھٹکا لگا تھا.. "آں ہاں....!!! بلکل بھی کوشش مت کرنا ورنہ۔۔۔!! ایک دم مائشا کی کوشش دم توڑ گئی تھی... "اس نے اپنی آنکھوں میں ابلتے آنسوؤں کو اندر دھکیلا تھا.. "اسکو ناچاہتے ہوئے بھی وہ سب کچھ کرنا پڑ رہا تھا۔۔" جو یہ اہوان چاہتا تھا.... "وہ اُسکے ساتھ چل کر سامنے پڑے چیئر تک آئی تھی.. "یہ ریسٹورینٹ کا فیملی کین تھا۔۔" بہت بڑی ڈائمنگ ٹیبل تھی جبکہ اس ٹیبل کے چاروں اطراف چیئر تھی. "جن میں سے ایک پر مائشا تھی "اور جسٹ اُسکے سامنے والی چیئر پر شاہزیب بیٹھا گیا۔۔" تھوڑی دیر بعد ویٹر آیا تھا اُسکے ہاتھ میں کھانے کی کئی طرح کی ڈشیز تھے "ویٹر نے سارے سامان اُنکے سامنے ٹیبل اور سیٹ کیا اور وہاں سے چلا گیا.. "دیکھو" وہ کچھ بولتی اس سے پہلے شاہزیب نے اُسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر اُسکی آواز کو روکا تھا.. "مائشانے حیرت سے اُسکی انگلی کو دیکھا تھا اور پھر اُسکی طرف وہ اُسکی انگلی کو ہٹانا چاہتی تھی لیکن نہیں کے پائی کیونکہ اُسکے دونوں ہاتھ شاہزیب کے ہاتھ میں تھے۔۔" اسکو نہ بولنے کے اشارہ کر کے شاہزیب نے اپنی انگلی ہٹائی تھی.. "اور اسکو کھانے کے اشارہ کیا "مائشانے صاف انکار کرتے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔" اور پھر چلائی "میں یہاں تمہارے ساتھ ڈیٹ اور نہیں آئی ہوں یا میں

تمہاری کوئی محبوبہ نہیں ہوں " جو کام ہے اسکو بولو اور مجھے میری ماں کا پتہ بتاؤ " مدے پر آؤ مجھے یہاں کیوں بلایا ہے...؟ " وہ اسکو یوں پر سکون بیٹھے دیکھ کر پھر سے پھری ہوئی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی۔۔۔ " ٹھیک ہے... " شاہزیب نے کچھ پیپراُسکے سامنے رکھے۔۔۔ " جس کو دیکھ کر مائشا کے چہرے پر بچتیا بہت ہی پیاری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا.. " جیسے آج دل سے مسکرائی ہو.. " وہ پر سکون ہوتی چیئر پر بیٹھی اور ہنستے ہوئے شاہزیب کی طرف دیکھا.. " مجھے معلوم تھا... " ویسے یہ مال دولت میرے نزدیک کچھ نہیں ہے.. " سچ بتاؤں تو تم مجھے بہت بڑی پریشانی سے آزاد کر رہے ہو.. " تمہیں کیا لگتا ہے میں اس دولت کی وجہ سے تمہارے سامنے گڑگڑا کر کھو گئی نہیں شاہزیب ایسا مت کرو۔۔۔ " تو یہ خوش فہمی ہے... " مجھے کبھی مال دولت سے محبت تھی نہ ہے اور نہ ہی کبھی ہوگی... " کیونکہ یہ مال دولت اپنوں کو کبھی اپنا ہونے ہی نہیں دیتی۔۔۔ گیگی پیل تم خود کو ہی لے لو " ویسے ایک اچھا مشورہ دوں اگر لینا چاہو۔۔۔ " خیر تم رہنے ہی دو.. " کیونکہ یہ مشورے وہاں دیے جاتے ہیں جہاں انسان میں عقل نام کی کوئی شے ہو.. " لیکن مجھے تو ایسا لگتا ہے تم میں عقل ہے ضرور لیکن صرف وہ جو تمہیں جہنم کی راہ تک لے جائے... " خیر ایسی مال دولت میں اپنی ماں اور اپنوں کے لیے سو بار وار دوں.. " اس نے اپنے ہند بیگ سے پین نکال کر ان پیپر پر

سنگنچر کرنے شروع کئے تھے۔۔۔ "اور پھر کھڑی ہوتی بولی.. "جلدی مجھے میری ماں کا پتہ بتاؤ... "کہاں ہے میری ماما...؟ اُسکا چہرہ ابے تاثر تھا... "کون سی ماں...؟ ارے ہاں یاد آیا۔۔۔!!" وہ کچھ یاد کرتا بولا۔۔۔ "میں نے تمہاری کوئی بھی ماں کو کید نیپ نہیں کیا.. "یہ میرا ان پیپر زپر سنگنچر کروانے کا ایک نیا طریقہ تھا.. "سوویت ہارٹ...!! وہ مکر وہ مسکرہٹ لیے بولا.. "مائٹا کا چہرہ اسرخ ہو گیا تھا۔ "وہ کچھ بھی بولے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔ "پچھے شاہزیب بہت خوش تھا۔۔۔ "کیونکہ اسکو لگ رہا تھا کہ مائٹا کو برباد کرنے کی پہلی سیڑھی وہ پار کر چکا ہے۔۔۔ "پھر اس نے کسی کو فون کیا تھا۔۔۔ "تھوڑی دیر بعد اُسکے موبائل کی رنگ ہوئی کچھ میسیج کے طور پر فوٹو اسکو موصول ہوئے تھے۔۔۔۔ "وہ اپنا کام تو پہلے کر چکا تھا.. "بس یہ فوٹو منہال پر سینڈ کرنے باقی رہتے تھے۔۔۔ "جو وہ اب کر چکا تھا۔۔۔۔۔ "ہاھاھاھاھاھا.. "ابھی کہاں مائٹا کمال شاہ ارفف مسز منہال شاہ میرا بدلہ پورا ہوا ہے۔۔۔ "ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے.. "وہ دن دور نہیں جب یہ غرور جو تمہیں منہال سلمان شاہ پر ہے بہت جلد کرچی کرچی ہو کر ٹوٹے گا۔۔۔ "اور ایسا ٹوٹے گا جس کو اگر تم چاہو گی بھی تو نہیں جوڑ پاؤ گی کیونکہ یہ درد تمہیں میں دوں گا۔۔۔ میں ہاھاھاھاھاھا۔۔۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ کہ مائٹا کمال شاہ غرور انسانوں پر نہیں کرتی "وہ تو غرور اس پاک ذات پر

کرتی ہے جو کبھی اپنے بندے کو کبھی بکھرنے ہی نہیں دیتا.. "انسان کے ہاتھ میں ہے ہی کیا....؟ کچھ بھی تو نہیں...! نہ انسان امر ہے" نہ انسان کسی کو سنوار سکتا ہے اور نہیں ہی بگاڑ سکتا ہے۔۔ "انسان تو خود کی قسمت کو نہیں بدل سکتا۔۔ بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا کہ انسان اپنی مرضی سے کھڑے ہو کے پانی بھی نہیں لے سکتا" جب تک اس پاک ذات کی مرضی نہ ہو۔ "پھر انسان پر کس چیز کا غرور کریں...؟ ہے ہی کیا انسان کے پاس اُس کا خود کا...؟ مجھے یہ بتادو دنیا میں ہے کوئی چیز انسان کی اپنی خود کی...؟ اگر ہے تو ضرور بتانا..." لیکن جہاں تک میں جانتی ہوں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے انسان کے پاس خود کے جس پر انسان پر غرور کیا جائے۔۔ سانسیں ہے وہ اللہ کی محتاج ہے "مال دولت مجت دنیا کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز اور بڑی سے بڑی دنیا کی ہر شے... "یہاں تک کہ جذبات بھی انسان کے خود کے نہیں ہے سب اللہ کی امانت ہے... "جو ایک دن وہ واپس لے لیگا..." پھر غرور اللہ پر کرو نہ کہ انسان پر "لیکن آج کا دور ایسا آگیا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب قیامت آئے گی.. "انسان مال دولت کے پیچھے ایک سراب کی طرح بھاگ رہا ہے۔۔ "کسی بزرگ نہیں صحیح فرمایا ہے۔۔ "یہ دنیا ایک کتیاں ہے..؟ اس کے پیچھے جتنا دوڑو گے۔۔ "اتنا ہی وہ دور بھاگے گی.. "لیکن کبھی پکڑ میں نہیں آئے گی" یہ دنیا دیکھنے میں خوبصورت ضرور

ہے۔۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ جہنمی بھی ہے۔۔۔۔۔ یہ جب تک انسان کو نہیں
 چھوڑتی تب تک انسان جہنم کا اندھن نہ بن جائے۔۔ لیکن کوئی سمجھنے کی تیار نہیں
 ہے۔۔ کیونکہ دنیا کے نشے مال دولت کے نشے میں انسان اتنا اندھا ہو گیا ہے کہ اسکو
 اپنے خود کے خون کے رستے بھی نظر آرہے اور دوسرے تو طب نظر آئے
 گے۔۔۔۔۔ یہ ہی حال شاہزیب کا تھا.. "شاہزیب ملک شاہ کو اُسکی ماں نے ہمیشہ سے
 ہی مال دولت لالچ کی پٹی پڑھا رکھی تھی۔۔" تو اسکو کیسے اپنے پرانے نظر آ
 جاتے۔۔۔۔۔ جو بھی تھا یہ تو وہ پاک ذات ہی جانتا ہے کہ شاہزیب کے ساتھ وہ کیا
 کرنے والا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ریسٹورینٹ سے نکل کر حویلی جانے کا ارادہ ترک کرتی پھر سے سلمان ویلہ واپس آ
 گئی تھی۔۔ "وہ جیسے ہی اپنے روم میں آئی تو کمرے کی حالت کو دیکھ کر ایک پل کے
 لیے ساکت رہ گئی تھی.. "اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کمرے کی حالت بدتر کیسے
 ہوئی...؟ اس نے ملازمہ کو آواز دی زینب زینب۔۔۔۔!! "زینب بھاگتی ہوئی روم
 میں آئی تھی... "جی بی بی۔۔۔! منہال گھر آئے تھے کیا...؟ اس نے پوچھا "ہاں بی
 بی جی جب آپ گھر سے گئی تھی اُسکے ایک گھنٹے بعد ہی منہال صاحب گھر آئے

تھے.. "ابھی ابھی آدھا گھنٹہ پہلے واپس گئے ہے.. "بی بی جی صاحب بہت غصے میں لگ رہے تھے.. "میں نے کبھی انکو اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا... "جتنا آج دیکھا ہے... "زینب نے اسکو بتایا تھا... "ہوں" اچھا تم ایک کام کرو جلدی سے دستنگ کا سامان لے کر آؤ دونوں کمرے کی صفائی کرتے ہیں.. "جب تک میں فریش ہوں پھر مجھے عصر ادا کرنی ہے.. "وہ بول کر چادر و رڈروب میں رکھتی باتھ روم میں گھس گئی تھی جبکہ زینب سامان لینے باہر چلی گئی..

سر zm جو کام آج کرنے والا تھا وہ نہیں کر رہا ہے "مجھے ابھی انفارمیشن ملی ہے.. "ایجنٹ 1123 نے آکر ms "کو بتایا تھا.. "پھر کب کرنے والا ہے.. "سر اسکا ارادہ ہے یہ کام الیکشن کے بعد کرنے کا ہے.. "اور ابھی الیکشن میں پندرہ دن باقی ہے.. "ٹھیک ہے جہاں تک ہم نے اتنا ویٹ کیا ہے اور صحیح... !!!

ٹھیک ہے لیکن پھر بھی آپ سب چوکنار ہنا کیونکہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی غلطی ضرور کرے گا.. "جو ہمارے لیے بہت فائدہ کا ثابت ہو گا.. اور سب اللہ پر چھوڑ دو اللہ ہم سب کو اپنے مقصد میں کامیاب کریں آمین... !!! "ٹھیک ہے اور ہاں ایجنٹ 1123 آپ ایجنٹ 1122 سے پوچھے وہ کب تک اپنا کام نبٹھ کر آرہی ہے.. "اُن سے بولے

جلدی اپنا کام فینش کریں۔۔ اور وہاں سے نکلے۔۔ اوکے سر ایجنٹ 1123 سیلوٹ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا "اس نے اپنے سارے ساتھیوں کو فون کر کے بیادیا تھا کہ جو مشن وہ سب آج کی رات انجام دینے والے تھے اب وہ پندرہ دن بعد دیا جائے گا۔" جب تک ہم کی zm کے خلاف ثبوت بھی مل جائے گے... "وہ سب کو اطلاع دے کر کسی گہری سوچ میں تھا "جب وہ ایک فیصلے پر پہنچا تھا "جو کام اُسے مشن کے بعد کرنے کہ سوچا تھا وہ آج کی رات اسکو کرنا تھا۔۔۔ کیا تھا وہ کام یہ تو اب وہی جانتا تھا یا پھر اللہ... خیر جو بھی تھا۔۔ وہ تو آج کی رات ہونے کے بعد پتہ چلنا تھا "اور رات ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔۔۔ وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا ہے مقصد گاڑی کو سڑکوں پر دوڑانے لگا۔۔۔۔۔"

رات کے ساڑھے بارہ ہو رہے تھے "جب منہال گھر واپس لوٹا تھا۔۔ "ہر سواندھیرا تھا۔۔ شاید آج سب تھکن کی وجہ سے جلدی سو گئے تھے۔۔ "منہال جب اپنے روم میں آیا تو روم کی لائٹ آن تھی۔۔ "اسکو پیل بھی نہیں لگا جانے میں کہ ماٹھا سکا انتظار کر رہی تھی۔۔ یا پھر انتظار کرنے کا ڈراما۔۔ "خیر منہال کو تو یہ ہی لگا.. "اس نے دروازہ کھولا تو ماٹھا کو اپنا انتظار کرتے پایا.. "ماٹھا جو صوفے پر بیٹھی دروازے کو ہی دیکھ

رہی تھی منہال کو روم میں آتا دیکھ کر جلدی سے اُسکے پاس آئی... "آپ آگئے۔۔۔؟
کہاں تھے آپ...؟ آپکو پتہ ہے میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔؟ لیکن
آپکو فرق ہی نہیں پڑتا کہ آپکی کوئی ایک عدد بیوی بھی ہے اور گھر پر آپکا انتظار کر رہی
ہے...؟ وہ ایک ہی سانس میں بولی جا رہی تھی... "منہال نے ایک نظر اسکو
دیکھا "کوئی بھی ردِ عمل ڈیے وہ ڈریسنگ روم کے جانب بڑھ گیا۔۔۔" مائشا کو حیرت
ہوئی تھی "منہال کے اس رویہ سے" کیونکہ پہلے کبھی اس نے اسکو اگنور جو کیا
تھا۔۔۔" حیرت تو پھر ظاہر سی بات تھی۔۔۔" ورنہ منہال جب بھی گھر واپس آتا تو
سب سے پہلے وہ مائشا کے ماتھے پر بوسہ دیتا تھا۔۔۔ لیکن آج اُسکایوں نظر انداز کر کے
چلے جانا مائشا کے اندر ایک ڈراپنی جگہ بنا گیا تھا... "وہ اپنے سوچ اپنے ڈر کو جھٹکتی
منہال کے پیچھے ڈریسنگ روم میں ہی آگئی... "کیا ہوا...؟ آپ مجھے یوں نظر انداز
کیوں کر رہے ہیں۔۔۔؟ آپ بول کیوں نہیں رہے..؟ میں نے کچھ پوچھا ہے آپ
سے....؟ وہ اپنے سوالوں کے جواب مانگ رہی تھی. "جبکہ منہال مائشا کو دیکھ کر آپ
عِصے کو قابو کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔" منہال...؟ جب اُسکی
طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تو مائشا نے منہال کا بازو اپنی نازک سے ہاتھوں میں
بھرا اور اُسکا رخ اپنی جانب کرنا چاہا... "منہال نے اُسکا ہاتھ جھٹکا "جھٹکا اتنا شدید تھا کہ

مانشا گرتے گرتے پچی تھی.... "مانشا کی آنکھوں بے شمار آنسوؤں اُمر آئے... " اس نے آنسوؤں سے بھری پلکوں سے منہال کے جانب دیکھا.. " اور پھر بولی آپ م میرے ساتھ ایسے کیوں پیش آرہے ہیں...؟ ک کیا غلطی ہے میری مجھے بتائے تو صحیح...؟ اب وہ ہچکیاں لے کر رو رہی تھی... اور منہال سے اپنی غلطیاں پوچھ رہی تھی آواز حلق سے اٹک اٹک کر ادا ہی رہی تھی... منہال کا یہ رویہ اُسکے لیے ناقابل قبول تھا... " غلطی میں بتاؤں....! ہاں...؟ جو حرکت آج نہیں نہیں پتہ نہیں کب سے کرتی آرہی ہو..؟ میں نہیں جانتا " لیکن ایسی اوچھی حرکت کوئی بھی اچھی لڑکی نہیں کر سکتی... " کوئی بھی نہیں... " لیکن پتہ تو چلے...؟ مانشا نے پوچھا.... " مس مانشا کمال شاہ مجھ میں ابھی غیریت باقی ہے... " میں نہیں بتا سکتا... " کیوں نہیں بتا سکتے...؟ جب تک آپ مجھے میری غلطی نہیں بتائے گے تو مجھے کیسے پتہ چلے گا اپنی غلطی کا اور اسکو میں صحیح کیسے کروں گی... " وہ غلطی نہ کر کے بھی اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تھی... " اُسکو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر غلطی کیا ہے اُسکی.. " منہال کئی لمحوں تک اسکو گھورتا رہا... " آپکی غلطی نہیں ہے.. " بلکہ میری بہت بڑی غلطی ہے جو میں عورت ذات پر ایک بار پھر سے بھروسہ کر گیا ہوں " اور دیکھو " دیکھو نہ مجھے آج م میں پھر وہیں پر کھڑا ہوں.. " دیکھو مجھے ایک

بار پھر سے میں عورت ذات کے ہاتھوں ہار گیا ہوں... "م منہال آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں..؟ منہال آپ کہنا کیا چاہتے ہیں..؟ کھل کر کہیں.. "مجھے آپ کی یہ گھومی پھری ہوئی باتیں بالکل نہیں سمجھ آرہی ہے.. "مائشانے بے بسی سے منہال کو دیکھ کر پوچھا تھا.. "مجھے کچھ نہیں بتانا ہے... "بزخدا کے واسطے آپ میری زندگی سے دور چلی جائے "نکل جائے میری زندگی سے... "منہال نے عرصے سے مائشا کا بازو دبوچ کر مائشا کو کمرے سے باہر نکال کر دروازہ اُسکے چہرے پر بند کر دیا تھا.. "مائشانے دروازے کی طرف دیکھا جو مکمل بند تھا.. آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت میں اُسکے گالوں پر لڑی بن کر رہے تھے.. کانوں میں تیر کی طرح منہال کے بولے گئے الفاظ لگ رہے تھے.. جو اُسکے دل کو چھلنی کرنے کے لئے کافی تھے.. "یا اللہ جو تیری رضا.. "اس نے آسمان کی جانب اپنا چہرہ اٹھایا تھا.. "اور اللہ کی رضا میں راضی ہو گئی.. "اللہ نے صحیح فرمایا ہے میرے بندے تو میری رضا میں راضی ہو کر دیکھ "پھر تیرا رب وہ کرے گا جس میں میرا بندہ خوش ہے.. "ہے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے.. "جاننے ہیں جب ایک شخص سے کم دنوں میں اتنی محبت مل جاتی ہے کہ دامن بھی ٹائٹ پڑنے لگتا ہے اور وہ خوشی سنبھالے نہیں سنبھلتی.. "پھر ایک دن ایسا آتا ہے وہی شخص اُسکی زندگی میں اسکو توڑنے کا ذرائع بن جاتا ہے.. "تو کتنا درد ہوتا

یا تو وہ شخص جانتا ہے جس پر بتی ہو "یا پھر وہ دو جہانوں کا پروردگار جانتا ہے۔۔" کو
غیب کی باتیں جانتا ہے۔۔۔ "جار ہی ہوں" منہال میں آپکی خوشی کے لیے جار ہی
ہوں آپکی زندگی سے بہت دور "اتنی کہ شاید کبھی نہ آؤں... "بس آپ خوش رہے آر
میرے جانے سے آپکو خوشی ملتی ہے۔۔ "تو آپ ہمیشہ خوش رہے.. "اُس نے ایک
آخری نظر کمرے کے دروازے پر ڈالی تھی۔۔ "آنکھوں کے سامنے منہال کے
ساتھ بتائے وہ حسین لمحات فلم کی طرح چلنے لگے۔۔ "بہت کم دنوں میں اس نے اُسکے
ساتھ جیے تھے۔۔ "اور وہ اُسکی زندگی سے بہت دور جا چکی تھی۔۔ "منہال نے
اسکو جاتا دیکھا تھا.. "لیکن روکنے کی بلکل کوشش نہیں کی تھی... "کیونکہ کسی کی
دکھائی جھوٹی چیزوں پر اس نے یقین جو کر لیا تھا۔۔۔۔۔ یہ جانے بغیر جس کو آج اُس نے
اپنی زندگی سے دور جانے کے لئے بولا ہے "اُسکے بنا وہ ایک پل بھی نہیں جی پائے گا۔۔
کہتے ہیں نہ کبھی کبھی جو دکھایا جاتا ہے وہ سچ نہیں ہوتا ہے "اور آج کے اس سائنس کے
دور میں تو بلکل بھی سچ نہیں۔۔ "کبھی کبھی زندگی کو خوش بنانے کے لئے انسان کو اس
بات کی تہہ تک پہنچنے کے لئے اُسکی جانچ پڑتال کر لینی چاہیے۔۔ "ورنہ ایسے کیے گئے
جلد بازی کے فیصلے ہمیشہ دکھ کا باعث بنتے ہے۔ "ان فیصلوں سے درد کے سوا کچھ بھی

نہیں ملتا۔۔ منہال سلمان شاہ نے ایک بار پھر جلد بازی کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔ "جس کو آگے چل کر اسکو پچھتاوے ہی ملنے تھے۔۔"

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک.....!!! دروازہ نوک ہونے کی آواز پر وہ ماضی سے باہر آیا تھا۔۔ آنکھیں سے آنسوؤں لڑیوں کی صورت میں بہ کر سائڈ سے تکیوں میں جذب ہو گئے تھے۔۔ "اب آنسوؤں کے نشان اُسکے چہرے پر وجہیہ طور پر نظر آرہے تھے۔۔" اس نے دروازے کی جانب چہرا اٹھا کر دیکھا۔۔ "اور پھر سے آنکھیں۔۔" موند کر لیٹ گیا۔۔ "رونے کی وجہ سے اُسکی آنکھیں۔۔ سرخ ہو گئی تھی۔۔" اس بار دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔ "پھر روم کی لائٹ کھلتے ہی اُسکی آنکھیں چندھیانگئی تھی۔۔" اسکو اندھیرے کی اس قدر عادت ہو گئی تھی کہ روشنی اب اسکو بری لگنے لگی تھی۔۔ "کہتے ہیں نہ جب خود کے اندر ہی اندھیرے نے گھر کر لیا ہو" تو روشنی تو بے معنی لگتی ہے۔۔ "ایسے ہی اسکو یہ روشنی بے معنی لگ رہی تھی۔۔" آنے والا اور کوئی نہیں صرفان تھا۔۔ "وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔" صرفان نے اُسکی حالات دیکھی "بڑھی ہوئی شیو، بکھرے بال بے ترتیب سے کپڑوں میں وہ بہت کمزور لگ رہا تھا...." صرفان کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔ "ایسا تو نہیں تھا وہ" اتنا کمزور تو وہ تب بھی نہیں ہوا تھا جب.....؟ "وہ بس سوچ کر ہی رہ گیا تھا۔۔" صرفان کی

آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے جن کو اُس نے بڑی مہارت سے چھپا لیے تھے۔۔۔
ارے یہ کیا۔۔۔۔۔؟؟

۔ اور اور بیٹا وہ۔۔۔۔۔؟ کیا بابا۔۔۔؟ اس نے پریشانی سے پوچھا۔ "وہ وہ بیٹا آپ کے آنے کے بعد صبح جب سب ناشتہ کر رہے تھے تب "عائشہ میم صاحب نے مدیحہ بیٹیاں کو آپ کو بلانے کے لیے روم میں بھیجا تھا۔" تو آپ نہیں ملی "پھر اُنکو منہال بابا نے کو سلوک آپ کے ساتھ کیا تھا اُس کا پتہ چلا۔" اُنہوں نے بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی منہال بابا سے "بہت لڑائی جھگڑا ہوا گھر میں "عائشہ میم نے تو آپ کو ڈھونڈ کر واپس لانے کی کہا تو اُنہوں نے بولا کہ اب آپ اُنکی زندگی میں کبھی واپس نہیں آئے گی۔۔۔ کچھ دن تک گھر میں لڑائی ہوئی پھر تھی۔۔" ایک دن منہال بابا نے لڑائی لڑائی میں اپنی ماما سے کہا کہ اگر آپ کا نام اس گھر میں کسی میں دوبارہ لیا تو "وہ گھر چھوڑ دے گے" اور یہیں آ کر عائشہ میم خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ "بیٹا وہ گھر ضرور ہے۔" لیکن اس گھر کی اصل خوشی آپ ہو۔۔" اس گھر میں اتنے شخص ہونے کے باوجود بھی وہ گھر ویران ہو گیا ہے۔۔" جیسے اس گھر کے مکینوں نے مسکرا کر انا چھوڑ دیا ہے۔۔" منہال بابا کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔ "وہ دن رات آپ کو ڈھونڈتے ہے۔۔" بیٹا آپ کی ضرورت ہے اس

گھر کو اس گھر میں رہنے والے مکینوں کو... "رحیم بابا نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کرتے مائشاک کی طرف دیکھتے آخر میں یہ بات کہی تھی "جس پر وہ بہت روئی "روتے روتے اُسکی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔۔۔" ب بابا میری ضرورت کسی کو نہیں ہے... "کسی کو بھی نہیں.... "م میں بابا اب واپس نہیں جاسکتی اس گھر میں... "ہی گھر میں میرے خود کے شوہر کو میری ضرورت تھی "پھر میں کیسے جاسکتی ہوں واپس.. "میں جانتی ہوں وہ محبت کرتے ہے... "لیکن بابا آپ ہی بتائے "م میں کیسے جاؤں اُنکے پاس "وہ مجھ سے محبت تو کرتے ہے.. "لیکن اعتبار نہیں کیا انہوں نے مجھ پر... "اور جہاں اعتبار نہیں وہاں محبت کیسی...؟ نہیں بابا مجھے محبت سے پہلے اعتبار چاہیے تھا۔۔۔" جو کہ وہ مجھے نہیں دے سکے.... "میں اپنی اس دنیا میں خوش ہوں۔۔۔" بس ماما کا اور سب کا خیال رکھیے گا۔۔۔" اور خاص کر انکا ضرور وہ آپ کی بات نہیں ٹالتے ہے۔۔۔" اگر زبردستی ہے کھلانا پڑے تو کھلائے.. "اور اُنکو سمجھائے بھی کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھے جو پیچھے رہ گیا اسکو بھول جائے۔۔۔۔۔" اس نے یہ لفظ کیسے ادا کیے تھے وہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔" پھر اس نے بیدردی سے آنسو پونچھے اور بولی۔۔۔" بابا میں نے نماز نہیں پڑھی میں میں پڑھ کر آتی ہوں۔۔۔" بیٹا مجھے بھی اجازت دو میں بھی چلتا ہوں۔۔۔" لیکن بابا باہر بارش ہو رہی ہے۔۔۔" کوئی بات نہیں

--؟ میں چلا جاؤں گا.. "گاڑی سے ہوں کوئی پروہلم نہیں ہوگی۔۔۔" رحیم بابا صوفی سے کھڑے ہوتے بولے اور اسکو خود کا خیال رکھنے کا بولتے وہاں سے چلے گئے تھے.... "وہ بھی اپنے آنسوؤں پر بندھ بھاندھتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ یہ آنسوؤں تو قسمت میں لکھ دیے گئے تھے۔۔۔" اور پتہ نہیں کب تک کے لئے لکھے گئے تھے۔۔۔ "یہ تو وہ پاک ذات ہی جانتا ہے۔۔۔" الحمد للہ.....! اُسکی آنکھوں میں جب جب آنسو آتے وہ اللہ کا شکر ادا کرنا نہیں بھولتی۔۔۔ "کیونکہ وہ ہی تو ہے جو اُسکی زندگی سنوار سکتا ہے۔۔۔" پھر شکر تو بنتا ہے۔۔۔ "بے شک وہ شکر کے لائیک ہے۔۔۔۔۔ وہ ڈرتی نہیں تھی کسی سے بھی نہیں" اس نے اپنے بابا کی ایک بات بہت غور سے سنی بھی تھی اس پر آج تک وہ عمل بھی کرتی آئی۔۔۔ اُسکے بابا نے اسے بچپن۔ عین ایک بات کہی تھی جو اسکو آج بھی بالکل بابا کی طرح حفظ یاد ہے۔۔۔ "بابا بولا کرتے تھے۔۔۔" میری پرنسز اپنے کبھی مکڑی کو دیکھا ہے۔۔۔" اور وہ بہت زور زور سے گردن ہاں میں ہلا دیتی جس پر اُسکے بابا ہنستے تھے۔۔۔ "بولتے میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔۔۔" اور وہ بس مسکرا کر رہ جاتی۔۔۔ "وہ پھر پوچھتے اپنے کبھی مکڑی کو جال بنتے دیکھا..؟؟ وہ گردن نہ میں ہلاتی تو وہ کہتے کوئی بات نہیں۔۔۔" دیکھ لو گی آپ... "وہ پوچھا کرتی بابا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں یہ سب" تو

اُسکے بابا کہتے تھے "وہ اس لیے پرسنز کیونکہ مجھے اپنی بیٹی کو بتانا تھا نہ کہ کیسے ایک مکڑی کتنی بہادر ہوتی ہے۔۔" کیسے وہ اپنے اسلپر کامل یقین رکھتی ہے...؟ اچھا بابا پھر سنائے مجھے بہادر مکڑی کی سٹوری وہ بہت پر جوش انداز میں بابا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھتی تھی۔۔" اور اُسکے بابا اُسکے پر جوش ہو کر پوچھنے والے انداز پر ہمیشہ مسکرا دیا کرتے تھے۔۔۔" ہاں ہاں بلکل میں اپنی گڑیا کو بہادر مکڑی کی سٹوری سناؤں گا "آپنے دھیان سے سننا ہے۔۔" درمیان میں بلکل نہیں بولنا اوکے...!! جی جی بابا بلکل نہیں بولوں گی۔۔" وہ زور سے گردن دائے بائے گھوماتی اور اپنے ہونٹوں پر اپنی ننھی نہیں سے انگلیاں رکھ کر اپنے خاموش ہونے کا پتہ بھی دیتی تھی.. "جس پر ہمیشہ کمال شاہ مسکراتے ہوئے اُسکے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے۔۔" اور پھر بولتے۔۔" پتہ ہے بیٹا "ایک مکڑی ہوتی ہے وہ اپنا جال بنا رہی ہوتی ہے۔۔" جب وہ جال بنا رہی ہوتی ہے تو جال بناتے بناتے نیچے گر جاتی ہے "جب بہت سے لوگ اُسکے نیچے گر جانے پر بہت مذاق بناتے ہے۔" کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ طرح طرح کے تانے اسکو سننے پڑتے ہے۔۔ کیونکہ وہ اکیلی جان ہوتی ہے ساتھ اُسکے کوئی نہیں ہوتا.. "اب ہمارا معاشرہ ہے ہی ایسا کہ اکیلے شخص کا مذاق بنانے سے پیچھے نہیں ہٹتا.. "لیکن وہ مکڑی ان کی باتوں پر دھیان نہیں دیتی کیونکہ وہ جانتی ہے "ان لوگوں کا کام ہے یہ کرنا "جہاں اکیلا ہوا

کوئی اُسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے.. "اس لیے وہ کسی کی بھی باتوں کی پرواہ کیے بغیر اللہ پر بھروسہ رکھتی اپنی منزل کو تکمیل دینے کے لیے ایک بار پھر اپنا کام کرنے لگتی ہے۔۔۔" وہ دھیرے دھیرے پھر سے جال بنانے لگتی ہے۔۔۔ "تھوڑی دور تک ہی جال بناتی ہے کہ پھر سے وہ نیچے گر جاتی ہے۔۔۔ اس بھروسے کے ساتھ اب نہیں پورا ہوا تو کیا ہوا انشاء اللہ اگلے بار ہو جائے گا۔۔۔" وہ یوں ہی بار بار گرتی ہے اور بار آٹھ کر جال بنانا شروع کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنا جال کمپلیٹ کر دیتی ہے۔۔۔۔ اور خوشی سے اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔۔۔ "کیونکہ اگر وہ ساتھ نہ دیتا تو اُسکے لیے یہ کام کرنا ممکن تھوڑی تھا۔۔۔" آپکو پتہ ہے اس سٹوری سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے... "بیٹا اس سٹوری سے پتہ چلتا ہے کہ جب وہ مکڑی ہو کر اپنے اللہ پر اس قدر بھروسہ رکھتی ہے تو بیٹا ہم تو اشرف المخلوقات ہے اللہ کی سب سے خوبصورت مخلوق میں سے ایک" لیکن ہم اللہ کی خوبصورت مخلوق ہونے کے باوجود بھی تھوڑی سے مشکل کیا آتی ہے ہم رونے لگتے ہے کیونکہ ہمیں یقین نہیں ہوتا ہم ناامید ہو جاتے ہیں اللہ سے اور ہم ناامید ہو کے اللہ سے اُمید کا ساتھ چھوڑ دیتے ہے کیونکہ اصل میں ہمیں خد پر بھی یقین نہیں ہوتا کہ ہم اس مشکل کا سامنا کر سکتے ہیں یا پھر اپنے رب پر کہ وہ ہماری مشکل دور فرمائے گا۔۔۔۔؟؟ میری گڑیاں آپ بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ

اللہ پاک اپنے اُن خاص بندوں پر آزمائش نازل کرتا ہے جس پر اُنہیں یقین ہوتا کہ میرا بندہ اُسکا سامنا ہمت اور صبر سے کرے گا جب وہ دو جہانوں کا پروردگار ہو کر ہم پر یقین رکھتا ہے۔۔۔۔ تو بیٹا آپ خود پر یقین رکھنا۔۔۔ کیونکہ اللہ کو آپ پر پورا بھروسہ ہے "وہ آپ کے ساتھ ہر پل ہر سیکنڈ ہر لمحہ اور ہر دن ہے" وہ کبھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا "یہ دنیا آپ کا ساتھ بے شک چھوڑ دیں لیکن وہ نہیں چھوڑتا اپنے بندوں کا ساتھ کبھی" اس لیے جب بھی کوئی مشکل گھڑی آپ پر آئے اس گھڑی کو اللہ پاک کی طرف سے آزمائش سمجھ کر ہمت اور صبر سے اُسکا سامنا کرنا پھر دیکھنا وہ آپ کو اپنے قریب تو کرے گا ہی "مگر اس چیز سے بھی نوازے گا جو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔۔۔۔ اُسکی آنکھیں ایک بات پھر اشک بار ہوئی تھی۔۔۔۔ لب ہلے تھے اللہ کے شکر کے لئے۔۔۔۔ "یا اللہ بس تو ہی تو ہے جس نے کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہر مشکل وقت میں کسی نہ کسی کو ذرا نفع بنا کر بھیجا تا کہ میں اکیلے نہ پڑوں۔۔۔۔ پہلے میرے بابا پھر بابا کے انتقال کے بعد دادو اور عالیان اُسکے بعد نور آپی اور پھر شاہزیب جیسے درندے سے بچنے کے لئے منہ مال عطا کیے اپنے۔۔۔۔ اور اب جب میں اکیلی پڑ گئی تھی تو ایک بہت مخلص دوست کے روپ میں اس شخص کو آپ ع وسیلہ بنا کر بھیجا وہ آٹھ مہینے پہلے پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

آٹھ مہینے پہلے»»»»»

وہ جب گھر سے نکلی تھی اس وقت رات کے ایک بجے قریب تھا۔ "آسمان میں تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی۔" موسم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ "ایسا لگتا جیسے ابھی بارش ہوگی۔۔۔" وہ ہر چیز سے بے نیاز "اپنے وجود کے گرد چادر لپیٹے سیدھی چلی جا رہی تھی۔۔۔" کانوں میں منہال کے بولے گئے الفاظ گونج رہے تھے۔ "بس خدا کے واسطے آپ میری زندگی سے دور چلی جائے" نکل جائے میری زندگی سے... یہ الفاظ اُسکے کانوں میں گرم پگھلتے شیشے کے مانند لگے۔۔۔ "ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُسکے کانوں میں گرما گرم شیشہ پگھال کر انڈیل دیا ہو... "اُسکا وجود کسی نے گرم ریت پر ڈھیر کر دیا ہو... "وہ چلتی جا رہی تھی ہر شے سے بے نیاز ہو کر یہاں تک کہ اُسکے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے کس روڈ پر جا رہی ہے کچھ بھی تو نہیں۔۔۔!! اگر اسے کچھ یاد تھا تو صرف یہ کہ منہال نے اسکو اپنی زندگی سے دور چلے جانے کو کہا تھا۔۔۔ "کہتے ہیں ایک خدا اوپر ہوتا ہے" جبکہ دوسرا خدا نیچے "وہ جو اوپر ہوتا ہے نہ خدا وہ اپنے ہر بندے کا خیال بنا کسی غرض کے رکھتا ہے۔۔۔" وہ اپنے بندے کو تھوڑی مشکل دے کر آزما تا ضرور ہے "لیکن اکیلا کبھی نہیں چھوڑتا.. "وہ اپنے بندے کو آزما

کر اس لیے دیکھتا ہے تاکہ اُسکا بندہ یہ ناسوچے اُسکے رب نے اسکو اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔ "ہر
 آزمائش کے بعد خوشی آتی ہے۔۔۔" اور وہ خوشی اُن ہر خوشیوں سے بہتر ہوتی ہے جو
 لوگ دکھاوا کر کے ہم کو ظاہر کرواتے ہے "جو عارضی خوشی ہوتی ہے" وقت کے
 ساتھ ختم ہونے والی خوشی۔۔۔ "لیکن آزمائش اور صبر کے بعد ملنے والی خوشی نا تو عارضی
 ہوتی ہے اور نہ ہی دکھاوے کی یہ ہمیشہ یاد رہنے والی خوشی ہوتی ہے۔۔۔" یہ نہیں ہے
 کہ زندگی بس دکھوں کی ہوتی ہے۔۔۔ نہیں اگر زندگی میں دکھ نہیں ہو گے تو انسان
 سنبھلے گا کیسے....؟ اگر مستقل خوشیاں ہمارے مقدر میں ہوگی تو کیسی زندگی
 ہوگی۔۔۔؟ دوسروں کے دکھوں کا کیسے پتہ چلے گا ہمیں....؟ پھر تو کوئی نام ہی نہیں
 ہو گا زندگی کا "نہ کوئی مقصد ہو گا زندگی کا۔۔۔؟ ہے نام زندگی ہوگی اور بے مقصد کی
 ہوگی۔۔۔!!" جب آپ پر خود پہ بتی ہوتی ہے تبھی تو دوسروں کے دکھوں کو ہم
 محسوس کر پاتے ہے۔۔۔۔ "اور جو نیچے خدا ہوتا ہے نہ وہ ہوتا ہے مزاجی خدا یعنی
 شوہر "ایک طرف وہ ہماری کل کائنات ہوتا ہے۔۔۔ ساری زندگی کا ساتھ خوشی غم ہر
 لمحہ ہر بیتے دنوں کا ساتھ ہر آنے والے کل کا ساتھ۔۔۔" لیکن یہ خدا کبھی خود غرض ہوتا
 ہے تو کبھی احسان کے نیچے دبانے والا تو کہیں بے لوس محبت کرنے والا۔۔۔ لیکن پھر
 بھی اسکو مجازی خدا کا خطاب ملا ہے۔۔۔ اور یہ سچ ہے کہ واقعی میں یہ خدا مجاز کے

مطابق ہی چلتا ہے۔۔۔۔۔ اگر مزاج ہو تو محبت کر لی مزاج ہو تو اپنے احسان جتا دیے
 مزاج ہو تو زندگی میں شامل کر لیا ورنہ زندگی سے ہی دور نکال کر کھڑا کر دیا۔۔۔ "یہ
 سوچے یہ تلخیاں نہ جانے کب انسان کو اتنا اندھا کر دیتی ہے کہ انسان کو کچھ نظر نہیں
 آتا۔۔۔" وہ روڈ کے درمیان چل رہی تھی.. "دور سے ایک گاڑی بہت رفتار سے آ
 رہی تھی اور ایک گاڑی پیچھے سے اندھیرا اتنا تھا "سنسان روڈ وہاں پر سٹریٹ لائٹ بھی
 نہیں تھی۔۔۔ لیکن اسکو تو کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ "وہ تلخیوں کے اس اسٹیج
 پر تھی جہاں آنکھ ہوتے ہوئے بھی انسان اندھا ہو جاتا ہے۔۔۔" ایسے ہی اسکو کچھ نظر
 نہیں آ رہا تھا۔۔۔ "تجھی کسی نے اُسکا بازو پکڑ کر پیچھے کہ جانب کھچا تھا۔۔۔" اور وہ
 بے جان وجود لیے اس شخص کے سینے سے جا لگی۔۔۔ "اندھیرے کے باعث کچھ نہیں
 دکھ رہا تھا۔۔۔" وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی..!! "اس شخص کا چہرہ دیکھنا
 چاہا... لیکن اندھیرے کے باعث چہرہ بالکل بھی کلیئر نہیں دکھ رہا تھا اس شخص کا۔۔۔"
 پاگل ہو دماغ خراب ہے آپکا۔۔۔؟ اگر مرنا ہی ہے تو گھر پر مرو یہاں روڈ پر کیوں مر رہی
 ہو۔۔۔؟ اگر ابھی گاڑی آپکو ٹکڑا کر مارتی تو...؟ "اس شخص نے اسکو دور کرتے ہوئے
 اس پر چلایا تھا.. "مائشانے چہرہ اٹھا کر پھر سے اس شخص کا چہرہ دیکھنے کی بے نام سی
 کوشش کی "ایسے کیا دیکھ رہی ہو...؟ اور جواب کیوں نہیں دے رہی آپ..؟ اس بار

سچ میں اس شخص کو اس لڑکی نظر جب خود پر محسوس ہوئی تو اسکو سامنے کھڑی لڑکی کے دماغ پر شبہ ہوا تھا.. "وہ ہیلومیڈم میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں...؟ اس نے ایک بات فر کوشش کی.. "تبھی دور سے ایک گاڑی آئی تھی دھیرے دھیرے جیسے ہی وہ گاڑی پاس آرہی تھی اس گاڑی کی لائٹ مائٹا کے چہرے کو روشن کر رہی تھی.. "پہلے پیشانی پھر آنکھیں اور پھر ناک.. "ایک پل کو اس شخص کی جو پکڑ تھی وہ ڈھیلی ہوئی... آنکھوں میں ایک چمک اُبھری... "دل کی دھڑکن ایک انوکھی داستان بیان کرنے لگی تھی.. "پھر ہونٹوں پر بھی گاڑی کی روشنی نے اُسکا چہرہ روشن کیا.. اور ایک جھٹکے سے پورا وجود اُسکا روشنی سے نہا کر پھر سے تاریک ہو گیا تھا... "وہ دو قدم دور ہوا اس سے "اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ یہ مائٹا ہے وہ مائٹا جو اُسکے رگوں میں خون بن کر پچھلے دس مہینوں سے دوڑ رہی تھی وہ مائٹا تھی.. "وہ جو اُسکا عشق تھی اُسکا جنون ایک ایسا جنون جس میں اسے صرف اُسکی خوشی درکار تھی.. "وہ جنون جس میں نہ تو کوئی ضد تھی نہ کوئی چاہ.. بس اگر کچھ تھا تو صرف مائٹا کمال شاہ کی خوشی.. "م م مائٹا آآ آپ...؟ ی ی یہاں ی ی اس وقت..؟ اس کے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر اپنے لفظوں کو ترتیب دے رہے تھے.. "مائٹا نے جب اپنا نام اس شخص کے منہ سے سنا تو حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات سے اس شخص کا چہرہ

دیکھنا چاہا۔۔۔ لیکن افسوس اس بات بھی اسکو ناکامیابی ہی ملی تھی۔۔۔ "وہ ہوش کی دنیا میں تھی۔۔۔ حقیقت سے واقف۔۔۔ نہیں جانتی تھی یہ شخص ہے کون...؟ اور اسکا نام کیسے جانتا ہے۔۔۔؟ نہیں جانتی تھی اب اُسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔؟ نہیں جانتی تھی تقدیر کس طرف پلٹا کھائے گی۔۔۔؟ اگر جانتی تھی تو بس یہ کہ اس سنسان روڈ پر وہ تنہا تھی۔۔۔" جانتی تھی کہ اس دنیا میں اُسکا اپنا کوئی نہیں ہے...؟ صرف اس رب کے علاوہ۔۔۔ "آپ کون۔۔۔؟ اور میرا نام کیسے جانتے ہے۔۔۔؟ اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے ہمت مجتمع کی اپنے اندر اور پوچھ لیا۔۔۔ "وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔" اور پھر بولا۔۔۔ "م میں جانتا تو بہت کچھ ہوں آپکے بارے میں۔" لیکن اس وقت میں بتا نہیں سکتا۔۔۔ "ک کیا جانتے ہے میرے بارے میں...؟ بہت کچھ..؟ کیا کچھ..؟ بس یہ سمجھ لیں کہ میرے اور آپکے بابا کا بہت گہرا بزنس تعلق ہے۔۔۔" مجھے ٹرسٹ نہیں آپ پر... "ماٹھانے آنکھیں چھوٹی کرتے کہا۔۔۔" نہ کریں۔۔۔؟ یہ آپکی مرضی ہے۔۔۔ "اس شخص نے کندھے اُچکائے تھے۔۔۔" اچھا آپ اس وقت اور یوں اکیلی کہاں جا رہی تھی...؟ اس شخص نے پوچھا تھا۔۔۔ "آپ سے مطلب میری مرضی میں کہیں بھی کسی بھی وقت جاؤں آپ ہوتے کون ہے۔۔۔؟" وہ اتنا توجان گئی تھی کہ یہ شخص اسکو نلسان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔ "اس شخص کے بولنے کے

انداز اتنا خوبصورت تھا کہ اُسکے بول سے ہی عزت چھلک رہی تھی۔۔ "ہاں یہ بات بھی صحیح کی اپنے میں کون ہوں۔۔؟" ویسے انسانیت کے ناطے ہی بتادیں کہ آپ اس وقت کہاں جا رہی ہے۔۔؟ وہ انسان جیسا کہ انسانیت سے دور دور کا رشتہ نہیں تھا آج وہ انسانیت کے ناطے ہی کسی سے سوال کر رہا تھا۔ "دیکھئے جناب میں آپکو نہیں جانتی آپ کون ہے۔۔؟ اس لیے میں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھتی" سو اپنے میری جان بچائی اس کے لیے شکریہ...! اور ہاں میں یہاں میں خود کشتی نہیں کر رہی تھی۔۔ "الحمد للہ اللہ نے اتنی سمجھ سے نوازا ہے مجھے کہ جو اللہ کو منظور نہیں جو چیز اللہ نے میرے لیے حرام مکرر کر دی میں اسکو کبھی نہیں کروں گی۔" وہ اپنی بات بول کر پلٹی تھی۔۔ "رات کی خاموشی میں اکہڈ کہ گاڑی آتی اور اس خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتی اور چلی جاتی۔۔" اسکو نہیں پتہ تھا ایسی رات میں اسکو جانا کہاں ہے۔۔؟ کہاں اُسکی منزل ہے..؟ اگر کچھ پتہ تھا تو یہ کہ وہ اب کبھی واپس نہیں آئے گی۔۔" اس شخص نے اس لڑکی کی بات خاموشی سے سنی تھی۔۔ "اللہ کے نام سے پھر سے وہیں ہلچل ہونے لگی تھی اُسکی۔۔" چہرے پر ننھے ننھے قطرے تھے پسینے کے۔۔ "اُسکی حالت ابتر ہو رہی تھی۔۔" جسکو وہ سمجھ نہیں پارہا تھا۔۔ "م میں اس نام سے اتنا کیوں گھبرا جاتا ہوں۔۔؟ کیا ہے اس نام میں..؟ جو مجھے یعنی "ورلڈ ڈا سپر گینگسٹر" zm

جو کبھی کسی سے خوف نہیں کھاتا "جسکے پاس سب کچھ ہے سب کچھ ہے چیز کا اختیار پھر اس چھوٹے سے نام سے کیوں خوف کھانے لگتا ہے۔۔؟ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا جسکو وہ چھوٹا بول رہا ہے نہ "اصل میں یہ کائنات اس کے ہی اشاروں پر چلتی ہے۔۔" اُسکے اشارے کے بغیر تو دنیا کا ایک پتہ تک نہیں ہل سکتا۔۔" وہ سوچ رہا تھا۔۔" جب اسکو دور سے اس اندھیری رات میں ہلکی ہلکی چاند کی روشنی میں کئی پڑ چھائی نظر آئی.. "اسکو لمحہ بھی نہیں لگا تھا ان لوگوں کو پہچاننے میں "اُس نے وہاں دیکھا جہاں سے مائشا جا رہے تھی۔۔ پھر اُن لڑکوں کے جانب دیکھا جو ادھر ہی آرہے تھے۔۔ وہ اس لڑکی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔" اس نے پل میں ایک فیصلہ لیا اور مائشا کو آواز دے ڈالی۔۔" مائشا اااا۔۔۔۔۔!!! وہ آواز پرر کی ضرورت تھی لیکن پلٹی نہیں تھی۔۔" وہ اُسکے پلٹنے کا انتظار کرنے لگا "جب وہ نہیں پلٹی تو وہ اس تک چلتا ہوا آیا تھا۔۔" اور اسکو دیکھتے بولا دیکھیے میں نہیں جانتا کہ آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہے۔۔؟ لیکن یہ ضرور جانتا ہوں آپ بہت پریشان ہے۔۔" ورنہ اتنے بڑے گھر کی بیٹی اور۔۔۔۔۔؟ اس نے اُسکا چہرہ دیکھنا چاہا۔۔" پھر بولا... "خیر چھوڑے اگر آپ.....؟ ارے ارے کیا رومانس ہے بھئی۔۔؟ وہ لڑکے اُن کے نزدیک آگئے تھے۔۔" اُن میں سے ایک لڑکے نے بولا "zm" کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ خود کو سنبھال گیا۔۔" پھر دوسرے نے لفظ

کسانی کی "ارے ہم کو بھی شامل کر لو بھئی..... یہ بول کر وہ لڑکے ہنسنے لگے۔۔۔" "یو
 نچ۔۔۔!! وہ کچھ کہتا مائشانے اسکو روکا رہنے دیں یہ انکی سوچ ہے" آپ میری وجہ
 سے کچھ نہ بولے... "میں آپ سے اس لیے ہی بول رہا ہوں میرے ساتھ چلے آپ
 اس روڈ پر اکیلی نہیں رک سکتی یہ بہت خطرناک روڈ ہے۔۔۔" "نہیں میں اور کہیں چلی
 جاؤنگی آپ جائے مجھے نہیں ضرورت کسی کی بھی میرا اللہ ہے میرے ساتھ مجھے اور
 کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" "دیکھیے آپ یقین کریں۔۔۔" اچھا ایک کام کریں
 مورنینگ میں آپکو جہاں جانا ہے چلی جانا لیکن اب میرے ساتھ چلے.....؟ اپنے اللہ
 کے واسطے۔۔۔!! اب کی بعد اس نے مائشانے کی سب سے بڑی کمزوری کو اُسکا واسطہ
 دیا تھا۔۔۔" مائشانے ایک بار پھر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن اس بار بھی وہ ناکام رہی
 تھی۔۔۔" پھر ان لڑکوں کے جانب دیکھا جو نا جانے کیا کیا اول فول بھونک رہے
 تھے۔۔۔" اور اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے اُس نے حامی بھر لی تھی... "کیونکہ وہ بہت تھک
 گئی تھی اور اسکو اس وقت تنہائی کی طلب تھی بند کمرے کی طلب جہاں وہ کھل کر اپنے
 اللہ سے روبرو ہو سکے جہاں پر وہ اپنی بات اللہ سے شیئر کر سکے۔۔۔" ٹھیک
 ہے۔۔۔!! وہ بھی سکون کی سانس بھرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ خوشی
 چہرے سے عیاں تھی۔۔۔" مائشانہ دھیرے دھیرے اُسکے پیچھے اپنے قدم بڑھا رہی

تھی۔۔۔۔۔ کہتے ہیں اللہ کے ہے کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔ "وہ جو کرتا ہے بلکل ٹھیک کرتا ہے۔۔۔ اب نہ جانے اس میں اللہ کی کیا مصلحت چھپی ہو..؟ وہ تو صرف وہ پاک ذات ہی جانتا ہے۔۔۔"

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔ "اور گاڑی میں خاموشی بھی بہت تھی وہ اپنے آپ کو رلیے بہت بے چین نظر آرہی تھی۔۔" اس نے ایک بات بھی اس شخص کا چہرہ دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔ "وہ گاڑی سے باہر کا ناظرہ دیکھ رہی بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا کہ وہ اپنی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔" جب انسان ایسے حالات پر آ جاتا ہے جہاں اُسکے پاس کوئی آپشن نہیں ہوتا وہ کیا کریں کس راستے کو چننے۔۔؟ کہاں جائے...؟ یہ سوچے جب اس پر سوار ہو جاتی ہے "وہ ان سوچو کو سوچ سوچ کر کمزور پڑ جاتا ہے لیکن جب بھی کوئی راستہ نہیں دکھائی دیتا تو اسکو چاہیے کہ وہ اپنا ہر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔۔" پھر دیکھو کیسے اللہ راستہ نکالتا ہے "جس کی بندے کو توقع بھی نہیں کرتا۔۔۔" ماٹشانے بھی یہی کیا تھا۔۔ "اور اللہ نیوز شخص کے روپ میں اسکو راستہ دکھایا تھا۔۔۔" "اہم اہم Zm!... نے ماٹشا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے گلاخنکارہ تھا۔۔ ماٹشانے اس شخص کے جانب چہرا کیا "اُلجھن بھری نظروں سے

دیکھا اسکو "آپ کیا کرتی ہے...؟ میرا مطلب آپ یونیورسٹی جاتی ہے۔۔؟ وہ بولا تھا اُسکے یوں دیکھنے پر... "اس نے گردن ہلا کر حامی بھری... "وہہہہ گڈ...! وہ ہلکا سا مسکرایا.. "آپکے دادا بھی بھی لندن میں ہی ہیں..؟ اُسنے ایک اور سوال کیا۔ "مقصد صرف یہ تھا کہ وہ اسکو بولنے پر اکسانا تھا۔۔ "جی۔۔! مائشانے گردن جھکاتے جواب دیا۔۔ "اچھا اچھا۔۔! پھر آپکے بابا کا بزنس کون سنبھالتا ہے۔۔؟ اب کی بار مائشانے کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں جکڑا "وہ عنصے کی آخری اسٹیج اور تھی۔۔ zm" کی نظروں سے اُسکی یہ حالت چھپی نہیں تھی۔۔ "مائشانے کمال مہارت سے اپنے عنصے کو قابو کیا اور صبر کی گھونٹ بھرتے بولی "چاچو کے بیٹے.. "مممم... "پھر گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔۔ باقی کا سفر دونوں نے ہے خاموشی سے کاٹا تھا۔۔

گاڑی ایک بہت بڑے بنگلے کے سامنے رکی۔۔۔ مائشانے بڑی حیرت سے بنگلے کو دیکھا.. اور پھر اس شخص کے جانب دیکھا جواب ہو رن دے رہا تھا۔۔

گاڑی میں اندھیرا تھا تو اسکو کچھ بھی نہیں دکھائی دیا۔۔ اس نے ایک بات پھر باہر دیکھا
جہاں اب اس بنگلے کہ اینٹر مینس گیٹ دو گیٹ کیپر کھول رہے تھے۔۔

جیسے ہی گیٹ کھلا اس شخص نے پھر سے گاڑی سٹارٹ کی اور اندر کے جانب بڑھالی۔۔
کچھ رقبے پر پھیلا یہ بنگلہ کسی ریاست کے محل سے کم نہیں تھا۔۔ پورا بنگلہ گولڈن
تھیم سے بنا تھا۔ اور اپنی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت بھی۔۔

ویسے تو ممبئی جیسے مایا کی نگری کے شہر میں ان بنگلوں کا ہونا عام سے بات تھی لیکن کی
خوبصورتی اس بنگلے کی تھی وہ تو آج تک کہیں نہیں دیکھی تھی۔۔

ہر جانب گولڈن تھیم سے بنایا بنگلہ ایسے چمک رہا تھا جیسے کی اسکو پتھروں سے نہیں بلکہ
پورا سونے سے بنایا گیا ہو۔۔

واقع انسان اگر کچھ کرنا چاہے تو وہ پھر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔ ایک بار تو ماٹھا
کے دل میں خیال آیا کہ ضرور اس بنگلے کو بنانے والے کا انعام بھی بلکل اس بنگلے جیسا
خوبصورت ہوگا۔۔

پھر اس نے یہ سوچ کر اپنی سوچ جھٹک دی کہ "کیا فائدہ ان سب کا ایک دن یہ سب
یہی رہ جانا ہے۔۔ گاڑی پورچ میں آکر رکی تھی۔۔ دو ملازم آئے اور انہوں نے گاڑی کا
گیٹ بہت احترام سے کھولا۔۔

"Tell Shakira that Sahib is calling her.

"شکیرا کو بتاؤ کہ صاحب اسے بلا رہے ہیں۔۔"

اس نے اپنے ملازم سے انگلش میں کہا شاید اپنی کسی ملازمہ کے لیے پیغام بھیجا تھا۔۔

"Ok sir...

"ٹھیک ہے سر۔۔!"

وہ ملازم وہاں سے چلا گیا۔ دو منٹ بعد ہی شکیرا نام کی ملازمہ آئی تھی۔۔ اور اپنا سر

بہت احترام سے جھکاتے ہوئی۔۔

"Sir, you missed us.

"سر آپ نے ہمیں یاد کیا۔۔!!"

Yes....

"ہاں۔۔! یہ بی بی جی ہے۔۔ انکو روم تک لے کر جاؤ اور ہاں وہ روم جو ابھی ہم نے تیار

کر دیا تھا اس میں لے کر جانا۔۔"

اس نے حکم صادر کیا۔۔ ملزمہ نے ہاں میں گردن ہلائی اور پھر مائٹھا کے جانب

دیکھا۔ مائٹھا کے جانب وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔ مائٹھا نے بھی بدلے میں اسکو مسکراتی

نظروں سے دیکھا۔۔۔ میم آئے اس لڑکی نے بہت ہی مہذب انداز میں مائشا سے کہا تھا مائشانے بھی خاموشی سے گردن ہاں میں ہلاتی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔ "تھوڑی دیر میں وہ ایک بہت ہی خوبصورت روم میں تھی۔۔۔" وہ سب کو نظر انداز کرتی ملزمہ کی جانب پلٹی اور بولی۔۔۔ "جزاک اللہ۔۔۔!! واش روم کہاں ہے...؟ اور خوبورتی سے پوچھا۔۔۔" میم آئے میرے ساتھ۔۔۔ وہ لڑکی بولی۔۔۔ "ایک منٹ آپ مجھے میم نہیں بلائے دیکھئے میں بھی انسان ہوں اور آپ بھی اور ویسے بھی آپ تو میری ہم عمر لگتی ہی تو پلیز آپ میرے نام لے لیا کریں مجھے اچھا لگے گا۔۔۔" مائشانے اس لڑکی سے کہا تھا۔۔۔ "لیکن چھوڑے میں جب تک یہاں ہوں آپ میرے نام سے بلا یا کرے گی۔۔۔" اوکے اس لڑکی نے مائشا کے جانب مسکراہٹ پاس کرتے کہا۔۔۔ "ویسے آپکا کیا نام ہے۔۔۔؟ شا کیرا نے پوچھا۔۔۔" مائشا۔۔۔ "بہت پیارا نام ہے آپکا۔۔۔" وہ بولی تھی۔۔۔ جزاک اللہ۔۔۔!!! مجھے واش روم کا بتادیں مجھے تہجد پڑھنی ہے۔۔۔" ہم مم آئے۔۔۔ "اس نے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اب شا کیرا اسکو روم کو دکھا رہی تھی۔۔۔" ویسے آپکی عمر کیا ہے۔۔۔؟ مائشانے ایک دم ہی شا کیرا سے پوچھا وہ پلٹی تھی اور پھر بہت ہی پرسکون سے جواب دیا چوبیس۔۔۔!! "لیکن آپ تو بہت چھوٹی لگتی ہے مائشا کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔" اچھا آپ عمر چور ہے۔۔۔ اُسکی بات پر شا کیرا مسکرائی

ہممم بس یہ ہی سمجھ لیں۔۔ "آپکی کیا ہے عمر۔۔؟" شاکیرانے پوچھا۔۔ "اس بار انیس کی ہو جاؤں گی۔۔!" "وہہہہہ۔۔" اچھا آپ ریٹ کریں تھک گئی ہوگی آپ۔۔ "شاکیرا نے کہا تھا۔۔ "جی۔۔!! ماشائے بھی گردن ہاں میں ہلادی" شاکیرا جاچکی تھی۔۔ "ماشائے جس چیز سے بچنے کے لیے شاکیرا سے بات کر رہی تھی۔۔" وہ پھر سے ایک بار فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔۔۔۔ "مجبت کی تھی اس نے وہ بھی بنا کسی مطلب کی اسکو وہ چاہ کے بھی نہیں بھلا سکتی تھی۔۔۔" آنکھوں میں آنسوؤں نے ایک سیلاب اکٹھا کر لیا تھا۔۔ ہو برسنے کو تیار تھا۔۔ "وہ آنکھوں سے آنسو پونچتی واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔" اور وہاں جا کر اس نے بن آواز خوب آنسوؤں کو پانی کے ذرائع بہنے دیا۔۔ "جب اُسکا دل کچھ ہلکا ہوا تو اس نے وضو کی تھی۔۔" اور پھر روم میں آئی۔۔ جائے نماز کی تلاش میں اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔ "لیکن کہیں پر بھی جائے نماز اسکو نہیں ملی تھی۔۔" اس نے بیڈ پر سے بیڈ شیٹ اتار کر اسکو بچھائی اور نماز ادا کرنے لگی۔۔۔ "آنکھوں سے بھل بھل آنسوؤں گر رہے تھے۔۔" چہرا سرخ ہو گیا تھا اُسکا۔۔ "اُسکی باڈی رونے کی وجہ سے ہچکولے لے رہی تھی۔۔۔" وہ سجدے میں بہت روئی تھی۔۔ اُس نے سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے "اور فقط اتنا بولی۔ یا اللہ مجھے صبر دیں اے میرے مالک مجھے اس آزمائش میں کامیابی دیں میرے اللہ تو سب

کچھ جانتا ہے "میں بہت گنہ گار ہوں تیرے در کی بھکاری ہوں مجھے اس دنیا کی محبت سے آزاد کر دیں۔۔" مجھے اپنی محبت عطا کر دیں میرے اللہ!

آمین۔۔۔ اس نے چہرے اور ہاتھ پھیرا اور آٹھ کر بیڈ پر آگئی۔۔ "نیند تو اسکو آنی نہیں تھی۔۔" ایک بار پھر وہ پرانی یادوں کو یاد کر کے روتی رہی۔۔ "جو باقی کی رات تھی" وہ اُسکی روتے ہوئے ہی کٹنی تھی۔۔

حال >>>>>>>>

سوئی نہیں آپ۔۔؟ وہ ٹریس پر کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ "تیز تیز چلتی ہوائیں بھی اُسکے اندر کی گھٹن کو کم کر رہی تھی۔۔" شاہزین جو اُسکی وجہ سے لائبریری میں اپنے آفس کا کام کر رہا تھا۔۔ "قریب رات کے تین ہو رہے تھے جب وہ اپنے روم میں آیا۔۔" اس نے روم میں چاروں اطراف میں دیکھا جب اسکو مدیحہ نہیں دکھائی دی تو وہ سیدھا ٹریس پر آگیا۔۔ "مدیحہ کو یوں چاند کو دیکھتا پا کر اس نے ہر بار کی طرح لمبی سانس لی اور مدیحہ کے پاس ٹریس پر بازوں رکھتا اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔" نہیں..! اس نے ایک نظر شاہزین پر کی پھر سے چاند کو دیکھنے لگی تھی۔۔ "کیوں...؟ اس نے پوچھا" یہ آپ پوچھتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔ اس نے تڑک کر جواب دیا۔۔ "اوہ

گوڈ۔۔۔؟ یار میں کیسے تمہیں سمجھاؤں۔۔۔؟ تم مجھے کیوں سزا دے رہی ہو۔" جبکہ غلطی میری کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ آج بہت اُداس اور فکر مند بھی دکھ رہا تھا۔۔۔"

آپکی غلطی ہے" جب مجھے اپنی بہن جیسی بھابی کو ڈھونڈنا چاہیے تھا اس وقت میں شادی کر رہی تھی۔۔۔" میں نے آپکو کہا بھی تھا کہ ایک بات مائشاکا پتہ چل جائے دیں اُسکے باد کر لیتے ہیں شادی" لیکن نہیں آپکو تو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی شادی کی" وہ چیخ ہی تو اٹھی تھی۔۔۔" اچھا اب تم چاہتی کیا ہو۔۔۔؟ وہ آہستہ سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔" مدیحہ نے اُلجھن بھری نظروں سے اسکو دیکھا" اور پھر بولی اگر میں بتا دوں گی تو کیا آپ اسکو مان لو گے۔۔۔؟ وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔ ہوں۔۔۔!! اس نے گردن ہلائی۔۔۔"

ٹھیک ہے تو آپ مجھے طلاق دیں دے۔۔۔" اس نے اُسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔۔" اور شاہزین کی مانو اُسکے زبان سے طلاق جیسے الفاظ کو سن کر ہی جان نکل گئی تھی۔۔۔ اُسکا ہاتھ اٹھا اور مدیحہ کے گالوں پر اپنا نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔" اُسکے سارے بال کھل کر آگے کے جانب آگئے تھے" وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے شاہزین کے طرف دیکھ رہی تھی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے۔۔۔" شاہزین نے اُسکے جنب دیکھا اُسکی آنکھوں میں آنسوؤں کو دیکھ کر اس نے مدیحہ کو اپنے اندر بھینچا تھا۔۔۔" بس اتنا تھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔" آج کے بعد کبھی نہیں بولنا کبھی بھی نہیں" اگر اپنے

پھر کبھی یہ بولا تو میں۔ میں خود کو مار ڈالوں گا۔ "وہ اُسکے سر پر اپنے لبوں کو رکھ دیئے تھے۔" آپ میری جان ہو وہ جان جو اب سے نہیں بلکہ میری سانسوں میں پچھلے تیس سالوں سے بستی ہو میں کیسے آپکو خود سے جدا کر لوں وہ آج مدیحہ اور ایک نیا انکشاف کر رہا تھا۔ "مدیحہ رونا بھول چکی تھی۔" اور حیرت اور الجھن بھری نظروں سے شاہزین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ "اُسکی آنکھوں میں سوالوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔" جن کو وہ زبان سے چاہنے کے باوجود بھی نہیں کر پار ہی تھی۔ "شاہزین نے اُسکی سوال کرتی آنکھوں کو دیکھا تھا" اور پھر مدیحہ کو ٹریس پر پڑی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے اُسکے برابر میں ہی اپنی کرسی کو کھسکا کر بیٹھ گیا۔ "مدیحہ کا ہاتھ تھام کر بولا تھا۔" دیکھو میری جان میں مانتا ہوں جو ہوا اسکو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ "شاہزین نے اچھا نہیں کیا لیکن ابھی سچائی نہیں کھلی کہ شاہزین نے ایسا کیوں کیا ہے۔؟ اور کو ہوا وہ سب ہونا ضروری تھا۔" کیونکہ یہ اللہ نے ہماری قسمت میں پہلے سے ہی لکھا ہوا تھا۔ "اس کو ہمکو ناچاہتے ہوئے بھی قبول کرنا ہوگا۔" کیونکہ یہ ہو چکا ہے۔ "ہوئے ہوئی چیز کو کبھی بدلہ نہیں جا سکتا۔" ہاں اسکو ٹھیک کرنے کی کوشش ضرور کی جا سکتی ہے۔ "ضروری تو نہیں انسان جو چاہے وہ اسکو ضرور ملے۔" ہر کام میں اللہ کی مسلمات ہوتی ہے۔ "اور اس

میں بھی اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہی چھپی ہوگی۔۔۔ "اب جو میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں اسکو بہت ہی تحمل سے سننا۔۔۔"

I hope you understand me

امید کرتا ہوں آپ مجھے سمجھیں گی۔۔۔ "وہ اُسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا تھا۔۔۔ سمجھو گی نہ اب وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔" مدیحہ نے گردن ہاں میں ہلائی اور نظروں کو جھکا لیا۔۔۔ "آنکھوں سے ابھی بھی آنسو بہ رہے تھے۔۔۔"

"مدیحہ آپ کمال چاچو کی بیٹی مہرین آنٹی کی بڑی بیٹی مائٹا گڑیاں کی بڑی بہن ہو مدیحہ کمال شاہ۔۔۔!!"

"شاہ حویلی کی بڑی بیٹی"۔۔۔۔۔

شہزین اپنی بات بول کر ابھی خموش بھی نہیں ہوا تھا جب وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ "اور پتھرائی ہوئی نظروں سے شاہزین کے جانب دیکھا۔۔۔"

"یہ یہ آپ کیا بول رہے ہیں...؟"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے م میں تو سلمان شاہ کی بیٹی ہوں۔۔۔"

"ف پھر کمال انکل کی بیٹی کیسے ہو سکتی ہوں...؟ وہ پتھرائی نظروں سے اسکو دیکھتی
 اٹک اٹک کر بول رہی تھی زبان بھی اُسکا ساتھ دینے سے قاصر تھی۔۔" میری جان
 میں سچ بول رہا ہوں۔۔ وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔ "کوئی ثبوت ہے آپکے پاس۔۔؟ اس
 نے پوچھا" اس سے بڑا کیا ثبوت ہوگا۔۔ اس نے مدیحہ کے جانب دیکھا۔۔

"میں کیسے یقین کروں۔۔؟ وہ آنسوؤں کو پوچھتی بولی۔۔

"ہممم آپ صحیح بول رہی ہے کہ آپ کیسے یقین کریں میری بات پر۔۔؟

وہ پرسوج انداز میں بول رہا تھا۔۔۔

"مدیحہ آپکے پاس آپکی پیدائش کی فوٹو ہے۔؟ اس نے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔!!! اس نے نا سمجھی سے شہزین کے جانب دیکھا۔۔

"کیوں پوچھ رہے ہے..؟ سوال کیا گیا۔۔۔

"ہممم۔۔۔!!" اور بھی کوئی بچپن کی فوٹو نہیں ہے آپکے پاس...؟ وہ بہت غور سے

اسکو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔ مدیحہ کو اُسکایوں دیکھنا اُلجھن سے دوچار کروا رہا تھا۔۔۔ وہ

نظریں جھکاتی بولی۔۔۔

"ہاں ہے تب میں دو سال کی تھی تب کی میری بہت سی پکچر ہے۔۔۔

"اس سے پہلے کی کیوں نہیں ہے۔۔۔؟ وہ جا نچتی نظروں سے مدیحہ کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اُسکے ان سوالوں سے جھنجھلا گئی تھی۔۔۔

"آپ یہ سب پوچھ کیوں رہے ہیں..؟" اور مجھے کیا پتہ کیوں نہیں ہے۔۔۔؟ وہ جھنجھلا

کر بولی۔۔

"اچھا۔۔۔!!!" ویسے کبھی اپنے اپنی موم ڈیڈ سے نہیں پوچھا کہ اُنہونے آپکی پیدائش

کی فوٹو کیوں نہیں لی۔۔۔؟ نہیں۔۔۔!!! "کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی جو میں

پوچھتی۔۔۔

"ہممم...!!! ایک بار پوچھنا ضرور.. وہ اب اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے موم ڈیڈ سے

پوچھے کہ کیوں اُنہونے اُسکے پیدائش کی فوٹو نہیں بنوائی تھی۔۔۔

"آپکے پاس ہے آپکی دو سال کی فوٹو۔۔۔؟" نہیں یہاں تو نہیں ہے۔۔۔ "گھر پر ہے

۔۔۔!! اوکے۔۔۔!!! "ایک منٹ میں آیا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ مدیحہ نے اسکو جاتے

دیکھا اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا آخر یہ کیا ہو رہا ہے اُسکے ساتھ...؟ ایک بہن جو ہر حالات

کو جلدی قبول کر لیتی تھی... وہیں دوسری بہن حالات کو قبول نہیں کر پار ہی

تھی۔۔۔ وہ کہتے ہیں نہ "خون بھلے ہی ہماری رگوں میں ایک ہو" لیکن سوچ شخصیات

سب الگ ہوتے ہے۔۔۔ "کوئی قسمت کے لکھے کو قبول کر لیتا ہے تو کوئی قسمت کے

لکھے کو اپنے مطابق بدلنے کی کوشش میں رہتا ہے.... لیکن فائدہ صرف اُسکا رہتا ہے جو وقت حالات کے مطابق قسمت کے لکھے کو قبول کر لیتا ہے صبر کر لیتا ہے اور اپنے رب کی راضی میں خود بھی راضی ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

آج اسکو مائشا جس حال میں ملی تھی اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اُسکا یہ حال کیوں تھا۔؟ مائشا منہال شاہ جس کا نکاح منہال سلمان شاہ کے ساتھ ہوا تھا۔۔ جہاں تک وہ منہال کو جانتا تھا وہ اتنی جلدی تو ساتھ چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔ "پھر وجہ کیا ہے۔۔؟ کیا ہوا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو یہ الگ ہو گئے۔۔؟" اگر الگ ہو بھی گئے ہے تو مائشا کو اپنے گھر واپس جانا چاہیے تھا "یہ یہاں رات کے اس پہر گھر جانے کے بجائے کیوں روڈ پر تھی؟؟" وہ بھی اتنے خطرناک روڈ پر۔۔؟ وہ ہر ممکن کوشش میں تھا کہ کچھ پتہ چلے لیکن کچھ نہیں پتہ چلا اسکو جب سے وہ روم میں آیا تھا اپنے آدمیوں کو لگا رکھا تھا اُس نے کہ اسکو منہال اور مائشا کے درمیان ہونے والی بات کا پتہ لگا سکے لیکن سب بے سود رہا۔۔ کچھ ہاتھ ہی نہیں لگا۔۔ غصے سے اُسکا بُرا حال تھا۔۔ پریشانی الگ تھی اپنی محبت اپنے عشق کو دیکھ کر دل بیحتیار ہو گیا تھا۔۔ وہ لڑکی اُسکے وجود میں لہو بن کر دوڑتی تھی۔۔ پھر کیسا نہ وہ پریشان ہوتا اُسکے لیے۔۔ وہ سوچو میں اتنا گم تھا کہ کئی بار

دروازہ نوک ہوا تھا۔ لیکن اسکو سنائی ہی نہیں دیا۔۔۔ آخری بار دروازہ نوک ہونے کی آواز اتنی شدید تھی کہ وہ سوچ سے باہر نکلا تھا۔ گھڑی کے جانب دیکھا تین سینتالیس ہو رہے تھے۔۔۔ پھر دروازے کے جانب دیکھ کر بولا۔۔۔

کون...؟" جے میں عالیہ...! جواب موصول ہوا۔۔۔

"کمنگ۔۔۔!!

اجازت دے دی گئی۔۔۔

اندر آنے والی علیہ تھی۔۔۔

بلیک اور سیلورنگ کے لونگ کمیز پہنے اس پر کیپری پہنے سائڈ پر دوپٹہ سیٹ کیے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن مقابل zm تھا وہ کیسے اسکو دیکھتا سکی آنکھوں میں تو صرف ایک ہی عیش نظر آتا تھا۔۔۔

وہ بھی کسی اور کا ہو گیا۔۔۔۔۔ لیکن وہ عیش کبھی دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

"ہیلو جے۔۔۔" ہاؤ آر یو؟؟؟

اُس نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکا دیا جس سے اُس کے بال آگے کی جانب آکر پھر پیچھے چلے گئے تھے۔

وہ چلتی ہوئی اس سے تین چار قدم کے فاصلے پر رُک گئی تھی۔۔۔

Zm

بیڈ پر بیٹھا تھا عالیہ کو دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ یہاں اس وقت؟؟ وہ اُس کے نظر انداز کرتا بولا

"ہممم" وہ دراصل مجھے نیند نہیں آرہی تھی "سوچا باہر لان کا چکر لگاؤں.. " پھر آپکے روم کی لائٹ آن دیکھی تو یہاں چلی آئی۔۔۔

"آئی ایم سوری!!" اگر میرا آنا آپکو اچھا نہیں لگا تو میں واپس چلی جاتی ہوں...

وہ ایکٹ کرتی بولی۔۔ "نہیں نہیں!!!" ایسی بات نہیں ہے بس میں نے اسے ہی

پوچھ لیا۔۔

وہ جلدی سے وضاحت دیتے بولا. "کوئی بھی zm کا یہ روپ دیکھ کر یہ نہیں بتا سکتا

تھا کہ یہ ورلڈ کینگسٹر ہے "بیٹھیے۔ اُس نے عالیہ کو بیٹھنے کا کہا۔ "تھینک یو!! وہ بولتی

سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئی اور اُس کے روم کا جائزہ لینے لگی۔۔

بلاشبہ اُس کا روم اُسکے نام کی طرح بے حد خوبصورت تھا۔۔۔

بلیک اور گرے تھیم کا یہ کمرہ ایک جانب جہاز سائز بیڈ تھا 'بیڈ کے برابر میں ڈر اور تھے جن پر لیپ رکھے ہوئے تھے 'دائیں جانب ڈریسنگ ٹیبل تھی۔۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے والی پوری دیوار کانچ کی تھی جن پر بہت ہی خوبصورت پرنٹ لگے ہوئے تھے وہ بھی بلیک اور گرے تھیم کے ہی تھے پورا کمرہ نفاست سے سجھایا گیا تھا۔ اس روم میں جو چیز بہت الگ سے تھی وہ تھی ایک بول سیلف جو بہت الگ سے بالکونی میں کھلنے والی دیوار پر تھی 'وہ براؤن رنگ کی ووڈ سے بنی ہوئی ایک بول سیلف تھی۔۔ "چھوٹی سی یہ نوک سیلف جن پر طرح طرح کی بہت ہائی خوبصورت بگس رکھی گئی تھی 'اُن سب کے درمیان ایک بک بہت ہی خوبصورت تھی ریڈ اور گولڈن رنگ کی یہ کتاب ایسی لگتی تھی جیسے کتاب نہیں بلکہ کوئی مجسمہ ہو وہ روم کا بہت ہی باریکی سے جائزہ لے رہی تھی جب zm نے اسکو مخاطب کیا۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟؟ وہ چونکی اور بولی "نہیں نہیں بس آپ کا روم دیکھ رہی تھی" ماشا اللہ آپ کا کمرہ بہت ہی پیارا ہے۔۔۔ وہ اس روم کو سراہتے ہوئے بولی

"تھینک یو!!"

"موسٹ ویلکم!!! وہ سر کو ایک ادا سے خم کرتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

"بائے داوے" آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں؟؟ "کیا ہوا؟" سب خیریت تو ہے؟

"ہممم سب ٹھیک ہے" بس ایسے ہی بیٹھا بیٹا سوچ رہا تھا۔ "ہنننن !!!"

ویسے سوچے مت سب ٹھیک کر دیگا اللہ "انشاء اللہ یہ سننا تھا کہ zm کے چہرے پر ننھے ننھے پسینے کی بوندیں۔ آگئی تھی۔ ایک ڈراہیک خوف سا وجود میں گردش کر گیا تھا "چہرے کے نارمل تاثرات جو ابھی بہت اچھے تھے اب وہ غصے میں تبدیل ہو گئے تھے۔۔۔"

اُسے zm کے چہرے کو دیکھا جہاں صرف اور صرف سختی تھی آنکھوں میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے "گیٹ آؤٹ۔۔۔!! وہ چلایا وہ اُسکے غصے کو دیکھ کر ہی خوفزدہ تھی۔ اُسکی حالت عالیہ سے چھپی نہیں تھی۔۔۔ "آپ۔۔۔ وہ کچھ بولتی وہ پھر سے دھاڑا "جاؤ یہاں سے ایک بار کاسنائی نہیں دیتا آپکو۔۔۔ وہ اس پر ایک نظر مارتی وہاں سے اس انداز سے دوڑتی ہوئی نکلی تھی جیسے رورہی ہو۔۔۔"

وہ چلی گئی تھی۔۔۔ اور zm اپنا ڈرا اور غصہ کم کرنے کے لیے روم کا چکر لگانے لگا تھا۔۔۔ لیکن اُسکا غصہ تھا کہ کم نہیں ہو رہا تھا وحشت اور بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنے روم سے منسلک ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔"

وہ بھاگتی ہوئی اپنے روم میں آئی کمرے کی لائٹ بند کی اور دروازے کو اچھے سے لاکڈ کیا۔۔۔ وہ ایک بہت اچھی ہیکر تھی۔۔۔ ہاتھ میں تھامی ڈیوائس کو اوپن کیا۔۔۔ اور پھر کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اس نے وقت دیکھا رات کا تین پچپن کے قریب ہو رہے تھے۔۔۔ "میرے پاس کل دس منٹ ہے۔۔۔ وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔۔۔ جلدی سے اینٹرپریس کیا پورے بنگلے کے کیمرے دس منٹ کے لیے بند ہی گئے تھے۔۔۔ بس اُسکی چپ جو وہ روم کو دیکھتے وقت صوفے پر لگادی تھی وہ ایکٹو کی اور zm کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ ڈریسنگ روم سے جب واپس آیا تو اُسکے ہاتھ میں ایک چابی تھی وہ اس چابی کو گھماتے ہوئے سیلف کی جانب بڑھا پھر ہاتھ میں تھامی چابی کو اوپر کیا سیلف میں رکھی وہ ریڈ بک کو ایک ہاتھ سے دوسری جانب سرکایا تھا اُس نے۔۔۔ بک کے پرے سرکتے ہی وہاں ایک باکس نما بڑا سا ہول دکھایا سب عالیہ بہت غور اور باریکی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اُسکی یہ ڈیوائس باقی دو آفیسرز سے جو انٹ تھی۔۔۔ تو وہ آفیسرز بھی اسکو دیکھ رہے تھے۔۔۔ zm نے اس ہول میں چابی والا ہاتھ اندر کے جانب دیا تھا اور پھر چابی کو لگا کر اس نے وہ ہاتھ ہلکا سے گھمایا جس سے وہ سیلف تھوڑی خود بخود سائڈ میں ہوئی تھی۔۔۔ ایک راستہ اس میں سے نظر آیا تھا۔۔۔ یہ عالیہ کے لیے بالکل بھی نیا نہیں

تھا۔۔۔۔ کیونکہ zm جیسے ورلڈ گینگسٹر کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی۔۔۔ اکثر ایسے گینگسٹر کے پاس ایسی خوفیاں جگہ لازمی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ لوگ ایسی جگہوں میں اپنے ثبوت وغیرہ چھپاتے تھے۔۔۔ یہ ساری کارروائی صرف دس منٹ کی تھی وقت ختم ہوا اسکی ڈیوائس بند ہو گئی تھی اور کیمرے آن ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے بلیو ٹوٹھ کو پریس کیا "ہیلو سر اب کیا حکم ہے آپکا میرے لیے...؟ اس نے پوچھا۔۔۔" اب آپکو کسی بھی طرح سے اس روم کی تلاشی لینے ہے "جو بھی س ڈاکیومنٹ آپکو ملے اسکو وہاں سے اور بیجنل کاپی ہمیں بھیجو اور وہاں جعلی رکھ دو ایک اور بات zm کو بالکل بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔" اوکے سر!! وہ فرما برداری سے بول کر کال کاٹ چکی تھی۔۔۔۔" اب اسکو آگے کالجیہ عمل طے کرنا تھا۔۔۔۔ اُس نے سامان کو اٹھا کر اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالا۔۔۔ اور لیٹ گئی کیونکہ صبح کو اسکو شاپنگ پر جانا تھا۔۔۔

اگلے دن کی صبح بہت نکھری نکھری سی تھی۔۔۔ گرمیوں کی صحرا جیسی تپتی دھوپ گرمی کی وجہ سے لوگوں کا بُرا حال کر رہی تھی معمول کے مطابق سب ہی اپنے اپنے کام کر رہے تھے۔ کوئی اپنی مزدوری تو کوئی آفیس میں بیٹھاپی سی پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ آج کی ہماری نئی نوجوان نسل اپنی زندگی کا ایک حصہ گزارنے کے لیے یونیورسٹی جا چکے

تھے۔۔۔ چھوٹے چھوٹے بچے اسکول میں اپنی ٹیچر کا سر کھا رہے تھے۔۔۔۔ ہر شخص چاہے چھوٹا ہو یا بڑا سب کام ہی کر رہے تھے۔۔۔ آج کا دور ایسا ہو گیا کہ کوئی بھی تو فری نہیں ہے۔۔ سب ہی کام میں اس قدر مشروف ہے کہ کسی کو کچھ نہیں پتہ کہاں کیا ہو رہا ہے؟ کون مر رہا ہے کون جی رہا؟؟ یہ تو بھلا ہو سائنس دانوں کا جنہوں نے اس مشروفیات کی غرض کی دنیا میں ٹی وی کو بنا دیا تاکہ لوگوں کو کہیں نہ جانا پڑے اور گھر بیٹھے ہی پوری دنیا کی انفارمیشن ملتی رہے۔۔۔ وہ شاپنگ کے لیے آئی تھی۔۔ بی اماں کو وہ بتا کر آئی تھی کہ وہ شاپنگ پر جا رہی ہے۔۔ شاپنگ تو صرف ایک بہانہ تھا۔۔۔ اسکو آج ایک بہت ضروری میٹنگ اٹینڈ کرنی تھی۔۔ اب جب وہ میٹنگ تو اٹینڈ نہیں کر پائی تو وہ اب ریسٹورنٹ میں بیٹھی کسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔ اس نے zm کا یقین اس قدر پختہ کیا ہوا تھا اپنے حوالے سے کہ وہ اسکو کہیں آنے سے نہیں روکتا تھا اسکو zm کے چار مہینے گزر گئے تھے۔۔۔ آج بھی اسکو وہ دن یاد تھا جب zm کے گھر اُسکی پہلی صبح تھی۔۔۔ وہ بعد سے اٹھی ہی تھی جب دروازہ کھولتی ایک ملازمہ اندر آئی وہ اُسکے سامنے یہ تو شو نہیں کر سکتی تھی کہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ ہے تو وہ بھی zm کی ملازمہ ہی وہ جیسے ہی بیڈ سے اٹھ کر واشروم میں جانے لگی تو اسکو ایک دم سے چکر آیا وہ اس سے پہلے گرتی جب دو ہاتھوں نے اسکو مضبوطی سے تھاما "دیکھ کر

آہستہ سے۔۔۔ "اور آپ کیا کھڑی کھڑی میرے منہ کو دیکھ رہی ہے؟؟ دکھائی نہیں دے رہا ان کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے اور اپنے ان کو انہی کے حال پر چھوڑ دیا وہ ملازمہ پر چلا گیا۔۔۔ عالیہ جو اسکو پکڑے کھڑی تھی سہم کو وہ جھٹکے سے دور ہوئی اُس سے۔۔۔ zm نے جب اسکو خود سے یوں سہم کر دور ہونا محسوس کیا تو اُس نے اپنی آواز کو نرم اور آہستہ کرتے بولا "آئندہ کبھی ایسی غلطی نہیں کیجئے گا جائے اب یہاں سے.. پھر وہ عالیہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔ "سوری... "آپ ٹھیک ہے..؟ عالیہ نے اسکو بہت غور سے دیکھا اور دل میں ایک دم گواہی دی کہ "یہ شخص بلا وجہ تو کسی کو نکسان نہیں پہنچا سکتا... کچھ تو ماضی ہے اسکا اب وہ پکارا ادہ بنا چکی تھی۔۔۔ کہ اس شخص کا ماضی وہ جان کر رہے گی۔۔۔۔ "جی!! وہ فقط اتنا بولی تھی "او کے!!" آپ فریش ہو جائے جب تک میں اماں کو بھیجتا ہوں.... "جو بھی پر و بلم ہے آپ انکو بتا سکتی ہے۔۔۔ عالیہ نے گردن ہاں میں ہلا کر ہاتھ روم کے جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ بھی روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

"اوائے میڈم کیا حال ہے؟؟ وہ اس آواز پر اپنے خیالوں سے چونکی تھی "بھئی آج کل بہت انجئے کر رہی ہو۔۔۔ شہر یار اُسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتا شوخی سے بولا۔۔۔ عالیہ

نے جب اسکو دیکھا تو حلق تھا کڑوا ہو گیا۔۔۔ "تم؟؟؟" تم کو کس پاگل نے بھیج دیا؟؟؟ وہ غصے سے چلائی۔۔۔ "ہاھاھاھا"

seriously ...

ہاھاھاھا "تمہیں ایسا لگتا ہے کہ سر پاگل ہے؟؟؟" ٹھیک ہے!! "میں سر کو فون کر دیتا ہوں کہ سر آپکی مس عالیہ بول رہی ہے کہ "کس پاگل نے مجھے یہاں بھیج دیا؟؟؟ وہ مسکراہٹ دباتے موبائل کو نکلنے لگا تھا "ارے ارے یہ میں نے کب کہا؟؟؟ اچھا وہ تو میں تمہیں دیکھ کر ایکساٹڈ ہو گئی تھی اس لیے زبان پھسل گئی۔۔۔ عالیہ نے اسکو دیکھ کے آنکھیں پٹیٹا کر کہا "ہاھاھاھا" تم کب سے مجھے دیکھ کر ایکساٹڈ ہونے لگی ہو؟؟؟ آئی کین بلیوڈیٹ۔۔۔ وہ چیئر سے سرٹیکاتے ہوئے بولا وہ آج اتنے دن بعد اسکو دیکھ رہا تھا تو یہ موقع کیسے چھوڑ دیتا اسکو سکون ملتا تھا اسکو پریشان کرنے میں "ویسے تم لڑکیاں ہوتی بہت ڈرپوک ہو... وہ آنکھ دباتے بولا۔۔۔

"Ohhhhhh really.....

آپکی انفارمیشن کے لئے اگر ہم ڈرتی نہ تو کوئی جھانسی کی رانی ہوتی نہ جھودھابائی ہوتی اور نہ ہی رضیہ سلطانہ ہوتی سمجھے۔۔۔ اس نے بھی جیسے حساب برابر کیا "اور اب مجھے ہی دیکھ لو میں اگر ڈرتی تو یہاں zm جیسے ورلڈ کینگسٹر کے درمیان نہیں ہوتی.. وہ

اکڑ کر بولی۔۔۔ "اچھا اب وہ کام کرو جس کو کرنے آئے ہو... وہ بولی" "ہمممم... اس نے ایک میموری اُسکے جانب بڑھائی پھر بولا۔۔۔ "یہ میموری ہے" اسکو اپنے zm کے روم میں ایسی جگہ لگانی ہے جہاں اسکو پتہ نہ چلے۔۔۔ ٹھیک میں کر دنگی۔۔۔ یہ لو اس میموری کو سر کو دے دینا" اور یونس بولنا کہ میں بہت جلد سارے ثبوت اُنکے حوالے کر دوں گی" او کے اب میں چلتی وہ کھڑی ہوتی بولی وہ جانے لگی تھی جب اُس نے آواز دی۔۔۔ "سنو...!! وہ پلٹی وہ کچھ وقفہ بعد اسکو دیکھتے بولا۔۔۔ "اپنا خیال رکھنا۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائی" آپ بھی۔۔۔ اور ریسٹورینٹ سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ وہ وہاں کھڑا اسکو دیکھتا رہا جب تک وہ اُسکی آنکھوں سے او جھل نہیں ہوئی۔۔۔ پھر وہ بھی کچھ ٹائپ کرتے ہوئے بل پے کیا اور چلا گیا کسی نے یہ منظر بہت غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ کون تھا وہ شخص جس نے انکو دیکھا تھا؟؟

وہ دو بجے کے قریب zm کے بنگلے میں وہ واپس آئی تھی۔۔۔ چہرے پر اُداسی کے تاثرات سجھائے وہ اپنے روم میں آئی.... اُداسی چہرے پر ایسے لائی ہوئی تھی کہ جیسے برسوں سے یہ ہی بہت اُداس ہو۔۔۔ وہ شاپنگ بیگ کو بیڈ پر پھینک کر شاور لینے چلی

گئی۔۔ اتھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم سے شاو ر لے کر نکلی۔۔ سفید اور گلابی رنگ کی سلوار سوٹ زیب تن کیے بالوں کو یوں ہی کھلا چھوڑے گلے میں دوپٹہ ڈال کر وہ اپنے روم سے باہر نکلی۔۔ بی اماں بی اماں وہ چلاتی ہوئی کچن میں آگئی وہاں ساکیر کافی تیار کے رہی تھی شاید۔۔ "ساکیر اس کے لیے بنا رہی ہو کافی۔۔؟ وہ سیلف پر بیٹھتی ہوئی پاس رکھی باسکیٹ میں۔۔ سے ایک اپیل اٹھاتی ہوئی بولی۔۔ "وہ عالیہ بی بی" صاحب کے لیے... "اوہہ.. تمہارے صاحب ابھی تک نہیں گئے...؟ وہ درمیان میں اُسکی بات کاٹتے ہوئے اُسے پوچھا... "کیا مطلب بی بی جی...؟ ساکیر نے پوچھا "وہ آئی مین کہ اس وقت تک تو آپ کے صاحب چلے جاتے ہیں نہ!!! وہ سٹیٹائی تھی۔۔ "اچھا!! وہ ایک بار پھر کافی کو فینٹے میں لگ گئی "نہیں بی بی جی" آج وہ کہیں نہیں جا رہے ہیں بلکہ آج وہ پورا دن گھر پر رہنے والے ہے.. سکیر نے بتایا وہ چونکی تھی "کیوں..؟ سوال کیا گیا.. "مجھے نہیں پتہ" کیا پتہ مائشا بی جی کی وجہ سے نہیں جا رہے ہو.. ساکیر اندازہ لگا کر جواب دیا تھا۔۔ "کون مائشا؟ اس نے حیرت سے پوچھا "صبح تک تو یہاں کوئی نہیں تھا...؟ وہ اندازہ لگا رہی تھی۔۔ بی بی جی وہ اصل میں صاحب جی انکورات میں لے کر آئے تھے قریب تین بجے۔۔ "وہ صبح سب کے درمیان نہیں آئی تھی" تو صاحب جی نے اُنکے اور اپنے لیے وہیں اُنکے روم میں کافی منگالی۔۔ اب ساکیر کافی کو مگ میں

ڈال رہی تھی۔۔۔ ہنسن۔۔ "آپ لیگی کافی سکیرانے پوچھا" نہیں تم جاؤ۔۔ اُس نے منا کرتے ہوئے اسکو جانے کا کہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اپیل کو وہیں سیلف پر رکھتی وہ اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین

وہ سو کر اٹھا تھارات دیر سے سویا تھا تو وہ اب دیر سے ہی اٹھا تھا۔ اُس نے آج کہیں نہیں جانا تھا اس لیے بے فکر ہو کر سکون کی نیند لی۔۔۔ آج اتنے سالوں بعد جو سکون اسکو میسر ہوا تھا یہ اُسکے لیے حیرانی کا باعث بن گیا۔ بنتا بھی کیوں نہ جو شخص اتنے سالوں

بعد سکون محسوس کر رہا ہوا اسکے لیے تو یہ حیرانی کی ہی بات تھی۔۔ اُس نے آنکھیں مسلتے ہوئے گھڑی کے جانب دیکھا جو دوپہر کے دو بجنے کا پتہ دے رہی تھی۔۔ اُسکی پٹ سے آنکھیں کھلی "میں اتنی دیر تک سوتا رہا کیا؟ وہ بالکل بچوں کی طرح بولا۔۔ اور پھر جلدی سے بیڈ سے نیچے اتر کر با تھر روم کے جانب بھاگا۔۔ کیونکہ اسکو جلد سے جلد مائشا سے ملنا تھا تبھی تو اُس نے آج کا سارا کام کینسل کیا تھا۔۔ پندرہ منٹ میں وہ بالکل تیار تھا۔۔ وہ ایک نظر اپنی تیاری پہ مار کر روم کو لاکد کرتا باہر نکل گیا۔۔ وہ سیدھا لاؤنج میں آیا تھا۔۔ وہیں اُسکی ملازمہ سا کیرا مل گئی تھی۔۔ "سا کیرا!!! اُس نے اپنی ملازمہ کو مخاطب کیا "جی صاحب!! وہ سیدھی کھڑی ہوتی سر جھکا کر بولی۔۔ "مائشا نے بریک فاسٹ کیا..؟ نہیں صاحب جی ہم انکو بلانے گئے تھے لیکن صاحب جی اُس وقت مائشا بی بی جی سو رہی تھی۔۔۔" "ہممم اوکے تم جاؤ دو کپ کافی بنا کے مائشا کے روم میں ہی لے کر آجانا۔۔۔ وہ حکم دیتا مائشا کے روم کے جانب چل دیا۔۔ وہ مائشا کے روم کے سامنے جا کر رُکا تھا۔۔ اور دروازہ نوک کرنے لگا ٹک ٹک ٹک ٹک.... اُس نے نوک کر کے ابھی اپنا ہاتھ نیچے ہی کیا تھا جب دروازہ کھلا تھا۔۔۔ کالے سلوار سوٹ میں ملبوس وہ چہرے پر دوپٹہ حجاب کی طرح اوڑھے آنکھیں سرخ لال ہو رہی تھی اُسکی آنکھیں رونے کا پتہ دے رہی تھی۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی بھی روئی ہو۔۔ وہ۔

اس حالت میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ "کئی لمحہ وہ اسکو بنا پلکیں چھپکائیں دیکھتا رہا۔۔۔ پھر خود کو کمپوز کرتے بولا۔۔۔ "کیا میں اندر آسکتا ہوں..؟ اجازت طلب نظروں سے پوچھا گیا تھا۔۔۔ ماٹھانے اسکو اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔ وہ ایک جانب سے نکلتا ہوا اندر آیا تھا۔۔۔ پھر روم کا جائزہ لیتے بولا "نیند کیسی آئی آپکو...؟" "آئی مین کہ آپ کو کوئی پروبلم تو نہیں ہوئی۔۔۔ وہ روم کے اطراف میں نظریں دوڑاتا بولا تھا۔۔۔۔۔ "الحمد للہ...!! وہ بس اتنا ہی بولی ...

Zm



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اُسکے جانب دیکھا اور پھر بولا۔۔۔

"یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟؟ جو ابھی اپنے بولا ہے..."

ماٹھانے اُسکے طرف ایسے دیکھا جیسے اُسکے دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔۔۔

مطلب چھ سات فٹ کا لمبا چوڑے شخص کو الحمد للہ کا ہی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے آپ..؟"

"سچ میں مجھے نہیں پتہ اپنے یہ بولا کیا ہے۔۔۔؟ مجھے یہ لینگوئج نہیں آتی۔۔۔ وہ بے

بسی سے اسکو دیکھتے وضاحت دے رہا تھا۔۔۔

"آپکو الحمد للہ کا مطلب نہیں پتہ...؟ اُس نے تصدیق کی تھی۔۔۔" نہیں Zm !!!

نے گردن نہ میں ہلائی... "فائن !!!" اس کا مطلب ہوتا ہے کہ "اللہ تیرا شکر ہے.."

ہمیں ہر بات میں ہر کام میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔۔۔ وہ اس بات سے بے خبر بول رہی تھی کہ اللہ کہ نام سن کر مقابل کی کیا حالت ہو رہی ہوگی۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی اللہ کے نام کے آگے اسکو کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔۔۔ ہر چیز سے بے خبر ہوئے وہ بس اللہ کی بات میں مشغول ہو جایا کرتی تھی اپنا غم اپنے ساتھ ہوئی زیادتی ہر چیز کو ہی تو اس نام کو لے کر بھول جاتی تھی وہ۔۔۔ "بس !!! وہ آواز آہستہ کرتے چلایا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ نام سننا اب اُسکے بس کی بات نہیں تھی جب برداشت سے باہر ہوا تو وہ چل ہی اٹھا۔۔۔ مائشا خاموش ہوتی آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔" اور مت لے یہ نام میرے آگے۔۔۔ نہیں سنا جاتا مجھ سے یہ نام اور۔۔۔ وہ تھوڑا آہستہ سے بڑبڑایا آواز اتنی ہلکی تھی مائشا کے کانوں تک بمشکل ہی پہنچی ہو۔۔۔ مائشا کو حیرت ہوئی اُسکی بات کو سن کر۔۔۔ پھر غور سے اس سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو ہر لحاظ سے بہت خوبصورت تھا۔۔۔ لیکن ان سب کے باوجود بھی مائشا کو اس میں ایک کمی سے لگی تھی۔۔۔ "کیا تھی وہ کمی..؟ جس کو وہ پہچان نہیں پارہی تھی۔۔۔" آپ کیوں نہیں سن سکتے اللہ کے نام کو..؟ اُس نے پوچھا۔۔۔ zm نے اس لڑکی کو دیکھا جو اس سے پوچھ رہی

تھی کہ "وہ کیوں نہیں سننا چاہتا اس نام کو۔۔؟ آج تک کسی نے یہ سوال اُس سے نہیں کیا بلکہ کوئی اتنی ہمت اپنے اندر رکھتا ہی نہیں تھا جو zm جیسے شخص سے سوال کر سکے۔۔۔" میں بس نہیں سننا چاہتا وہ بولا۔۔۔ "وجہ..؟ ایک بار پھر پوچھا گیا۔۔۔"

اچھا ویسے ایک بات بتاؤ سب اس نام کو کیوں لیتے ہے۔۔؟ اُس نے اللہ کا نام لینے سے گریز کیا۔۔۔ نہ جانے وہ اس نام سے گھبراتا کیوں تھا۔۔؟ ماٹھا ملکے سے مسکرائی "جیسے اُسکے اس سوال پر اسکو افسوس ہوا ہو" جو شخص اس پاک ذات کے ہاتھوں سے بنا ہو جو اس پاک ذات کے حکم کی وجہ سے ہل رہا ہو "وہ کیسے ایسے سوال کر سکتا ہے۔؟ ماٹھا نے سوچا پھر ایک لمبی سانس خینچتی بولی۔۔۔ کیونکہ وہ نور ہے دلوں کا سکون روح کا تسکین دینے والا، جاننے والا، دینے والا، رحم کرنے والا، صبر دینے والا، اتنا بڑا کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہیں کر سکتا وہ بے لوث محبت کرنے والا ہے انسان ایک بات ساتھ چھوڑ سکتا ہے لیکن اُس نے زم کے جانب دیکھا پھر بولی "لیکن وہ نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ اپنے بندوں سے دنیا کے ہر انسان یہاں تک کہ ماں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ وہ بول کر رکی تھی۔۔۔۔۔" اچھا!! "وہ یہ کر سکتا ہے لیکن میں نہیں مانتا..؟ وہ نفی کرتا بولا "ویسے میں آپکو زیادہ نہیں جانتی نہ میرا آپس ایسا کوئی رشتہ ہے" پھر بھی میں ایک اللہ کی بندی ہوں محمد ﷺ کی اُمتی۔۔۔" اس ناطے سے میں آپکو ایک

شرط لگا سکتی ہوں۔۔ وہ یہ سب باتیں اسکو دیکھتے بول رہی تھی آنکھوں میں اتنا غرور تھا کہ ایک لمحے کو تو zm بھی سوچ میں پڑ گیا تھا کہ "اس لڑکی کو اس ذات پر اتنا غرور کیوں ہے۔؟" "کون سی شرط..؟ اُس نے اُلجھن سے اُسکے جانب دیکھتے پوچھا۔۔"

شرط یہ ہے کہ آپ صرف ایک بار اللہ کا نام لے کر دیکھو "دیکھنا اس ایک نام سے جس کو آپن سننے۔ کے راودار نہیں ہے نہ پھر اس نام کے بغیر آپ سانس لینا بھی گنہا سمجھو گے۔۔" میں یہ یقین کے ساتھ بول رہی ہوں.... آپکو اتنا یقین ہے۔؟ اُس نے بھنویں اُچکاتے اُس سے پوچھا۔۔ "ہممم..!!" لیکن مجھے نہیں لگتا.. وہ پھر سے نفی کرنے لگا تھا۔۔ وہ کچھ بولتا جب دروازہ نوک ہوا۔۔ اُس نے گیٹ کی جانب دیکھا۔۔ "جہاں سکیر اڑالی لیے کھڑی تھی۔۔ آجاؤ۔۔ وہ اندر آئی اور سامان رکھ۔ کر چلی گئی۔۔"

کیا آپ میرے ساتھ کافی پی سکتی ہے..؟ اُس نے پوچھا "نہیں!!! میں کسی کے ساتھ ایسے نہیں کھاتی۔۔ اُس نے منا کر دیا۔۔ "اچھا بس آج پھر میں بھی وعدہ کرتا ہوں جس پر آپکو بہت غرور ہے اُسکا نام لوں گا۔۔ وہ کچھ وقفہ سوچنے کے بعد بولا تھا۔۔ مانٹھانے اسکو دیکھا ہلکا سا مسکرائی "یعنی بلیک میلنگ وہ بڑ بڑائی تھی۔۔ اور ہاں بولتے ہوئے سامنے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔ zm نے اسکو کافی۔ کاگ تھمایا اور سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ کافی کے سپ لے رہی تھی۔۔ کچھ یاد آنے پر وہ بولی میں

اب جانا چاہتی ہوں۔۔۔ zm " جو اسکو دیکھ زیادہ رہا تھا اور کافی پی رہا تھا اُسکی بات پر اسکو دھچکا لگا تھا۔۔۔ وہ ٹیبل پر مگ رکھتا ہوا بولا "کیا اتنی جلدی..؟" "مممم..... اپنے رات بولا تھا کہ میں اب چلوں آپکے ساتھ... صبح بے شک کہیں پر بھی چلی جاؤں اب صبح سے دوپہر بھی ہو گئی ہے میں جانا چاہتی ہوں وہ بول کر خاموش ہو کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ "لیکن آپ جائیگی کہاں..؟ میں کہیں پر بھی چلی جاؤں گی ہو سٹل وغیرہ بہت ہے۔۔۔ اُس نے بتایا۔۔۔ آپ اپنے گھر بھی تو واپس جاسکتی ہو وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کو دنیا والے گندی نظروں سے دیکھیں۔۔۔ باہر کا ماحول اچھا نہیں ہے" جب اپنے گھر میں انسان کو اپنی عزت کا خطرہ ہو تو پھر وہ باہر والوں سے کیوں ڈرے۔۔۔؟ وہ ایک ٹرانس میں بول رہی تھی جو zm کے اوپر سے ہو کر گزری۔۔۔ آپ یہاں پر بھی تو رہ سکتی ہے۔۔۔ اُس نے اسکو روکنے کی سعی کی جہاں آپ ہو سٹل میں رہے گی یہ سمجھ کر یہی پر رہ لیں کہ یہ ہو سٹل ہی ہے۔۔۔ جب وہ کچھ نہیں بولی تو اس نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں آپکو یہاں کوئی بھی دکتہ نہیں ہوگی۔۔۔ "آپ مجھے روکنے پر کیوں بضد ہے۔۔۔؟ اتنی باتوں کو سن کر مائشانے صرف اتنا پوچھا تھا۔۔۔ zm کے تو الفاظ ہی دم توڑ گئے تھے "وہ میں اس لیے بول رہا ہوں کہ ہمارے ملک کے حالات اچھے نہیں ہے اور ایک تنہا

لڑکی کے لئے تو بلکل بھی نہیں۔۔۔ جب اسکو کچھ نہ سوچھا تو اُس نے یہ بول دیا "کون کہتا ہے میں تنہا ہو؟؟ آئی بروتن کرمانشا نے اس سے پوچھا "کیا مطلب؟؟ آ پکے ساتھ اور کوئی بھی ہے کیا؟ وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا "ہاں ہے میرے ساتھ اور وہ اس پوری کائنات کا مالک...!! وہ مسکرا کر بولی۔۔ zm اُس کا اتنا پختہ یقین دیکھ کر حیران ہو تو تھا۔۔ آپکا اتنا پختہ یقین ہے اُس پر۔۔۔ وہ خوف کی وجہ سے نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ دل تھا کہ بے چین سا ہو رہا تھا سکون اسکو بلکل بھی نہیں محسوس ہو رہا تھا۔ دل اور دماغ پر شعلے بھڑک رہے تھے اُسکے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی اے سی میں بھی پسینے مانشا کو پیل نہیں لگا تھا اسکو پہچاننے میں۔۔ اُسکے بابا اکثر کہا کرتے تھے کہ " پیٹا جس کے دل میں اللہ کا ڈر خوف ہو ذرہ برابر بھی ایمان ہو بھلے ہی وہ لاکھ برا ہو لیکن جب اللہ کا نام اس شخص کے سامنے لیا جائے تو اُسکی پہچان ہے کہ اسکو اللہ کے خوف کی وجہ سے اُسکے ماتھے پر پسینہ آنے لگتا ہے کیونکہ کہیں نہ کہیں اُس شخص کے اندر ایمان کا نور ہوتا ہے۔۔ اسکو چاہے کہ آپ اُسکی مدد کریں اسکو اور اللہ کے قریب کرنے میں " پھر چاہے وہ آپکا رشتے دار ہو آپکی پہچان والا یا کوئی اللہ۔ کا بندہ۔۔ آپکو بنا کسی غرض کے اسکو مکمل اللہ کے طرف لانا ہے۔۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی اللہ شاندا اللہ اس کے ذریعے ہی اُسکی آزمائش کو ختم کر دیں اُسکی سزا کو ختم کر دیں اور وہ جینے کوئی

بہانہ مل جائے۔۔۔ "ٹھیک ہے میں یہاں رہنے کو ریڈی ہوں۔۔۔ وہ اپنا فیصلہ سنا کر خاموش ہو گئی تھی اور zm وہ تو بہت خوش تھا۔۔۔ "شکریہ!! وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔ "نو نیڈ۔۔۔!! اُس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔" آپکو اپنا وعدہ یاد ہو گا جو ابھی کیا تھا۔۔۔ مائشا نے اسکو وعدہ یاد دلایا۔۔۔ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔ پھر بولا کیا آپ مجھ سے دوستی کرو گی۔۔۔؟؟ اُس نے دوستی کی پیشکش دے ڈالی۔۔۔ میں ویسے تو دوستی نہیں کرتی " لیکن چلے آپ سے کر لیتی ہوں وہ بھی مسکرائی تھی۔۔۔ "دونوں ایک دوسرے کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے ایک دل سے مسکرایا تھا تو دوسرا کسی کو دیکھ کر لیکن غم وہ اپنے اپنے نہیں بھولے تھے ان غموں اُنکی بہت سی یادیں وابستہ تھی پھر "کیسے بھول جاتے وہ دونوں اپنے غم؟؟ انسان سب کچھ بھول جاتا ہے لیکن اپنوں کے دیے زخم کبھی نہیں بھول پاتا۔۔۔ مائشا کا صرف ایک مقصد تھا سامنے کھڑے اس شخص کو اللہ کے جانب لے کر جانا۔۔۔ اس شخص نے کچھ نہیں بتایا تھا اسکو لیکن پتہ نہیں کیوں مائشا کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ شخص قسمت کا ستایا ہوا ہے "جیسے اس شخص پر قسمت نے بہت بے رحمی سے وار کیا ہے۔۔۔" لیکن کیا؟؟ اسکو وہ ابھی نہیں جانتی تھی۔۔۔ آؤ میں آپکو اپنی بی اماں سے ملواتا ہوں وہ خوشدلی سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔ "ہممم ضرور!!" لیکن پہلے وعدہ پورا کریں۔۔۔ اُس نے بھی اُسکی ہی انداز میں جواب دیا۔۔۔ اوکے مائی

ڈول وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔ "پھر بولے" وہ اکڑتی ہوئی بولی۔۔۔ اہم آہم۔۔۔!!!

اُسکے اس انداز میں وہ ہنسی اور پھر بولی ویسے مجھے نہیں لگ رہا یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔ zm نے دل ہی دل میں کہا تھا "مانشا میری جان آپکو بلکل صحیح لگ رہا ہے سچ میں ہی یہ ہماری پہلی ملاقات نہیں ہے۔۔۔" بھئی

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ..؟ اب بولے بھی "پھر میں نے آپکی بی اماں سے بھی ملنا ہے۔۔۔ ہاں ہاں بول رہا ہوں۔۔۔ اسکو بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن اس لڑکی کے لئے وہ کچھ بھی کے سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔!...!... "ارے آگے بھی بولے۔۔۔ مانشا نے اسکو ہمت دینی کی کوشش کی آپ کر سکتے ہیں۔۔۔" ال ل ال اہ... اُسکا پورا وجود کانپنے لگا تھا دل تھا کہ بس دھڑکنا بھول گیا تھا دل میں اس قدر آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اسکو لگ رہا تھا گریہ نام اُس نے پھر لیا تو اُسکی عزیز جان چیز اُس سے چھین لی جائے گی "کوشش... آپ کر سکتے ہیں اُس نے آنکھیں بند کر کے ایک دم بول دیا "اللہ

.....!!! نام کے ساتھ ساتھ دل کے بھڑکتے شعلے پ ایک دم فوار سی گری تھی ایک سکون اُسکے وجود میں سرایت کر گیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے برسوں کی بھٹکے ہوئے کو اُسکی منزل مل گئی ہو۔۔۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسووں بہنے لگے تھے۔۔۔ ایک بار پھر نام کو دہراتا نیچے بیٹھتا چلا گیا اور بہت زور سے چلایا۔۔۔ "اللہ.....!!!

ایک بار نہیں کئی بار مرتبہ اُس نے الٹا نام لیا۔۔۔ اور خوشی سے ماٹھا کو خود میں بھیجے
 ول ہی تھا جب ماٹھا بہت رفتار سے اُس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ اور بولی "
 صرف دوست اور ڈکشنری میں ایسے فضول کے کوئی بھی حرکت نہیں ہے پہلی اور
 آخری بار بتا رہی ہوں۔۔۔ اُسکے تاثرات بہت سخت ہو گئے تھے ایک دم۔۔۔ سوری
 سوری مجھے خوشی کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔؟ آئندہ کبھی
 نہیں ہوگا ایسا۔۔۔ وہ شرمندہ دکھ رہا تھا۔ اور پھر گردن جھکاتے بولا۔۔۔ میں آپکو
 اپنی دوست ہونے کی حیثیت سے اپنا ماضی بتانا چاہتا ہوں میں نہیں چاہتا مستقبل میں
 میرے ماضی کی وجہ سے آپکو کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔ آپ میری واحد دوست ہو جو زندگی
 میں پہلی اور آخری ہو۔۔۔ لیکن اس سے پہلے میں آپکو بی اماں سے ملواتا ہوں۔۔۔ چلے
 اُسنے پوچھا اپنی بول کر۔۔۔ "جی!! ماٹھا نے گردن ہاں میں ہلا دی پھر وہ دونوں آگے
 پیچھے ہو کر روم سے باہر بی اماں کے پاس چلے گئے یہ اُنکے پہلی ملاقات میں ہی دوستی کا
 آغاز تھا۔۔۔

عالیان کی ایجوکیشن کمپلیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن وہ اب انڈیا واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔
 "کیوں جاتا وہ انڈیا واپس۔؟ جس کے لیے وہ جانا چاہتا تھا اب وہ تو کسی اور کی ہو چکی

تھی۔۔ اور اس میں ہمت نہیں تھی اپنی محبت عشق کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا۔۔ وہ یہیں پر رہ کر بزنس شروع کر چکا تھا۔۔۔ "داداجان...!! وہ آفس کے لیے تیار ہو کر جب لاؤنج میں آیا تو احسان شاہ کو دیکھتا اُنکے پاس ہی آکر بیٹھ گیا۔۔ اور انکا ہاتھ تھام کر اُنکے بوسہ لیتے گویا ہوا۔۔ "طبیعت کیسی ہے آپکی..؟" بچہ میں ٹھیک ہوں...!!

احسان صاحب نے جواب دیا۔۔ "ہممم آئے ناشتہ کرتے ہیں۔ وہ انکا ہاتھ تھامتے بولا اور انکو سہارا دیتے ڈائنگ ٹیبل تک لایا.. "انکو چیئر پر بیٹھا کر خود بھی اُنکے برابر والی چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔ وہ دونوں خاموشی سے بریک فاسٹ کر رہے تھے۔۔ جب احسان صاحب (داداجان) نے اسکو مخاطب کیا۔۔ "عالیان بچے کب تک حقیقت سے منہ چھپاؤ گے۔۔۔ جبکہ یہ آپ بھی جانتے ہو کہ مائشا گڑیاں کسی اور کی زندگی میں شامل ہو چکی ہے۔" پھر کیوں حقیقت تسلیم نہیں کرتے آپ۔۔؟ وہ ایک پل کو رکا لیکن چہرا ہونز ناشتے کے جانب ہی تھا۔۔ اور کچھ وقفے بعد خود کو کمپوز کرتے بولا۔۔ "داداجان میں حقیقت پسند انسان ہوں" اور میں تسلیم کر چکا ہوں کہ اب مائشا کسی اور کی ہے۔۔ وہ ہی جانتا تھا اپنے اندر اڈتے سیلاب کو کیسے روکا ہوا ہے اس نے۔۔

پھر وہ والا عالیان کہاں ہے..؟ جو کسی دوسرے کو بھی اُداس دکھی دیکھتا تھا تو اپنی باتوں سے اسکو بھی خوش ہونے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔ کہاں ہے۔۔؟ "وہ عالیان جس کے ہر

انداز میں رنگ بکھرتے تھے۔۔۔ وہ کیا جواب دیتا۔۔۔ سچ ہی تو بول رہے تھے دادا جان۔۔۔ "دادا جان عمر کے ساتھ انسان کو اُسکی ذمے داریاں سنجیدہ بنا دیتی ہے۔۔۔ اوئے میری ذمے داری نے بھی مجھے مجبور کر دیا ہے سنجیدہ بننے پر۔۔۔" لیکن ابھی تو بیٹا کوئی ذمے داری آپکے سر پر ہے ہی نہیں ہے۔۔۔؟ ذمے داری تب آتی ہے جب شادی ہو جاتی ہے۔۔۔ بال بچے ایک عدد بیوی ماں باپ ہو ایک بھری ہوئی فیملی کی ذمے داری سر آتی ہے۔۔۔ یہ عمر جس میں آپ ہو اس میں تو بچے خوش مزاج ہوتے ہیں۔۔۔ اور ابھی آپ پر یہ ذمے داری نہیں آئی۔۔۔ "پھر کون سی ذمے داری کی بات کر رہے ہو آپ۔۔۔؟ صحیح معنوں میں اب عالیان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ احسان صاحب سب جانتے تھے اسکو۔۔۔ وہ بھلے ہی انکو کچھ نہیں بتاتا تھا لیکن جس طرح مائشکا نام لینے سے ہی اُسکے چہرے سے محبت کے رنگ پھوٹ پھوٹ کر بکھرتے تھے۔۔۔ احسان صاحب کو رشک ہوتا اپنے پوتے پر کہ وہ مائشکا بہت کھیال رکھے گا۔۔۔ لیکن جب رکسانہ بیگم نے (دادو) نے انکو فون پر مائشکا کے نکاح کی خبر دی تو ایک دن وہ مایوس ہو کر رہ گئے تھے۔۔۔ انہوں نے یہ بات عالیان کو نہیں بتائی۔۔۔ لیکن جب یہ بات عالیان کو پتہ چلی تو اس دن فون پر وہ بھی مائشکا کے منہ سے تو وہ تو سب کچھ ہی بھول گیا تھا۔۔۔ ہنسنا تو جیسے اسکو برسوں ہو ہو گئے تھے۔۔۔

اس واقعہ کو آٹھ مہینے گزر گئے تھے اُس دن کے بعد جیسے عالیاں نے ماٹشا سے بات نہیں کی تھی نہ وہ اپنے اندر ہمت رکھتا تھا۔۔۔۔۔ "داداجان مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ شام میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ وہ نظریں چراتا ہوا اپنا آفیس بیگ اٹھاتا بولا۔۔۔ اور پلٹ کر جانے ہی لگا تھا۔۔۔ جب داداجان کی آواز اُسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ "میں نے نور کا ہاتھ مانگا ہے آپکے لئے۔۔۔ اُمید کرتا ہوں آپ میری بات کی لاج رکھو گے۔۔۔ وہ جھٹکے سے پلٹا اور داداجان کے چہرے کو بے بسی سے دیکھا۔۔۔ جیسے کہنا چاہتا ہوں کہ "داداجان یہ کیا بولا رہے ہیں آپ...؟ پر.....!!" کچھ پرور نہیں۔۔۔۔۔؟؟ آج سے ایک ہفتہ بعد ہم دونوں انڈیا واپس جائے گے۔۔۔ میں بہت ٹھیک چکا ہوں۔۔۔۔۔" اب اور نہیں۔۔۔!! میں اپنے وطن اپنے گھر اپنوں کے درمیان رہنا چاہتا ہوں مانتا ہوں جو گزر گیا وہ میں نہیں لاسکتا نہیں لاسکتا اپنے دودو جگر کے ٹکڑوں کو۔۔۔ لیکن اب میں یہ دودن کی زندگی اللہ میں عطا کی ہے اسکو گوانہ نہیں چاہتا اس دودن کی زندگی کو اپنوں کے درمیان گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ داداجان آنکھوں سے آنسو صاف کرتے بول رہے تھے۔۔۔ جھریاں جدہ چہرا بہت اُداس اُداس اور دکھی نظر آ رہا تھا۔۔۔ "اُس نے دل کو کڑا کیا اور آنکھوں کو قرب سے بند کرتے بہت مشکل سے بول پایا تھا۔۔۔۔۔" جیسا آپکو ٹھیک لگے۔۔۔۔۔ وہ یہ بولتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اور

پیچھے احسان صاحب اُسکی پیٹھ کو دیکھیے گویا ہوئے۔۔۔ مجھے معاف کرنا میرے دوست پُتر مجھے یہ کرنا ہوگا۔۔۔ جانتا ہوں محبت کو بھلانا ممکن نہیں لیکن پیار کا روگ یہ آپکو دیمک کی طرح کھا جائے گا کھوکھلا کر دیگا آپکو۔۔۔ ہمیشہ کے لیے "کبھی روگ نہ لگانا پیار کا" بن جائیگا آپکے لئے۔۔۔ اس لیے میں نہیں ہوتے دیکھ سکتا یہ سب اُنہونے نے اپنی پوروں سے آنسوؤں کو صاف کیے اور ملازم کی مدد سے باہر لان میں چلے گئے۔۔۔ کیونکہ اس وقت احسان صاحب لان میں بیٹھ کر اللہ کے ذکر کرتے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال >>>>>

"وہ بس سوچ کر ہی رہ گیا تھا۔۔۔ صرف ان کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے جن کو اُس نے بڑی مہارت سے چھپا لیے تھے۔۔۔" ارے یہ کیا۔۔۔؟؟ "صرف ان کے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اُسکے پاس آیا۔۔۔ اور پھر بولا۔۔۔ "یہ کیا..؟ دیکھ تیرے ہونٹوں پر کچھ لگا ہے۔۔۔؟ وہ مسکراہٹ دباتے بولا۔۔۔ منہال نے اُسکے جانب دیکھا۔۔۔ "دیکھ تو ذرا... " سچی بول رہا ہوں تیرے ہونٹوں پر کچھ لگا ہے۔۔۔ منہال جب بھی کچھ نہیں بولا تو وہ اُسکے برابر میں اُسکا ہاتھ پکڑتے گویا ہوا۔۔۔ دیکھ نہ یارا اتنی دُور سے میں صرف تجھے بتانے یہ آیا ہوں " کہ دیکھ تیرے ہونٹوں پر کچھ لگا ہے۔۔۔؟ توں کیوں

آیا ہے یہاں توں بھی چھوڑ دے مجھے سب کی طرح ماما کی، بابا کی، مدیحہ کی اور تو اور۔۔۔۔!! اُسکے گلے میں آنسوؤں کا فنڈا اٹک گیا تھا۔۔۔ اور تو اور میں نے اپنی زندگی کو خود سے جدا کر دیا ہے۔۔۔" پتہ نہیں کس حال میں ہوگی میری جان۔۔۔!! وہ سامنے لگے مائشا اور خود میں فوٹو کو دیکھتے بولا ایک آنسوؤں آنکھ سے نکل کر اُسکی ہاتھ کی پشت پر گرا تھا۔۔۔ صرف ان نے اسکو کھینچ کر اپنے گلے لگایا اور بولا۔۔۔ میں بھی مانتا ہوں کہ تو نے مائشا بھابی کی ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔۔۔ لیکن میں جب بھی تیرا ساتھ ہر گز نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ اور ہاں پھپھوں نے تجھکو نہیں چھوڑا وہ تو اکیلے میں بیٹھ بیٹھ کر روتی ہے تیرے لیے اللہ نے دعا مانگتی ہے۔۔۔ راتوں کی نیند تو جیسے اُنہوں نے اپنے اوپر حرام کر لی ماں ہے نہ "نہیں دیکھ سکتی وہ تمہیں اس حالت میں۔۔۔ وہ بول کر خاموش ہوا تھا۔۔۔ اگر انکو مجھ سے اتنی ہی محبت ہوتی تو آٹھ مہینے سے ماما میرے روم میں نہیں آئی اگر محبت ہوتی تو وہ ضرور میرے روم میں آتی۔۔۔ وہ اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے نوچتے ہوئے بولا۔۔۔ "منہال اب کیوں پچھتاوا ہے تمہیں؟؟" مائشا تو تمہارے لیے ایک بد کردار تھی نہ اب ایسا کیا ہو گیا کہ تمہیں ایک دم سے محبت یاد آگئی وہ لڑکی یاد آگئی جو تم سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔ وہ لڑکی جس نے آج تک آج تک کسی غیر محرم کو اپنے سطر تک نہیں دکھایا

وہ کیسے اُس وقت وہ تمہارے لیے بد کردار ہو گئی تھی۔۔۔؟؟ کیا وجہ تھی جو یوں تم نے اسکو اپنی زندگی سے جانے کا فرمان زاری کر دیا۔۔۔ اسکو یوں اپنی زندگی سے نکال کر پھینک دیا جیسے دودھ میں سے مکھی کو نکال کر پھینک دیتے ہیں۔۔۔ اور اس صبر والی کو دیکھو کہ اس نے اففف تک نہیں کی کوئی وجہ نہیں مانگی اور تمہارے حکم کی تعمیل کرتے زندگی سے دُور چلی گئی۔۔۔ یا تو اب تم سبکو کوچ سے آگاہ کرو یا پھر بھول جاؤ اسکو۔۔۔ "پیر پر کلھاڑی کیسے مارتے ہے۔۔۔؟ تم سے بہتر ٹریننگ کوئی نہیں دے سکتا۔۔۔ ایک مشورہ دوں "ایک کام کرو تم ٹریننگ سینٹر کھول لو۔۔۔ جو اُلو ہو گے وہ ضرور تمہارے پاس آئے گے ٹریننگ لینے۔۔۔ صرف ان غصے سے بولا اور منہال خاموشی سے بس اسکو سنتا رہا اور آنسوؤں بہتا رہا۔۔۔ یہ رونے دھونے کا ڈراما بند کرو اور باہر نکل کر دنیا کو دیکھو۔۔۔ موآن کرو "اب پچھتانے سے تو وہ آنے سے رہی..."

ہر بار غلطی تمہاری ہوتی ہے اس لیے گھر والے تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔ پہلے انکل نے اب پھپھپوں نے اگر تمہارا یہ حال رہا تو میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔ وہ کھڑا ہوتا غصے سے بول کر بغیر منہال کو دیکھے روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ یہ تو ایک بہانہ تھا ورنہ صرف ان سے اپنے دوست جیسے کزن بھائی کا حال نہیں دیکھا جا رہا تھا۔۔۔ وہ اسکو اکیلا چھوڑ کر جان بوجھ کر گیا تھا۔ اس بات سے بے خبر اُسکے

یہ الفاظ ایک دوست کو اُس سے دور کرنے کے لیے کافی تھے۔۔۔۔۔ منہال کے کانوں میں صرف ان کے بولے گئے الفاظ بازگست کر رہے تھے۔۔۔ اس کا دم گٹھنے لگا۔۔۔ تو گاڑی کی چابی اٹھاتے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ اور گاڑی کو ہائی سپیڈ پر ڈال دی۔۔۔ آٹھ مہینے سے لے کر آج تک کہ ہر واقعہ فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔ ایک دم آنکھوں کے سامنے مائشکا مسکراتا چہرہ الہرایا اور وہ اس میں کھوسا گیا۔۔۔ یہ لمحہ وہ تھا جب منہال کی گاڑی کے بریک پھیل ہوئے اور سامنے ایک درخت سے گاڑی جا کر ٹکڑا گئی۔۔۔۔۔ گاڑی کے آگے کے حصے میں دھواں آٹھ رہا تھا۔۔۔ کچھ پلوں بعد وہ گاڑی بم کی طرح بلاسٹ ہوئی تھی آگ کے شعلے بڑھک اٹھے تھے اب ہر جانب آگ ہی آگ تھی۔۔۔۔۔ لوگوں کی بھیڑ اکٹھی ہوئی۔۔۔ اور پولیس کو ان فورم کیا گیا۔۔۔۔۔ "کیا منہال مر گیا تھا؟؟ میڈیا نے طرح طرح کی نیوز بنا کر پیش کی۔۔۔ دنیا بھر میں یہ خبر ہوا کی طرح پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔ اس خبر نے سب کو رونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔۔" منہال سپر سٹار فلم انڈسٹریز کے کنگ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔۔۔۔۔ یہ نیوز سب جگہ پھیل چکی تھی۔۔۔ "اب کیا ہوگا...؟ یہ خبر کتنوں کی زندگی تباہ کرے گی۔۔۔؟" "کیا سب کو صبر آجائے گا۔۔۔؟؟ یہ تو اب وقت ہی اپنا معجزہ دکھائے گا۔۔۔"

آٹھ مہینے پہلے»»»»»

مانشا کو یہاں آئے مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ اس دوران وہ بہت کمزور اور بیمار رہنے لگی تھی۔۔۔ صبح کا وقت تھا باہر دھوپ بہت تیز تھی۔۔۔ ہوا کے نام پر پتے بھی نہیں ہل رہے تھے۔۔۔ وہ بی اماں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی بات کر رہی تھی جب عالیہ وہاں آئی۔۔۔

"گڈ مارنگ لیڈیز!!! وہ مسکراتی ہوئی اُنکے پاس ہی بیٹھ گئی "مارنگ پیٹا! بی اماں نے مسکرا کر جواب دیا اور مانشا نے گردن ہلا کر۔۔۔"کیا باتیں ہو رہی بھئی۔۔۔؟ اب وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔"السدکی باتیں مانشا نے جواب دیا۔۔۔ بھئی مجھے بھی بتائے السدکی باتیں وہ خوش اور پر جوش انداز میں اُن دونوں سے بولی۔۔۔ اُسکا یہ انداز دیکھ کر بی اماں اور مانشا دونوں ہی کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔"قربان جاؤں!! میرے السدکتی خوبصورت مسکراہٹ ہے آپکی مانشا.. عالیہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر ایسے بول رہی تھی جیسے یہ مسکراہٹ پہلی بار دیکھ رہی ہو۔۔۔"ماشا اللہ سچ میں آپکی مسکراہٹ بہت پیاری ہے۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اُسکی نظر اتارتی بولی۔۔۔"بی اماں میں تبھی سوچوں یہ زیادہ ہنستی کیوں نہیں۔۔۔؟ آج پتہ چلا ہے کہ یہ اس لیے نہیں ہنستی کیونکہ انکو خطرہ ہے کہیں میری مسکراہٹ کو نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔"

"لیکن ارے ارے ان پیاری محترمہ کو کوئی تو سمجھائے ہم ظالم سماج نہیں ہے۔۔۔"

اُس کا اب ایکٹنگ شو شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔ پھر تینوں ہی ہنس دی۔۔۔۔ بہت اچھی ایکٹنگ کر لیتی ہو مائشانے ہنستے ہوئے اُس سے کہا تھا۔۔۔۔ وہ بس مسکرا کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔۔ بی اماں میں شاپنگ پر جا رہی ہوں آپ جے کو بتا دینا وہ کھڑی ہوتی بولی۔۔۔۔ اور اپنا ہینڈ بیگ اٹھائے باہر کے جانب بڑھ گئی۔۔۔۔ بی اماں کچن میں چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ مائشانے اپنے روم میں آگئی تھی۔۔۔۔ اسکو بہت زیادہ چکر آرہے تھے۔۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی خود کو سنبھالنے کے کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ آنکھوں کے سامنے دشمن جان کا سایا لہرایا اور وہ بے ہوش ہوتی پیچھے کے جانب گر گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مہینے بھر بعد آج لندن سے واپس لوٹا تھا۔۔۔۔ اُس رات سے اگلی صبح ہونے سے پہلے ہی لندن آ گیا تھا۔۔۔۔ اُس نے جیسے ہی انڈیا میں اپنا قدم رکھا ایک یاد تلخ حقیقت فلم کی طرح سامنے چلنے لگی۔۔۔۔ وہ انکو ذہن سے جھکتا آگے بڑھا موبائل کو آن کیا تبھی دھڑا دھڑا میسج کی لائن لگ گئی۔۔۔۔ اُس نے ایک میسج اوپن کیا جہاں ایک ریسٹورینٹ کا ایڈریس تھا۔۔۔۔ پھر دوسرا اوپن کیا جس میں کسی نے کہا تھا کہ آج رات بارہ بجے اس ریسٹورینٹ میں آ جانا بہت زبردست نیوز ہے۔۔۔۔ آپکے لئے۔۔۔۔ یہ کوئی اناؤن نمبر تھا جس سے یہ میسج آرہے تھے اسکو۔۔۔۔ "کون ہے؟؟ یہ اور کیا نیوز ہو سکتی ہے۔۔۔؟"

کہیں کوئی ٹریپ تو نہیں؟؟ وہ خود سے اندازے اُکھڑ رہا تھا۔۔۔ "مجھے جانا چاہیے۔۔۔ وہ ایک فیصلہ لیتا ہاتھ میں پہنی واچ میں وقت دیکھا سات بج کر سینتالیس منٹ ہو رہے تھے۔۔۔ ابھی تو بہت وقت ہے تب تک میں گھر جاتا ہوں وہ پارکنگ اریا میں آ گیا جہاں اُسکا ڈرائیور اُسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ اب وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔۔۔ اس بات سے بے خبر گھر جا کر اُسکے لیے سوالوں کی ایک تعداد لگی تھی جو اُسکے منتظر تھے۔۔۔ جن کے جواب اسکو دینے تھے۔۔۔



اچھا ہوا میں یہیں تو چاہتی تھی۔۔۔ صائمہ بیگم فون پر شاہزیب سے بات کر رہی تھی۔۔۔ تم نے صحیح کیا شاہزیب بیٹا شاہزیب ایک تم ہی تو ہو جو اپنی ماں کی پرواہ کرتے ہو۔۔۔ ورنہ شہزین، عالیان دونوں تو بس چاچی چاچی اور ماٹھا ہی تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔۔۔ انہیں ان کے علاوہ کوئی نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ کچھ لوگ کتنے بے رحم ہوتے ہیں اور ضدی بھی جب تک انکو ٹھوکر لگ کر نیچے نہیں گر جاتے انکو عقل نہیں آتی۔۔۔ ایسی ہی صائمہ ملک شاہ تھی۔۔۔ اب کیا کرنے کا ارادہ ہے بیٹا تمہارا۔۔۔ صائمہ بیگم نے شاہزیب سے کہا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کوئی اُنکی بات بہت غور سے سُن رہا

ہے۔۔۔۔ "میں ایک رائے دوں وہ کچھ بولتی ہوئی بولی۔۔۔۔" "ہممم دو ماما...
 شاہزیب نے اجازت دی۔۔۔ ایک کام کرو بیٹا اس منسوس کو ڈھونڈ کر ختم کر ڈالو میں
 نہیں چاہتی کہ کمال شاہ کی نسل اس دنیا میں رہے ایک کو تو میں نے اس منسوس کی
 پیدائش پر ختم کروا دیا تھا۔۔۔۔ لیکن اسکو نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔ اب یہ کام تم کرو اور
 ختم کر ڈالو اسکو۔۔۔۔ مار ڈالو وہ ابھی کچھ اور بھی بولتی کسی نے انکا کندھا پکڑ کر اپنے
 جانب کیا اور ایک زوردار تھپڑ انکی آگے بولنے والے الفاظوں کو وہیں کا وہیں روک دیا
 تھا۔۔۔۔ "الف.....!!! ایک اور الفاظ نہیں۔۔۔۔ کون تھا وہ شخص جس نے صائمہ
 بیگم کو تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"منہال!!! "داسپر سٹار فلم انڈسٹریز کے کنگ اب اس دنیا میں نہیں رہے وہ لاؤنج
 میں بیٹھی بار بار چننیل بدل رہی تھی۔ "دل تھا کہ ایک خوف کی وجہ سے دھڑکنا بھول
 گیا تھا۔ اسکو سانس نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ حد سے زیادہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ خوف
 بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔ "ایسا لگ رہا تھا جسے کچھ بہت بُرا ہونے والا ہے۔۔۔۔ ایک دم بن
 موسم کی موسم بدلہ آسمان میں گھسنے کالے کالے سیاہ بادل نہ جانے کہاں سے ایک دم
 آئے تھے۔۔۔۔ وہ گرجنا شروع ہو گئے بجلی کی گرج اور چمک بہت بھیانک تھی۔۔۔۔"

اُس نے سر اٹھا کر باہر کے جانب دیکھا تھا۔۔۔ ایک بار پھر بجلی کڑکی اُسے زور سے اپنی آنکھیں موند لیں۔۔۔ "یا اللہ!!" اپنا رحم فرما، وہ دعا گو تھی۔۔۔ "کچھ تو بہت بُرا ہونے والا ہے، اُسکے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔ وہ دل تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔ اُس نے اپنا دھیان اس جانب سے ہٹانے کے لئے پھر سے ٹی وی کے جانب چہرا کیا تھا۔۔۔ تبھی ایک نیوز اُسکے سامنے آئی۔۔۔ "السلام وعلیکم!! ناظرین آج کی بریکنگ نیوز کے ساتھ میں "رہنما شہید" "منہال سپر سٹار فلم انڈسٹریز کے کنگ اب اس دنیا میں نہیں رہے، کہہ جا رہا ہے کہ انکا بچنے کی کوئی امید نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر ز اپنی طرف سے پوری کوشش میں ہے، سب یہ ہی اندازہ لگا رہے ہیں کہ وہ اب بچ نہیں سکتے۔۔۔" جس کی وجہ سے وطن بھر میں افراتفری مچ گئی ہیں۔۔۔ جو ماٹھانے سنا اُسکے سننے کے بعد تو وہ اپنے حواس کھو بیٹھی تھی بے سدھ ہو کر وہ ٹی وی کو ہی گھور رہی تھی۔۔۔ اسکو کسی بھی چیز کا خیال نہیں تھا۔۔۔ آج اُسکا سب کچھ ہی تو ختم ہو گیا تھا۔۔۔ آنکھیں پتھرا گئیں تھیں اور بغیر پلکیں جھپکائیں بس ٹی وی کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ ایک بار پھر یہ دن اُسکے لیے آزمائش بن کر ماضی دوہرا رہا تھا۔۔۔ ہاں ایک بار پھر ماضی نے پلٹا کھایا تھا۔۔۔ "بس فرق اتنا ہے پہلے اُسکی کچھ سانس گئی تھی لیکن آج" آج جسم سے جان ہی نکال لی گئی تھی اُسکی۔۔۔۔۔

پوچھے اس عورت سے پوچھے آخر کیا دشمنی ہے میرے بھائی سے اسکی جو یہ عورت اُسکی
 اولاد کو بھی بخش نہیں رہی۔۔۔ "ک کیا مطلب..؟؟ مہرین بیگم جو بہت دیر سے
 خاموش کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اب لڑکھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔ ب بھائی یہ آپ کا
 کیا مطلب ہے۔۔۔؟؟ انکو مدیحہ نے تھامتا تھا "آئی...؟؟ اور پھر انکو صوفے پر بٹھا کر
 پانی پلایا۔۔۔ شہزین کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ "صائمہ یہ ملک کیا بول رہا ہے؟
 بی جان نے صائمہ کو دیکھا اور پھر پوچھا۔۔۔ صائمہ بیگم کا تو حال ہی بُرا تھا۔۔۔ آج انکو
 اپنی زندگی ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ چہرے کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔۔۔ سانس
 لینا مشکل تھا۔۔۔ فون پر کال ابھی بھی چل رہی تھی۔۔۔ شاہزیب سب سن رہا
 تھا۔۔۔ "بابا آپ موم پر اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں..؟ شہزین نے اپنے بابا اور ماما کو
 دیکھتے پوچھا۔۔۔ "بتاؤ انکو کیا کیا کرتی پھر رہی ہو تم..؟" "چپ کیوں ہو..؟؟" صحیح
 !!! "ارے میں یہ کیسے بھول گیا کہ تعریف خود کے منہ سے کبھی اچھی نہیں لگتی " چلو
 ایک آخری بار میں ہی تمہاری تعریف کر دیتا ہوں وہ طنزیہ انداز میں بولے اور پھر
 بولے۔۔۔ "صائمہ ملک شاہ جو کہ بس کچھ دیر تک ہی اس نام پر ہے۔۔۔" وہ میرے
 بھائی کمال شاہ سے نفرت کرتی ہے۔۔۔ اس بات کو میری بہن جیسی بھابی بھی جانتی ہے
 "لیکن انہو ہے ابھی تک کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ یہ صائمہ بیگم انکی نفرت اتنی شدید ہے

کہ انھونے اپنے بیٹے شاہزیب سے کہا ہے کہ ماٹھا کو ڈھونڈ کر اسکو ختم کر ڈالو۔۔۔ یہ سننا تھا کہ مہرین بیگم جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اور پھر صائمہ کے جانب بڑھی۔۔۔ "اس صائمہ بیگم!!!!" اپنے ایسا سوچ بھی کیسے لیا..؟ "آپ میری اولاد کو ختم کرو گی۔۔۔ سب دم سادھے کھڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اتنے سال پورے انیس سال مجھے اپنی قید میں رکھ کر مجھ پر ظلم کے کے آپکی نفرت ختم نہیں ہوئی کہ اب میری اولاد کو بھی تم ختم کرنے کے لیے چل دی۔۔۔" مہرین بیگم کا آج صبر جواب دے گیا تھا۔۔۔ ایک نیا انکشاف سن کر تو سب ہی اپنی جگہ سے ہل نہیں سکے تھے۔۔۔

میرے شوہر کو اپنے مرادیا، میں جب خاموش رہی مجھ پر اتنے دن میری اولاد سے دور رکھا میں خاموش رہی، میری بیٹی جو صرف محض دو سال کی تھی اسکو بیچ سڑک کے پتہ نہیں کہاں چھوڑ دیا میں تب خاموش رہی، اس بات پر مدیحہ نے شہزین کے طرف دیکھا اور شہزین نے بھی اسکو دیکھ کر ناظرین چڑالی تھی۔۔۔ "اور تو اور میری بیٹی پر ظلم کرتی رہی یہاں کے سب خاموش رہے اور میں بھی" لیکن آج آج میں خاموش نہیں رہوں گی "آج میں حساب مانگتی ہوں آپ سے آخر کیا وجہ ہے جو اتنی نفرت آپ میری فیملی سے کرتی ہے۔۔۔ اب جب پتہ نہیں کہاں کس حال میں دونوں بیٹیاں ہو گی۔۔۔ ایک کا غم نہیں نکلا دل سے کہ ایک اور دینے کہا ارادہ کر ڈالا اپنے۔۔۔"

صائمہ ملک شاہ میں آج تم سے پوچھتی ہوں آخر کیوں آخر کیوں؟ اتنی نفرت دل میں لیے بیٹھی ہو تم "مہرین بیگم نے انکو کندھوں سے۔ تھامتے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔" "ماما کیا یہ سچ؟؟ شہزین نے اس بھری نظروں سے اپنی ماں کی طرف دیکھا اسکو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اُسکی ماں ایسا کچھ بھی کر سکتی ہے۔ اتنی دیر سے خاموشی سے کھڑی صائمہ بیگم کے اب بس سے باہر تھا۔۔۔ اب جب سچائی نکل ہی آئی تھی تو اب خموش رہنا انکو گوارہ نہیں تھا۔۔۔ انہوں نے مہرین کو بہت زور سے دھکا دیا جس سے مہرین بیگم گرتے گرتے پچی تھی۔۔۔ اگر انکو بروقت نہ تھامتا۔۔۔ سب حیران نظروں سے دیکھ رہے تھے صائمہ کے جانب "صائمہ!!! ایک اور تپڑ مارا تھا ملک شاہ نے۔۔۔" اس بار صائمہ بیگم غصے سے چلائی "ہاں میں کرتی ہوں نفرت بہت نفرت کرتی ہوں۔ کمال سے اُسکی بیوی سے اور اُسکی اولاد سے میں کرتی ہوں بہت نفرت اور ہمیشہ کرتی رہوں گی سنا آپ لوگوں نے... "جب اب آپ سب کچھ جان ہی گئے ہے تو تھوڑا بہت جو باقی ہے اسکو بھی سُن لو" یہ چھپ چھپ کر وار کرنا میں بھی بہت تنگ آ گئی ہوں۔۔۔ تو سنو میں نے ہی اس گھر کی بڑی بیٹی مدیحہ کمال شاہ کو کسی کو پیسے دے کر بہت دور لے جانے کو کہا تھا۔۔۔ "جب میں کمال کو اٹھانے کے لئے گئی تھی اُس وقت میرے آدمی مدیحہ اور مہرین کو وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔ میں نے مدیحہ کو روڈ پر

چھوڑ دینے کو کہا تھا تا کہ اسکو کوئی کار ایکسیڈنٹ کر دیں اور سب کو لگے کہ وہ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے نے گئی ہے۔۔ اور مہرین کو میں نے پورے انیس سال اپنی ہی حویلی کے تہہ خانے میں رکھا "مجھے پتہ تھا وہاں کوئی نہیں جاتا اور پھر صفائی کی ذمے داری تو میری ہی تھی اس لئے میں بالکل پرسکون تھی۔ سب نے اسکو بہت ڈھونڈا بہت لیکن یہ کہیں نہیں ملی۔ صائمہ بیگم ہنستے ہوئے بولی۔۔۔ پھر نہ جانے اتنے سالوں بعد کمال کو کیسے پتہ چلا اسکا کہ یہ حویلی کے ہی اندر ہے۔۔۔ مجھے لگا اگر کمال یہاں پہنچ گیا تو وہ ایک منٹ بھی مجھے پولیس کے حویلی کیے بغیر نہیں رہے گا۔ اس لیے میں نے کسی کو پیسے دے کر کمال کو بھی اوپر پہنچا دیا تھا۔۔۔ "وہ ایک بار پھر کہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔" سننا چاہتے ہو یہ سب میں نے کیوں کیا؟؟ اُس نے سب کے جانب دیکھا۔۔۔ میں کمال سے محبت کرتی تھی یہ ایک دھچکا لگا تھا ملک شاہ کو وہ ایک دم دھے سی گئے تھے دل پر ہاتھ رکھا اور نیچے گرتے کہ عالیان نے انکو سہارا دیا۔ سب نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں اس گھر کے سربرہ احسان شاہ (داداجان) کھڑے تھے۔۔۔ "بابا!!!"

"چاچو.....!!!" ملک...!! سب ایک ساتھ چلائے تھے۔۔۔ اور اُنکی جانب لپکے تھے۔۔۔ ملک ملک آنکھیں کھولو بیٹا "یہ داداجان کی آواز تھی۔۔۔" عالیان جلدی بیٹا ہاسپٹل لے کر چلو بابا کو داداجان نے عالیان سے کہا۔ عالیان اور شہزین دونوں نے مل

کر ملک شاہ کو سہارا دیا اور انکو گاڑی تک لئے جب تک ڈرائیور گاڑی نکال چکا تھا۔۔۔ اور ریش ڈرائیونگ سے وہ لوگ ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔ ایک قیامت تھی جو تین تین جگہ ایک ساتھ ٹوٹی تھی۔۔۔

گاڑی کی ٹکر درخت میں لگنے کی وجہ سے گاڑی کا گیٹ کھلا تھا اور منہال دور جا کر گرا پھر اس گاڑی کے اگلے حصے سے دھواں نکلا شروع ہوا تھا تھوڑی دیر بعد اس گاڑی میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔ وہاں لوگوں کی بھیڑ تھی بہت کوئی بھی آگے نہیں آ رہا تھا۔ ایک لڑکی بھیڑ کو چیرتی ہوئی آئی۔۔۔ اس نے کئی لوگوں سے پوچھا "کہ کیا ہوا؟؟؟ لیکن سب نے کندھے اچکا کر بول دیا کہ ہمیں کیا پتہ۔۔۔؟ پھر اس لڑکی کی نظر سامنے پڑے شخص پر گئی تھی۔۔۔ وہ آگے بڑھی اور اس شخص کا چہرہ اپنے جانب کیا۔۔۔ "منہال!!! وہ شکاڈ تھی۔۔۔ کیا کیا نہیں یاد آیا تھا اس لڑکی کو ایک ایک لمحہ فلم بن کر اُسکے سامنے ٹی وی سکرین بن گیا تھا آنکھوں میں آنسوؤں بے شمار اُمڑ آئے تھے۔۔۔ منہال!!! اک کیا ہوا تمہیں آنکھیں کہ کھولو پلزدیکھو نہ م میں تمہیں آواز دے رہی ہوں "پلڈز ایسے نہیں جاسکتے تم وہ بہت بری طرح رو رہی تھی۔۔۔ اسکو مستقل روتے ہوئے دس منٹ سے زیادہ ہو گئے تھے۔۔۔ اسکو یوں چھ سال بعد اپنے آنکھوں کہ سامنے دیکھ کر وہ

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔ آخر کیا تھا اس لڑکی سے منہال کا رشتہ کیوں وہ رو رہی تھی۔۔۔؟ "کیا ہو ایٹا..؟؟ ایک بزرگ نے آگے بڑھ کر پیچھے سے اُس لڑکی کا کندھا ہلایا اُس نے اُسے پلٹ کر دیکھا۔۔۔" دیکھو نہ بابا کتنا خون بہ رہا ہیں انکا وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔ بیٹا فکر نہ کرو اللہ سب ٹھیک کر دیگا انشاء اللہ!!! بزرگ نے اسکو تسلی دی اور پھر لوگوں کی مدد سے منہال کو ہاسپٹل پہنچا دیا۔۔۔ اُس لڑکی کو صرفان کا ہاسپٹل کا پتہ تھا تو وہ اسکو وہیں لے کر آگئی۔۔۔ انکو آئے ابھی دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے۔۔۔ جب کسی ڈاکٹر نے صرفان کو منہال کے ایڈمٹ ہونے کی انفارمیشن دی تھی۔۔۔ کیونکہ سب ہی منہال کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔

وہ بھاگتا ہوا ادھر ہی آیا تھا سانسیں پھول رہی تھی حلیہ بے ترتیب تھا۔۔۔ وہ ڈاکٹر سے منہال کی کنڈیشن کے بارے میں کسی ڈاکٹر سے پوچھ گچھ کر رہا تھا جب اُسکی نظر کھڑکی کے جانب ایک بڑی سی چادر میں لپیٹی ایک لڑکی پر گئی۔۔۔ اُس نے ڈاکٹر سے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا "یہ لڑکی کون ہے؟؟ ڈاکٹر نے ایک نظر لڑکی کو دیکھا اور پھر بولا "سر یہ لڑکی ہی ہے جو سر کو ہاسپٹل لائی ہے۔۔۔ اوکے آپ جاؤ میں آتا ہوں۔"

صرفان نے ڈاکٹر سے کہا اور اس لڑکی کہ شکر یہ ادا کرنے کے لئے اُسکے جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔

"ایکسیوزمی؟؟؟ اُس نے وہاں جا کر اسکو مخاطب کیا۔۔ وہ لڑکی آواز کو پہچاننے کی کوشش کرتی پلٹی ہی تھی۔۔۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

"تم نم.....!!!! جہاں ایک کا چہرہ اُسکی دیکھ کر ہلکا سا زخمی سے مسکرایا تھا تو دوسرے کا غصے کی وجہ سے بُرا حال تھا۔

"کون تھی وہ لڑکی؟؟؟ جس کو دیکھ کر صرف ان کو غصہ آ رہا تھا۔۔۔

اُس نے ماٹشا کو باہوں میں بھر اور آؤدیکھانہ تاؤ باہر کو دوڑ لگادی۔۔ "اسکو جو بھی دماغ میں آیا اُس اور عمل کرتے ایک بڑے ہاسپٹل کے سامنے کارروکی تھی اس ایک بار پھر اسکو اٹھائے وہ اندر کے جانب بھاگا۔۔ "ڈاکٹر زڈاکٹر ز!!! وہ چلایا تھا اندر آ کر سب ہی اُسکے ارد گرد کھڑے ہو گئے تھے۔۔ "ایسے میرا چہرے کیوں دیکھ رہے ہو...؟ میں یہاں تم سب کو اپنے چہرے کا ملاحظہ نہیں کرانے آیا.. "دکھائی نہیں دیتا آپ سب کو کہ ایک مریض کو میں لیے کھڑا ہوں اور آپ سب مجھے دیکھ رہے ہیں جیسے میں یہاں علاج کرانے نہیں بلکہ اپنا تعارف کرانے آیا ہوں وہ غصے سے چلایا۔۔ غصہ اس قدر تھا

کہ سب ہی سہم گئے جلدی سے سٹریچر کو لایا گیا مائشاکو اُس پر لٹا کر ایمر جنسی روم میں لیے جایا گیا تھا۔۔ اور اُسکا علاج شروع کر دیا گیا۔۔۔

(J.R.S.H)

جہاں گنیر راجپوت سر جن ہاسپٹل یہ ہاسپٹل ایک بہت بڑے رقبے پر پھیلا ہوا تھا کئی بلڈنگ تھی اس ہسپتال میں جو الگ الگ حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔۔ ہر بیماری کا الگ ڈیپارٹمنٹ تھا۔ بڑے بڑے ڈاکٹر اس ہاسپٹل میں تھے۔۔ بڑے بڑے پنچے ہوئے ڈاکٹر تھے۔۔ ایمر جنسی وارڈ الگ تھا جہاں آپریشن ہوتا وہ بلڈنگ الگ تھی یعنی جو ایک مشہور اور بڑے ہسپتال کو چاہئے ہوتا ہے وہ سب کچھ اس ہسپتال میں تھا تبھی تو یہ ممبئی کا سب سے بڑا ہسپتال تھا۔۔ ملک شاہ کو شوگر تھا تو انکو الگ بلڈنگ میں ایڈمٹ کیا گیا تھا۔۔ تین گھنٹے ہو گئے تھے ابھی تک انکو ہوش نہیں آیا تھا۔۔ حالات بہت نازک تھی انکو یہ تیسرا ہارٹ اٹیک تھا۔۔ ڈاکٹر ایک فوج لگی تھی۔۔ لیکن ابھی کچھ بھی نہیں پتہ چلا بس ڈاکٹر زیہ بولتا گوڈ سے دعا کرو اب وہیں کر سکتا ہے جو بھی کر سکتا ہے۔۔۔ تین وجود ایک ہی گھر کے فرد ہو کر ایک دوسرے سے لا تعلق ہوئے ایک ہی جگہ زندگی اور موت میں جھول رہے تھے اور کسی کو خبر تک نہیں تھی۔۔ "کیا یہ تینوں بچ

پائے گے..؟ یا اپنی منزل کا آخری سفر طے کرے گے۔۔؟ یہ تو صرف وہ پاک ذات ہی جانتی تھی۔۔۔

تین گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے ان تینوں کو ایڈمٹ ہوئے لیکن کہ تسلی کے ایک لفظ بھی ابھی تک سننے کو نہیں ملے تھے کسی کو بھی۔۔۔ صرف ان نے اپنی پھپھوں اور اپنے انکل یعنی سلمان شاہ کو لندن کال کر دی تھی۔ عائشہ بیگم جو یہیں تھی وہ تبھی جہانگیر اپنے بھائی کے ساتھ ہسپتال آگئی تھی۔۔۔ جب سے ہاسپتال آئی تھی بہت رور ہی تھی وہ اللہ کے بارگاہ میں حاضر تھی اور اپنے بیٹے کے لئے دعا کر رہی تھی۔۔۔ ادھر ملک شاہ کے حالت بہت نازک تھی۔۔۔ صائمہ بیگم ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال آئی تھی اور روم میں پڑے ملک شاہ کی وجود کو دیکھ کر رویے جا رہی تھی۔۔۔ روتی بھی کیوں نہ آج جو حالات انکی تھی اُسکی ذمے دار تو صرف وہی تھی۔۔۔ انکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔ وہ معافی مانگنی چاہتی تھی سب سے اور ملک شاہ سے اپنی بیوفائی کی معافی مانگنی چاہتی تھی۔۔۔ لیکن کیسے مانگتی کوئی انکی شکل تک دیکھنے کا اور در جو نہیں تھا۔۔۔ وہ ایک طرف بیٹھی رور ہی تھی۔۔۔ اور عالیان نفرت بھری نظروں سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب اُسکی برداشت جواب دے گئی تو وہ غصے سے انکی جانب بڑھا وہاں پہنچ کر چلایا

تھا۔ "اب یہ ٹسوے بہ کر آپ کیا ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ آپکو انکی فکر ہے۔۔ ہاں اپنے ایک نہیں بلکہ کمال چاچو کی پوری فیملی کی گناہ گار ہے بابا کی اور ہم سب کی گناہ گار ہے آپ مجھے تو شرم آتی ہے آپکو ماں بولتے ہوئے بھی۔۔" میں روگ صرف یہ سوچتا تھا کہ آپ ماٹھا سے نفرت اس لیے کرتی ہے کیونکہ وہ بغیر ماں باپ کی بچی تھی۔۔ لیکن نہیں مجھے نہیں پتہ تھا جس کو میں ماں بولتا ہوں اور وہ بیچاری کو مجھے ہمیشہ کہتی تھی عالیان مجھے تائی امی میں ماما نظر آتی ہے میں انکا لمس محسوس کرنا چاہتی ہوں ایک خوشبو مجھے اُنکے جانب کھینچتی ہے۔۔ اسکو کیا پتہ جس تائی امی کا وہ لمس محسوس کرنا چاہتی تھی وہ اُسکے باپ کی قاتل ہے۔۔ وہ اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو نے دردی سے صاف کرتا اپنی ماں سے بول رہا تھا۔۔ وہ بیٹھے ہر شخص کی آنکھ اشک بار تھی۔۔ بتا رہا ہوں اگر میرے بابا کو کچھ بھی ہو انہ تو پھر میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔ اُسکی بات پر صائمہ بیگم تڑپ ہی تو گئی تھی۔۔ "ب بیٹا...!! مت بولے مجھے بیٹا مر گیا ہوں میں آپکے لئے۔۔" آج سے میرا اور آپکا کوئی رشتہ نہیں ہے ختم ہو گیا میرا اور آپکا رشتہ وہ یہ بول کر وحشت سے چلا گیا تھا۔ اُسکے پیچھے پیچھے شہزین بھی لپک سب منہ موڑ کر صائمہ سے آج محسوس ہوا تھا صائمہ بیگم کو "کہ اپنوں کی بے رخی کیا ہوتی ہے۔۔؟؟ وہ بس آنسو ہی بہ سکتی تھی۔۔ ڈاکٹر زباہر نکلی zm جلدی سے اُنکی

طرف لپکا۔ "وہ ٹھیک تو ہے؟؟ وہ اس بھری نظروں سے انکو دیکھ رہا تھا۔" آپکا
تعارف؟ ڈاکٹر نے اُس سے پوچھا وہ تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر بولا۔ "میں
ذیشان مجتبیٰ ہوں" انکا رشتے دار پلس دوست!! وہ بول کر اب ڈاکٹر کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔ جی جی دیکھیے آپکی دوست کی حالات بہت نازک ہے اور جس کنڈیشن میں وہ
ہے ہمیں ابھی کہ ابھی انکا آپریشن کرنا ہوگا۔۔۔ اور ایک اور بات انکا یہ لاسٹ آپریٹ
ہوگا" کیونکہ دوبار پورٹ کے مطابق انکا آپریشن ہوا ہے۔۔۔ کوکہ باڈی کے الگ
الگ حصوں پر ہوا ہے۔۔۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم یا تو بے بی کو بچا سکتے
ہیں یا ماں کو۔۔۔" اور ہاں میں آپکو ایک فارم دوں گی آپکو اُس پر اپنے دستخط کرنے ہوں گے
"کیونکہ ہماری کوئی رسپونسیبلٹی نہیں ہے!!! ڈاکٹر بول کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔
وہ آنکھوں میں آنسو لیے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
اُسکے کانوں میں ماٹشا کی آواز گونجی۔۔۔

"دوست اگر تمہاری کوئی بھی بہت خاص چیز گم ہو جانے کا تمہیں کبھی خوف ہو تو اس
رب سے وہ چیز مانگ لینا" دیکھنا کیسے وہ تمہیں بہت جلد وہ چیز عطا کر دیگا، وہ اپنے
بندے کو آزما کر دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ دیکھیں اُسکا بندہ ایسی گھڑی میں اُس سے
رجوع کرتا ہے یا مایوس ہو کر ایک جانب بیٹھ جاتا ہے، مایوسی کُفر ہوتی ہے جو ہمیں جہنم

کا ایندھن بناتی ہے پل نہیں لگتا ہمارے نیک اعمال کو وہ کب برے اعمال میں تبدیل کر دیتی ہے۔۔ دوست وہ اکثر اسکو دوست بول کر پکارتی تھی۔۔ اور وہ اُسکے جانب دیکھتا کیونکہ اُسکا دوست بولنا اُسکی سکون بخشتا تھا۔۔ "ایک بات بولوں؟؟ وہ اجازت مانگتی اور اُسنے گردن ہلا دی۔۔" آپکو پتہ ہے صبر جمیل کیا ہے؟؟ اُسنے پوچھا تھا۔۔ "اچھا میں بتا دیتی ہوں!! پھر وہ بولی "صبر جمیل وہ ہے جب آپ آزمائے جارہے ہو اور تمہارا دل کہہ رہا ہے شکر الحمد للہ رب اللہ رب العالمین اپنے فرشتوں سے کہتا ہے دیکھو میرا بندہ کتنا صابر ہے۔۔ جاؤ اُسکی ہر پریشانی کو میری حکم سے دور کر دو!! اور پھر وہ چیز اللہ تعالیٰ دیتا ہے اپنے بندے کو کہ اُسکے بعد اُسکا بندہ اپنے رب کی جیتنا چاہے شکر ادا کر لیں لیکن وہ بھی بندے کو کم لگنے لگتا ہے۔۔ لیکن میرا رب وہ بس مسکراتا اور کہتا ہے میرے بندے تو یوں اپنا ایمان کامل رکھ میں تجھے اس سے بھی زیادہ نواز دوں گا۔۔" سر!! کسی نے اُسکو پکارا۔۔ اُس آواز کو کسی کی آواز نے دبائی تھی۔۔ وہ چونکتا ہوا پیچھے پلٹا تھا۔۔

"جی!!!"

وہاں ایک فائل پکڑے لیڈی ڈاکٹر کھڑی تھی۔۔ "کیا آپ اُس مریض کے رشتے دار ہے؟ اُس لیڈی ڈاکٹر نے روم کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔۔"

"وہ صاف گوئی سے جواب دیا۔۔"

"نہیں میں رشتے دار نہیں ہوں، وہ رُکا اور پھر بولا "میں انکا دوست ہوں..."

Ohhhhhhh.....

"پھر انکے شوہر کہاں ہے..؟ اُس لیڈی ڈاکٹر نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے پوچھا جیسے
اُسکی شوہر کو تلاش کر رہی ہو۔۔۔"

" Sorry but he's not here.."

معذرت لیکن وہ یہاں نہیں ہے

"لیکن سر!!! وہ کچھ بولتی zm بول پڑا" دیکھیے اُنکی حالات بہت کریٹیکل ہے "اس

وقت انکو آپ لوگوں کی بہت ضرورت ہے سو پلز سوال جواب میں وقت برباد نہ

کریں، وہ تھوڑی سرد مہری سے بولا۔۔ یہ اُس لیڈی ڈاکٹر کو محسوس ہوا تھا۔۔۔ "آپ

وہ بتائے جس کام کو مجھے کرنا تھا۔۔ zm " جسکے حکم پر سب چلتے تھے آج وہیں

شخص ایک کی محبت میں اس قدر بدل گیا تھا کہ اب وہ صرف اُس لڑکی کی خوشی جان

کے لئے کچھ بھی کے سکتا تھا۔۔۔ "کیا محبت میں انسان اتنا بدل جاتا ہے؟؟؟" کیا محبت

ایک روگ ہوتی ہے؟؟ اگر محبت ایک روگ ہوتی ہے تو بلس اللہ سے یہ دعا ہے اے

میرے اللہ دنیا کی محبت کو چھوڑ کر تو ہم سب کو اپنی محبت عطا کر دیں آمین ثم آمین !!!
 اُس ڈاکٹر نے ایک فائل اُسکے جانب بڑھائی جس کو اُس نے تھام کر اُس پر اپنے دستخط کر
 دیے۔۔۔ دل ایک دم بے چین ہوا تھا، گھبراہٹ بڑھنے لگی اُس نے دستخط کر کے اپنے
 قدم ایک مقدس راستے کے جانب بڑھا دیے۔۔۔ جس راستے کو وہ کبھی دیکھنا تو دور اُسکے
 اس پاس سے نکلنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا آج وہ خود چل کر اُس راستے کے جانب جا رہا
 تھا۔۔۔ یہ محبت ہی تو تھی "بلکہ عشق کہنا زیادہ بہتر تھا۔۔۔!! آج وہ اپنے رب کی
 جانب قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔ ہاں وہ آج کئی سالوں بعد مسجد کے جانب جا رہا تھا۔۔۔
 ماٹھا کی تو مانو دل کی مراد پوری ہو رہی تھی جس کا وہ پچھلے کئی مہینوں سے کوشش میں
 تھی۔۔۔۔۔

ہاں آج ماٹھا منہال شاہ اپنی ایک کوشش میں سرخور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ مسجد آیا تھا جیسے ہی اُس نے مسجد یعنی اللہ کے گھر میں اپنا پہلا قدم رکھا وہ لڑکھڑایا "ایک
 بزرگ نے اسکو تھاما تھا۔۔۔ وہ تھینک یو بول کر آگے بڑھ گیا۔ اُس نے جیسے ہی دوسرا
 قدم بڑھایا تو وہ کانپ اٹھا تھا پورے وجود میں خوف کی ایک لہر اٹھی تھی۔۔۔ اُس نے پیچھے
 مڑ کر دیکھا وہ بزرگ اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ پھر مسکراتے ہوئے اُسکی طرف آئے بولے

"آؤ بیٹا کیوں اتنے گھبرار ہے ہو؟؟ یہ اُس مالک کا گھر ہے جو اپنے بندوں سے بے پناہ
 محبت کرتا ہے" یہ گھر بہت پاک ہے یہاں کسی کو چھوٹا بڑا، امیر غریب، گناہ گار یا پھر
 پاک کو نہیں دیکھا جاتا یہاں آکر سب ایک جیسے ہیں "اگر کوئی گناہ گار ہے تو وہ سوہنا
 رب اپنے بندے کی ہر گناہ صرف ایک آنسوؤں کے قطرے سے معاف کر دیتا ہے
 کیونکہ وہ معاف کرنے والا ہے یہاں انسان کی شخصیت کچھ نہیں ہے۔۔" پھر ڈر کس
 بات کا بیٹا؟؟ ہے جھجک ہو کر اپنے قدم اٹھا اور اللہ سے معافی مانگ لو... وہ بزرگ
 اب اسکو سمجھا رہا تھا۔ اُنکی باتوں سے اسکو تھوڑا سکون ملا اور خود میں ہمت مجتمع کرتے
 اندر چلا گیا۔۔۔

اُس نے پہلے وضو کی، کیونکہ مائشانے اسکو وضو پہلے ہی سیکھا دی تھی۔۔ اور پھر نماز کی
 نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔ کچھ صورتیں تھی جو مائشانے اسکو یاد کرائی تھی۔۔ لیکن
 اُس نے اتنا سب کچھ سیکھنے کے بعد بھی نماز ادا نہیں کی تھی۔۔۔

وہ جیسے جیسے نماز پڑھتا جا رہا تھا اُسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بن کر ٹوٹ رہی تھی
 اور مسلے پر گر جاتے۔۔۔

وہ رُکوع میں گیا بہت رویا، سجدے میں گیا تو اُسکی ہرٹ کی بندھ گئی تھی۔۔۔

اُس نے بمشکل سلام پھیر کر اپنے آنسوؤں سے لبالب پلکیں اٹھائی تو اپنے برابر میں اُن
بزرگ کو بیٹھا پایا تھا۔۔۔

وہ دعاما نگنے کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعاما نگنے لگا۔

"اے اللہ!!! میرے مولا میں بہت گناہ گار ہوں۔

تیری نافرمانیوں میں، میں نے ساری زندگی صرف کر دی۔۔

تیرے احکاموں کو ماننے سے میں نے انکاری کی، ایک بار کو وہ لوگ بھی تجھ پر یقین
رکھتے ہیں جو غیر مسلم ہے۔۔۔

لیکن میں، میں تو فرعون سے بھی بدتر ہوں شاید شاید میری گناہوں کی تو آپ کے پاس
معافی بھی نہیں ہے، کیونکہ میں ہوں ہی اتنا گناہ گار!!! وہ زار و قطار تو رہا تھا۔۔ دل تھا
کہ بس فٹنے کو تھا۔

میرے مولا تو میرے دل کے حال سے واقف ہے میرے ماضی سے واقف ہے ہر اُس
چیز سے واقف ہے جسکو میں بھی نہیں جانتا ایک عمر میں نے گناہوں میں ختم کی ہے۔۔
میرے اللہ میں تو تیرا نام بھی سننے کا راؤ دار نہیں تھا۔۔۔ "لیکن اس لڑکی نے میری
زندگی کو اُس اندھیرے سے نکلا ہے جس میں، میں بچپن سے لے کر اب تک ڈوبا ہوا

بہت بڑے رقبے پر پھیلا یہ محل اپنی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔ سنگِ مرمر سے بنایہ خوبصورت محل جس میں صرف کچھ ہی لوگ رہائش پذیر تھے۔۔۔۔

مجتبیٰ اُنکی زوجہ محترمہ ایمان اور ایک مہینے کی چھوٹی بیٹی راین مجتبیٰ اور سات سالہ ذیشان مجتبیٰ رہتے تھے اس محل میں۔۔۔ یہاں گھر کے فرد کم ملازموں کی ایک فوج تھی۔۔۔ مجتبیٰ رحمان ایک بہت بڑے ذہین بزنس مین تھے۔۔۔ کئی ملکوں میں اُنکی کمپنی کی شاخائیں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ جو انڈیا میں بزنس تھا یہ کمپنی میں ایک اور شخص یعنی اُنکے دوست ہادی کا شیئر تھا۔۔۔ دونوں کا حصہ ففٹی ففٹی کا تھا۔۔۔ سب بہت اچھے سے چل رہا تھا۔۔۔ اللہ اکرم تھا۔۔۔ ہادی اور مجتبیٰ رحمان نے مل کر اپنے بزنس کو خوب اونچائی پر پہنچایا تھا۔۔۔ پھر جب بزنس نے ترقی ہونے لگی تو ہادی مجتبیٰ اتفاق سے ہادی میں بابا کا نام بھی مجتبیٰ ہی تھا۔۔۔ اُن کو بزنس کے حوالے سے بے ایمانی کرنے لگے کچھ دونوں سے مجتبیٰ رحمان کی طبیعت خراب چل رہی تھی تو اپنے بزنس کو وقت نہیں دے پارہے تھے۔۔۔ ہادی صاحب کے دو بچے تھے تین سالہ بیٹا اور چھ مہینے کی جیا۔۔۔۔

ہادی صاحب نے اُنکے بیمار ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انکو بزنس میں لوٹ دیکھانا شروع کر دیا دھیرے دھیرے اتنا لوٹ دکھایا کہ اپنی اس نام سے الگ جگہ یہ ہی برانچ

کھول کر انکا شیئر ختم کر دیا اور انکو کہا کہ بزنس میں لوٹ کی وجہ سے ٹھپ ہو گیا ہے
 --- جب مجتبیٰ رحمان نے ان سے لوٹ کی وجہ پوچھے تو انہوں نے کہا کہ بزنس ہے لوٹ
 تو ہوتا ہی ہے۔۔۔ مجتبیٰ رحمان نے ایک بار پھر پوچھا تو وہ بھڑک ہی اٹھے تھے۔۔۔
 نہیں تم کہنا کیا چاہتے ہو کہ میں نے اپنا نیا بزنس کھول لیا ہے!! مطلب کی میں
 بے ایمان ہوں!!" ہادی میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا مجتبیٰ صاحب آہستہ سے
 بولے۔۔۔ "نہیں تمہارا مطلب یہ ہے ہے... کہ میں بے ایمان ہوں۔۔۔ اور یوں ہی
 بہت بار اُنکی اس ٹاپک پر لڑائی ہوئی تھی۔۔۔ دھیرے دھیرے اُنکی دوستی دشمنی میں
 بدل گئی۔۔۔ لیکن یہ دشمنی صرف اور صرف ہادی صاحب کی طرف سے تھی۔۔۔
 مجتبیٰ رحمان تو ابھی بھی انکو اپنا دوست ہی سمجھتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے مغرب اور عشا کا درمیانی وقت تھا۔۔۔ ذیشان
 رامین کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔ رامین اپنے بے بی جھولے میں لیتی اٹھکیلیاں کر رہی
 تھی اور سات سالہ ذیشان اسکو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔۔۔ چیئر پر بیٹھے مجتبیٰ اور اُنکی
 بیوی ایمان اپنے بچوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔۔ تبھی باہر سے فائرنگ کی آواز
 آئی۔۔۔ اور پھر وہ ایک سیکنڈ میں خاموش بھی ہو گئی تھی۔۔۔ مجتبیٰ جلدی سے اٹھے
 جہاں سے فائرنگ کی آواز آئی تھی اُدھر کی جانب بھاگے تھے۔۔۔ سامنے دونوں گیٹ

کیپر لاش بنے خون سے لت پت پڑے تھے۔۔۔۔ ایمان بھی انکے پیچھے پیچھے آئی تھی۔۔۔۔ "مجتبیٰ یہ یہ کیا ہوا...؟ وہ بو خلاتی ہوئی اپنے شوہر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ ابھی کچھ بولتے جب ایک کالی بڑی گاڑی گیٹ کے سامنے رکی تھی۔۔۔ پہلے گاڑی سے کچھ ہٹے ہٹے کالے کالے تین باڈی گارڈ نکل کر باہر آئے انکے حات میں رانفیل تھی۔۔۔۔"

پھر ڈرائیور نے گیٹ کھلا اور وہاں سے ہادی مجتبیٰ بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکلا تھا۔۔۔۔ ہادی کو دیکھ کر مجتبیٰ کو بہت خوشی ہوئی وہ اُسکی جانب بڑھا ہی تھا جب ہادی میں اسکو ہاتھ کے اشارے سے روکا اور پھر بولا۔۔۔۔ "تمہارا سارا بزنس جو یہاں اور باہر ملکوں میں ہے وہ سارا میرے نام کر دو... " اگر ایسا نہیں کیا تو؟؟ اُس نے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا تھا۔۔۔ گارڈ اشارہ سمجھ کر ذیشان کے پاس آئے تھے۔۔۔ اور اسکو پکڑ کر اُسکے ماتھے لت گن تان لی۔۔۔۔ ذیشان ایمان بیگم چلائی!!! پاپا!!! وہ بھی بہت زور سے چلایا تھا۔۔۔ چھوٹا سا وہ بچہ گن کو دیکھ کر بہت گھبرا گیا تھا۔۔۔ "دیکھو ہادی تمہیں جو چاہئے وہ میں دینے کے لئے تیار ہوں میرے بیوی بچوں کو کچھ نہیں کرنا، مجتبیٰ نے اپنے بیٹے پر تنتی بندوق کو دیکھ کر کہا اور پھر بولے "لاؤ میں کر دیتا ہوں دستخط، ہادی صاحب نے ایک فائل اُسکی طرف بڑھائی تھی جسکو مجتبیٰ نے کانپتے ہاتھوں سے پکڑا

تھا۔۔ اور پھر اپنی پر اپرٹی اپنا سارا بزنس ہادی مجتبیٰ کے نام کر دیا تھا۔۔ ذیشان نے یہ سب چھوٹی سی عمر میں دھوکہ ہوتا دیکھا تھا اُس وقت اُسکا انسانیت سے ہی یقین اٹھ چلا تھا۔۔۔ مجتبیٰ نے اپنی ننھی گڑیاں کو گود میں اٹھا کر اپنے چھوٹے سے بیٹے کا ہاتھ تھاما تھا اور اپنی بیوی کو چلنے کہا اشارہ کیا تھا۔۔ وہ جیسے ہی آگے بڑھے تھے کہ ہادی کی بہت ہی بھیانک ہنسی سنائی دی تھی۔۔ اُن تینوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ "تجھے کیا لگتا ہے میں یہاں سے ایسے ہی جانے دوں گا" ہاں!! اتنا بیوقوف دکھتا ہوں میں تجھے۔۔ نہ نہ ابھی تو ایک چیز اور رہتی ہے وہ چلتا ہوا ایمان کی طرف آیا ایمان اُسکی نظروں سے گھبراتی مجتبیٰ کے پیچھے چھپنے لگی تھی۔۔ "نہیں!! مجتبیٰ اُسکی بات کا مطلب سمجھتے ہی دھاڑا تھا۔۔ اگر تم نے اپنی گندی نظر میری بیوی پر ایک بار بھی اٹھائی تو!!! مجتبیٰ کا غصے سے بُرا حال تھا۔ ہادی نے اپنے گارڈ کو مجتبیٰ کو پکڑنے کا اشارہ کیا ایک اشارے پر ہی مجتبیٰ کو اُن ظالم انسانوں نے پکڑا تھا اور اسکو کرسی پر بیٹھا کر باندھ دیا گیا تھا۔۔ ذیشان یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔ اور سمجھنے کی کوشش بھی کر رہا تھا۔۔ ہادی صاحب اپنی بے باک نظروں سے ایمان کو دیکھ رہا تھا اور دھیرے دھیرے اُسکی طرف قدم بھی بڑھا رہا تھا۔۔ ایمان بھی ڈرتے ڈرتے پیچھے کو قدم بڑھا رہی تھی۔۔ نہیں!!! "نہیں!!! ہادی کچھ تو خدا کا خوف کرو اللہ سے ڈرو، مجتبیٰ بار بار چلا رہا تھا۔۔ لیکن

ہادی پر تو شیطان سوار تھا کیسے وہ سن سکتا تھا۔۔۔ ذیشان نے اپنی ماں کو بچانے کے غرض سے ادھر ادھر نظر دوڑائی تھی جب اُسکی نظر ایک بہت بھری دندے پر ٹھہر گئی تھی۔۔۔ اُس نے جھپ کے سے وہ ڈنڈا اٹھایا اور آہستہ آہستہ اپنے قدم ہادی کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔ ہادی کا چہرہ دوسری طرف تھا اس لیے اسکو پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔ گارڈ بھی اپنی مستی مگن تھے۔۔۔ وہ بھی اسکو نہیں دیکھ سکے تھے۔۔۔ اُس نے ہادی کے پیچھے سے جیسے ہی ڈنڈا مارنا چاہا ہادی نے پیچھے کو اپنا ہاتھ کر کے وہ ڈنڈا پکڑا تھا۔۔۔ اور پھر پلٹا "بہت شیانے ہو مجھے پتہ تھا تم کچھ ضرور کرو گے، لے جاؤ اسکو بھی ایک حکم پر اُسکی بھی اُسکے باپ کے برابر میں باندھ دیا گیا تھا۔۔۔ پھر جو ہادی نہیں نہیں اُس شیطان نے کیا تھا پورے محل میں ایمان کی چیخوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ ایک شوہر نے دوسرے بیٹے نے اپنی ماں کا وہ حال ہوتے دیکھا تھا۔۔۔ اُس درندے نے جو کیا تھا اسکی ماں کے ساتھ شیطان بھی کبھی ایسا نہ کرتا۔۔۔ اُسکی ماں وہیں مر گئی تھی اُسکے باپ کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا اور وہ وہ بیہوش ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بہت رورہا تھا بے تحاشہ اُسکا ہر روم روم آنسو بہ رہا تھا۔۔۔ اُسکا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔۔۔ جس درد کو وہ اکیلے پچھلے انیس سالوں سے روز محسوس کرتا تھا جسکو بتانے کی اُس۔ میں کسی کو ہمت نہیں تھی آج وہ ان بزرگ کے سامنے بتا رہا تھا۔۔۔ "بابا میں نے یہ انیس سال کیسے کاٹے ہے صرف

میں جانتا ہوں اتنی خوفناک موت میں نے بھی آج تک کسی کو نہیں دی اتنے ظلم کیے میں نے لیکن کبھی کبھی کسی عورت کو دکھ دینے کا سوچا بھی نہیں میری نظروں میں ہر مرد شیطان لگنے لگا تھا۔۔۔ میں جب بھی کسی عورت پر ظلم ہوتے دیکھتا مجھے اپنی ماں کا عکس نظر آنے لگتا میرا انسانیت دوستی ہر رشتے سے یقین آٹھ گیا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ میں وہ بولتے ہوئے رونے لگا، میرا یقین اللہ پر سے بھی ختم ہو گیا تھا۔۔۔ مجھے لگنے لگا تھا کہ صرف میں ہی تو ہوں جو اپنی ماں باپ کے اُس حال کا بدلہ لے سکتا ہوں۔۔۔ وہ بزرگ بہت خاموشی سے اُسکی بات سن رہے تھے۔۔۔ وہ اپنی بات بول کر خاموشی سے اپنے آنسو بہتا رہا۔۔۔ اُن بزرگ نے اتنے دیر میں صرف یہ پوچھا تھا۔۔۔ "بیٹا آپکی بہن کہاں ہے..؟؟ اُس نے اُنکی پُر نور چہرے کے طرف دیکھا اور پھر آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے بولا۔۔۔

"بابا میں تین دن بعد ہوش میں آیا تھا۔ ایک بی اماں کے گھر پر تھا میں مجھے وہاں کون لایا تھا مجھے نہیں پتہ، بی اماں کہتی ہے کہ میں روڈ پر پڑا ہوا ملا تھا۔۔۔ اور میری بہن کا آج تک کچھ نہیں معلوم نہیں" میں ہر روز اُسکو ڈھونڈتا ہوں لیکن وہ نہیں ملی پتہ نہیں اُس درنڈے نے میری بہن کے ساتھ کیا کیا ہو گا۔۔۔ وہ آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے بولا۔۔۔ اُن بابا کی آنکھوں میں بھی اُسکی داستان کو سن کر آنسو آگئے تھے۔۔۔

بابا میں بہت گناہ گار ہوں پتہ نہیں اللہ مجھے معاف بھی کرے گے یا نہیں " میں اللہ کی ہر سزا کو منظور کرتا ہوں لیکن " لیکن بابا بس اللہ سے آپ بولے نہ اُس لڑکی کو ٹھیک کر دیں وہ لڑکی جس کی وجہ سے میں یہاں پر اُسکے گھر میں بیٹھا ہوں اُن سے بولے نہ کہ وہ میری دوست کو اور اُسکے بچے کو سلامتی سے ٹھیک کر دیں۔۔۔ وہ اب دعا کے لیے بابا سے بول رہا تھا۔۔ اور بابا نے اسکو کندھوں سے تھام کر اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور پھر بولے تھے۔۔۔۔۔

"بیٹا آپ لاکھ برے صحیح لیکن اللہ سے اگر آپ اپنی غلطی کی معافی مانگو گے تو وہ معاف کر دے گا وہ اپنے بندے سے جب کچھ چھینتا ہے تو صرف اس لیے کہ اُسکا بندہ وقت کے رہتے سیدھے راستے پر آجائے۔۔۔ میں جانتا ہوں جو آپ کے ساتھ ہوا وہ بہت بھیانک تھا لیکن بیٹا ہر کام میں اللہ کی مسلمات ہوتی ہے۔۔۔

"ایک بات بولوں بیٹا تم اس بدلے کو یہیں پر ختم کر دو اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دو کیونکہ وہ بہت اعلیٰ فیصلہ کرتا ہے۔۔۔

اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾

بدلے کے دن (یعنی قیامت کا مالک) ہے۔۔۔

اب اللہ ہے حق کے دن کا مالک۔ اللہ نے دنیا میں اقتدار تقسیم کیا ہے کسی کو زیادہ تو کسی کو کم کسی سے لیکر تو کسی کو دے کر۔ اور ہر شخص اپنا اقتدار استعمال کر کے اچھے برے اعمال کرتا ہے۔

اللہ نے تمہیں دین دیا ہے لیکن ایک عمر ہم نے دین کو بھلا کر بدلے کی آگ میں گزار دی پتہ نہیں اب کتنی زندگی بچی جب ہم اللہ کی یاد آئی بیٹا اب جو زندگی ہے نہ اسکو اللہ کی عبادت میں صرف کرو اور اللہ کے سپرد چھوڑ دو اپنا معاملہ۔۔۔ دیکھنا وہ بہتر فیصلہ کرے گا انشاء اللہ!!! کیونکہ وہ ہم کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔۔۔ رہی دعا کی بات اور معافی کی تو اگر سچے دل سے اللہ سے اپنے معافی مانگی ہوگی تو وہ ضرور معاف کرے گا۔۔۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔۔۔ انشاء اللہ آپ کی دعا بھی قبول ہوگی۔۔۔ جاؤ اب آپ کی دوست کو آپ کی ضرورت ہے۔۔۔ بابا نے سمجھاتے ہوئے اسکو آخر میں جانے کا کہا اور وہ گردن ہاں میں ہلاتا وہاں سے اٹھ کر ہاسپٹل جانے کے لیے اٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ تھکے ہوئے قدموں سے ہسپتال آیا تھا۔ اپنی جان سے پیاری دوست یا پھر ایک طرفہ محبت کہہ لیں وہ حد درجے پریشان تھا دل تھا کی ڈوبتا ہی جا رہا تھا۔ وہ دروازے کے اُس پار لیٹے وجود کو دیکھ سکتا تھا۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا دروازے کے

پاس آیا اور مائشا کو دیکھنے لگا اسکو دیکھتے ہی کئی پل اُسکے سامنے ایک یاد بن کر لہرائے تھے۔۔۔ وہ دو مہینے پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔ "ذیشان!! دیکھو تو یہ کتنا پیارا ہے..؟ مائشانے اسکو آواز دی وہ جو ابھی ابھی باہر سے آرہا تھا مائشا کی آواز پر لان کے جانب پلٹ کر دیکھا اُسنے، سامنے مائشا کو دیکھ کر اُسکے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تھی۔۔۔ وہ چلتا ہوا اُس تک آیا تھا۔۔۔ "کیا خوبصورت ہے؟؟" "موسم!! ہاں وہ تو ہے" لیکن یہ پہلی بار تو نہیں ہو رہا جو تم اتنا خوش ہو رہی ہو.. اُسنے ہنستے ہوئے مائشا سے کہا تھا۔۔۔ "جی یہ خوشی کی ہی بات ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنا خوبصورت موسم صرف اپنے بندے کے لئے کیا ہے بھئی میں تو بہت خوش ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ کوئی اُسکے چہرے سے اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ لڑکی اپنے اندر اتنے دکھ لیے ہوئے ہے۔۔۔ وہ سب کے سامنے ایسے رہتی تھی ہے کوئی اُسکا چہرا نہیں پڑھ پاتا تھا۔۔۔" "ویسے ایک بات بتاؤ تم اللہ سے اتنا نزدیک کیسے ہوئی، وہ اب اُسکے چہرے کو بہت غور سے دیکھ کر بولا۔۔۔ مائشانے اسکو دیکھا۔۔۔ اور بولی "ذیشان اللہ وہ ہے جو اپنے بندے کا ساتھ نہیں چھوڑتا ہے لمحہ ہر پل ساتھ رہتا ہے ہر دن گزرتے کسی نہ کسی کو آپکا ذرا نفع بنا دیتا ہے جیسے آپکو بنا کر بھیجا تھا اللہ نے۔۔۔ وہ بولی تھی۔۔۔ ہم وہ صرف اتنا ہی کر سکا کیونکہ اس لڑکی کی باتیں اُسکے دل اور دماغ دونوں کو ہلا کر رکھ دیتی تھی۔۔۔ اللہ آپ اسکو جلدی صحتیابی عطا کر دیں

امین!!! کبھی کبھی دعا اتنی جلدی پوری ہوتی ہے کہ انسان کو یقین کرنے میں وقت لگ جاتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے کوئی خواب ہو جو آنکھ کھولی اور ٹوٹ گیا۔۔ آپریٹ روم کا دروازہ کھلا اندر سے ڈاکٹر باہر آئی۔۔

Congratulations..

Both mother and baby are out of danger..

مبارک ہو.. ماں اور بچہ دونوں خطرے سے باہر ہیں

اسکو اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں ہوا تھا۔۔ وہ اسکو سن کر وہیں بیٹھتا چلا گیا۔۔ الحمد للہ الحمد للہ!!! بے شک اللہ تو ہی ہے تعریف کے لائق!!! تیرا جیسا کوئی نہیں کوئی بھی تو نہیں!!! وہ اپنی آنکھوں سے شکر کے آنسو بہتا بولا ڈاکٹر کو بھی ایسے دوست پر اس لڑکی پر رشک ہوا تھا۔۔ zm یعنی ذیشان مجتہی جو کبھی اللہ کا نام بھی نہیں لینا پسند کرتا تھا آج وہ اللہ کی تعریف کرتے نہیں تھک رہا تھا۔۔ ذیشان مجتہی جہاں دشمنی میں جان لینی جانتا تھا، وہاں دوستی اور محبت میں جان قربان کرنی جانتا تھا۔۔ اُس نے جلدی سے آنسو پوچھے اور پھر ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوا۔

Can i meet them...?

"کیا میں ان سے مل سکتا ہوں؟"

No !!

Now leave the mother and the two children alone until some tests are cleared and then we will shift them to a private room. Then you can meet them.

نہیں !!

"اب ماں اور دونوں بچوں کو اس وقت تک تنہا چھوڑ دو جب تک کہ کچھ ٹیسٹ کلیئر نہیں ہو جاتے ہیں اور پھر ہم انہیں نجی کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔ تب آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"

What?

"کیا؟؟؟"

دو یعنی ٹونز بے بی ماشا اللہ !!

وہ بہت خوش تھا اور ڈاکٹر اسکودیکھ کر حیران "کیونکہ ایسے تو صرف باپ ہی خوش ہوتا تھا اپنے بچے کی پیدائش پر۔

"پھر یہ؟؟؟ ڈاکٹرز کے لئے یہ بہت حیرانی کی بات بھی تھی تو ایک طرف خوشی کا باعث بھی کیونکہ دنیا میں کہاں ایسے لوگ ملتے تھے جو کسی اور کی خوشی میں کوئی اور خوش ہو۔۔۔

"تھینک یو ڈاکٹر!!

وہ خوشی سے جھوم ہی اٹھا تھا۔ ڈاکٹرز مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔ اور وہ اللہ کہ شکر ادا کرنے اللہ کی بارگاہ میں چلا گیا تھا۔۔۔

جہاں آج منہال کو کھڑا ہونا تھا وہاں zm (ذیشان مجتبیٰ) کھڑا تھا اور ایک دوست ہونے کا فرض بخوبی سرانجام دے رہا تھا۔ اُسکے لیے وہ محبت اُسکا عشق بعد میں تھی پہلے وہ اُسکے لیے ایک دوست تھی اور بہت عزیز بھی۔۔۔

"منہال!! میرے بچے عائشہ بیگم دروازے کو دیکھ دیکھ کر بہت رورہی تھی۔۔۔ جہاں گنیر اپنی بہن کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا صرف اندر روم میں ہی تھا۔۔۔

"عائشہ میری جان!! اللہ پر یقین رکھو ہمارے منہاں کو کچھ نہیں ہوگا انشاء اللہ!!
جہانگیر نے اپنی بہن کو ہوسلا دیتے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"ب بھائی ووہ!! عائشہ بیگم پھر سے رونے لگی۔۔ منہاں کو آپریشن روم میں گئے
ساڑھے تین گھنٹے گزر گئے تھے۔۔۔

اُسکے سر میں کافی چوٹیں آئی تھی دیا بازوں بہت جکھمی ہوا تھا جبکہ ایک کانچ کا ٹکڑا سینے
کے اندر گھس گیا تھا۔۔۔

اب اُس کانچ کے ٹکڑے کو ہی نکالنے کے لئے آپریٹ کیا جا رہا تھا۔۔۔

"بھائی میرا بیٹا ٹھیک تو ہو جائے گا نہ؟؟ عائشہ بیگم نے اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر ایک
اُمید سے پوچھا۔۔ جہانگیر نے نظریں چرائی تھی اپنی بہن کے یوں اُمید سے دیکھنے پر

"عائشہ ہم ڈاکٹرز صرف ایک ذرائع ہی ہے "انسانوں سے اُمید نہیں لگاتے، کیونکہ

اُمید کو پورا کرنا انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا، اللہ پر کامل یقین رکھو انشاء اللہ ہمارا

منہاں بہت جلد صحتیاب ہو جائے گا۔۔۔

"یہ چند لمحے کی کڑی آزمائش ہے، اور اس آزمائش میں ہمیں اللہ پر یقین رکھنا ہے بس

ہمت مت ہارو ہمارا بیٹا ٹھیک ہوگا۔۔

اس سے زیادہ جہانگیر اپنی بہن کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ وہ اپنی بیوی کو اشارہ کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

اور عائشہ بیگم پر ایئر روم میں اپنے اللہ سے اپنی بیٹی کی زندگی مانگنے چلی گئی۔
بے شک وہ ہی تو ہے جو سب کی دعاؤں پر کن کہتا ہے۔۔

ملک صاحب کو تین گھنٹے بعد ہوش آ گیا تھا۔۔ اب وہ خطرے سے باہر تھے سب نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔ ملک صاحب کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔ سب ہی اب اُنکے پاس روم میں تھے عالیان انکا ہاتھ تھا میں بیٹھا تھا اور ملک صاحب دوائیوں کے زیر اثر سو رہے تھے۔۔ گھر کی ساری خواتین کو واپس حویلی بھیج دیا گیا تھا۔۔ حسن شاہ، شہزین، عالیان اور داداجان ہسپتال میں ہی تھے۔۔ "باباجان آپ بھی گھر چلے جائیں نہ بہت تھک گئے ہو گے، حسن شاہ نے احسان صاحب سے کہا۔۔ "نہیں بیٹا میں آپ سب کے ساتھ ہی واپس حویلی جاؤنگا۔۔" اور پھر...!! وہ کچھ بولتے بولتے خاموش ہوئے تھے۔۔ "ہم ٹھیک ہے داداجان آپ ہمارے ساتھ ہی چلنا شاہزین نے داداجان کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے کہا اور پھر حسن شاہ سے بولا۔۔ "تایاجان!! میں ابھی آیا وہ یہ بولتا روم سے نکل گیا تھا سب وہاں بیٹھے آگے کے حالات کے بارے

میں سوچ رہے تھے۔۔۔ اب آگے کے حالات پتہ نہیں کون سی صورت اختیار کرنے والے تھے۔۔؟

سلمان شاہ اپنے بیٹے کی ایکسیڈنٹ کی خبر سنتے ہی پہلی ایمر جنسی فلائٹ سے انڈیا آئے تھے۔۔ لاکھ ناراضگی صحیح لیکن تھی تو وہ انکی اولاد ہی۔۔ اور ماں باپ کتنا بھی اپنے بچے سے ناراض ہو لیں لیکن ایک سوئی چھنے پر ہاتھوں پر مرہم بھی وہی لگاتے ہے۔۔

سلمان شاہ سیدھا ایئر پورٹ سے قریب رات کے دس بجے ہسپتال آئے تھے۔۔ وہ جلدی جلدی قدم بڑھاتے آرہے تھے جب انکی ٹکڑا ایک لڑکے سے ہوئی وہ لڑکا جو اپنی ہی دھن میں چلا جا رہا تھا اُسکے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل دور جا کر گر گئی تھی۔۔۔

سلمان شاہ خود کو سنبھالتے ہوئے بولے۔۔ "اس سوری بیٹا جلدی میں تھا، جب وہ لڑکا انکی بات درمیان میں کاٹتے بولا انکل کوئی بات نہیں آپکی غلطی نہیں ہے میں ہی دیکھ کر نہیں چل رہا تھا۔۔ جب پیچھے سے کسی نے اسکو آواز دی "عالیان بیٹا!! عالیان...."

سلمان شاہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے اُس لڑکے کو دیکھنے لگے غور سے۔۔ عالیان نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔ اور کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔ "دادا جان آپ!! سلمان شاہ نے اُس لڑکے سے نظریں ہٹا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھنا چاہا تھا۔۔" سر آپکو جہانگیر

سر اپنے آفیس میں بلارہے ہیں، ایک بچے نے آکر سلمان شاہ کو اطلاع دی تھی، سلمان شاہ بھی دیکھنے کہ ارادہ ترک کرتے جہانگیر کے آفس کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔ اور عالیان داداجان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔

"داداجان آپ!! بابا کے پاس تھے پھر یہاں۔؟؟ وہ کچھ کام کا بول کے احسان صاحب کو ملک شاہ کے پاس ہی چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔ اسکو صرفان سے ملنا تھا۔۔۔ بہت دنوں بعد وہ لندن سے واپس آیا تھا۔۔۔ پھر بابا کی طبیعت کے باعث وہ ہاسپٹل میں موجود ہوتے ہوئے بھی نہیں مل پایا تھا۔۔۔ اب جب ملک شاہ کے طبیعت ٹھیک تھی روح وہ صرفان سے ملنے اُسکے آفس کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ جب اچانک ان انکل سے اُسکی ٹکڑ ہوئی تھی۔۔۔ اور پھر داداجان کا انا۔۔۔" بیٹا کہاں جا رہے ہو؟ داداجان نے اُس سے پوچھا۔۔۔ "وہ ینگ مین" میں صرفان سے ملنے جا رہا تھا۔۔۔ "کیوں کوئی کام ہے کیا آپکو؟ وہ بول کر اب پوچھ رہا تھا۔" ہاں! دراصل، اچھا آپ جاؤ بعد میں بات کر لیتے ہیں داداجان نے عالیان کو جانے کا کہا "جی!!! وہ یہ بولتا صرفان کے کیبن کی طرف بڑھ گیا تھا، جبکہ داداجان ہاسپٹل کا جائزہ لینے لگے تھیں۔۔۔

وہ جب مسجد سے شکرانے کے نماز ادا کر کی واپس ہسپتال آیا تو اسکو جس روم میں مائشا تھی وہاں بہت بھگدڑ دکھائی دی ایسا اللہ رہا تھا جیسے ڈاکٹر بہت جلدی میں ہو، وہ جلدی سے وہاں پہنچا تھا۔ اور ایک نرس کو روکتے ہوئے بولا۔

"sister !!

"everything is fine..

وہ روم کی طرف اشارہ کرتے پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔ سر اندر جو مریض ہے اُنکی ایک دم بہت حالت خراب ہو گئی ہے۔۔

وہ نرس بولتی جلدی سے اندر کے جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اور وہ شیشے کے اُس پار مائشا کی بگڑتی حالت کو دیکھ کر از حد پریشان ہو گیا تھا۔۔ وہ باہر کھڑا ہو کر اللہ سے مسلسل دعا کر رہا تھا۔ اسکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ابھی تو بالکل خطرے سے باہر تھی اُسکی ڈول، پھر ایک دم؟؟؟

تبھی دو ڈاکٹر باہر نکلے وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے۔۔ "ڈاکٹر محسن ان پیٹنٹ کی جو حالت ہے نہ مجھے نہیں لگتا ہم سے اب یہ کور ہو پائے گی۔۔

"آئی تھنک ہم نے بہت کوشش کر لی ہے۔۔ اب صرف ڈاکٹر صرفان ہی کچھ کر سکتے ہیں۔۔"

ڈاکٹر سمعیہ نے ڈاکٹر محسن سے کہا تھا۔۔

"ہمممم!! ڈاکٹر سمعیہ آپ صحیح بول رہی ہے، اب ہمیں ڈاکٹر صرفان کو بلانا ہی ہوگا۔"

"لیکن ڈاکٹر صرفان!! وہ کچھ بولتی کہ نرس دوڑتی ہوئی اُنکے پاس آئی تھی "میم!! میم اُنکی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔"

میم وہ پٹینٹ کسی کا نام مسلسل لے رہی ہے۔۔ کوئی منہاں نامی شخص ہے شاید؟ وہ نرس اندازہ لگاتی جلدی جلدی بولی تھی اور وہ دونوں ڈاکٹر اُس نرس کو ڈاکٹر صرفان کو بلا کر لانے کا بول کر ایک بار پھر اُس روم میں چلے گئے تھے۔۔

ذیشان دور کھڑا یہ سب سن رہا تھا اور آج وہ اپنے اللہ سے اُس لڑکی کی زندگی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

آج اسکو صحیح معنوں میں اپنی زندگی ڈوبتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی ایک نوجوان ڈاکٹر جلدی سے اُس نرس کے ساتھ آیا تھا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔۔۔

ڈوبتی زندگی میری

سانسوں سے تیری جڑی ہے

کیا بتاؤں میں تجھے

تو ہو کر بھی کسی اور کی

لیکن میں پھر بھی تیرا رہا

خیالوں کا ایک شہر میرا

جس میں تو ہے

دعاؤں کے ایک جہان میں

میں تیرا منتظر ہوں

تجھ سے وابستہ ہے میری خوشی

تو سلامت رہے تو میں خوش ہوں

مجیبہ چودھری



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صرفان نے جیسے ہی روم کے اندر قدم رکھا تھا سبھی ڈاکٹر اُسکے پیٹنٹ سے دور ہو کر کھڑے ہو گئے تھے۔ "سرا نکی بہت کریٹیکل کنڈیشن ہیں، ابھی تھوڑی دیر پہلے تک بالکل ٹھیک تھی" لیکن اب ایک دم صرفان مریض کی طرف بڑھا، مائشاکا چہرہ ادوسری جانب تھا بکھرے بال بے ترتیب آنسوؤں سے تر چہرا جن کے نشان ابھی بھی نظر آ رہے تھے، کمزور پیلا پڑتا چہرہ اوہ بہت کمزور دکھ رہی تھی، "ڈاکٹر؟؟؟ وہ کچھ بولتا تب اُسکے کانوں سے ایک نہ مانوس سی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

"م م منہال م منہال!!
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے جھٹکے سے اُسکی طرف دیکھا تھا۔ آکسیجن ماسک میں بھی لمبے لمبے سانس لیتی ہو اوہ وجود، اس آواز کو وہ کیسے نہیں پہچانتا، یہ ہی تو تھی "ہاں...!!! یہ ہی تو اُسکے بھائی کی زندگی تھی۔۔۔" کیسی محبت تھی ان دونوں کی؟؟ دونوں ہی آج زندگی اور موت میں تھے، دونوں وجود آج ایک دوسرے کی وجہ سے ہی تو اس حالت میں پہنچے تھے بے اختیار صرفان کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔

اُس نے جلدی سے مائشاکو منہال کے روم میں شفٹ کیا تھا۔۔۔

"ذیشان جان گیا تھا کہ منہال یعنی ms اور مائشا کی ایک دوسرے میں جان بستی ہے

وہ دونوں دو جسم ایک جان ہے، تو وہ اپنے قدم واپس لیتے پلٹ گیا تھا انکی زندگی سے دور کبھی نہ آنے کے لئے وہ صرف ان جانے سے پہلے صرف ان کے کیمین میں گیا اپنا ایک ضروری کام ختم کرنے کے لئے۔۔

وہاں سے اسکو پتہ چلا کہ ڈاکٹر صرف ان ابھی بڑی ہے روح بعد میں بتانے کہ ارادہ کرتے وہاں سے یعنی ہسپتال سے نکل گیا تھا۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر اُسکی آنکھوں سے زمین بوس ہوا تھا۔۔

اُس نے زندگی میں جس سے بھی محبت کی تھی حالات اور وقت نے اُس پر اتنے ہی بے رحمی سے وار کیا تھا۔۔

لیکن آج وہ پرسکون تھا، کیونکہ مائشا کی محبت کے ساتھ ساتھ اسکو اپنی زندگی کا ایک مقصد مل گیا تھا اور وہ تھا الوداع کا راستہ۔۔

جب ارادہ پختہ ہو، منزل نہیں دور پھر

خدا تک رسائی کے لیے قربانیاں دینی پڑتی ہے

"انسان بھی کیا عجیب شے ہے نہ وہ لینے کیا نکلتا ہیں، اور لوٹا کیا لے کر ہیں، ایسے ہی ذیشان مجتہی کے ساتھ ہوا تھا وہ انڈیا واپس اپنا انتقام لینے آیا تھا، لیکن خدا کو منظور تو اور کچھ تھا پھر وہ کیسے اپنی مرضی چلا سکتا تھا، اور میل گئی اسکو دنیا کی سب سے انمول نعمت وہ تھی اللہ کی محبت ہاں ذیشان مجتہی نے اپنی محبت کو اللہ کے جانب رجوع کر لی تھی۔۔"

اور جب انسان اپنی ہر گناہوں ہر غلطیوں کو لے کر ایک بار دل سے اللہ کے سامنے اپنی غلطیوں کی معافی مانگنے جاتا ہے نہ تو اللہ اُس بندے کی ہر اُس گناہ چاہے پھر وہ کبیرہ گناہ ہو یا صغیرہ گناہ ایک بات کی توبہ سے اُسکی پچھلی ہر برائی پر ایسا پردہ ڈال دیتا ہے کہ کوئی اسکو دیکھنا بھی چاہے تو نہیں دیکھ سکتا، خود بخود اللہ سارے ثبوت مٹا ڈالتا ہے کیونکہ وہ بہت عظیم الشان عظمت والا ہے۔۔ اللہ نے ذیشان مجتہی کی ہر غلطی ہر کوتاہیوں پر اُس دن ہی پردہ ڈال دیا تھا جب اُس نے اللہ کا نام لیا تھا ایک بات نہیں کئی بار لیا تھا۔۔ اُس دن ختم ہو گئے تھے سارے ثبوت اُسکے اُسکی ہر برائی مٹا دی گئی تھی اور اُسکی دنیاوی زندگی کو بھی محبت سے بھری جنت کی زندگی بنا دی تھی۔۔۔۔۔

"اللہ حافظ ڈول!! وہ ایک نظر اس ہسپتال کی بلڈنگ کو دیکھ کر چلا گیا تھا بہت دور

"کیا ذیشان مجتبیٰ پھر کبھی اپنی ڈول سے مل پائے گا؟؟"

منہال اور مائشا دونوں کا ٹریٹمنٹ ساتھ چل رہا تھا مائشا کا بیڈ جسٹ منہال کے بیڈ کے برابر میں تھا اور دونوں بے بی بھی اُنکے ہی برابر میں تھے۔ وہ دونوں وجود کافی حد تک اپنے آپ کو ریکور کر رہے تھے، کہتے ہیں نہ محبت کا تو ایک احساس ہی کافی ہوتا ہے وجود میں سانس دینے کے لئے ایسا ہی ان دونوں کی محبت تھی جہاں دونوں پاس ہوئے زندگی نے دوبارہ انکو زندگی کی نوید سنائی تھی۔

سب بہت خوش تھے بہت اب وہ دونوں دوائیوں کی وجہ سے رہے تھے، سلمان شاہ، عائشہ بیگم، صرفان اور اُسکے ماما بابا وہ سارے وہیں روم میں بیٹھے اپنے ننھے ننھے شہزادی شہزادے کے ساتھ کھیل رہے تھے سب کو مائشا اور منہال کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔۔۔

وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جب دروازہ کھلا اور نرس اندر آئی۔۔

"سر آپ کا کوئی آپکے آفس میں انتظار کر رہا ہے!!"

"او کے!! آپ جاؤ میں آتا ہوں، وہ یہ بولتا ننھی سی گڑیاں کے گالوں کو چھوتا وہاں سے
چلا آیا تھا۔۔۔۔"

وہ گلاس وال کی طرف چہرے کیے بیٹھا تھا ایک طرف سے ہلکا سا چہرہ نظر آرہا تھا۔ ہاتھ
میں موبائل پکڑے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پلٹا "سامنے صرف ان
کھڑا اسکو حیران اور مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"السلام وعلیکم جناب!!! اور بڑی کیسے ہو؟ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے
گلے ملتے بولے۔۔۔"

الحمد للہ!! یار اب ٹھیک ہے وہ دونوں بیک وقت ایک ساتھ ہی بولے، "کیونک؟ کیا
ہوا؟ پھر ایک ساتھ دونوں یہ الفاظ بولے اس طرح بولنے پر ان دونوں کا چھوٹا سا کہکا
لگا کر ہنس دیے۔۔۔"

"اچھا یہاں کیسے تو بھئی سنا تھا تو نے اپنا انڈیا آنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے صرف ان نے
اُسکی پیٹھ اور دھمو کہ جڑتے پوچھا تھا۔۔۔"

"یار بسس!!! کیا بتاؤں؟؟؟ چل توں کچھ نہ بتا صرف یہ بتا کیا لے گا، کافی یا چائے؟
صرفان نے اُس سے پوچھا..

نہیں بسس کچھ نہیں دل نہیں ہے ابھی کسی بھی چیز کو، وہ اکتائے لہزے میں بولا
تھا۔۔

اُس کا یہ انداز صرفان کو پریشان کر گیا تھا۔

عالیان سب ٹھیک تو ہے گھر پر؟؟؟ صرفان نے فکر مندی سے اسکو دیکھتے پوچھا۔۔

وہ کیا بتاتا اسکو کہ اُسکی ماما!!! وہ آنکھوں کو بند کرتے پھر سے کھولیں تھی۔۔

"یار کل سے بابا کی طبیعت خراب تھی تو بسس کل سے یہیں ہوں ہسپتال میں، وہ
مختصر سا بتا کر خاموش ہو گیا تھا۔۔

Ohhhhhh.....

چلو فکر نہیں کرو اللہ سب ٹھیک کر دے گا، صرفان نے اسکو تسلی دی تھی۔۔

"ہمممم!!!

اچھا منہ ہال کیسا ہے؟؟ اور ماشاؤہ کیسی ہے؟؟ عالیان نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا
، صرفان کو اُسکے سوال سے چپ کا کفل لگ گیا تھا۔۔

الحمد للہ!! وہ بس اتنا ہی بولا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اب مزید اُس کا دوست پریشان ہو
 "اچھایار میں چلتا ہوں، انشاء اللہ بہت جلد ملاقات ہوگی عالیان کھڑا ہوتا بولا اور اجازت
 لے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔"

صرف ان بھی آفس سے نکل کر اب اپنی چھوٹے چھوٹے شہزادے اور شہزادی کے پاس
 چلا گیا تھا۔۔

وہ سب بیٹھے تھے رات کے نو بج رہے تھے، منہال کو ہوش آیا گیا تھا جبکہ مانشا کو ابھی
 کچھ وقت کے لئے نیند کا انجکشن لگا کر سلا دیا گیا تھا اب وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی
 تھی۔۔

منہال نے جب آنکھ کھولی تو خود کو ہسپتال روم میں پایا اُس نے قرب سے آنکھیں
 موند لیں تھی۔ ایک آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہو گیا تھا۔۔

پانی کی شدت اسکو بہت تھی پانی کے لیے نظریں دائی جانب کی تھی جب اُسکی نظر برابر
 میں پڑے ہسپتال بیڈ پر مانشا کو دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔۔

اُسکی تو یہ ایک خواب ہی لگا تھا۔۔۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسکی چھونا چاہ لیکن ڈرپ کی وجہ سے نہیں چھوں پایا تھا۔۔۔

اور دوست آگئی ہوش!!! صرفان دروازہ کھولتا دانتوں کی نمائش کرتے اُسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

وہ اُسکی بات کو نظر انداز کرتا بولا۔۔۔

"یہاں مانٹا ہے نہ؟؟؟"

کہاں؟؟؟ صرفان آنکھوں کو پھیلانے کے انداز میں بولتا اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔
دیکھ یہ رہی، اُس نے ہاتھ سے اشارہ کرتے بتایا...

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی چوٹ کا اثر دماغ پر پڑ گیا ہے وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

"بقواس نہ کر؟ وہ دھاڑا تھا۔۔۔"

"اچھا اچھا ریلیکس!!! ہاں یہ بھابی ہی ہے۔۔۔"

اور تجھے پتہ ہے وہ آنکھوں کو مٹکاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

"ابے اونے ڈراما بند کر اور بتا جو تجھے پتہ ہے اور مجھے نہیں پتہ منہ ہال اسکو گھور رہا تھا۔۔۔"

اُسکا بس چلتا تو وہ اب تک اُسکا سردیوار میں مارچکا ہوتا۔

اوائے!!! کمینے انسان منہال کے الفاظ تو منہ میں ہی رہ گئے تھے، جب اسکو بچوں کی رونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"یہ یہ یہ ک کون رو رہا ہے؟ منہال نے بچوں کی رونے کی آواز کو سُن کر حیرت سے پوچھا۔۔۔

"یہ لو کیسا زمانہ آ گیا ہے،

"باپ کو بچے یاد نہیں رہے، بیوی کو شوہر اور بوئے فرینڈ کو گرل فرینڈ اور پرانی محبوبہ کو چھوڑ کر اپنے یاروں نے رچا لیا بیاہ، مجھ معصوم کا کسی کو نہیں خیال۔۔۔

"ہہہہہ ہا ہا ہا ہا ...

چل کوئی نہیں رچ جائے گا تیرا بھی بیاہ بس صبر کر منہال نے اُسکی دُکھتی رگ پر وار کیا تھا، اور وہ اپنی دانتوں کی نمائش کرتا منہال کو تپا گیا تھا۔

یہ تھی اُنکی زندگی کی آنے والی خوشیوں کی ایک چھوٹی سی روشنی۔۔۔

پانچ سال بعد >>>>>

آپکا شیر آپکا نام ورلڈ کپ پر ضرور لکھوائے گا

انشاء اللہ ..

اُسکی بات پر صرفان نے اُسکے گالوں کو چماتھا

"ہائے میرا شیر ایک تو ہی ہے جو مجھے سمجھتا ہے، وہ ریحام کو گود میں بیٹھاتے بولا۔

اور پھر دونوں مسکرا دیے تھے۔

پانچ سال پہلے سارا خاندان اللہ نے ملوایا تھا۔

سلمان شاہ نے اپنی قسم کو توڑ کر اپنے بابا سے معافی مانگ لی تھی اور احسان صاحب نے بھی اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں کی معافی مانگ کر ایک دوسرے کو معاف کر دیا تھا۔

علینہ اور صرفان کی شادی ہو گئی تھی جبکہ منہال نے اپنی اور اپنے بچوں کو آنے کی خوشی میں ایک گرینڈ پارٹی کی تھی اور پھر اللہ کا شکر ادا کر کے آنے والی خوشیوں کے لیے دعا کی تھی۔۔۔

شہزین اور مدیحہ کے درمیان ہونے والی بے وجہ کی دشمنی ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔

مدیحہ کو سچائی کا پتہ لگ گیا تھا کہ وہ کمال شاہ کی بیٹی ہے۔ اور اُس نے تہہ دل سے سب کو

قبول بھی کیا تھا۔۔۔۔

شہزین اور مدیحہ کے اللہ نے رحمت سے نوازا تھا اُس کا نام سب نے ریحام کی پسند کار کھا

تھا وہ بھی رحمت!! ہائے ریحام کی رحمت 😂 😂 😂

یہ ریحام کہتا تھا کہ رحمت میری ہے اور سب اُسکی اس بات پر ہر بار مُسکرا دیتے تھے۔۔

شہزیب نے خود کشی کر لی تھی۔

کہتے ہیں نہ بُرا کرنے کا نتیجہ بُرا ہی ہوتا ہے جو دنیا کے پیچھے بھاگے گا وہ ہمیشہ دلدل میں

ڈوب کر مر جائے گا ایسا ہی شاہزیب کے ساتھ ہوا تھا وہ دنیا کے پیچھے بھاگا تھا تو نتائج

بھی بُرا ہی ہوا تھا۔۔

صائمہ بیگم بدلے کی آگ میں اتنی اندھی ہو گئی تھی کہ انکو اپنا اچھا بُرا کچھ نہیں دکھاتا

۔۔ پانچ سال پہلے ملک شاہ نے گھر آتے ہی صائمہ بیگم سے اپنے ہر تعلق ختم کر دیے

تھے۔۔

اب وہ اپنے بھائی کے گھر ایک بہت ہی بری زندگی گزار رہی تھی۔۔

"جیسا بوئے گے ویسا ہی کاٹو گے"

یہ ایک بہت پرانی اور سچی کہاوت ہے۔۔

ہمارے عالیان صاحب نے سادگی سے نکاح کیا تھا اب وہ بھی ایک خوشگوار زندگی اللہ
کی رضا میں راضی ہو کر گزار رہا تھا۔

اللہ نے اسکو ایک بیٹا دیا تھا، وہ لندن میں ہی رہائش پذیر تھے کیونکہ آج بھی عالیان کے
دل میں ماںنثار ہتی تھی کہیں نہ کہیں اس لیے وہ نکاح کے بعد لندن ہی آگیا تھا۔

وجود سلگتی راہوں پر،

خوش میرا وجود بنی،

دنیاوی خوشی تھی عارضی

خدا کی محبت میری حقیقت بنی

مجسبہ چودھری

"راہین راہین گڑیاں کہاں ہو بھئی؟ ذیشان آواز دیتا اسکے روم تک آیا تھا، لیکن وہ ہوتی
توں جواب بھی دیتی کہاں گئی وہ پریشان ہوتا ہوا باہر کی جانب جانے لگا تھا" بھوں ں
ں.....!!!!!! پیچھے سے راہین نے آکر اسکو ڈراہی تو دیا تھا۔

بہن، جب وہ ہاسپٹل سے گھر کے لیے روانہ ہوا تو راستے میں اسکو ایک انجان نمبر سے
کال آئی تھی۔۔

اُس نے وہ کال اٹھائی تو کوئی اجنبی تھا "ہیلو!! کیا آپ ذیشان مجتبیٰ بات کے رہے ہیں؟؟؟
دوسری جانب سے انجان شخص نے اُس سے پوچھا...
"جی!! لیکن آپ کون؟"

"سر میں ہادی مجتبیٰ کا ملازم بول رہا ہوں۔۔ ذیشان نے موبائل کو ایسے دیکھا جیسے
ابھی کھا جائے گا اُس شخص کے نام پر اُسکے اندر کا zm جاگ رہا تھا۔۔
"اپنے عینے پر قابو پانا سیکھو، ماٹشا کے الفاظ گونجے تھے۔۔
اللہ!!! اُس نے نام لیا اور خود پر قابو کیا۔۔

آپ یہاں ہادی مجتبیٰ کے بنگلے میں آجائے آپکو ہادی مجتبیٰ یاد کر رہے ہیں۔۔ اُس شخص
نے اسکو بتایا وہ کنٹرول کرتا بولا میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اُن سے "سر وہ آپکو آپکی امانت
لوٹانا چاہتے ہیں... اُس شخص نے اسکو بتانا ضروری سمجھا تھا۔۔

ٹھیک ہے وہ آسانی سے مان گیا تھا اور اپنی گاڑی ہادی مجتبیٰ کے بنگلے کے جانب موڑ لی
تھی۔۔۔

آدھا گھٹے کا سفر اُسے پندرہ منٹ میں پورا کیا تھا۔

اب وہ ہادی مجتبیٰ کے لاؤنج میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔

"وہیل چیئر پر کی آواز پر وہ پلٹا ایک پچپن سالہ شخص بیٹھا تھا وہیل چیئر پر..."

اُسے انکو سرتا پادیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر رینگ گئی تھی۔۔

"صبر بہت قیمتی شے ہے دوست یہ وہ کردکھاتا ہے جو انسان ساری زندگی بھی کرنے کی

منہ توڑ کوشش کر لیں تو بھی نہیں کر پاتا، واقعی اُس لڑکی کی ہر بات ہی تو سچی تھی۔۔

وہ وہیل چیئر اُسکے سامنے آکر رکی تھی۔۔

وہ شخص اسکو دیکھ رہا تھا اور پھر ایک دم اپنے ہاتھوں کو حرکت سے تھی اور آگے کی

جانب اُسکے پیروں میں گرا تھا۔۔

"ب بیٹا مجھے معاف کر دو!! وہ آنسو بہتا ذیشان سے بول رہا تھا۔۔

ذیشان نے اعلیٰ ظرفی سے ذھک کر انکو اٹھایا اور پھر بولا جاؤ اللہ کے واسطے میں نے آپکو

معاف کیا۔۔

"ہادی مجتبیٰ آج زندگی میں روئے تھے بہت زیادہ۔۔

انہوں نے انے آنسو صاف کرتے اپنے ملازم کو اشارہ کیا تھا، اشارہ سمجھتے ہیں ملازم اندر ایک روم میں گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ملازم باہر نکلا اسکے ساتھ ایک بہت ہی پیاری سی لڑکی تھی۔

سرپر دوپٹہ اوڑھے کالا سلوار سوٹ پہنے وہ لڑکی بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔

وہ لڑکی اُنکے پاس آکر رکی تھی "اور ذیشان کو دیکھ کر ایک دم سے ہی اُسکے گلے لگ گئی تھی یہ اتنا چانک تھا کہ خود ذیشان کو بھی سمجھ نہیں آیا وہ لڑکی روتے ہوئے بولی " بھائی !!!

اور ذیشان مجتبیٰ نے ہادی صاحب کی طرف دیکھا، وہ ہلکے سے مسکرائے تھے بولے.. "یہ ہے مجتبیٰ کی بیٹی ذیشان مجتبیٰ کی بہن راین مجتبیٰ اور ذیشان، ذیشان تو اپنی گڑیاں کو دیکھ کر ہی وہاں بیٹھتا چلا گیا تھا۔

جس کو ہادی صاحب نے ہاتھ سے پکڑنا چاہا تھا لیکن ماضی کی گئی سنگین گناہ کی وجہ سے وہ اسکو نہیں پکڑ سکے تھے۔

راین کو انہوں نے خود ہی بتایا تھا کہ وہ اُنکی بیٹی نہیں بلکہ مجتبیٰ کی بیٹی ہے شروع شروع میں تو راین منا کرتی رہی لیکن جب ماضی کا انہوں نے اسکو مختصر سا بتایا تو راین

نے اُنکی طرف اجنبی نظروں سے دیکھ کر ایک دم کہا تھا کہ اسکو اُسکے بھائی سے ملوایا جائے اور بس ہادی صاحب نے ایسا ہی کیا تھا۔۔

اُنکے پاؤں کو فالس مار گیا تھا اور بلڈ کینسر الگ تھا۔۔ وہ اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتے تھے۔۔۔

اس لیے آج وہ اپنی معافی مانگ رہے تھے، اور انکو معاف بھی کے دیا گیا تھا۔۔

بڑا وہ نہیں ہوتا جو غلطی کر کے اپنا روپ زمانے بلکہ بڑا وہ ہوتا ہے جو ظلم سے کر بھی معاف کر دیں "

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Article

اور سب کچھ اللہ کے سپرد کر دیں۔۔

اب وہ بہت خوش تھا اپنی بہن کے ساتھ ایک نئی زندگی خوشی خوشی گزار رہا تھا۔۔

"بھائی کن خیالوں میں گم ہو گئے آپ رامین نے اسکو چٹکی کاٹتے پوچھا..

آں آں!!! وہ چلایا اور پھر بولا کیا جنگلی چڑیل...

کچھ نہیں!!! وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

اچھا سوری اب بتاؤ کیا؟؟ وہ کان پکڑے معافی مانگتا بولا۔۔

"شادی کر لو آپ وہ ایک دم چہک کر بولی تھی

"نہیں!! ایک لفظی جواب آیا،

"کیوں؟؟ پوچھا گیا۔۔"

"اب میں اپنی زندگی میں کسی اور کو شامل نہیں کے سکتا، بتایا گیا۔۔۔"

"میں جانتی ہوں بھائی کہ آپ نہیں بھلا سکتے کیونکہ وہ ہے ہی اتنی پیاری میں نے تو

ساری زندگی اُسکے ساتھ گذاری ہے۔"

"لیکن بھائی! زندگی اکیلے نہیں گذاری جاسکتی اپنی خاطر ہی نہیں آپ اس درد کو بخوبی

جانتے ہیں اس لیے اپنے لیے نہ سہی اس درد کے درد کو سمجھ کر اس سے شادی کر لو،

بہت محبت کرتی ہے عالیہ آپسے، وہ بول کر خاموش ہوئی تھی اپنے بھائی کو دیکھ رہی

تھی۔۔۔"

وہ کچھ لمحہ تک خاموش رہا اور آنکھوں کو موند لیں اور بولا۔۔۔"

"ٹھیک ہے!!! لیکن صرف تیرے لیے میں اسکو وہ محبت نہیں دے سکتا" لیکن ہاں

عزت عزت میں ضرور دوں گا۔۔۔"

بس وہ خوش ہو گئی تھی۔۔۔"

راین نے ایک زوردار سٹی بھائی تھی۔۔"

ٹریس پر سے ایک وجود نکلا تھا۔۔

سفید اور گلابی سوٹ پہنے سر پر حجاب لیے وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"اومے ہوئے میری بھائی کی شادی ہے آج نہیں نہیں!!

ایک دو دن میں میرے بھائی کی شادی ہے میں روح خوب ناچوں گی گاؤں گی ڈھول
نگاڑے بجاوں گی۔۔

اُسکے اس ٹانگ توڑتے گانے پر وہ تینوں ہی ہنس دیے تھے۔۔۔۔

آج zm ذیشان مجتبیٰ کا نکاح تھا پورا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، جو ذیشان کبھی
منہال کا دشمن ہوا کرتا تھا آج وہیں ایک دوست کی احسیت سے اُسکے نکاح میں شریک
ہو رہا تھا۔۔۔

سب ہی بیٹھے خوش گپیوں میں بزی تھے۔۔

مائشا عالیہ کے پاس تھی پانچ سالہ ریحام علیہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا جبکہ مدیحہ کی
بیٹی کورامین نے پکڑا ہوا تھا مائشا کی بیٹی کبھی ادھر تو کبھی ادھر اسٹیج پر چکر کاٹ رہی
تھی۔۔

منہال، صرفان شہزین اور عالیان یہ تینوں بیٹھے اُن سب کو دیکھ رہے تھے جو آج انکو گھاس ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔ اور انکو یوں بیٹھے دیکھ کر نور العین بیگم، مہرین بیگم اور عائشہ کے کہنے ہے اختیار تھے۔۔۔

وہ سب منہ بصور کر بیٹھ گئے تھے۔۔

"منہال!! کسی نے اسکو پیچھے سے آواز دی تھی

سب نے ایک ساتھ مڑ کر دیکھا، جیابادی کھڑی تھی وہاں منہال کے ماتھے پر ایک دم کئی ساری سلوٹے پڑی تھی، ناگواری چہرے سے عیاں تھی۔۔ وہ اٹھ کے جانے لگا تھا جب وہ ایک دم اُسکی طرف بڑھی تھی۔۔

"مجھے معاف کر دو ہاتھ جوڑ کر اتنے آدمیوں میں وہ معافی مانگ رہی تھی، منہال نے اسکو دیکھا وہ تو وہ نک سک سے تیار رہنے والی جیابادی نہیں تھی۔۔

یہ تو کوئی اور ہی تھی۔ "جس طرح میں تمہیں رسوا کر کے گئی تھی ایسی ہی بھری محفل میں، آج میں ایسے ہی سب کے سامنے تم سے معافی مانگتی ہوں مانٹھانے یوں شل کھڑے منہال کے پاس آ کر کندھا دبا یا، اور آنکھوں سے اشارہ کیا تھا، منہال نے اپنی زندگی کی طرف دیکھا اور اُسکا ہاتھ تھام کر جیا کی طرف دیکھتا بولا۔۔

"جیا ہادی میں نے آج تمہیں اللہ کے واسطے سے معاف کیا اپنے بچوں کی خیر سے
معاف کیا اور وہ بول کر وہ اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔۔"

جیانے اُن سب کی طرف دیکھا اور پھر آسمان کی طرف دیکھ کر بولی۔۔

اللہ آج تو بھی مجھے معاف کر دیں آمین

وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

مانٹنا نہیں جانتی تھی منہاں کا ماضی نہ وہ جاننا چاہتی تھی، اُسکے لیے ماضی کوئی معائنہ
نہیں رکھتا اُسکے لیے آج اور کل معائنہ رکھتا ہے۔۔۔

سب اسٹیج پر کھڑے تھے ایک فیملی فوٹو بنوانے کے لئے، سب خوش تھے ایک
دوسرے کی خوشی میں اور خوشیاں اُن سب کو دیکھ کر خوش تھی

آسمانوں میں بھی خوشیوں کا ایک سماں تھا

زندگی میں غم اور خوشی آتی ضرور ہے، بس فرق اتنا ہے کہ کون اسکو کیسے لیتا ہے وہ

انسان پر منسہر کرتا ہے۔۔۔۔

"زندگی ہنستی مسکراتی رہے

غم ہو جہاں وہاں خوشیاں بانٹتے رہے

زندگی کے اصول ہی یہ ہے

جو ہو اس سے کچھ سیکھو

اور جو ہے اُس پر شکر ادا کرو"

مجیبہ چودھری

ختم شد

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین